

سلسلہ عبادات

۱۰۰

کتاب الحج والزیارة

Finis

مولوی محمد منور الدین

سخنات فاضل صل یحلم بے بدل۔ حاجی اختر شیخ پور علی شمس علیہ الرحمہ مولوی سید محمد ضیاء الدین بخان صاحب خان سپاہ
ایل ایل دی (ایڈیٹر)۔ کمرہ اسٹنٹ کوشتر خیاب۔ مریسل غلام دلی مرحوم مغفور۔

۱۹۲۲ء کے مطابق سن ۱۳۴۳ھ ہے

هندستان الکلیات اور مذہب و رسم کلی میں باہم متضاد نہیں ہوا اور اس طرح ہو

مہمیت محلہ تاشم کلان تین روپے آٹھ آنے پر

سنے کا پتہ - مولوی محمد منور الدین محلہ چاند رستہ نزدیکیان محمدی

نہ

بحضور

آفتاب کتاب دلت قاهره و ماه جهان افروز سلطنت باهره

حَضَرَتِ عَلِيُّ هَامَا

نہ کہ اللہ ہی اس رستم دور اس راستوں سے لایا صرف یہ نظیر ملکات ملک نظام ملک نظام اللہ ہی ملکہ اللہ ہی

نواب میر عثمان علی خان بہادر

جی سی اس۔ آئی۔ جی سی بی۔ ای۔

والی مملکت حیدرآباد دکن

نمائندہ ملکہ و ساطنت

گیتو لائن

مؤلفین

فہرست مضامین

کل کتاب سات باب پر تقسیم ہے اور ان میں ایک فہرست ہے جو جس میں کل کتاب کے مضامین
لحاظِ حرف تہی ترتیب دئے گئے ہیں تا کہ اس کو تلاش کرنے میں بہت آسان ہو۔

دیباچہ

مقدمہ

باب اول

(حج کی تفسیر و مختلف مسوئرتیں)

فصل اول - عمرہ اور حج کی تفسیر

۷	عمرہ اور حج کے معنی اور فضائل	۱
۷	حج کے متعلق آیاتِ قرآنی اور اہم تفسیر	۲
۸	حج فرض ہے اور عمرہ سنت (نزدائام ظلم)	۳
۱۲	حج دو طرح کا واجب ہوتا ہے۔	۴
۱۳	حج کس فرض ہے اور کن شرائط کے ساتھ شرائط حج	۵
۳۰	حج فرض ہونے پر کب کرنا چاہئے اور کتنی مرتبہ	۶
۴۱	حج فرض ہونے پر جو کرے یا جو زید نائب یا ابو زید وصیت	۷
۴۱	حج فرض ہونے پر حج کو بخیر اور راستہ میں مرگیا	۸

فصل دوم۔ حج کرنے کے مختلف طریق۔ (یعنی عمرہ اور حج اور قرآن اور تہنہ مناسک) ... ۲۲

۹۔ عمرہ و حج و قرآن و تہنہ سے کیا مطلب ... ۲۲

۱۰۔ افراد قرآن و تہنہ میں سے کونسا افضل ہے اور کیوں (نقشہ) ... ۲۳

۱۱۔ عمرہ و حج و قرآن و تہنہ کس طرح ادا کئے جاسکتے ہیں۔ ... ۲۴

۱۲۔ عمرہ و حج و قرآن و تہنہ کے مناسک کے ادائیگی کی ترتیب (نقشہ مناسک)۔ ... ۲۴

۱۳۔ عمرہ و حج کس کو کرنا چاہئے۔ اور قرآن و تہنہ کس کو۔ ... ۲۷

۱۴۔ جملہ مناسک کے شرائط و فرائض و واجبات وغیرہ وغیرہ۔ ... ۲۹

باب دوم

(حج کی ادائیگی کا وقت اور جگہ)

فصل اول۔ حج کے مہینے اور مناسک کی ادائیگی ... ۳۵

۱۵۔ حج کے مہینے اور ان کا تعلق مناسک سے۔ ... ۳۵

فصل دوم۔ حج کا مقام اور وہاں پہنچنا ... ۳۷

۱۶۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کا جائزہ و توجہ اور حج کی ادائیگی کا مقام۔ ... ۳۷

۱۷۔ بیست و تشریف کا پیری راستہ مختلف مالکیت کی جگہوں میں۔ ... ۳۷

۱۸۔ دیہات کا نقشہ جس کے ذریعہ جدہ کے پیری راستے معلوم ہوں گے۔ ... ۳۹

۱۹۔ مکہ و مدینہ و تہنہ کے مابین و تہنہ کا واضح طور پر معلوم ہوں گے۔ (نقشہ) ... ۴۰

باب سوم

(حج کی ادائیگی کی کیفیت)

۲۰۔ نقشہ سفر حج و مناسک عمرہ و حج ... ۴۱

۲۱۔ نقشہ ترتیب حج (نقشہ اول ابتدائی تا آخری ادائیگی عمرہ) ... ۴۲

۲۲۔ افعال حج علی الترتیب مع افعال عمرہ و تہنہ و قرآن مع جملہ مناسک احکام بالتفصیل۔ ... ۴۳

موقع I۔ گھر سے روانہ ہونا ... ۴۳

۲۲۔ حج کے واسطے روانگی کا لادہ کوہ، تو اور ذیل پر غور کرے۔ ... ۴۳

۲۳۔ روانگی کے متعلق ان امور کا خیال رکھے۔ ... ۴۵

۲۴	۲۴	راستی میں امور ذیل مد نظر رکھتے۔
۲۵	۲۵	میتقات پر پہنچنے تو احرام باندھے۔
۲۸	۲۵	میتقات و احرام و اقامتی و میتقاتی و کئی کے معنی و مطلب۔
۲۹	۲۶	میتقات پر احرام باندھنا یا اس سے پہلے۔
۲۹	۲۷	میتقات بغیر احرام باندھے گئے تھے جانا۔
۵۱	۲۸	میتقات احرام۔
۵۲	۲۹	نقشہ حدود میتقات و حرم۔
۵۳	۳۰	اوقات احرام۔
۵۴	۳۱	احرام کا لباس۔
۵۵	۳۲	احرام کی تیاری۔
۵۶	۳۳	احرام باندھنا اور احرام اتارنا۔
۵۸	۳۴	اگر کوئی شخص بیہوش ہو جائے تو اس کی طرف سے دوسرا شخص احرام باندھ سکتا ہے۔
۵۹	۳۵	احرام کے دانستے لہیک کے ساتھ نیت بھی ضروری ہے۔
۵۹	۳۶	تلبیہ کے الفاظ حاصل ہیں ان میں کی بیشی نہ کرنی چاہئے۔
۶۰	۳۷	تلبیہ کی صورتوں پر کبے اور کب موقوف کرے۔
۶۱	۳۸	احرام پر احرام باندھنا۔
۶۱	۳۹	احرام باندھنے کے بعد کن چیزوں سے پرہیز لازم ہے۔
۶۲	۴۰	احرام باندھنے کے بعد کچھ کرنے سے رکھ جانا (احصار)۔
۶۲	۴۱	زمین حرم کوئی ہے۔ اور اس کے حدود کیا ہیں (دیکھو نقشہ حدود حرم فقرہ - ۲۹)
۶۳	۴۲	حرم شریف کے کیا آداب ہیں۔
۶۳	۴۳	مقام مدعی اور دعاء
۶۴	۴۴	شہر کہ معظمہ پر نگاہ پڑنی (دیکھو نقشہ شہر کہ معظمہ فقرہ - ۳۲)
۶۴	۴۵	مکہ شریف میں داخل ہو۔
۶۴	۴۵	مکہ شریف میں داخل ہو۔
۶۵	۴۶	نقشہ مسجد حرام واقع کہ معظمہ
۶۶	۴۷	اب سیدھا مسجد حرام میں جائے۔

۴۶ مسجد حرام میں داخلہ

۶۷ اندر داخل ہوئے ہی خانہ کعبہ پر نگاہ پڑنا۔

موقع ۷۔ اب طواف خانہ کعبہ کرے۔

نقش خانه کعبه و حجر اسود و مطاف و گردش طواف ۴۸

طريق استلام حبر اسود 49

۵۱ طرق طواف مع استیلاء و رمل ۴۰

۵۲ نقش مقام ابراهیم ... ۴۲

۵۳ مقام ابراهیم بر دو کعبت نماز طهری - ۴۳

طواف قدوم و طواف عمره کا وقت۔

طواف قدوم و طواف اعزاز و احباب

اس کا وہ زخم مر رہا ہے۔ (سید علی)

موقع ۸۔ اسکے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے۔

٥٤ استلام حجر اسود ... ٥٥

۵۸ سجدہ حرام سے باہر نکلنا اور صفائی طوف مانا۔ ۷۵

نقشہ سفاد مردہ - ۷۵

سعی در بیان صفات و مروه ... ۷۴

سعی کے بعد دو گھنٹہ نماز پڑھے۔

۴۸ سید احمد مراد خان صاحب

۴۹

موقع ۹- اب مسجد حرام کی باہر اگر سرسبز ڈوائے اور احرام کھولے۔

۴۹ احرام نمازنا - نمازنا -

۵۸ انتہائی ناقص اور کمزور کیا گیا۔

موقع ۱۰۔ ذی الحجہ۔ آج مسجد حرام میں خطبہ کا جس میں حج کو احکام بیان ہوئے۔

دور از حج مسافر تہ خطبہ ہوتے ہیں۔

نقشہ از تہذیب و ادب اسلام (مجموعہ نقوش دوم)

موقع ۱۱-۸- ذی الحجہ کی وجہ سے احرام باندھیں اور صبح ہی مناروانہ ہوں۔ (دیکھو نقشہ صفحہ ۹۴)۔۔۔

48 ارجح کائنات احمد امین

[illegible]

۹۸	ری کے بعد قربانی کرے کہ قارن اور متمتع پر واجب ہے۔
۹۹	قارن اور متمتع کو اگر قربانی میں نہ ہو تو کیا کرے۔
۱۰۰	قربانی کا وقت۔
۱۰۱	قربانی کے بعد سرمنڈوانے۔
۱۰۲	سرمنڈوانا یا بال کتہ واجب ہے اس سے احرام اتارا جاتا ہے۔
۱۰۳	سرمنڈوانے کا وقت۔
۱۰۴	نقش ترتیب ادائیگی ج (نقش چہارم)۔
۱۰۵	بعد سرمنڈوانے کے جب چیز کا استعمال جائز ہے سوائے بعض کے۔

موقع ۱۵۔ ذی الحجہ۔ آج ہی مکہ معظمہ جا کر طواف زیارت کرے اور واپس منا آ جاوے۔

۱۰۶	طواف زیارت کو مکہ جانا اور واپس آنا۔
۱۰۷	طواف زیارت۔
۱۰۸	طواف زیارت رکن حج ہے۔
۱۰۹	طواف زیارت کا وقت۔
۱۱۰	طواف زیارت کے بعد جب چیز جائز ہے۔

موقع ۱۶۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ذی الحجہ۔ اب منامین قیام کرے اور مینون دن تمام حجت کی رمی کرے۔

۱۱۱	نقش ترتیب ادائیگی ج (نقش پنجم)۔
۱۱۲	کیا جوین کو تمام حجرہ دینی رمی ہوگی۔
۱۱۳	بازوین کو تمام حجرہ دینی کی رمی ایکے بعد مناسے جاسکتا ہے۔
۱۱۴	منامین شب بائیں بازوین کو منامین قیام۔
۱۱۵	رمی جبار واجب ہے۔
۱۱۶	رمی جبار کا وقت۔
۱۱۷	بازوین کو رمی مکہ جاسکتا ہے ورنہ رمی کے بعد۔

موقع ۱۷۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ذی الحجہ۔ اب منامی سے کو حج کرے اور مکہ معظمہ آکر طواف الصعدہ ادا کرے۔

۱۱۸	نقش ترتیب ادائیگی ج (نقش ششم)۔
۱۱۹	مناسے مکہ طواف رواگی اور راستہ میں صعب پر قیام۔
۱۲۰	طواف الصعدہ یا طواف الوداع۔
۱۲۱	طواف الصعدہ۔
۱۲۲	طواف الصعدہ کا وقت۔

موقع ۱۸۔ ۱۳۔ ذی الحجہ۔ اب چاہ زمزم سے پانی پی کر خانہ کعبہ کو الوداع کہے۔ (حج ختم ہوا)۔

۱۱۹	آب نغز مینا۔	۱۲۳
۱۱۹	آب نغز مینا کی تفصیل	۱۲۴
۱۲۰	مترجم کو کوس دینا۔	۱۲۵
۱۲۰	خانہ کعبہ کو کس طرح اودھ لکھے۔ اور جدلی پر تاسف کرے۔	۱۲۶

باب حمام

(ج کے بعض بعض احکام کی تشریح)

۱۲۱	اپنے بدلہ دو سب سے حج کرانا۔	۱۲۷
۱۲۱	ایک کے عمل کا ثواب دوسرے پر منتقل ہو سکتا ہے۔	۱۲۸
۱۲۲	بعض عبادت ناپ کے ذریعہ ادا ہو سکتی ہے۔	۱۲۹
۱۲۲	ناب کے ذریعہ حج کرانا۔	۱۳۰
۱۲۲	اگر دو آدمیوں کے بدلہ ایک شخص حج کرے۔	۱۳۱
۱۲۵	حج کرانے والے نے کچھ نیکم کیا اور حج کرنے والے نے کچھ اور ہی کیا	۱۳۲
۱۲۵	اپنے بدلہ دوسرے سے حج کرایا تو حج ہو یا نہیں۔	۱۳۳
۱۲۶	دوسرے کی طرف سے حج کرنے والے کو تقدیر ختم ملنا چاہیے	۱۳۴
۱۲۷	قربانی حج کرنے والے کے ذمہ ہے یا کرانے والے کے	۱۳۵
۱۲۸	حج کے متعلق وصیت اور اس کا ثواب	۱۳۶
۱۲۹	وصیت کا حج ان کے لئے شرط ہے۔	۱۳۷
۱۳۰	وصی کو جس قدر مقدور وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہیے	۱۳۸
۱۳۰	حج بذریعہ نائب کب صحیح خیال کیا جائے اور کب فائدہ۔	

فصل دوم۔ عورتوں کے افعال حج۔

۱۳۱	حائض و نفاس و عتسہ کی حالت میں حج کے واسطے رعایت۔	۱۳۹
۱۳۱	عورتوں کا حج بھی مردوں کی طرح فاسد ہو جاتا ہے۔	۱۴۰
۱۳۲	بعض مناسک کی ادائیگی بین مردوں سے اختلافات۔	۱۴۱

فصل سوم۔ معذور کا حج۔

۱۳۳	معذور کے افعال حج نامید کر سکتا ہے۔	۱۴۲
۱۳۳	معذور کا توقف عرفات۔	۱۴۳
۱۳۴	معذور کا طواف۔	۱۴۴
۱۴۵	بچوں کا حج۔	۱۴۵

مصلحت چہارم۔ بچوں کا حج۔

۱۲۵	بچہ کو احرام باندھیں یا اسکی طرف سے کوئی بڑا باندھے۔
۱۲۶	افعال حج بچہ کو بھگایا اسکی طرف سے کوئی اور کرے گا۔
۱۲۷	جنایات و کفارات کا کون ذمہ دار چکا۔

فصل پنجم۔ حج یا قربانی کی نذر ماننا۔

۱۲۶	حج کی نذر ماننے کے مختلف طریق مع احکام شرعی۔
۱۲۷	قربانی کی نذر ماننے کے مختلف طریق مع احکام شرعی۔
۱۲۸	حج کرنے سے رک جانا اور حج یا تحنہ نہ لگانا۔ (احصار و فوت)

۱۲۸	احصار و محصرہ کے معنی و مطلب۔
۱۲۹	محصر احرام کس طرح کھوے۔
۱۳۰	ہدی بھینے کے بعد اگر احصار و محصر ہو یا محصر پر احصار واقع ہو تو کیا کرے۔
۱۳۱	احصار کی ہدی کہاں ذبح کی جائے۔
۱۳۲	محصر سال آئندہ میں بدل کر یا نہ کر دے۔
۱۳۳	حج فوت ہو جانا۔

فصل ششم۔ ہدی یعنی قربانی کے جانور۔

۱۳۵	ہدی اور بڈنہ اور دم کے معنی و مطلب۔
۱۳۶	ہدی کے جانور۔
۱۳۷	ہدی پر ذاری نہ کرنی چاہیے۔ ناسکی کوئی چیز کام میں لانی چاہیے۔
۱۳۸	سوق ہدی یا تقلید بدینہ یا اشعار بغرض اقبالیہ احرام۔
۱۳۹	ہدی کا ضائع ہونا یا قریب المرگ ہونا یا بعد ذبح گوشت تلف ہونا۔
۱۴۰	ذبح یا نہ کر کرنا۔
۱۴۱	ہدی کے جانور کو اور کہاں ذبح کئے جائیں۔
۱۴۲	حج کی قربانی بقرہ عید کی قربانی کی نیت سے نہ کرے۔
۱۴۳	ہدی کے گوشت کی تقسیم اور کدہ کدہ کو اس میں سے کھانے کی اجازت۔
۱۴۴	ہدی کی کھال اور جھول اور کھیل و نمیبہ کو کیا کرے۔

فصل ہفتم۔ مقامات قبولیت و دعا بہ تعین اوقات۔

۱۴۵	مقامات قبولیت و دعا بہ تعین وقت قبولیت۔
-----	---

فصل ہشتم۔ بعض امور جو حج سے متعلق نہیں ہیں لیکن حاج کو ان کی احتیاج ہوتی ہے۔

۱۴۶	بعض امور جو حج کا جانا حاج کو ضرور ہے۔
-----	--

یاں

(رجع کے خیالات اور کفارات)

فصل اول۔ جزا و کفارے۔

۱۵۳	جبر اکفارے۔
۱۵۴	جبر اکفارے جو عام طور پر منوعات حج سے متعلق ہیں۔
۱۵۵	شکار کی جبر اکفارے۔
۱۵۶	جون مارنے، بندی مارنے کی جبر۔

فصل دوم۔ ممنوعات احرام اور ان کی جزا۔

[illegible]

۱۷۸ مسیحا کی خدمت میں دعا ہے کہ وہ اس کو نصیب فرمائے۔

۱۷۸۹	اداکر کے متنازع میں تقدیم و تاخیر۔
۱۷۹۰	طوائف بحر۔
۱۷۹۱	طوائف ہندوستان۔
۱۷۹۲	طوائف تریبھار۔
۱۷۹۳	طوائف صدر۔
۱۷۹۴	طوائف زیارت و طوائف صدر۔
۱۷۹۵	سعی صفی و مردہ۔
۱۷۹۶	دقوت عرفات۔
۱۷۹۷	دقوت مرفوفہ۔
۱۷۹۸	رمی چار۔
۱۷۹۹	قریبانی۔
۱۸۰۰	سند وانا۔

۱۸۹	فصل چہارم۔ منوعات احرام بر احرام اور ان کی حبت۔
۱۸۹	۱۹۱ احرام حج + احرام حج۔
۱۸۹	۱۹۲ احرام عمرہ + احرام عمرہ۔
۱۸۹	۱۹۳ احرام حج + احرام عمرہ۔
۱۹۰	۱۹۴ احرام عمرہ + احرام حج۔

باب ششم

(زیارت مزار مقدس)

مقدمہ

۱۹۱	۱۹۵ نقشہ طریق سفر زیارت۔
۱۹۴	۱۹۶ نقشہ ترتیب زیارت۔
۱۹۷	طریق زیارت علی الترتیب مع جملہ احکام بالتفصیل
۱۹۷	موقع ۱۔ مکہ شریف و دیگر مقامات سے روانہ ہو کر مدینہ شریف کے قریب پہنچنا۔
۱۹۷	۱۹۷ مکہ مدینہ کے راستہ میں مقامات مقدسہ کی زیارت کرے
۱۹۸	موقع ۲۔ جبکہ مدینہ شریف نظر پڑے۔
۱۹۸	۱۹۸ مدینہ شریف پر نظر پڑے تو کیا کرنا چاہیے
۱۹۸	موقع ۳۔ فضیل مدینہ شریف میں داخل ہونا۔
۱۹۸	۱۹۹ شہر میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھے۔
۱۹۹	موقع ۴۔ اب مسجد نبوی میں داخل ہو۔
۱۹۹	۲۰۰ مسجد نبوی میں داخلہ
۲۰۰	۲۰۱ نقشہ مسجد نبوی

۲۰۱	موقع ۵ -	اب نماز تحفۃ المسیر ہے۔
۲۰۱	۲۰۲	نماز تحفۃ المسیر گمان اور کیونکر ہے۔
۲۰۲	موقع ۶ -	اب آئے قریب مقصد اہل بیت اور حضرت سید البشر علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ الاکبر کے۔
۲۰۲	۲۰۳	طریق زیارت حضرت سید البشر
۲۰۳	۲۰۴	دوسرے شخص کا سلام کس طرح عرض کرے۔
۲۰۳	موقع ۷ -	اب ایک ہاتھ دہائی طرف ہٹ کر کھڑا ہو۔
۲۰۳	۲۰۵	زیارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔
۲۰۴	موقع ۸ -	اب ایک ہاتھ دائیں طرف اور ہٹ کر کھڑا ہو
۲۰۴	۲۰۶	زیارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
۲۰۴	موقع ۹ -	اب واپس بائیں طرف تھوڑا ہٹ کر کھڑا ہو
۲۰۴	۲۰۷	طریق فاتحہ حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ عنہما
۲۰۵	موقع ۱۰ -	اب پھر روبرو میدان الائنس الجان کے آئے (یعنی موقع ۶ پر واپس آئے)
۲۰۵	۲۰۸	اب دوبارہ پہلے موقع پر اگر زیارت کرے
۲۰۵	۲۰۹	زیارت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا
۲۰۶	موقع ۱۱ -	اس کے بعد ستون ابی الباب پر آئے۔
۲۰۶	۲۱۰	ستون ابی الباب پر کیا کرے۔
۲۰۶	موقع ۱۲ -	اب روضہ میں آئے۔
۲۰۶	۲۱۱	روضہ میں اگر دو رکعت نماز پڑھے
۲۰۶	موقع ۱۳ -	اب منبر کے پاس آئے
۲۰۶	۲۱۲	منبر کے پاس اگر دو شریف اور دعا پڑھے
۲۰۸	موقع ۱۴ -	اب ستون خانہ کے پاس آئے
۲۰۸	۲۱۳	ستون خانہ کے پاس اگر دعا مانگے۔
۲۰۸	موقع ۱۵ -	اب مسجد نبوی سے باہر اپنی قیام گاہ پر آئے
۲۰۸	۲۱۴	اقامت مدینہ طیبہ و رجوع کو وطن

باب ہفتم

(اماکن محترمہ مکہ و مدینہ و نواح)

۲۰۹	-	-	-	۲۱۵ نقشہ مقامات مقدسہ مکہ و مدینہ و نواح
۲۱۰	-	-	-	فصل اول - راستہ کے پڑاؤ اور کھوین اور مسجدین غیبہ
۲۱۰	-	-	-	۲۱۶ بندہ سے کہ تک
۲۱۰	-	-	-	۲۱۶ کہ سے بندہ تک
۲۱۱	-	-	-	۲۱۸ راستہ کی مسجدین
۲۱۲	-	-	-	۲۱۹ راستہ کے کھوین
۲۱۲	-	-	-	فصل دوم - عرفات و نواح
۲۱۲	-	-	-	۲۲۰ اندرون حدود عرفات
۲۱۳	-	-	-	فصل سوم - مزدلفہ و نواح
۲۱۳	-	-	-	۲۲۱ اندرون حدود مزدلفہ
۲۱۳	-	-	-	۲۲۲ بیرون حدود مزدلفہ
۲۱۳	-	-	-	فصل چہارم - منا و نواح
۲۱۳	-	-	-	۲۲۳ اندرون حدود منا
۲۱۴	-	-	-	۲۲۴ بیرون حدود منا
۲۱۵	-	-	-	فصل پنجم - مسجد حرام و عمارات اندرونی
۲۱۴	-	-	-	۲۲۵ مسجد حرام از مت مختلفین
۲۱۴	-	-	-	۲۲۶ مسجد حرام موجودہ زمانہ میں
۲۱۴	-	-	-	۲۲۷ خانہ کعبہ حرام و بیابان وغیرہ
۲۱۹	-	-	-	۲۲۸ مصلیٰ خفی مصلیٰ شامی - مصلیٰ اُلکی - مصلیٰ منلی
۲۱۹	-	-	-	۲۲۹ مقام ابراہیم و یاحہ نعرزم و منبر و زمینہ
۲۲۱	-	-	-	فصل ششم - اماکن محترمہ اندرون شہر مکہ و نواح
۲۲۱	-	-	-	۲۳۰ اندرون شہر مکہ

۳۴ - سنجیدہ	۹۳ ...	۵۰ - ستون (موتی)	۲۳۲ ...	۶۷ - صلیبی لک	۲۲۸ ...
۳۵ - ندرت	۹۳ ...	۵۱ - ستون ملحق	۲۳۲ ...	۶۸ - چاہہ زخم	۲۲۹ ...
۳۶ - مسجد الکلیش	۹۳ ...	۵۲ - منبر	۲۳۲ ...	۶۹ - منبر (واقع مسجد حرام)	۲۲۹ ...
۳۷ - دارالحکومت	۹۳ ...	۵۳ - محراب سلطان	۲۳۲ ...	۷۰ - زمین (برکات سلطان)	۲۲۹ ...
۳۸ - مسجد خدائی	۹۳ ...	۵۴ - مسجد نبوی	۲۳۲ ...	۷۱ - دارالخدیۃ العظمیٰ	۲۳۰ ...
۳۹ - جرات	۹۳ ...	باب ہفتم		۷۲ - دارالخدیۃ العظمیٰ	۲۳۰ ...
۴۰ - مسجد القلی	۹۳ ...	۵۵ - نقشہ مقامات مقدسہ مکہ مدینہ یثرب	۲۱۵	۷۳ - جبل ثور	۲۳۱ ...
۴۱ - مسجد رایت	۹۳ ...	۵۶ - مسجد حرام حضرت ابیہ بن کعبہ	۲۲۵	۷۴ - جبل ذر	۱۴۱ ...
۴۲ - غورسلاط	۹۳ ...	۵۷ - مسجد حرام - تہی بن کعبہ	۲۲۵	۷۵ - جبل حقیق	۱۴۱ ...
۴۳ - ترتیب ادائیگی حج حرام	۱۰۴ ...	۵۸ - مسجد حرام - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲۵	۷۶ - مسجد حرم	۲۳۱ ...
۴۴ - ترتیب ادائیگی حج کعبہ	۱۱۱ ...	۵۹ - مسجد حرام حضرت عمر کے زمانہ	۲۱۵	۷۷ - مسجد نبوی (واقعہ)	۲۱۲ ...
۴۵ - ترتیب ادائیگی حج کعبہ	۱۱۸ ...	۶۰ - مسجد حرام موجودہ	۲۱۶	۷۸ - قبرستان بنت المصی	۲۱۶ ...
باب ہشتم		۶۱ - مسجد منیل	۲۲۸	۷۹ - قبرستان جنت البقیع	۲۱۶ ...
۴۶ - طریقہ فرائض	۱۱۵ ...	۶۲ - مسجد حقیقی	۲۲۸	۸۱ - قہ جات جنت البقیع	۲۳۶ ...
۴۷ - ترتیب زیارت	۱۹۶ ...	۶۳ - مسجد شافعی	۲۱۷	۸۲ - مسجد تبا	۲۳۶ ...
۴۸ - روضہ فاطمہ الزہراء	۱۹۶ ...	۶۴ - ستون ابوالبابہ	۲۳۲	۸۳ - مسجد قبتین	۲۳۶ ...
۴۹ - صفہ (موتی)	۱۹۶ ...	۶۵ - روضہ شریف	۲۳۲		
		۶۶ - بیتان فاطمہ	۲۳۲		

بعض غلطیاں جن کو کتاب پڑھنے سے پہلے درست کر لینا چاہیے

کاتبوں سے اکثر ملکہ کتابت میں غلطی ہو گئی ہے۔ لہذا کتاب کے مطالعہ سے پہلے ذیل غلطیاں درست کر لینی چاہئیں۔
یہ صف ضروری غلطیاں کہی جاتی ہیں۔ جو اس وقت نگاہ سے گذری ہیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۴	ناہیثا	ناہیثا	۲۰۱	۱۸	دیمان	درمیان	۲۰۱	۱۸	دیمان	درمیان
۲۲	۲۳	صففا	صففا	۵۳	۱۸	چاہد	چاہد	۵۳	۱۸	چاہد	چاہد
۲۱	۷	جھرات	جھرات	۷۱	۲۱	اس	اس کا	۷۱	۲۱	اس	اس کا
۲۷	۱۶	کعبہ	کعبہ	۲۷	۲۷	استقفا	استقفا	۲۷	۲۷	استقفا	استقفا
۲۹	۵	کعبہ	کعبہ	۱۰	۱۰	اور وفات پوری	اور وفات پوری	۱۰	۱۰	اور وفات پوری	اور وفات پوری
۳۰	۱۸	کعبہ	کعبہ	۳	۳	مازنا	مازنا	۳	۳	مازنا	مازنا
۵۰	۱۰	گمی	گمی	۵	۵	داوی دہ	داوی دہ	۵	۵	داوی دہ	داوی دہ
۵۱	۲۵	اخراج	اخراج	۹۱	۸	گر	گر	۹۱	۸	گر	گر

کتاب الفح والشر یادت

باب اول

ج کی تفسیر اور مختلف صورتیں

۲۔ حج کے متعلق آیات قرآنی اور انکی تفسیر

(جلد آیات قرآنی معنی میں)

سیدقول
البحر - ج ۳
صفحہ ۱۱۱

۱۔ اِنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَحُجَّ الْبَيْتِ اَوْ اعْمَرَ كَيْفَ جِئْنَا عَلَيْهِ اِنْ يَفْقَهُ بَعْدَ اَوْ مِّنْ يَّخْلُوعُ حَيْلًا فَاِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ
تفسیر۔ خداوند میں ایک مرد اور ایک عورت سے حج کا نام اسات نامک تھے۔ فعلی ظہور میں انکی بھی ایک یادش میں وہ پھر کے بن گئے
تھے۔ لوگوں نے انکو انکار کرب کے باہر رکھا تھا تاکہ لوگ انکو کہیں اور عزت کمزور نہ دے دو دونوں بت صفا مرد و پھر کے
گئے۔ صفا پر اسات اور مرد پر نامک جیسا کہ اس نامک کا دستور تھا ان توبوں کی بھی اور توبہ کی طرح پوجا ہو سکتی۔ زات اسلام میں لوگوں
کو صفا مرد و پر دوڑنے میں تامل ہو کر مبادیت پرستی کا اہتمام انکو گئے۔ تو یہاں تامل ہوا کی جس میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا کہ حج کی
عبادت ابراہیم علیہ السلام کو سکبائی گئی تھی صفا مرد و کا دور ناما اس میں شامل تھا کیونکہ پھر وہاں کی تلاش میں بن ہوا دون کے درمیان زرم کے
ظاہر ہونے سے پہلے دوری تھیں۔ تو خدا تعالیٰ نے انکے اس فعل کو حج کے افعال میں داخل کر دیا تھا۔ تو اگر حج کے دونوں میں وہاں بت
رکھ دے گئے تو اصل عبادت پر اسکا کچھ اثر نہیں پڑتا۔

صفا مرد و کے دوڑنے کو بعض رکب بھی کہتے ہیں کہ بعض کے نزدیک تب سے جزد اولو اع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفا مرد و کے
بائیں دوڑے اور عبادت کو ادا کرتے وقت اپنے صلیبے فرمایا تھا خذوا عتی منا ویکمکم یعنی مجھ سے حج کے نامک ایک بار
میں آجکا مطلب یہ تھا کہ میں اس واسطے تھخیل سے حج کے نامک ادا کرتا ہوں۔ کہ تم ایک بار
و من قطع الخ کا مطلب یہ کہ صفا مرد و کی بھی یہی خصوص نہیں جو شخص نیک نیتی سے ایک کام کے اسد تعالیٰ کو سبب معلوم ہے
اور ایک دن اسکا بدلہ ملے گا۔

سیدقول
البحر - ج ۳
صفحہ ۱۱۱

۲۔ وَابْتَغُوا الْوَجْهَ وَالْعَصْرَ لِلَّهِ فَإِنَّ اِخْتِصَارَ الْوَقْتِ لَمْ يَنْقُصْ مِنَ الْوَقْتِ وَكَذَلِكَ اُنْشِئْتُمْ اَنْتُمْ
اَذَىٰ مِنْ تَاْسِيْدِهِ فَمِنْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَاَنْشِئُوا لَكُمْ اَلْمُتْلَقَ اِلَى الْحَجِّ فَالْحَجُّ الْمَعْنَى مَنْ يَّهْتَمُّ لَمْ يَحْجْ
فَمَنْ اَتَى الْحَجَّ سَابِقًا اَوْ اَخَّرَ حَجَّهُ فَلَمْ يَحْجْ فَلَمْ يَحْجْ اَوْ اَخَّرَ حَجَّهُ فَلَمْ يَحْجْ اَوْ اَخَّرَ حَجَّهُ فَلَمْ يَحْجْ
وَأَقْوُوا لِلَّهِ وَأَعْلَمُوا اَنَّ اَللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

تفسیر۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے حج کو پورے پورے لوگان کے ساتھ ادا کر دیا۔ بعض مفسرین نے یہ کہا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت
سے عہد کے متعلق یہ بات کہ تو اس پر یہ بات نازل ہوئی کہ صحت میں کلام ہے۔ کہ چونکہ صحیحین میں اس شخص کے متعلق میں نے یہ بات
کیا تھا جو حدیث ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔

ہجرت کے پچیس سال پہلے۔ باپ دے سے زبات کہہ ادا دے تھریں لے گئے تو وہ یہ تک پہنچے تھے کہ شکر کن سے سب کو روک لیا اسکا
حال ہم نے کتب میں مل گیا ہے۔ والدہ تعالیٰ نے یہاں تامل فرمایا جس میں یہ حکم ہوا کہ اگر تم حج کرنے سے روک گئے جاؤ تو میرا کچھ
میرے مرقا میں دو۔ اور میرے مرقا میں جو میں پہنچ جاؤ اسے میرے زمانہ داؤ۔ اور جو وقت وہ۔ ۱۵۵ھ تک (بعض مفسرین کا یہ
قول ہے کہ ۱۵۵ھ) اور حضرت عثمان غنی کے روکنے کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حج کے سبب عبادت سے ہی معلوم
ہوتا ہے کہ ہجرت کی حالت میں بھی احصاء ہوتا ہے کہ صحیحین میں آیا ہے بروایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے یہاں عبد اللہ بن ابی بنی نہا بدعت کے خلاف کیا کہ اگر ادا ہو جائے لیکن مجھ کو بیاری کا دورہ ہو کر اسے تو اب نے فرمایا کہ
تم اس شہر سے حج کا سفر نہ کرو کہ جس میں بیاری کا دورہ ہو گا وہاں تک جاؤ گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بیاری کے عذر سے بھی
احصاء ہو سکتا ہے۔

سیدقول
البحر - ج ۳
صفحہ ۱۱۱

۳۔ يَسْتَأْذِنُ كَلِّ مِنْ اِلَاحِلَةٍ فَلَ يَحِجَّ مَوْاقِفَ النَّبِيِّ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ
اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ اَوْ مَوْاقِفَ الْبُيُوتِ
تفسیر۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا گیا تھا کہ چاند کا کیا حال ہے کہ کسی گھٹا بھی نہ ہو کہ جس نے اس کو کسی باوجود عبادت

تو خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (چاند کی گردش کے متعلق سورہ اعراف اور سورہ یسین میں لکھا ہوا ہے) کہ دنیا کے کام نفل ہیں۔ عزت کا حساب مع کثافت سب چاند کے تغیر و تبدل پر منحصر ہے۔ صبح کے متعلق جو اس میں ذکر آیا ہے وہ اسوجہ سے ہے کہ اہل مکہ چاند کے حساب کے علاوہ اپنے طریق پر کچھ حساب لگا کر ہی النجم کے سوال و جواب میں غصہ (ایا کرتے تھے) دیکھ کر سورہ توبہ (تو یہ حساب تیار کر خدا تعالیٰ نے انکو تہذیب کیا۔

زمانہ قدیم میں یہ دستور تھا کہ اہل مدینہ احرام باندھنے کے بعد حالت احرام میں دروازہ سے اندر آنا ناجائز خیال کرتے تھے۔ اور یا تو گھر کی دیوار میں قعب لگا کر یا کسی رسمی لگا گھر میں یا کمرے کے قریب خود اتالیقی سے اس آیت میں ذکر کیا کر یا شہر سے باہر نہیں جے جو کمرے ہو۔

[illegible]

قبیلہ۔ حج کے پہلے مقررہ بینہ۔ یعنی شوال ذیقعدہ ذی الحجہ (دیکھو فقرہ ۱۵)۔ توبہ اور حج کا باذکر نیوے۔ توبہ شریعت اور اہل اسلام سے قبول۔ اس آیت شریعت کے حکم کے نیچے۔ اور جو شخص ان احکام کی پابندی نہ کرے گا اس کا حج مقبول نہ ہوگا۔ (دیکھو فقرہ ۴۰)۔

۱۰۔ اور لوگوں کے حق میں مقررہ ہے کہ وہ سالانہ چلے جائے تھے۔ اور لوگوں نے سوال کی کہ اتوں تک کرتے تھے چنانچہ اس آیت شریعت میں خدا نے اس کے خلاف فریق سے اس حد لانا حکم دیا ہے۔ اور فرما ہے کہ تم اپنے گھر سے نہ رو۔ اور خدا نے تعالیٰ سے دے دتے ہو۔

اسلام سے پہلے موسیٰ بن جمن بازار لگا کرتے تھے جن میں خوب خرید و فروخت ہوتی تھی۔ اور لوگوں کا سال بھر کا گناہ اس آمدنی پر چلتا تھا۔ اسلام کے بعد لوگوں کو خیال ہوا کہ اس طرح تجارت اور حج ساتھ کرنے سے حج میں فتور ہو تبیں پڑتا۔ تو آیت نازل ہوئی۔ اور لوگوں کے گناہ دور ہو گئے۔ اس آیت شریف کا نشان نزول اس طرح بتایا جا ہے۔ اور تفسیر ابن ابی حاتم میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ حضرت عبدالہ بن عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا کہ تم لوگ کہ ایک اپنے اوٹ کرایہ پر چلائے ہیں۔ چنانچہ ان دونوں کو لے کر جاتے ہیں۔ تو حج بھی کرتے ہیں۔ لوگ کہہ کہتے ہیں کہ تمہارا حج اس طور صحیح نہیں ہوا۔ کہ تجارت کو جاتے ہو۔ اور حج بھی کرتے ہو۔ تو آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انکی خدمت میں ایک شخص نے یہی حکم کا واقعہ بیان کیا تھا اور میں بھی موجود تھا۔ اسوقت یہ آیت شریف نازل ہوئی تھی۔ اور آپ نے تجارت میں لوگوں کو بلا کر اس آیت کا مطلب بھی طرح سمجھا دیا تھا۔ اور کہہ دیا تھا۔ کہ تمہارا حج صحیح ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عبدالہ بن عباسؓ کی روایت سے بھی یہی ماجا جا ہے

زمانہ قدیم قریش کو حج میں عرفات تک نہیں جاتے تھے کہ عرفات حرم کی حد ہے باہر ہے۔ مجتہد اولوں کے وقت جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حج کے مسائل بتائے۔ تین مین بافرمایا کہ بڑی حیرت میں دن و نوت عرفات ہے، اس آیت میں حکم دیا گیا کہ جہاں سے سب لوگ عرفات کا چیلے ہیں، تم میں سے وہیں سے چلا رو کہ حج میں عرفات کا ضرور ہے۔ یا ایلے فراباکہ باقی ماندہ ارکان حج اگر وہاں نہیں شرکت ہیں۔ صرف دن و نوت عرفات ہی ایک ایسا رکن ہے جو حج کے واسطے مخصوص ہے اور جسے میں نہیں ہے۔ اس لحاظ سے جب نوت عرفات ترک ہو جائے۔ تو حج۔ ج۔ نہیں ہوتا۔ بلکہ مرہ ہوتا ہے۔

وفات سے روانگی کے متعلق ہم فقہ ۸۳۰ میں ذکر کر آئے ہیں۔

اسلام سے پہلے جیسے نافع مونس کے بعد لوگ شعر و سحر و جادو میں جا کر اپنے آبا و اجداد کی تعریف میں قصیدے پڑھا کرتے تھے۔ ایسے آیت شریف نازل ہوئی۔ اور حکم دیا گیا کہ ان قصائد کا پڑھنا چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی ناک کا ذکر کرو۔ اور اللہ سے ایسی دعا مانگنی جیسے حسین

سيقول ٥٢
سورة البقر
ركوع ٤-٩

دین اور دنیا کی جھلائی ہو موقوف دنیا کی بہتری کے خیال میں نہ رہنا چاہئے۔ اسلئے کہ اس طور پر انسان آخرت کی جھلائی سے محروم ہو جاتا ہے۔
ایام محدوت سے چار دن مراد ہیں ایک دن عید النبی کا اور تین روز اسکے بعد کے۔ ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا یہی قول ہے۔ اندرون
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے منع فرمایا ہے۔ اور فرما دیا کہ یہ دن کھانے پینے اور سوکھنا یا کر کے نہ من۔ صومع مسلم
اور سنہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پایا جاتا ہے جسٹہ کا ذکر یہاں ہوا ہے یا کہ شکر کے روز کو اس ہی طرح منع ہو گئے جس طرح
عوفات کے میدان میں منع ہوتے ہیں۔

اسلام سے پہلے بعض لوگ گیارہویں کو کئے واپس آجایا کرتے تھے۔ ورض باہوین کو واپس آتے جلدی آتے والوں پر دیرین
آپناوے اعتراض کیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

۵- اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُنَالِي الْفُلَيْنِ ۚ فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ وَفِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ مِّنْ اٰمِنًا وَعِلَّةٌ لِّلَّذِيْنَ عَلَى
الْكَافِيْنَ حٰجٌّ اَلَّذِيْنَ مِنْ اَسْطِطَاعٍ اِلَيْهِ سَبِيْلٌ ۙ وَفِيْ كُلِّ مَسْجِدٍ مِّنْ اٰمِنًا وَعِلَّةٌ لِّلَّذِيْنَ عَلَى

لن تنالواہ
الفلات
کو ح - ۱

پہل آیت کا بعد کی تعلیم ظاہر کرتی ہے مگر کربلا کی قبل لوگوں کی عبادت کے واسطے زمین پر بنا لیا وہ بھی جو شہر مکہ میں واقع ہے۔ یہ کربت والا ہے
اور وہ بیت سے واسطے تمام جہان کے۔ اس میں بہت سی ظاہر نشانیاں ہیں جن سے ایک مقام اسلام بھی ہے۔ اور اس جگہ میں داخل ہوا۔ اس
جان کو کہ وہ اس میں گیا۔ اس دوسری آیت میں حج کی فرضیت کا ذکر ہے۔ یعنی خدا کی بندگی کے لئے بیت اللہ کا حج اُن لوگوں پر
فرض ہے جن میں وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو۔ اور اس کی تفسیر مانی کرے خود خدا تعالیٰ تمام دنیا
جہان سے بے نیاز ہے۔ وچون فقرہ - ۱ و ۲ -

۶- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اَلْعُقُودَ ۚ نَسِيتُمْ لِمَ كُنْتُمْ فِى الْاَعْقَابِ ۚ اَلْاَعْقَابُ اِلَّا مَا يُبَدِّلُ عَلَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ وَلَكُمْ حُكُوْمٌ اِنَّ اِلٰهَكُمْ
مَّا يُرِيدُ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَلَا تَتْلُوْنَ اَلْحُرٰى وَلَا اَلْعٰقِلٰى وَلَا اَلْاَوَّلِيْنَ اَلْبَيْتِ
اَلْحَرَامِ ۚ فَلَوْلَا اَنَّ فِىْ رِجْوٰىكُمْ وَرِضْوَانًا وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجِىْزُ لَكُمْ فِىْ شَتَاٰنِ قَوْمِيْنَ حَدِّ اَكْثَرِ
عَلَيْهِمْ اَلْمَسْجِدَ اَلْحَرَامَ اِنَّ اِلٰهَكُمْ اَلَّذِيْنَ اَتَاكُمْ اَلْحَقَّ اَلَّذِيْنَ اَتَاكُمْ اَلْحَقَّ اَلَّذِيْنَ اَتَاكُمْ اَلْحَقَّ اَلَّذِيْنَ اَتَاكُمْ اَلْحَقَّ
فَضِيْر - سورہ فائدہ کی آیتیں جتنا اوداع کے سفر میں نازل ہوئی تبصیر جیسا کہ سند امام احمد اور طبرانی میں اسامیت پر مد سے روایت آئی
ہے۔ راویوں کے سلسلہ میں خبریں خوشب بھی ہیں جلی روایت اکثر علامہ شریف بتا کر کرتے ہیں لیکن ہم ان کی روایت کو صحیح مانتے ہیں۔

راعیب اللہ - ۶
الما مشرہ
سکھ - ۱

(دیکھو خانہ صفحہ ۱۹) + پہلی آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے ایمان والو پورا کرو اقرار (یعنی وہ احکام جو حرام و حلال چیزوں کے تعلق عہد کے
طور پر قرآن شریف میں آئے ہیں۔ چنانچہ یہی مطلب تفسیر ابن جریر سے پایا جاتا ہے) حلال ہونے سے پہلے واسطے چوبیسے سویشی (انعام میں درندہ خا رہیں گے
جائیں گے کیونکہ عرب کے عمار وہاں انعام صرف چوبیسے سویشی کے تعلق بولا جاتا ہے) سوائے ان کے جو تعلق آگے ہم بتائیں گے۔ (چنانچہ آیت حُرِّمَتْ عَلَيْكَ اَلْمَسْجِدَ
مِنْ تَابَاکِ ہے) مگر نہ حلال جانو شک کو کہ تم احرام میں ہو۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کر سکتے ہیں۔ (دیکھو فقرہ ۱۰۰) + عہد الدین عباس سے روایت ہے کہ حضرت
سیدہ بنت ابی بکر کا بچہ خیال کرتے تھے۔ اور وہی وجہ سے حج بھی کیا کرتے تھے اور مسلمانوں کو اس آیت کے ذریعہ معاف کی تھی جس کی خبر میں کو حج سے روکیں۔
ہاں اس کے بعد یہ روایت نازل ہوئی تو اس میں حکم دیا گیا کہ شکرین بن ابی بکر میں۔ سال آئندہ سے وہ مسجد حرام میں نہ آئیں گے۔ تب یہ روایت زبیر بن جہلی۔
نیکبش بن علی کا ایک باعث اس آیت کے منسوخ ہونے کی قائل نہیں ہے۔ ان میں کو ایک بولا نا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے فوراً لکیریں اس آیت کی نسخ کو
نسخہ نہیں کیا چنانچہ ابن ابی شیبہ نے یہ روایت نہیں منی اگر مسلمان ہو گیا تھا بھلا اپنے وطن میں جا کر نہ ہو گیا۔ اور بھی گے اگر وہ مسجد سے جب وہ کہ شریف آیا
ہو گیا وہ مسجد سے کہ شریف میں نہ بیٹھتا نہ شریف میں اگر مسلمان ہو گیا تھا بھلا اپنے وطن میں جا کر نہ ہو گیا۔ اور بھی گے اگر وہ مسجد سے جب وہ کہ شریف آیا
تو بہت کچھ تجارت کا مال اور بہت سے جائز طور پر دیا گیا صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو اس کا سب سامان
لوٹ لیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ کو مکتا ہے۔ کیونکہ یہ جائز نیاز کے ہیں۔ اس ہی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے لوٹ کرنا
اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی توہین کرنا مسلمانوں کو ناجائز نہیں ہے۔ آگے یہ بتایا ہے کہ جب توہم احرام سے ٹھو تو ٹھو کر کہتے ہو؛ شاعر شاعر کی معجے کے معنی نشانیاں
کے ہیں۔ جانو کہ مجھے بھی پتہ تو اسامی بنانے کے واسطے دیکھو فقرہ ۹

۴۔ حج و طح پر واجب ہوتا ہے

۱۔ انسان پر خدا تعالیٰ کی طرف سے واجب ہوتا ہے جو حکمت شرعاً طرح موجود ہوں۔ ایسے حج کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔ - خادای عالمگیری۔

۲۔ انسان اپنے آپ پر خود واجب کر لیتا ہے اور یہ واجب کر لینا حجاج کی نذر مان لینے سے ہوتا ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ

نَدْوَسَا كُنْ)۔ ایسے حج کو حج نذر کہتے ہیں۔ فتاویٰ مالکیہ

نفس پروردوں طرح کا حج ایک ہی طریق پر ادا کیا جاتا ہے۔ ہاں حج کی غذا ماننے کے مختلف طریق ہیں جسکا مفصل ذکر فقرو ۱۸۸ میں کیا گیا ہے۔

۵۔ حج کس پر فرض ہے اور کن شرائط کیساتھ (شرائط حج)

جب ذیل کی شرائط موجود ہوں تو اس پر فرض ہے۔ ان شرائط کے متعلق علما کا بڑا اختلاف ہے بعض و شرائط تمام اول کو شرائط واجبہ اور تمام دوم کو شرائط ادا خیال کرتے ہیں اور بعض اسکا عکس ہم نے مختلف مستند کتابوں کے مطابق اسے چھ تین نکات ہے اس کے مطابق ان شرطوں کو ترتیب دیے ہیں

I - شرائط قسم اول

یعنی وہ شرطیں جن کے موجود ہونے سے حج فرض ہوتا ہے ان کو شرائط وجوب کہتے ہیں

۱۔ مسلمان ہو (مرد و عورت) کافر نہ ہو - فتاویٰ عالمگیری

۱۔ اگر کوئی شخص کفر کی حالت میں الدار تھا اس کے بعد جو نقیر ہو گیا تو مسلمان ہو گیا۔ تو اب اس پر حج واجب نہیں۔ (کیونکہ کفرانہ نقیر میں الدار تھا۔ اب تو نہیں ہے)۔ فتح القدیر

ج۔ اگر کسی شخص نے حج کیا اور پھر مرتد ہو گیا اور پھر مسلمان ہوا تو اگر اب اس کو استطاعت حاصل ہو تو اسکو دوبارہ حج کرنا چاہیے اور اگر اس کو حج کرنا ہو گا تو اس کو حج کرنا چاہیے۔

۲۔ آزاد ہو۔ غلام پر حج واجب نہیں۔

۱۔ غلام پرچ واجب نہیں ہے گودہ دہر پر جو یا ام دلا ہو یا مکتب ہو یا ایسا غلام ہو کہ کچھ حصہ اس کا آزاد بھی ہو گیا ہو۔ بحر الرائق

ج۔ علامہ مکہ معظمہ میں (یعنی موقع پر) موجود بھی ہو جب بھی حج اسپر واجب نہیں۔ اگرچہ اس کو مالک نے حج کرنے کی اجازت دے بھی

دی ہو۔ بحر اریق

وجہ یہ کہ وہ زلزلہ کا خود مالک نہیں اور خود چم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ م

ج. رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے: اَلْمَلْعُودُ كَحَجْرٍ عَسَا حَجَّ ثُمَّ اُتِفِقَ فَعَلِيهِ حُجَّةُ الْاِسْلَامِ وَ اَيُّهَا صَبِي

حجّ عشر حجّ ثم بلغ قلبك حجة الاسلام۔ یعنی غلام اگر سچ کرے پھر آزاد کیا جائے تو حج فرض اس پر لازم ہے۔ اور اسی طرح

یہاں تک کہ اگر اس معراج کرے اور اس کے بعد بالغ ہو تو حج فرض اس پر لازم ہے۔ - ہدایہ معنی شرح کنسر

۱۔ اگر غلامِ احرام باندہ ہے اور بھڑا زاد ہو جائے اور مناسک حج پورے کرے تو اس سے فرض حج ادا نہ ہوگا حتیٰ کہ اگر دو قوافل عرقا سے پہلے توفیق

ج سے رک نہ اور احرام اترا دے۔ شرح لمحاوی باب القدیر

۳۔ صبح بقیل ہو۔ خارج بقیل یا چنوں پر حج واجب نہیں۔ فتاویٰ قاضی خاں

(خفیف العقل آدمی کے متعلق علماء کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک کم عقل کو حج کرنا واجب ہے بعض کے نزدیک جب تک عقل بقاء ہے جب تک عقول سے پہلے اگر عقل کو افاقہ ہو تو اس پر احرام باندھ کر حج کرے۔ عالمگیری)

۴۔ بالغ ہونا بالغ پر واجب نہیں۔ فتاویٰ قاضی خاں

۱۔ مالک نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مرد کالج کرے اور پھر بالغ ہووے تو اس پر دوسرا حج ہے اور غلام حج کرے اور پھر آزاد ہو تو پھر اس پر دوسرا حج ہے۔

دلیل۔ حج ایک عبادت ہے اور نابالغ پر عبادت نہیں۔ لہذا جب بالغ ہو جب اس پر عبادت فرض ہوتی ہے۔ ہدایہ

ب۔ اگر نابالغ احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو جائے اور حج ادا کرے تو فرض حج اس کے ذمہ سے ساقط ہوگا۔ کیونکہ اس نے حج کا احرام نفل حج کے ادا کرنے کے بعد باندھا تھا اس سے فرض حج ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر غلام احرام باندھنے کے بعد آزاد ہو جائے تو اس کے ذمہ سے بھی حکم ہے۔ فرض دو نفل میں اتنا ہے کہ اگر یہ بالغ و قوت عرفات پہلے دوبارہ احرام باندھ کر حج کرے تو اس کا فرض حج ادا ہو جائیگا بلکہ بالاحرام آزاد شدہ غلام کو اس کا حج فرض اس طرح بھی ادا نہ ہوگا۔ ہدایہ۔ درمختار

دلیل۔ لڑکا جو نفل حج کر رہا تھا اس پر حج کا پورا کرنا واجب نہ تھا کیونکہ بالغ پر کوئی عبادت نہیں ہے لیکن اگر غلام نفل حج ادا کرنا تھا تو اس کو اس کا پورا کرنا ضروری تھا۔ لہذا غلام کو لازم ہے کہ اس حج کو اقتضا تک پہنچائے۔ دایہ شرح لمحاوی میں شرح کنز و درختا حج اگر لوگ نے بلوغ سے پہلے حج کیا تو اس کا فرض حج اس سے ادا نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری

د۔ اگر نابالغ احرام ساقط گذر کر کہ شریف پہنچ گیا اعدا ہاں بالغ ہوا اور وہاں احرام باندھا تو حج فرض اس سے ادا ہو جائیگا اور عیقات سے پہلے احرام بجا کر کے پراس کو کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خاں۔ دیکھو فقرہ ۲۷

۵۔ تندرست ہو یا پریماف ہے۔ ہدایہ

تشریح وجہ یہ کہ بیماری کی حالت میں انسان تکلیف شری برداشت نہیں کر سکتا۔ ہدایہ

۱۔ اپنا حج تندرست کے معنوں میں ہے زوالِ امامِ اعظم بر خلاف امامِ محمد۔ ہدایہ

ب۔ اپنا حج دینے جس کی مانگیں رہ وائیں لگو ساعنی چاہئے پر امامِ اعظم کے نزدیک حج واجب ہے کیونکہ وہ جو ساعنی کے وہ ایسا ہو گیا جس کا وہ سواری پر قادر ہے لیکن امام محمد کے نزدیک اس پر حج درست نہیں کیونکہ وہ بذاتِ خود حج کرنے پر قادر نہیں بر خلاف نابالغ کے اگر اس کو سہر چاہئے تو وہ حج کر سکتا ہے۔ تو نابالغ ایسا ہو جائیے کوئی شخص راستہ بھول گیا ادا اس کو کسی دوسرے آدمی نے راستہ پر لگا دیا۔ ہدایہ

ج۔ لنگرے اور اپنا حج اور مفلوج اور اس شخص جس کے پاؤں کٹے ہوئے ہوں حج واجب نہیں نہ خود اس پر نہ اس کے سرایہ بلکہ امامِ اعظم یعنی یہ بھی ضرور نہیں کہ وہ اپنے سرایہ سے اپنے بدن لنگرے اور اسے حج کرادے۔ لیکن صاحبین کے نزدیک اگر حج واجب ہے (دیکھو فقرہ ۷) اور نہ ایسے شخص پر حالتِ بیماری میں اپنی جانب سے حج کرنے کی وصیت لازم ہے (دیکھو فقرہ ۷) اسی طرح بڑے آدمی اور بعض پر جو سواری پر چڑھنے کے قابل نہیں حج واجب نہیں منہ القدیر۔ کنفر

تشریح۔ فرض حج میں جو مذکور ہوا یہ مطابق ذہب امام ابوحنیفہ ہے اور صاحبین سے بھی اسی رعایت لیکن ظاہر روایت صاحبین سے ہے کہ ان اشخاص پر حج واجب ہے چنانچہ اگر ایسا مانگے ہو کسی آدمی سے حج کرادیں تو جب تک ان کا غلبہ باقی ہے تب تک کافی ہے اور جب غلبہ غائب ہو تو ان کو نفل حج کرنا دوبارہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ محقق ابن الہمام نے فتح القدیر میں اسی کی طرف رجوع کیا ہے۔ (دیکھو باب چہارم فصل اول)

۵۔ اگر حج کو جانے کے بعد مومن پر بیمار ہو جائے تو اس کے تعلق دیکھو مرقہ ۱۴۲ سے ۱۴۴ تک

۶۔ دونوں آنکھیں موجود ہوں۔ نابینا پر معاف ہے۔ ہدایہ

تشریح۔ اگر نابینا کو اس حق بھی مجلے اور زاد اور راحلہ کافی رکھتا ہو۔ جب بھی اسپر حج واجب نہیں نزدک مظلوم لیکن صاحبین کے نزدیک بموجب ایک روایت کے واجب اور بموجب دوسری روایت کے واجب نہیں۔ امام مظلوم فرماتے ہیں۔ لیکن علی الاضحیٰ الحج والعمرة ولو انما جماعۃ فان کان لہ الف ناکل و عشرۃ (الف دینار) یعنی نابینا پر حج واجب اور جہاں نہیں اگر کو کس ہزار ہزار ہزار (دینار ہوں)۔ یون المائل

ا۔ اگر نابینا اپنے فرض سے حج کرانے تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب نہیں۔ صاحبین کے نزدیک واجب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

ب۔ اپنے بدلہ دوسرے حج کرانے کے تعلق دیکھو مرقہ ۱۲۷ سے ۱۳۸ تک

۷۔ ملدار ہو۔ یعنی اس قدر استطاعت رکھتا ہو کہ زاد و راحلہ کا تحمل ہو سکے۔ ہدایہ

۱۔ روایت کی حاکم نے سعید بن ابی عروبہ سے آئندہوں نے فتاویٰ سے آئندہوں نے اس سے اللہ کے قول میں دفعۃ علی الناس (دینے) حج سے لوگوں پر اللہ کے واسطے جو طاقت سبیل کی رکھتا ہو) کہا گیا یا رسول اللہ کیا چاہیے سبیل فرمایا کہ توشہ اور سواری۔ یہ حدیث مسند بھی آئی ہے کہ فرمایا حضرت علی اللہ ولیہ وسلم نے کہ سبیل زاد و راحلہ ہے۔ اس حدیث کو حضرت عائشہ۔ ابن عمر بن عباس وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔

تشریح (۱) زاد سے مطلب اپنا خرچ خوراک جس کی اس کو عادت ہو۔ راحلہ سے مطلب خود اپنی سواری یا سواری کے اسبے خرچ تشریح (۲) توشہ اور سواری کے مالک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسکے پاس اپنی ضروریات یعنی اپنے رہنے کے مکان اور لباس اور نوکریاں گھر کے اسباب اور قرض کے سوا اس قدر سرمایہ ہو کہ سواری پر نہ پیدل مکہ کو جاوے اور اپنے اہل و عیال اور مرمت مکان وغیرہ کے واسطے اتنا خرچ چھوڑ سکے کہ اس کی دہائی تک کے واسطے کافی ہو۔ محیط حسنی

تشریح (۳) حج اشخاص پر فرض ہے جبکہ پاس اتنا سرمایہ ہو کہ حج کو سواری پر نہ جائے اور واپس آسکے یا جب کہ شرف تین دن سے کم فاصلہ پر ہو تو پیدل جا سکے اور واپس آسکے۔ اور یہ سرمایہ ان ضروریات کے علاوہ ہو۔

(۱) رہنے کا مکان

(۲) پہننے کے کپڑے

(۳) اسباب خانہ داری

(۴) نوکریاں

(۵) دیگر خاص سامان ضروریات

(۶) قرض

(۷) اہل و عیال کا خرچ اپنی دہائی تک کا

چنانچہ اگر صرف رہنے کا مکان۔ خدمت کا غلام۔ پہننے کے کپڑے اور ضروری اسباب ہو تو اسپر حج واجب نہیں بلکہ عالمگیری۔ اور اگر کسی کے پاس رہنے کا مکان اور اور سایر انہوں مگر طریقہ تقدیر کی حج کر سکتا ہے اور رہنے کا مکان اور لازم اور نقد کا انتظام کر سکتا ہو تو اسپر حج واجب اگر کو حج کے سوانحی اور کام میں خرچ کر سکا تو گناہ گار ہوگا فتاویٰ عالمگیری

تشریح

ہاں اتنا سرمایہ۔ مال سے مطلب وہ مال ہے جو اس کی اپنی جائز کمائی کا ہو۔ اور اس کی اپنی ملکیت ہو۔ اگر کسی نے احسان دیا یا۔

یا ایسا مال ہے جسکو بغیر احسان کے کام میں لاسکتا ہے تو یہ مال اس کی ملکیت نہیں سمجھا جائیگا۔ اگر کسی کے پاس مال حلال نہ ہو تو چاہئے کہ ترقی دیکر چ کرے اور اپنے مال سے قرض ادا کرے۔ فتاویٰ قاضی خاں

(۱) اگر کوئی شخص کسی مال پر مانگ کر لینے یا سباج ہونے کی وجہ سے مالک ہو تو اس پر حج واجب نہیں چاہیے وہ مال باپ کا مال ہو یا اجنبی لوگوں کا۔ فتاویٰ عالمگیری

(۲) اگر کسی نے حج کرنے کے واسطے مال دیا (بطور احسان خواہ مال باپ کا ہو جسکے دینے کا احسان نہیں یا غیر کا ہو جسکا احسان ہوتا ہے) تو اس کا قبول کرنا جائز نہیں۔ نفع القدر شرح ہدایہ

(۳) فقیر اگر سیدل چکر حج کرے اور پھر والد ارہ ہو جائے تو دوبارہ اس پر حج واجب نہ ہوگا۔ فتاویٰ قاضی خاں

تشریح۔ نماز اور حج جمع کئے ہوئے مال سے حج نہیں ہوتا۔ استطاعت بن العادیں رد واجبہ کے فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی حج کرتا ہے مال غیر حلال سے ادائیگہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (الْبَيْتُكَ وَالْمَسْكَنُ الْكَافُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ) ہاں امرؤ کو دُودُ عَلَیْكَ یعنی بیک پکارنا تیرا ایم قبول نہیں کرتے اور یہ تیرا حج بھی قبول نہیں کرتے۔

سواری پیدل۔ سواری سے مطلب ایسی سواری ہے جو اس کو بیت اللہ تک پہنچ سکے۔ چنانچہ اگر کسی شخص کے پاس ایسی اونٹنی ہے کہ وہ بہر سفر کر سکتے ہے تو اس پر حج واجب ہے۔ اگر زیادہ مالدار ہے تو حج اس پر اس وقت واجب ہوگا جب وہ ایک طرف کا محل کر لے پرے سکے۔ فتاویٰ عالمگیری

اگر کوئی شخص اونٹ پر اس طرح قاد ہو کہ وہ دھڑکے ساتھ باری باری سے سوار ہو یعنی تھوڑی دور ایک سوار ہو۔ اور تھوڑی دور دوسرا تو اس سے حج کی استطاعت ثابت نہیں ہوتی۔ یا اتنا مال ہے کہ ایک منزل اونٹ پر چلتا ہے۔ اور ایک منزل پیدل۔ تو حج کی استطاعت ثابت ہوتی ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں

اہل مکہ اور اس کے گرد و قریح کے لوگوں کو اپنی یا کرایہ کی سواری کی ضرورت نہیں۔ اگر ان کے گھر سے کمترین دن سے کم فاصلہ پہنچے تو ان پر حج واجب ہوگا۔ بشرطیکہ وہ پیدل چل سکتے ہوں۔ (لو اس قدر عرق ضروری ہونا چاہئے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو اپنی دایہ تک کے واسطے لے سکیں) مزاج اوباج۔ سوار ہو کر حج کو جانا افضل ہے اور ایسی پر تنوی ہے۔ ہاں اگر کوئی قریب ہے تو پیدل جانا افضل ہے اور درودھو تو سواری پر جانا افضل ہے۔ عالمگیری۔ گھر ہے یا سوار ہو کر حج کو جانا مکروہ ہے۔ اونٹنی پر سوار ہو کر جانا مکروہ نہیں ہے۔ فتاویٰ قاضی خاں

فقیر اگر سیدل چکر حج کرے اور پھر والد ارہ ہو جائے تو دوبارہ اس پر حج واجب نہ ہوگا۔ تاجیہ کالج و حج۔ اگر حج کے وقت سہ ماہی اور نکاح بھی کرنا چاہتا ہے تو حج کو سکے حج فرض ہو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم کیا جو۔ فتاویٰ عالمگیری

تشریح

(۱) رہنے کا مکان۔ اگر کسی کے پاس ایسا گھر ہے جس میں وہ نہیں رہتا۔ اور ایسا غلام ہے جس سے خدمت نہیں لیتا تو ان کو حج کر کرنا اس پر واجب ہے۔ عالمگیری۔ یہ واجب نہیں کہ رہنے کے مکان کو۔ بچکر حج کرے اور آئندہ کرائے کے مکان میں رہے۔ بحر الرائق۔ اگر کسی کے پاس اتنا مکان ہے کہ اس میں سے خود سوا اس کے رہنے کے واسطے کافی ہے تو اس کو حج کے واسطے اس زیادہ کا بھی لازم نہیں۔ عالمگیری۔ اگر کسی کے پاس رہنے کا مکان ہے اور وہ جو مکان ہے یا کسی بیکری کی قیمت میں ایک چھوٹا مکان بھی لے لے اور حج بھی کرے تو یہ لازم نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

(۲) پہنچنے کے کپڑے۔ اگر کسی کے پاس ایسے کپڑے ہوں کہ ان کا استعمال نہیں کرتا اور ان کو بیچ کر اس کی قیمت میں حج کر سکتے ہے تو اس پر ان کو بیچ کر حج کرنا واجب ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

(۳) اسباب خانہ داری۔ یعنی ضروری اسباب۔

(۴) نوکرا جاگرا۔ یعنی خدمتی غلام و نوکر۔

(۵) دیگر خاص مسلمانان ضروری۔ اگر کسی شخص کے پاس نقد کی کتابیں ہوں اور وہ شخص فقیر ہو اور اس کے استعمال کی

اسکو ضرورت ہو تو ان کو فروخت کر کے بیع کرنا واجب نہیں۔ اگر وہ جاہل ہے تو اگر فروخت کر کے بیع کرنا واجب ہے۔ فاضل

ب۔ مال تجارت۔ اگر کوئی شخص تاجر ہو اور تجارت پر ہی اس کی گذر ہو تو اگر اس کے پاس اتنا سرمایہ ہو جائے کہ بیع کر کے جانے میں

نادر اور راجح کا خرچہ ادا کر جائے وقتے واپسی تک کامل و عیال کا خرچہ دیکر مال تجارت کا کافی ہے تو اس پر بیع واجب کا رد نہیں جائے

ج۔ آلات پیشہ وری۔ اگر کوئی شخص پیشہ ور ہے تو بیع کے واجب ہونے کے واسطے یہ شرط ہے کہ اس قدر مال کا ایک ہو کہ بیع کر کے جانے

کا بیع ادا کر جائے وقتے واپسی تک کامیال کا نفقہ دیکر اس کے پیشہ کی امداد باقی رہیں۔ عالمگیری

د۔ مزدورین۔ اگر کسی شخص کے پاس اتنی مزدورین ہے کہ اگر اس میں سے خود ہی بیع کر لے جو اس کے بیع کر کے جانے میں خرچہ کو

ادا کر دے واپسی تک مال و عیال کے خرچہ کو کافی ہو اور باقی زمین اس کے پاس اتنی ہے کہ بیع کر کے ادا کر کے وہ دوسرا بیع کر کے کھائے

بیع فرض ہو گا حد نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

د۔ آلات زراعت۔ اگر کوئی شخص کھیتی کرتا ہو اور اس کے پاس اتنا مال ہو جائے کہ اس کے بیع کر کے جانے میں خرچہ ادا کر کے وقتے واپسی تک

مال و عیال کے خرچہ کو کافی ہو۔ اور اس کے پاس کھیتی کے آلات میں وغیرہ کے باقی رہ جائیں تو اس پر بیع واجب ہو گا۔ فتاویٰ رضویہ

(۶) اصل و عیال سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے۔ بجز اہل و عیال کے نفقہ کا خرچہ اس میں حساب نہیں لگایا

جائے کہ اگر وہ کم ہو تو زیادہ اور اس کے واجب ہونے کے بعد خرچہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ فتاویٰ عالمگیری

II شرائط قسم دوم

یعنی وہ شرطیں جن کے موجود ہونے پر بیع کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے انکو شرائط ادا کہتے ہیں

۸۔ راستہ میں من ہو یعنی راستہ میں کی طرح کا خطرہ نہ ہو۔ ہدایہ

ا۔ راستہ میں خطرہ بہت ہو یعنی اس غائب ہو۔ اگر راستہ میں اس میں بھی اور خطرہ بھی تو امن بہت ہو اور خطرہ غفلت اس سے ہدایہ۔ کفایہ

ب۔ متعلقین کے بیچ مراد ان امور توں پر واجب ہے جبکہ وہ عاقل اور بالغ اور آزاد اور تندرست ہوں اور اس قدر ہی امن

ہو۔ اگر اس میں راہ ہو اور آزاد اور مراد جو در بیع واجب نہ ہوگا۔ خلیفہ اس طرح آیا ہے اَجِبْ وَاجِبٌ عَلَى الْاَحْلِ وَالْمُسْتَعِیْنِ

رَمَتْ الْكَلْبَاءُ وَهَوَّ عَنِّي اِنْ نَافَتْ دَالِدٌ كَوْرٌ وَوَأَمْنٌ الظُّرُفِ فِي الْمَرْحَلَةِ یعنی بیع فرض ہے آزاد و بیوں پر جبکہ استطاعت و اذیتان

ہوں مراد نہ۔ علی غرض توں پر بھی اگر جائے کہ واسطے راستہ میں امن ہو

ج۔ فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے۔ لَوْ كَانَ لِمَيْمَنٍ وَبَيْنَهُ مَلَكَةٌ مَخْرُجَةٌ كَوْرٌ كَرِهَتْ لَهَا الْاَحْلُ وَالْمُسْتَعِیْنِ اَجِبْ عَلَيْهِ یعنی اگر اس کے اور کے درمیان و بیوں

وہ اندر خوف راہ کے ہے تو بیع اس پر واجب نہیں۔ فتاویٰ رضویہ

تشریح یہ کہ مسند غریب خوف راہ کے واسطے اور وہ عیال و اذیتان نہیں ہیں نہ کہ مسند کہ خوف راہ کے واسطے ان ہوں اور اس طرح بیوں

جی نہیں ہیں اور ان کے مانع نہیں ہیں۔ فتاویٰ رضویہ میں لکھا ہے

۹۔ دارالاسلام میں سکونت رکھنا ہو۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۰۔ جو شخص دارالاسلام میں موجود ہے اس کی نسبت یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بیع کی فرضیت کو جانتا ہے۔ خواہ وہ بیع کی فرضیت جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

اور اس سے طاعت اسلام میں پرورش پائی ہو یا نہ پائی ہو۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۱۔ اگر کوئی مسلمان دارالحرب میں ہے۔ اسکو اگر وہ مرد و عیال کے متعلق بنائیں تو اس پر بیع واجب

ہو گا یہ مرد و عیال میں ظاہر معقول اور آزاد ہوں لیکن صاحبین کے نزدیک ضروری نہیں کہ یہ خبر دینے والے معقول اور بالغ اور

آزاد ہوں۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۲۔ اگر عورت ہے تو فائدہ یا محرم ہمراہ ہو یا صاحب عیال ہو یا محرم ہمراہ ہو یا محرم شریفین روزی یا زیادہ کی ساقبت پر ہو۔ ہدایہ

۱۔ اگر کہ شریف تین روز سے کم کی مسافت پر ہو تو کسی کی پہلوی کی ضرورت نہیں اور عورت کو بغیر محرم کے حج کے واسطے چلا جانا چاہئے کیونکہ اس قدر مسافت اسکو بغیر محرم کے طے کرنی جائز ہے۔ ہدایہ
۲۔ امام شافعی کے نزدیک اگر کوئی عورت کسی قافلہ میں صالحہ عورتوں کے ساتھ حج کو جائے تو مطلقہ نہیں لیکن امام غزالی اسکو جائز نہیں رکھتے۔ ہدایہ۔ کفایہ

کلائل ۱۔ امام شافعی کے نزدیک صالحہ عورتوں کے ہمراہ جانے سے نفقہ و زاد کا خوف نہ ہوگا۔ لیکن امام غزالی فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لَا تَخْرُجُ امْرَأَةٌ اِلَّا وَكُفَّةٍ اَوْ مَعَ زَوْجٍ اَوْ مَعَ ذَا کَرٍّ کوئی عورت اگر کسی کے ساتھ سفر کرے تو دوسرے بھی بات ہے کہ بغیر محرم کے نفقہ و زاد کا اندیشہ نہ ہو اور عورتوں کے ہمراہ سے یہ اندیشہ اور بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے منہ ہے کہ کوئی عورت اپنی عورت کے ساتھ رہے۔ ہدایہ۔ کفایہ

ج۔ اگر محرم ال کے تو نزدیک امام غزالی کے خاندانی بیوی کو فرض حج کے واسطے جانے سے روکتا نہیں سکتا لیکن امام شافعی کے نزدیک روک سکتا ہے کیونکہ خاندانی حق نفی ہوتی ہے لیکن امام غزالی کے نزدیک صرف نفلی حج کے واسطے جانے سے روک سکتا ہے بغیر محرم کے واسطے اس واسطے کہ خاندانی حق نفی ہی بمقابلہ ذرائع کے حقیقت نہیں رہتی۔ ہدایہ۔ کفایہ

ج۔ حج کو جانے کی غرض سے نکاح کرنا واجب نہیں۔ فتاویٰ قاضی خاں
احادیث۔ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سفر کرے عورت و نہ دن بھی مگر کہ اس کے ہمراہ اس کا فائدہ ہو یا کسی محرم ہو۔ ابوسہرور کی روایت میں ہے کہ نہیں طلال ہے جو ایمان لاتی ہے واسطے اللہ کے اور دن قیامت پر یہ کہ سفر کرے ایک رات بغیر محرم کے۔ اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ تین سال بھی بغیر محرم کے سفر کرے
عومرات۔ عورت کے مطلب بالغ عورت ہے۔ لیکن اگر کوئی لڑکی بالغ نہ ہو تو مگر بانی غلط سے ایسی معلوم ہوتی ہو تو وہ بھی بغیر محرم سفر نہیں کر سکتی۔ عورت جوان ہو یا بڑیاں ان کے واسطے ایک ہی حکم ہے۔ محیط۔ کفایہ۔

محرم۔ ۱۔ محرم وہ شخص ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح حرام ہے۔ جیسے بوجہ رشتہ یا دودہ کی شرکت یا تعلق وادادی کے۔ فتاویٰ مالگیری
۲۔ کیونکہ کتاب النکاح فقہ (۳) ۱۔ محرم فاسق۔ یا بھوی۔ یا نابالغ یا مجنون ہو۔ کیونکہ بھوسی کے مذہب میں تو محرم سے نکاح درست ہے۔ اور باتوں پر عورت کی حفاظت کا پورا اطمینان نہیں ہو سکتا۔ ہدایہ۔ جینی شرع کتبہ۔ ۳۔ محرم امی ہو۔ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ جو قریب بونوع ہو وہ بالغ ہے) آزاد ہو یا غلام کا فرہو یا مسلمان۔ فتاویٰ قاضی خاں۔ کفایہ۔ مالگیری (۴)۔ عورت کا غلام محرم نہیں ہے۔ جو تہیز (۵) جس کو ایسی عقلمانی نہیں ہو۔ اور جس مجنون کا ابھی جنوں نہیں گیا۔ وہ ہر ای کے واسطے محرم نہیں ہو سکتے۔ محیط۔ سرسختی ۶

(۱)۔ محرم فاسق ملنے کی صورت میں عورت کو حج کرنا واجب نہیں۔ ہدایہ و کفایہ۔ وجہ یہ ہے کہ وہ فاسق اپنے افعال کی وجہ سے عورت کی پوری حفاظت نہیں کر سکتا۔ (۲)۔ محرم کا نفقہ یعنی خرچ خود کو غیر سب اسی عورت کے ذمہ کیونکہ یہ عورت اسی کی دوسرے خرچ کو جاری ہے نزد علماء متغیہ عورت کو اپنے مال میں سے محرم کو بھی سواری اور خوراک دینی واجب ہے۔ تاکہ وہ بھی اسکے ساتھ حج کرے
تشیع۔ ۱۔ فتاویٰ ابی حنیفہ میں لکھا ہے کہ محرم اپنے خرچ سے حج کرے اور عورت اپنے خرچ سے کرے۔ چنانچہ اگر کیا محرم ملے کہ وہ پانا خرچ کرے تو عورت پر حج فرض نہیں ہے۔ اور ایسی ہی روایت امام محمد سے بھی ہے۔ لکھا ذکر فی کفایہ۔

خاوند و بیوی۔ (۱) اگر فائدہ سے بیوی کو حج کی اجازت دے دی تو اگر اس نے حج کے بہنوں سے پہلے احرام باندھا تو وہ احرام مکمل ہو گیا ہے سب کن اگر حج کے بہنوں میں باندھا ہے تو نہیں مکمل اسکا ان حج کے مہینوں سے پہلے اس وقت احرام باندھ سکتی ہے۔ اور خاوند نہیں مکمل اسکا جبکہ وہ اپنی دودرستی ہو کہ وہاں کے لوگ حج کرے تا کہ حج سے پہلے ہی جاسکتے ہوں۔ اور پھر بھی اگر وہ چار روز روایا سے پہلے باندھا تب بھی نہیں مکمل اسکا مالگیری (۲) اگر فائدہ سے بیوی کو حج کی اجازت نہ دی اور اس نے احرام باندھا تو فائدہ کو اختیار ہے اسکو بغیر محرم کے احرام سے باہر کر دی (احرام سے باہر اس طرح کرے کہ کوئی فعل منوعات احرام اس کے ساتھ کرے مثلاً اسکے ناخن کاٹے) اب اس پر ایک قواصدا کی ہدی لازم ہوگی اور سال اندہ میں ایک حج اور عمرہ اسکے

بزرگ نہ ہوگا - قادی عالمگیری

۱۱۔ اگر عورت نے تودعت میں نہ ہو یہ عدت خاوند کے مرجانی وجہ سے ہو یا طلاق یا ن یا طلاق حتیٰ کی وجہ سے ہو - شرح غازی

۱۔ اگر راستہ میں خاوند نے طلاق رجعی دی تو عورت کو چاہئے کہ اپنے خاوند سے جدا نہ ہو۔ اور خاوند کے واسطے غسل یہ ہے کہ عورت کوئے

اور طلاق بائن دی ہے تو اس کا خاوند کے واسطے اپنی کے حکم میں ہے - سراج الوہاج

۲۔ اگر عدت سے رج کے راستہ میں شہر میں واقع ہو تو عدت کو چاہئے کہ وہاں سے آگے نہ جائے اگر گمہ وہاں سے تین دن کی مسافت پر ہو

یا زیادہ پر - قادی قاضی خاں - ابھی ذکر کیا گیا ہے کہ خاوند یا عہد کے بغیر عورت تین روز سے کم مسافت طے کر سکتی ہے -

۱۲۔ امور ذیل مانع نہ ہوں - قادی عالمگیری

۱۔ بیعت کو نہیں حالت نکاح یا ناپ یا اگر وہ نہ ہوں تو داد ادا دی اس کی خدمت کے محتاج ہوں - قادی قاضی خاں (مقطعات)

۲۔ ہاں لوگوں کے مالک ہو جائیگا خوف نہ تو رج کے واسطے نکلنے میں مضائقہ نہیں - سیر الکبیر

۳۔ بیوی اور اولاد اور دیگر اہل عیال میں کا نفقہ سیر لازم ہے اگر کسی کے رج کے جانے سے نالایق ہوں اولاد کے مالک ہو یا خوف

نہیں ہے تو رج کو جانے میں مضائقہ نہیں - قادی عالمگیری

۴۔ اگر وہ لوگ میں کا نفقہ سپر نہیں ہے - اگر وہ اسکے رج کو جانے سے نالایق ہوں اور ان کی ملاکت کا خوف بھی ہو تب

رج کے واسطے نکلنے میں مضائقہ نہیں - قادی عالمگیری

۵۔ اگر رکھنا خود ضرور ہے اور رج کو جاننا چاہتا ہے تو باپ کو اختیار ہے کہ ڈاڑھی نکلنے تک اسکو رج کو جانے سے منع کرے

۶۔ اگر فرض نہ ہے تو رج اور ہاں کو مانا کر وہ ہے جبکہ اس کے پاس اس قدر مال نہ ہو کہ اپنے قرضوں کو ادا کر سکے - ہاں اگر

قرضوں سے اجازت حاصل کرے تب باسکتا ہے - قادی عالمگیری

۷۔ اگر کوئی ادا سے قرض کے واسطے خاص نجانے تو اگر قرضدار کی اجازت سے خاص بنا ہے تب تو قرضخواہ اور خاص دونوں

کی اجازت سے رج کو جانے لگا یا اجازت قرضدار کے خاص بنا ہے تو صرف قرضخواہ کی اجازت چاہئے - خاص سے اجازت

لینے کی ضرورت نہیں - قادی قاضی خاں

یاد رکھئے کہ جملہ شرائط بالا کے واسطے یہ ضروری ہے کہ رج کے موقع پر موجود ہوں ورنہ رج فرض نہ ہوگا -

۱۔ اگر رج کے موقع سے پہلے کوئی شخص زامہ طہر یا نادر ہوا د اسکو اپنے ضروری کاموں میں خرچ کر ڈالا تو اس پر رج لازم نہیں -

تشریح - رج کے موقع سے مطلب یہ ہے کہ ایسا زمانہ ہو کہ جب اس شہر کے لوگ عام طور پر رج کے واسطے جلتے ہوں - قادی عالمگیری

۲۔ اگر کوئی شخص پہلے دار تھا اور پھر فقیر ہو گیا تو اس پر رج فرض بعد قرض کے باقی رہیگا - فتح القدیر

۳۔ اگر تین سال میں رج کے مہینوں سے پہلے کسی شخص کے پاس سواری اور خرچہ خوراک ہو اور ابھی اس کے شہر کے لوگ ملکہ کو

نہیں ہاتے تو اس کو اختیار ہے اس مال کو جہاں چاہے صرف کرے - اور جب وہ مال صرف کر چکے اور پھر اس شہر کے لوگ رج

کے واسطے نکلے تو اس پر رج واجب نہیں - قادی عالمگیری

۴۔ جس وقت شہر کے لوگ رج کو جلتے ہوں اس وقت کسی کے پاس سرمایہ موجود ہو تو اس کو رج کے سوا ادا کام میں خرچ کرنا جائز

نہیں اور اگر صرف کر لیا تو گناہ ہوگا - اس پر واجب ہے - قادی عالمگیری -

۵۔ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ راستہ کا امن - بدن کی سلامتی - اور عورت کے واسطے عہد کا موجود ہونا رج کے واجب

ہونے کی شرطیں ہیں یا ادائیگی بعض فقہاء کے نزدیک وجوب کی شرطیں ہیں - بعض کے نزدیک ادائیگی - مگر زیادہ رجحان اس طرف ہے کہ

۱۔ رج اور عہد اسکے ذمے جانا رہیگا جبکہ خاوند نے پھر اجازت دیدی اور اس نے اسی سال رج کر لیا مگر احرام توڑنے کی قربانی ضروری نہ ہوگی - ہاں اگر

دو سال سے زیادہ عہد تھا اور عہد نہ ہوگا - شرح غازی ۵۲ قادی ابواللیث میں لکھا ہے

۷۔ حج فرض ہونے پر خود ادا کر لے یا بذریعہ نائب یا بذریعہ وصیت (شرائط حج اول قسم کی اور دوسری قسم کی فقہ ۵ میں لکھی ہیں)

۱۔ اگر اول قسم کی شرائط اور دوسری قسم کی شرائط بھی موجود ہوں تو حج بذات خود کرنا واجب ہے۔ (دیکھو شرائط حج فقہ ۵)

۱۔ اگر اول قسم کی تمام شرطیں ایک مرتبہ موجود ہوئے بعد کوئی ایک شرط کم ہو جائے تو حج کے دمے ساقط نہیں ہوگا۔ کوئی والد مراد کہ بعد میں فقیر ہو گیا۔ تو حج سے دمے ساقط نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر میتنا یا میتنا ہو جائے یا تندرست پیدا ہو جائے حج کے دمے خود حج کرے یا حج راہی کی صورت میں کسی کو نائب مقرر کر کے اس سے کرادے۔ (دیکھو فقہ ۱۲۹)

۲۔ اگر کسی شرط پہلے جو تہہ تھیں ورنہ کسی نے حج کیا اور بعد میں شرطیں پائی گئیں تو دوسری بار اس پر حج فرض نہیں۔ مگر لوگے نا بائخ۔ دیوانہ اور غلام اور کافر کو دوبارہ کرنا ہوگا۔

تشریح۔ اگر کسی غلام یا کافر نے پہلے حج کیا تھا تو آپ آزاد یا مسلمان ہو پھر کرنا چاہئے۔

۲۔ اگر اول قسم کی شرائط اور دوسری قسم کی شرائط بھی موجود ہوں تو حج بذات خود کرنا واجب ہے اور اگر حج نہ کیا اور موت آگئی تو اپنی طرف سے حج کر نیکی واسطے وصیت کرنی ضرور ہے۔

۲۔ اگر سخت بیمار ہے اور اپنی طرف سے حج کرے کوئی کو بھیجے تو جائز نہیں کیونکہ حج اسی پر فرض ہو چکا ہے۔

۲۔ حج دمیت کے متعلق دیکھو فقہ ۱۳۵ - ۱۳۶

۳۔ اگر اول قسم کی شرائط اور دوسری قسم کی شرائط بھی موجود ہوں اور دوسری قسم کی شرائط میں سے کوئی سی نہ موجود ہو تو اس پر حج اپنی ذات سے کرنا واجب نہیں بلکہ چاہئے کہ کسی کو نائب مقرر کر کے یہ حج کرائے۔ لیکن جو شرط موجود نہیں ہے وہ ایسی ہو کہ مرے تک غیر موجود ہی رہے۔

۱۔ ایسے شخص پر بھی موت کے خریب اپنی طرف سے وصیت کرنی ضروری ہے۔

۲۔ برزیر نائب حج کرائے کے متعلق دیکھو فقہ ۱۳۷ لغایت ۱۳۸

۳۔ قیدی یا وہ شخص جو بادشاہ سے خائف ہو کہ وہ اس کو حج کرنے سے روکتا ہو تو اس کو اپنی طرف سے حج کرنا واجب نہیں۔ نقادی مالکی

۸۔ حج فرض ہونے پر حج کو نکلا اور راستہ میں مر گیا

۱۔ جو شخص حج کا ارادہ کر کے اپنے گھسے نکلے اور راستہ میں مر جائے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔

۱۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی حج کے ارادہ سے نکلے اور راستہ میں مر جائے تو لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے واسطے تو اب ایک حج کا قیامت تک۔ اور جو کوئی عمرے کا قصد کر کے نکلے اور راستہ میں مر جائے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے واسطے تو اب ایک عمرے کا قیامت تک اور کتاب درۃ الاسرار میں اس حدیث کو مرفوعاً طور پر لکھا ہے کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو جو اس کا نائب ہو کر قیامت تک اس کی طرف سے حج کیا کرے۔

۲۔ عتہ الانابی ابن الاثیر میں اس طرح آیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من خرج یؤمر لھذا اللبیت من حاجۃ ان یعمیر ذلک ان کان مضموناً علی اللہ ان ردہ زاد کرباً و غنماً وان فیض من حدیثہ لک الحمد۔ دیکھئے اس گھسے

اگر اس سے حج یا عمرہ نہ ہو سکے۔ تو ذبح ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر واپس بھیجے اس کو اور دیگر اذنیعت کے ساتھ اور اگر اس کی روح قبض کرے داخل کرے اس کو جنت میں۔)

۲۔ جو شخص حج کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلے اور مکہ کی طرف آئے یا جاتے مر جائے تو اس کے تمام گزشتہ گناہ خدا تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

۱۔ اس سن سے روایت ہے کہ سرور عالم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی مر گیا کرکڑی میں آئے میں یا جاتے میں حق تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخشتا ہے اور اس کو کعب کا دفتر نہیں کھولا جائیگا اور اس کے اعمال نہیں تو لے جائیں گے اور وہ داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب و عذاب کے۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جو کوئی حج یا عمرہ کے ارادے سے چلا اور اس میں مر جائے تو قبائلی کے روزنامہ حساب نہ ہوگی بلکہ اس سے کہا جائیگا کہ جنت میں چلا جا۔

۳۔ جو شخص دوران حج میں مر جائے تو امام شافعی کے نزدیک اس کو اہرام ہی کے کپڑوں میں دفن کر دیتے ہیں۔
۱۔ دیکھو فقرہ ۳۳۰

فصل دوم۔ حج گرنیک کے مختلف طریق (۱)

(یعنی عمرہ۔ حج۔ قرآن۔ تمتع مع مناسک)

حج کو کئی مختلف طریقے ہیں۔ ایک تو عمرہ جو مکہ حج (عمرہ یعنی چھوڑنا) کہتے ہیں۔ اور دیگر سال میں جب اور جتنی مرتبہ چلے کرکے ہیں سب کے سب حج و عمرہ کے حکم و ذکر میں برابر ہے۔ اور یہ عمرہ امام عظیم کنز الدین کے نزدیک حج کی طرح یہ بھی فرض ہے۔ اور عمرہ کیا ہو اہرام باندھ کر طواف کئی بار کرنا اور کعبہ کے حوض میں غرطہ کیا ساتھ فرض ہوتا ہے (دیکھو فقرہ ۱۰) اور ۹۔ ذی الحجہ پریم مذکور نماز پر لا کیا جاتا ہے اور ساتھ ہلکے دو سرور طواف و زیارت ہوتا ہے۔ حج کے صرف دو کتبچے وقف حرمان اور طواف زیارت و تیسرا حج ہے اور یہ کہ کعبہ حج، ہاگ حج میں ادا کئے جائیں گے اس طرح ان دونوں کو کرنا عمرہ نامی کہلاتے ہیں۔ اور یہ جو طواف و زیارت ہے کہ عمرہ اور حج کو ایک ہی اہرام سے جمع کریں۔ وہ بھی صرف طواف کو اسطے جائز رکھا گیا ہے۔ یہاں میں قرآن کے ساتھ ضروری ہیں کہ عمرہ اور حج، ہاگ حج میں ادا ہوں۔ امام عظیم کے نزدیک سب فضل قرآن ہیں لیکن امام شافعی کے نزدیک حج مفروضی ہے۔ اور امام ابوحنبل (سیک روایت) اس کی تائید کرتے ہیں اور امام احمد و نزدیک روایت (تمتع فضل قرآن ہے) حج کو عمرہ اور حج اور قرآن اور تمتع اس طرح کے قرآن کے ساتھ دیکھو فقرہ ۱۱-۱۲۔ فقرہ ۱۳ میں ہے عمرہ اور حج و قرآن کے مناسک کے شرعاً و فروعاً و اجماعاً وغیرہ ایک جگہ جمع کرے ہیں کہ وقت ضرورت کے جگہ جگہ ہونے سے نہ ہیں۔

۹۔ عمرہ و حج و قرآن و تمتع سے کیا مطلب ہے

(دیکھو فقرہ ۱۱ اور ۱۲)

۱۔ عمرہ سے مطلب خانہ کعبہ کی زیارت اور صفاء مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے چار اہرام کیساتھ ہو یا ایک ہی۔
۲۔ عرفہ پر کھڑے رہنے والے کو مغفرہ الموعود کہتے ہیں۔

۲۔ حج سے مطلب عرفات پر وقوف کرنا اور طواف زیارت کرنا جو احرام کے ساتھ ایک وقت معین پر ہو (نہایت صحیح) اس مرتبہ کرنے والے کو مفروضہ مانا جاتا ہے۔

۳۔ قرآن عمرہ و حج کا مجموعہ ہے جو مجموعی احرام سے لگاتار ادا کیا جائے (قرآن کریم الیکو کا من کہتے ہیں)

۱۔ قرآن کہنے میں ایک کلمہ اور حج کی ایک ہی رندہ میقات سے۔ (شرح دقایق)

ب۔ قلن نہ نفس ہے حج اور عمرہ دونوں کے احراموں کو بیچ کرے چاہے حج کے معینوں میں احرام باندھے یا اس سے پہلے چاہے حج اور عمرہ کا احرام ساتھ باندھے یا حج کا احرام باندھ کر عمرہ کا احرام اسی میں ملائے یا عمرہ کا احرام باندھ کر حج کا احرام اس میں ملائے پہلی صورت میں درست نہیں اور اگر کسی کو حج کے واسطے احرام کب باندھا جاتا ہے اور کس طرح۔ (دیکھو فقرہ - ۳)

۴۔ متع عمرہ اور حج کا مجموعہ ہے جو متفرق احرام سے بھی پس فاصلہ کیا ادا کیا جاتا ہے (متع کریم الیکو متع کہتے ہیں)

۱۔ متع کہتے ہیں کہ احرام باندھ کر عمرہ کے افعال کرنا حج کے معینوں میں احرام سے متع ہو کر بعد میں جائے پہلے احرام کھول کر دیا اگر قربانی ساتھ ہے تو بغیر عمرہ کے حج بھی کرنا۔ حاشیہ شرح دقایق

ب۔ متع اس واسطے نام رکھا گیا ہے کہ متع فائدہ اٹھا سکتا ہے احرام عمرہ اور احرام حج کے درمیان ان چیزوں سے جو احرام میں منع ہیں بخلاف تارن کے کہ وہ اگر عمرہ کے بعد کوئی جنابت کرے یا قربانی دینی ہوگی۔ شرح دقایق۔

ج۔ متع سابق الہدی ایسا ہی ہے جیسے تارن اور ہائے خیال میں متع کا اطلاق منوں کے لحاظ سے صرف غیر ساقی الہدی

۱۰۔ عمرہ و حج و قرآن متع میں کونسا افضل ہے

نزد امام شافعی
نزد امام حنفی
نزد امام مالک
نزد امام احمد

تمتع	حج	قرآن
حج	تمتع	تمتع
قرآن	قرآن	حج
عمرہ	عمرہ	عمرہ

۱۔ امام اعظم کے نزدیک سب افضل قرآن ہی پھر متع اور پھر افراد۔ ہدایہ

۲۔ ایک روایت کے بموجب افراد افضل ہے متع سے۔ ہدایہ کفایہ میں شرح کنز

۳۔ امام شافعی کے نزدیک سب افضل افراد ہے پھر متع پھر قرآن۔ ہدایہ

۴۔ امام مالک کے نزدیک سب افضل متع ہی پھر قرآن اور پھر افراد۔ ہدایہ

(یہ فقہ متنبی شرح کنز و فیرو سے ترک کیا گیا ہے کچھ ہدایہ سے)

وجوہات اس امر کے متعلق کہ افراد قرآن متع میں سے کونسا افضل ہے

۱۔ افراد افضل ہے متع سے (نزد امام اعظم) ایک روایت کیونکہ متع ان کے نزدیک عمرہ کے ارادہ سے سفر کر کے آتا ہے کیونکہ وہ پہلے تو آتے ہی عمرہ کرتا ہے اور جب اس سے فارغ ہوتا ہے تو احرام کھول داتا ہے تو گویا وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے اہل مکہ۔

اب جو حج کر گیا تو وہ احرام مجدد حرام سے باندھ گیا تو گویا جو سفر کر کے وہ آتا تھا اس میں اس نے احرام عمرہ کا باندھا اور عمرہ ہی ادا کیا۔ بقا کے اس کے مفروضہ کی فرض سے سفر کر کے آتا ہے اور چونکہ حج فرض ہے اور عمرہ سنت تو فرض کی ادائیگی کی بخش سے سفر

۲۔ افراد کے متع کیلئے حج کرنا۔

کرنا مقابلا سنت کی ادائیگی کی غرض سے سفر کرنے سے بہت پہلے۔ لہذا افراد متبع سے افضل ہے۔ ہدایہ و کفایہ رحمۃ اللہ علیہ افراد افضل ہے قرآن سے (زود شائع) ہم ایک وجہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ القرآن (حصہ یعنی قرآن) رخصت سے قیامِ عظم کے نزدیک رخصت سے یہ مطلب ہے کہ اجازت دی گئی ہے یعنی راندہ جاہلیت میں کفار کہتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمر کو راندہ سخت گناہ ہے اور اس حدیث سے اہل جاہلیت کے قول کی نفی کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے عمرہ کو راندہ کی اجازت بھی دے کر اسے حج میں کمی کر دیا اور اجازت دی کہ بار بار سفر کی تکلیف سے بچنے کے لئے عمرہ اور حج ایک ہی مرتبہ کر لیں ورنہ قرآن بھی عزیمت ہے۔ ہدایہ۔ کفایہ۔ یعنی شرح کنز۔

۲۔ قرآن۔ قرآن افضل ہے متبع ہے اور افراد سے زود امام عظمیٰ۔ دلیل پیش کی گئی ہے کہ طہرائی سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **یا ایہذا محمد! اھلکوحجۃ و عمرۃ**۔ (اے اہل محمد! نہ کرو اپنی آقاؤں میں ایک ہر دو واسطے حج اور عمرہ کے ملکر دوم قرآن میں دو عبادتیں جمع ہوجاتی ہیں) اور کفر دوسرے حج۔ پس قرآن ایسا ہے جیسے رندہ بھی رکھا اور عکاف بھی کیا۔ یا ایسا سمجھو جیسے کوئی شخص ہوا پس سرور اسلام کی نگہبانی کرے اور ساتھ ہی نماز بھی پڑھ لیا کرے۔ ہدایہ و کفایہ

۳۔ متبع۔ متبع افضل ہے افراد سے (موجب ظاہر روایت) کیونکہ اسمین قرآن کی طرح دو عبادتیں جمع ہوجاتی ہیں۔ یعنی حج اور عمرہ۔ اور قرآن تو داخل مانا ہی گیا ہے۔ دوسری یہ بات کہ اسمین ایک سنہ بمقابلہ افراد کے زیادہ ہے۔ یعنی قربانی۔ اور یہ جو کہین کہ متبع تو عمرہ کے واسطے سفر طے کرے آتا ہے اور پھر حج بھی کرتا ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ وہ دراصل حج کی عرض سے سفر کر کے آتا ہے اور عمرہ تو اسکی ذیل میں کر لیتا ہے کیونکہ عمرہ تو حج کے تابع ہے۔ یہ تو ایسی بات ہے جیسے کوئی شخص نماز جمعہ کو واسطے کوشش کرے آئے اور یہ کوشش نماز جمعہ کے واسطے واجب ہے اور آئے ہی سنتین پڑھنے لگے۔ تو اسکے یہ معنی نہیں ہوتے کہ وہ سنتین پڑھنے کی غرض سے کوشش کرے آیا بلکہ سنتین نماز جمعہ کے تابع ہیں اور اسکی اصل کوشش نماز جمعہ میں شامل ہونے کی تھی۔ اسکی ذیل میں سنتین بھی پڑھ لیں۔ ہدایہ۔ متبع افضل ہے قرآن سے (مزد مالک) کیونکہ حج کا ذکر کلام مجید میں آیا ہے جیسا کہ **متبع بالعمس** آئی اچھے اور قرآن کا نہیں آیا امام اعظم اسکا یہ جواب دیتے ہیں کہ جیسا کہ متبع کا ذکر قرآن میں آئے ہے قرآن کا ذکر بھی قرآن میں آیا ہے وہ یہ ہے **و انما حج و العمس** کا **وللہما**۔ یعنی احرام باندہ ہو دونوں کا لہذا قرآن افضل ہے۔ کفایہ یعنی شرح کنز۔

۱۱۔ عمرہ اور حج اور قرآن اور متبع کس طرح ادا کئے جاتے ہیں (عروج و دوران متبع سے کیا مطلب ہے اور ان میں کونسا افضل ہے دیکھو فقرہ ۹ و ۱۰)

۱۔ عمرہ۔ افاتی کو چاہئے میقات (اسکی زمین میں ہے) احرام باندہ کعبہ کے گرد طواف کرے اور اسکے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے اور اسکے بعد طواف باضطر کے احرام کھول دے۔ ہدایہ و کفایہ

۱۔ احرام کس طرح باندہ ہے۔ دیکھو فقرہ ۲۵ لغابت ۲۰۔

۲۔ عمرہ میں طواف دوم نہیں ہے۔ بجائے طواف دوم کے طواف عمرہ ہے۔ دیکھو فقرہ ۵۱۔

۳۔ طواف عمرہ میں تلبیہ موقوف کر کے شروع طواف پر۔ لیکن امام مالک کے نزدیک نماز کعبہ پر گاہ پڑھنے ہی تلبیہ موقوف کرے۔ دیکھو فقرہ ۵۱

۴۔ عمرہ میں طواف صدر نہیں ہے۔ لیکن امام حسن کے نزدیک مل جائے موقع پر عمرہ کے بعد طواف صدر ہے۔ دیکھو فقرہ ۱۲۱۔

۲۔ حج۔ افاتی کو چاہئے میقات (اسکی جوف کسی) احرام باندہ کعبہ کے گرد طواف دوم کرے اسکے بعد صفا و مروہ کی سعی کرے

یعنی ریس حد بلکہ حد میں ہی ہو سہلہ جو حکم آئی کہ لوگ ان کے عندون پر مٹی ہوا سو رخصت کئے ہیں۔ اور اسکے مقابلے میں نیست ہے یعنی حکم آئی ہو لوگوں کے غاروں پر مٹی ہوا۔

اسکے بعد وقوف عرفات کر کے پھر وقوف مزدلفہ پھر بی جمرہ عقبہ پھر حلق یا قصر پھر طواف زیارت پھر بی جمار پھر طواف بی جمار

داگر غیر لیل کر ہے۔ کرے۔ ہدایہ لکھائیے۔ ۱۔ احرام باندھنا۔ اسکے فائل کے متعلق دیکھو فقرہ ۵۲-۵۳

۲۔ طواف قدوم حجاز کے واسطے نہیں ہے۔ طواف قدوم کہ تحریۃ السجہ کو کہیں داخل ہونے پر ادا کیا جاتا ہے اور اسی جمرہ سے غیر لیل کے واسطے ضروری نہیں ہے۔ کفایہ۔ دیکھو فقرہ ۵۵۔

۳۔ احواف قدوم میں لیل کے واسطے صغیر ضروری ہے اگرے اور اگر طواف قدوم ہی نہ کرے یا اس میں لیل نہ کرے تو طواف زیارت میں رمل کرے اور اسی میں جب ہی کرے۔ دیکھو فقرہ ۵۶ مسئلہ۔

۴۔ وقوف عرفات وقوف مزدلفہ۔ رسی چاروں طرف کے متعلق دیکھو فقرہ ۵۷ سے ۱۲۶ تک۔

۵۔ قطع۔ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ جو سیقات قربانی ساتھ لیکر چلے۔ دوسرا وہ جو قربانی ساتھ نہ لے۔ ہر دو قسم کے قطع کا ہونا

ج میں پہلے سیقات عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے تمام افعال صرف عمرہ کو نئی لے کی طرح کر گئے۔ اور جب کے ساتھ قربانی نہیں

ہے وہ عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول کر حج کے دنوں کا منتظر رہے گا اور حاجی معز کی طرح حج کے وقت پر تمام افعال حج کے

کرے گا۔ اور جو قربانی ساتھ لایا وہ عمرہ کو نیکے بعد سر نہیں منڈا کرے گا بلکہ عمرہ کے احرام میں ہی رہے گا اور حج کے دنوں میں تجدید

احرام کے بعد حج کے افعال اسی طرح کرے گا جس طرح حاجی معز کرتا ہے۔

۱۔ تین میں پہلے عمرہ اور پھر حج کرتے ہیں عمرہ کے افعال حج کے افعال سے پہلے اس سے ادا کر کے ملتے ہیں کہ قرآن شریف میں آیا ہے فتنی قطع العترة یعنی اٹھتے ہو کر عمرہ کو پہلے ادا کر کے پھر حج کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسی طرح فتنی میں لکھا جاتا ہے کہ چونکہ قیام اور فتنی ایک ہی ہیں۔

۲۔ اگر حج کے احرام باندھنے پر ایک ات محل کرے اور اسی میں تو اسکو لازم نہیں کہ طواف زیارت میں رمل کرے اور بعد میں سی۔ کفایہ عالمگیری فقرہ ۵۸

۳۔ عمرہ سے فارغ ہونے پر سر منڈا کرے یا شیزا لے اگر وہی ساتھ لایا ہو تو عمرہ کے بعد سر منڈا کرے۔ یہاں تک کہ تجدید احرام کرے اور اگر وہی ساتھ نہیں لیا ہے تو عمرہ کے بعد احرام کھول کر مقیم ہے۔ از کفایہ۔ دیکھو فقرہ ۶۱

۴۔ عمرہ کے بعد حج کا قطع ہے۔ عمرہ کے بعد احرام اتار کر (یا احرام میں) حج کا منتظر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ دیکھو فقرہ ۶۲

۵۔ حج کا احرام باندھنا۔ انہوں تاریخ کعب کا احرام بعد عمرہ سے احرام میں کی جگہ سے باندھے ہدایہ ۱۰ عمرہ اور تین میں سیقات احرام باندھنا شرط نہیں ہے یہاں تک کہ اگر تین عمرہ سے یا کہیں اور احرام باندھا تو مستحب ہو جائیگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔ دیکھو فقرہ ۶۸

۶۔ قرآن۔ میقات عمرہ اور حج کا احرام باندھنے کے افعال اور اس کے بعد اسی احرام میں حج کے افعال ادا کر کے یہ قرآن ہے

۱۔ قرآن میں پہلے عمرہ اور پھر حج لکھا جاتا ہے۔ اسکے متعلق ابھی قسے کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔ احرام کے متعلق دیکھو فقرہ ۵۱۔ مسئلہ ۷۔

۲۔ عمرہ کے بعد احرام نہ کھوے۔ عمرہ کے افعال کر کے بعد سر منڈا کرے۔ بلا کسی احرام میں حج کا افعال شروع کرے۔ کفایہ۔ دیکھو فقرہ ۶۴

۳۔ طواف عرفہ اور طواف صفا کر کے اور دعویٰ کرے۔ اگر یہ دونوں طواف پہلے ہی ساتھ ملا کر لے لے یا دونوں میں سے ایک ساتھ کر لے تو یہ کر سکتا ہے

لیکن یہ کرنا لانا کتا ہے۔ جہاں تک اذان میں قرآنی نہیں جی ہوگی کیونکہ طواف الحجۃ سنت ہے۔ از کفایہ

۴۔ قرآن کی ہر کوئی عرفات میں لیا جاتا ہے۔ ہاں اگر قرآن کی ہر کوئی عرفات میں لیا ہے تو بہتر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

۵۔ قرآنی۔ جمرہ عقبہ کی رسی کے بعد قربانی کرے اور یہ قربانی مناسک حج سے ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

۶۔ احرام کھولنا۔ اذان کے نزدیک سر منڈا کرے احرام کھولا جاتا ہے (میں) نہ قربانی سے۔ از کفایہ (دیکھو فقرہ ۱۰۳)

۷۔ تارن سیدہ عرفات گیا۔ اگر تارن میں داخل ہوا اور سیدہ عرفات چلا گیا تو دم قرآن اس سے ساتھ ہوا کیونکہ عمرہ میں ترک ہوا۔ اور

اسکی جڑیں قربانی دینی ہوگی۔ اول اس معنی تھا بھی واجب ہے۔ از کفایہ (دیکھو فقرہ ۷۰)

نقشہ مناسک

۱- ہر گرج اور اگر کسی طریق بندہ نیت

مجموعہ وقت و تہران کے بعد مناسک اس نقشہ میں درج ہیں۔ اور طالع گرج
چاہئے کہ گرج کے وقت یہ نقشہ ساتھ رکھیں تاکہ اگر ان کی مناسک میں غلطی نہ
ہوئے پاس۔ جن مناسک پر گریں پھینچ دی گئی ہیں وہ انہیں گئے جائیں گے

۱- مناسک کی تفصیل کے واسطے دیکھو فقہ۔ ۱۱
۲- مجموعہ اربع اور تہران کے تعلق متعلق کام کے
واسطے دیکھو باب سوم۔

عشر	ج	تمتع	قرآن
۱ اہرام عشرہ	۱ اہرام ج	۱ اہرام عمرہ	۱ سترہ اہرام ج و عمرہ
۲ طواف تہلک	۲ طواف قدوم	۲ رکن طواف تہلک	۲ رکن طواف تہلک
۳ سعی	۳ سعی	۳ سعی	۳ سعی
۴ سرمنڈوانا	۴ سرمنڈوانا	۴ سرمنڈوانا	۴ سرمنڈوانا
۵ دوبارہ اہرام	۵ دوبارہ اہرام	۵ جسد اہرام	۵ جسد اہرام
۶ طواف قدوم	۶ طواف قدوم	۶ طواف قدوم	۶ طواف قدوم
۷ سعی	۷ سعی	۷ سعی	۷ سعی
۸ رکن وقوف عرفات	۸ رکن وقوف عرفات	۸ رکن وقوف عرفات	۸ رکن وقوف عرفات
۹ رکن وقوف زلفہ	۹ رکن وقوف زلفہ	۹ رکن وقوف زلفہ	۹ رکن وقوف زلفہ
۱۰ رمی جمر عقبہ	۱۰ رمی جمر عقبہ	۱۰ رمی جمر عقبہ	۱۰ رمی جمر عقبہ
۱۱ تشریاتی	۱۱ تشریاتی	۱۱ تشریاتی	۱۱ تشریاتی
۱۲ سترہ اہرام و طواف	۱۲ سترہ اہرام و طواف	۱۲ سترہ اہرام و طواف	۱۲ سترہ اہرام و طواف
۱۳ طواف زیارت	۱۳ طواف زیارت	۱۳ طواف زیارت	۱۳ طواف زیارت
۱۴ سعی	۱۴ سعی	۱۴ سعی	۱۴ سعی
۱۵ رمی جمار	۱۵ رمی جمار	۱۵ رمی جمار	۱۵ رمی جمار
۱۶ طواف الوداع	۱۶ طواف الوداع	۱۶ طواف الوداع	۱۶ طواف الوداع

۳- طواف قدوم۔ نام الیہ کہتے ہیں کہ
۲- قرآن۔ تہران طواف چار رکعت پڑھیں
ج کا اہرام باوجود کہ کسی بھی ایسی جگہ
کا اہرام باوجود کہ وہاں تو آب و ہوا ہے اس جگہ
قرآن کا اہرام کرنا ہے۔ اس کے بعد
۳- سعی۔ یعنی سعی پہلی و سعی دوسری
پہلی طواف زیارت یعنی سعی پہلی
سعی کو کہ گرج کی سعی اور طواف
یہ طواف زیارت کا واسطہ ہے۔ اس کے بعد
یہی کہ گرج کی سعی پہلی کہے کہ وہاں
دیکھو کہ کسی بھی جگہ کہ گرج کی
سعی پہلی یعنی سعی پہلی کہے کہ وہاں
اہرام کو کہتے ہیں کہ وہاں کہ گرج کی
دوسری سعی کہے کہ وہاں کہ گرج کی
گرج کی سعی پہلی کہے کہ وہاں کہ گرج کی
۴- قرآن۔ یعنی قرآن کہے کہ گرج کی
لکھو کہ کسی بھی جگہ کہ گرج کی
ج کا کہے کہ وہاں کہ گرج کی
ج کا کہے کہ وہاں کہ گرج کی
سعی پہلی کہے کہ وہاں کہ گرج کی
۵- طواف الوداع۔ صرف تہران کی گرج کی

۱۔ عمرہ اور حج کسکو کرنا چاہئے اور تمتع و قرآن کسکو (عمرہ و حج و قرآن و تمتع کے ادا کر کے اوقات کے متعلق دیگر فقرہ ۱۵)

۱۔ عمرہ اور حج الہل مکہ و غیر الہل کہ سب کے واسطے ہے۔ ازہایہ و عالمگیری
۱۔ دیگر فقرہ ۱۱ و ۱۲۔ ب۔ حج اور عمرہ علیحدہ علیحدہ سب کر سکتے ہیں پہلے مرد و عورت کے اندر رہتے ہوں یا باہر۔

۲۔ تمتع اور قرآن صرف غیر الہل کے واسطے ہے۔ نزد علما و مفتیہ و عرفان علما و شافعی۔ ہدایہ

دلیل۔ دلائل و احادیث میں آج ذالک لمن لم یکن لہ فحلہ کما جزی السجۃ الخ (ہے ان لوگوں کے واسطے جو حج کے الہل میں نہ ہوں)
مرد و عورت میں بھی تمتع اور قرآن ان لوگوں کے واسطے جائز کیا گیا جو مکہ و مدینہ میں سکونت نہیں رکھتے (کیونکہ تمتع و قرآن اس وجہ سے مشروع کیا گیا ہے کہ ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج ادا کر سکے اور عمرہ اور حج کے واسطے علیحدہ علیحدہ سفر کر کے نہ آنا پڑے۔ اور سفر کے آنا و آفاقی کو ہی چاہئے لہذا اسی کے واسطے یہ کیا گیا ہے۔ ہدایہ۔

۱۔ الہل کے لئے عمرہ و حج کے تمتع کے اندر رہتے والے ہی داخل ہیں۔ اور ان کو بھی تمتع اور قرآن کرنا مشروع نہیں ہے۔ ہدایہ۔ عالمگیری
ب۔ ذیل کی صورتوں میں الہل کہ تمتع ہو سکتا ہے اور نہیں ہو سکتا۔

اگر کسی کو نہ ہلئے اور وہاں سے واپسی پر

۱۔ تمتع کو تو کواہماز کئے کیونکہ وہ مندر لہ افاتی کے ہو گیا اور افاتی کی ہی طرح بیقات سے احرام باندھے گا۔ ہدایہ

۲۔ تمتع کے واسطے عمرہ کو کہ اور قرآنی ہانک کرے۔ چلے اور احرام کھولنے پر وطن جائے تو تمتع نہیں ہے۔ ہدایہ

۳۔ تمتع کے واسطے چلے۔ ہدایہ

۴۔ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے اور احرام اتارے چو کہ میں تقسیم ہو جائے چو کہ عمرہ اور حج کو راہ و اسع میں تمتع نہیں کرے۔ عالمگیری

۵۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۶۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۷۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۸۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۹۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۰۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۱۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۲۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۳۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۴۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۵۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۶۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۷۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۸۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۹۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۲۰۔ چو کہ عمرہ و حج کے مہینوں میں چلے۔ ہدایہ

۱۴۔ جملہ ناسک کی شرائط و فرض واجبات و غیرہ

۱۔ حج

شرائط — شرائط کے واسطے دیکھو فقرہ ۵
 شرائط صحیحہ — ۱۔ اہرام بغیر اہرام کوئی فعل حج کا صحیح نہیں۔
 ۲۔ زمیں کو کوئی رکن بغیر اس کے وقت کے صحیح نہ ہوگا اور کل کان باوج میں
 ۳۔ مکان۔ یعنی مسجد مصلوات کے واسطے اور عمارت کے واسطے عرفات تو تک و طواف
 فرض — ۱۔ اہرام باندھنا (اور یہ شرط بھی ہے)۔

۲۔ عرفات میں وقوف۔
 ۳۔ طواف زیارت (لقبدر چار چکر)
 واجبات — ۱۔ اہرام باندھنا سزا دینے سے۔
 ۲۔ سعی کرنا دو میان اسفا دروہ کے۔
 ۳۔ زوال سے آفتاب دیکھنے کے متوہی ویرانہ تک وقوف فرما کرنا۔
 ۴۔ وقوف مزدلفہ۔
 ۵۔ سر منڈ وانا۔
 ۶۔ درختی ہار۔

۷۔ طواف وداع (درمیر لالہ)۔
 ۸۔ طواف زیارت ایام محرم کرنا۔
 ۹۔ رمی جمرہ کو ذبح پر مقدم کرنا۔ قمارن اور متبع کو۔
 ۱۰۔ ذبح کرنا ہری کا قمارن اور متبع کو۔
 ۱۱۔ ہری کے ذبح کو مقدم کرنا قمارن اور متبع کو۔
 ۱۲۔ ذبح کرنا ہری کو ایام محرم میں (قمارن اور متبع کو)۔

سنن — ۱۔ طواف قدم رافاتی پر ہے جو مفروض ہو یا قمارن پر نہ ہو کی پر اور نہ
 مفروضہ پر اور نہ متبع پر)۔

۲۔ خطبہ پڑھنا امام کا ساتویں کو کہیں۔ زمین کو بعد زوال کے عرفات
 میں مسجد نبویہ یا کبار میں کو سننا۔

۳۔ کہہ نہ سنا کی طرف آئیں تا بحینہ نماز فجر تک غرض سے نکلنا۔
 ۴۔ ایچ نماز میں سننا پڑھنا یعنی آٹھویں کو ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور
 صبح ہی صبح کی نماز۔

۵۔ غرض کی اکثر شب نمازیں رہنا۔
 ۶۔ مناسے عرفات جانہ رشتہ کے روز طلوع آفتاب کے بعد۔

۷۔ مناسے کہ واپس آتے ہوئے اسطریضی محاسب میں ڈاکٹر بنانا
 اگر یہ ایک ساعت ہو۔

مستحبات — ۱۔ مفروض کو ایک قربانی کرنی۔
 ۲۔ غسل کرنا مکہ میں داخل ہونے کے وقت رافاتی کو۔
 ۳۔ غسل کرنا مزدلفہ میں جانیکو رکی اور رافاتی کو۔

ملک و ہات ادا کا
 ممنوعات — ۱۔ دیکھو باب ۳۔ اور دیکھو فقرہ ۳۹۔
 مفصلات —

۲۔ عمرہ

شرائط صحت — ۱۔ اہرام۔ بغیر اہرام کے کوئی فعل عمرہ کا صحیح نہیں۔
 ۲۔ زمیں کو کوئی رکن بغیر اس کے وقت کے صحیح نہیں ہوگا۔
 ۳۔ مکان یعنی مسجد حرام طواف کے واسطے اور اسفا دروہ سی کیو رکی۔
 رکن یا فرض — ۱۔ طواف بقدر چار چکر۔
 واجبات — ۱۔ طواف کے تین چکر کرنا دکل سات چکر چوتھے میں تو اور چار واجب ہیں
 ۲۔ سعی کرنا۔
 ۳۔ طواف ناقصر کرنا۔ (یعنی سر منڈ وانا یا بالکتر وائے)۔

سنن — ۱۔ طواف واداع (درمیر لالہ)۔
 ۲۔ طواف زیارت ایام محرم کرنا۔
 ۳۔ رمی جمرہ کو ذبح پر مقدم کرنا۔ قمارن اور متبع کو۔
 ۴۔ ذبح کرنا ہری کا قمارن اور متبع کو۔
 ۵۔ ہری کے ذبح کو مقدم کرنا قمارن اور متبع کو۔
 ۶۔ ذبح کرنا ہری کو ایام محرم میں (قمارن اور متبع کو)۔

سنن — ۱۔ طواف قدم رافاتی پر ہے جو مفروض ہو یا قمارن پر نہ ہو کی پر اور نہ
 مفروضہ پر اور نہ متبع پر)۔

۲۔ خطبہ پڑھنا امام کا ساتویں کو کہیں۔ زمین کو بعد زوال کے عرفات
 میں مسجد نبویہ یا کبار میں کو سننا۔

۳۔ کہہ نہ سنا کی طرف آئیں تا بحینہ نماز فجر تک غرض سے نکلنا۔
 ۴۔ ایچ نماز میں سننا پڑھنا یعنی آٹھویں کو ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور
 صبح ہی صبح کی نماز۔

۵۔ غرض کی اکثر شب نمازیں رہنا۔
 ۶۔ مناسے عرفات جانہ رشتہ کے روز طلوع آفتاب کے بعد۔

۷۔ مناسے کہ واپس آتے ہوئے اسطریضی محاسب میں ڈاکٹر بنانا
 اگر یہ ایک ساعت ہو۔

مستحبات — ۱۔ مفروض کو ایک قربانی کرنی۔
 ۲۔ غسل کرنا مکہ میں داخل ہونے کے وقت رافاتی کو۔
 ۳۔ غسل کرنا مزدلفہ میں جانیکو رکی اور رافاتی کو۔

ملک و ہات ادا کا
 ممنوعات — ۱۔ دیکھو باب ۳۔ اور دیکھو فقرہ ۳۹۔
 مفصلات —

۳۔ احرام

فرض — ۱۔ نیت دل میں کرنا (احرام حج یا عمرہ یا تہمت یا قرآن) نیکے رکت اہرام
 کیواسطے بھی صورت ہو۔ (صحیح نہیں ہوگا)

۲۔ تبلیہ کہنا (یا سوچ کر کرنا)۔
 واجبات — ۱۔ بیقات پرے یا کسی مقابلہ کے احرام باندھنا واجبات کے ترک دم
 ۲۔ ممنوعات احرام سے بچنا۔

سنن — ۱۔ حج کے مہینوں میں حج کا احرام باندھنا۔
 ۲۔ اپنے شہر کے بیقات سے پاس سے احرام باندھنا۔

۳۔ اہرام کے واسطے غسل یا وضو کرنا (حائض و نفاس کو بھی) اور بیعت
 کو بھی۔

۴۔ بدن کو خوشبو دار مصلحے دینا غسل کے وقت ۔

۵۔ چھدا اور چادر پہننا ۔

۶۔ ناز و دوکھت پر مٹی احرام کے وقت سوائے وقت مکہ کے ۔

۷۔ تلبیہ کہنی خاص الفاظ اور یہ میں مذکور پیش کر کے (دیکھو فقرہ ۳۶)

۸۔ تلبیہ جب کہنی تو تین بار کہنی ۔

۹۔ تلبیہ یاد آواز بلند کہنی مرد کو رسولؐ اذرعن سحر حرام کے ۔

۱۰۔ میقات پہلے احرام باندھنا آفاقی کو (شہر طیکہ احرام کے

ممنوعات سے بچنے کے) ۔

۱۱۔ احرام باندھنے سے پہلے صحبت کرنی (شرط ضرورت) ۔

۱۲۔ ضروری بال اور ناخن و دگر کرنے غسل احرام کے وقت ۔

۱۳۔ غسل کرنا بہ نیت احرام ۔

۱۴۔ چھدا اور سفید یا دہی (دھسلے ہوئے ہوں یا نہ) ۔

۱۵۔ دو رکعت نماز کے بعد جانے نازی پرچ یا عمرو وغیرہ نیت کرنی

۱۶۔ نیت زبان سے کہنی دوسرے کے کزل سے کہہ چکا ہو ۔

۱۷۔ نرس ریح کی نیت کرنی حج کی نیت کرے وقت اگر بغیر ہوا

۱۸۔ احرام باندھتے وقت پہلے ہی تلبیہ میں ذکر کراچ یا قرآن

۱۹۔ چنانچہ کہ لیک بچتہ یا لیک بچتہ یا لیک بچتہ (عروق) ۔

۲۰۔ تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھنا ۔ (افضل درود شریف

وہ ہے جو تہذیب میں پڑھا جاتا ہے ۔ یعنی نازین) ۔

۲۱۔ دعائیں مانورہ پڑھنی لیکن درود شریف اور دعائیں ہلکی

آواز سے پڑھنی) ۔

۲۲۔ تلبیہ کرتے کہنا (دیکھو فقرہ ۳۷) ۔

۲۳۔ تلبیہ کہنا جبکہ کوئی چیز اچھی معلوم ہو اسکے بعد یہ کہے اَللّٰہُمَّ

لَا عِشَیْ اِلَّا عِشَیْ لَا اَخْرَہُ ۔

۲۴۔ تلبیہ کے درمیان سلام و کلام نہ کرنا نہ کچھ کھانا پینا ۔

۲۵۔ تلبیہ کہتے ہوئے نفس کو سلام نہ کرنا ۔

۲۶۔ احرام کے واجبات کو ترک کرنا ۔

۲۷۔ احرام کے ممنوعات کو عمل میں لانا ۔

۲۸۔ احرام کی سننوں کو ترک کرنا ۔

۲۹۔ دیکھو باب ۱۱م

مباحات ۔ ۱۔ غسل کرنا خالص پانی سے چاہے گرم ہو مگر خوشبو اس میں

نہ ملی ہو ۔

۲۔ پانی میں غوطہ مارنا غسل کے واسطے ۔

۳۔ بدن کو نہلے اور نل و در نہ کرے ۔

۴۔ کپڑے دھونا مٹھار گچھے واسطے (نہ جو میں مارنے کے واسطے)

۵۔ مکہ میں پتیار باندھنا ۔

۶۔ مکہ میں جیانی باندھنا

۷۔ مکہ میں پتیار باندھنا ۔

۸۔ چتر پٹری لگانا اور طرح سے سر کو سایہ میں کرنا کہ سایہ کرے

والی چیز سر کو نہ لگے

۹۔ سر پر ہاتھ رکھنا پانی یا وغیرہ کا ۔

۱۰۔ سر پر دیک آٹھانا یا پوری یا مٹھانی یا پٹری یا کسی طرح کی کوئی چیز

لگا کر نہ پٹری آٹھانا کہ یہ مکہ ہے

۱۱۔ تلبیہ پڑھنا اور رخسار رکھنا ۔

۱۲۔ سر نہ لگانا کہ جس خوشبو نہ ہو (بقصد سنت) ۔

۱۳۔ آئینہ دیکھنا ۔

۱۴۔ سواک کرنا ۔

۱۵۔ دانت کو چوسے چمکا ڈالنا ۔

۱۶۔ لٹکا ہوا ناخن ملچرہ کرنا ۔

۱۷۔ نصد کو تھانا اور سینی لگانا (دگر بال نہ مونڈے) ۔

۱۸۔ کچھنا یا بدن کا کلاس طرح پرکھال نہ پٹریں اگر خون نکلے تو مٹا کر

نہیں ۔

۱۹۔ زعفر کو خشکاف لگانا ۔

۲۰۔ غنّہ کرنا ۔

۲۱۔ ٹوٹے حصو پر پٹی باندھنا ۔

۲۲۔ کپڑا اور ٹھانہ اور سر کے سوا (خواہ سفید خواہ رنگا ہوا) ۔

۲۳۔ دو کلاؤں اور گون اور ٹوٹی کے نیچے کی ڈاڑھی ڈھانکنا ۔

۲۴۔ اور بدن کو ڈھانکنا سوائے سر اور منہ کے ۔

۲۵۔ جوتی کا پینا جو قطنوں سے بنی ہو ۔

۲۶۔ شکار کے گوشت کو کھانا (شہر طیکہ غیر حرم سے بغیر دھوم کے

غیر حرم میں شکار کے ذبح کیا ہو) ۔

۲۷۔ اس کھانے کا کھانا کہ جس خوشبو کی چیزیں ڈال کر کپڑی ہوں

مثلاً زعفران لونگ دہریہ وغیرہ ۔

۲۸۔ بھلی کا خشاک کرنا ۔

۲۹۔ گائے بکری اونٹ مرغی کا ذبح کرنا ۔

۴۔ جن جگہوں میں رمل کرے۔ اگر طواف کے بعد کسی منظر پر
۵۔ حجر اسود کے سامنے جا کر تامل و تکیب کے وقت طواف شروع
کرنے سے پہلے ہاتھ کا دن تک اٹھانا اور اس طرح تمام جگہوں
میں تکیب و تامل کے وقت رفقہ بین کرنا (اس میں علی کا ہاتھ
۶۔ طواف شروع کرنا حجر اسود سے (بعض مکو واجب کہتے ہیں)۔
۷۔ طواف لگانا کرنا بغیر وقف کے اور اسی طرح جو کو لگانا کرنا بغیر
وقف کے۔

۸۔ طواف کے بعد بغیر وقف کے کسی کرنا جبکہ کسی کا ارادہ ہو۔
۹۔ کیر و لکی پائی بوقت طواف۔ (علاوہ خاص ستر کی جو کہ)

مستحب۔ ۱۔ حجر اسود کا چومنا بین بار۔

۲۔ حجر اسود پر سجدہ کرنا اور کمر یا رکنا۔

۳۔ رکن بانی کو بوسہ دینا۔

۴۔ شروع کرنا طواف حجر اسود سے اس طور پر کہ تمام بدن حجر اسود
کے مقابل گذر کر جائے۔ (دیکھو فقرہ ۵۱)

۵۔ طواف میں اودیم ماٹورہ وغیرہ ماٹورہ پڑھتے رہنا۔

۶۔ طواف میں دعا میں پکار کر نہ پڑھنا۔

۷۔ طواف کرنا مسافرانہ طور پر کہ غائب کے قریب قریب
رہے بشرطیکہ اردوں کو تکلیف نہ ہو۔

۸۔ شاذ فطوں کے باہر باہر طواف کرنا۔

۹۔ اگر کسی کی پیش وقفہ ہو جائے تو اس پیکر کو دسر نہ کرنا (جسدر
وقفہ ہو یا بعد)۔

۱۰۔ نگاہ چار طرف نہ کرنی تاکہ حضوری دل رہے۔

۱۱۔ طواف زیارت دسویں تاریخ تک کرنا۔

۱۲۔ عورتوں کو رات کے وقت طواف کرنا۔

۱۳۔ بات نہ کرنا طواف میں۔

۱۴۔ کوئی ایسا کام نہ کرنا جو بخیر و شر کے خلاف ہو۔
۱۵۔ طواف میں بات چیت کرنا۔ صرف مسائل و دینیہ کے تعلق۔

۱۶۔ طواف میں دعا و دعویہ نہ پڑھنا۔

۱۷۔ تھوڑا سا طواف کسی عذر سے چھوڑ دینا۔

۱۸۔ طواف سوانہ پر کسی عذر سے کرنا۔

۱۹۔ اگر طواف میں سلام اور کلام کرے۔

۱۔ کو چیل بچھو سانپ اور کتا کاٹنے والا گویا کرنا
۲۔ ٹھکانے کا اٹھانا یا کتا تین بیروم سے (ٹھکانے یا درخت
خشک ہو یا کر)۔

۳۔ شرط پڑھنا یا بنا کر کسی ممنوعہ مضمون نہ پڑھنا۔

۴۔ نکاح اپنا کرنا

۵۔ نکاح کسی کا کرنا

۶۔ عطار کی دکان میں بیٹھنا اگر خوشبو سوگند نہ پھیرے۔

۲۔ طواف

۱۔ طواف طواف کے ہیں۔ طواف قدوم۔ طواف الزیارت
طواف العید۔ طواف العمرة۔ طواف التذکر۔ طواف حجت
طواف النعوت۔

۲۔ طواف طواف یعنی گھر کو بے شریف۔

۳۔ چار چکر۔ دزدہ نام شافعی ۴ سات چکر فرض ہیں۔

۴۔ نیت طواف (چاہے دل میں کریں)۔

۵۔ واجبات۔ ۱۔ پوری طہارت سے طواف کرنا یعنی نماز کے واسطے ضرور ہے

۲۔ کپڑے پاک کتنے (جب قدر نماز کے واسطے ضروری ہیں)۔

۳۔ طواف میں بدن کا ستر کھنا جس قدر نماز کے واسطے ضروری

۴۔ پیدل طواف کرنا اگر کوئی عذر نہ ہو۔

۵۔ کعبہ کو بائیں طرف کر کے طواف کرنا۔

۶۔ حطیم کو طواف کے پکڑیں اندر لینا۔

۷۔ تین چکر اور کر کے (اُن چار کے ساتھ جو فرض ہیں)۔

۸۔ طواف کے بعد دو رکعت ادا کرنا۔

۹۔ اگر ان واجبات میں سے کسی کو ترک کرے تو ان کو دوبارہ

کرنا اور دو صورت تکبیر کے ایک بکری کی قربانی کرنا۔

۱۰۔ حجر اسود کو چھونا ہر چکر کے اول و آخر۔

۱۱۔ حجر اسود کو چھونا وقت ہی میں یا نہ وقت کے۔

۱۲۔ صراط نام چاروں میں صراط حالت میں کعبہ اسکے

بعد ہی کرے (چاہے طواف محروک ہو یا چاہے)۔

۱۳۔ دیکھو فقرہ ۷۲ تا ۷۴

۱۴۔ دزدہ نام شافعی ۴ تو رنج و تفریح جائز نہیں ہے۔

۱۵۔ یعنی سجدہ کے طور پر تھکا کر بوسہ دینا۔

- ۶۔ اگر طواف میں کسی ضروری حاجت کو بدلے مثلاً پانی پینے۔
 ۷۔ اگر جوئی قیمت طواف کرے تو جوئی پاک ہونی چاہیئے۔
 ۸۔ اگر طواف میں شعر پڑھے جس کا معنوں اچھا ہو۔
محرمات
 ۱۔ واجبات میں سے کسی کو ترک کرنا۔
 ۲۔ حیر سو و کا اسلام ترک کرنا۔
 ۳۔ رمل داخل طواف نہ کرنا جس طواف میں شروع ہے۔
 ۴۔ ضرورت سے زائد بات کرنی۔
 ۵۔ طواف میں خرید و فروخت کرنی۔
 ۶۔ طواف میں شعر کہنا۔
 ۷۔ آواز بلند کرنا اگر یہ دعا پڑھنے کے واسطے ہی ہو۔
 ۸۔ ہر چکر کے بعد بہت وقفہ کرنا۔
 ۹۔ دو طوافوں کو جمع کرنا یعنی جمع دو رکعت پڑھنے کے (اگر دو رکعت پڑھنے سے دقت کمزور ہے تو مفسدہ نقصان نہیں)۔
 ۱۰۔ طواف کرنا جبکہ خطبہ ہو رہا ہو۔

۵۔ سعی صفا و مرادہ

نقطۃ الرضیٰ۔ سعی حج کے واسطے اہل حج میں کیا ہے اور سعی طح تہج اور قرآن کے واسطے لیکن عمرو کے واسطے ضروری نہیں (حج کے مہینوں کے بعد سعی اسی وقت جائز ہے جب طواف زیارت ایام حرم کے بعد کیا جائے اور سعی اس کی ساتھ کی جائے)۔
 ۲۔ سعی بعد طواف کے کیا ہے (چاہے لغلی طواف کرے مگر اس طواف میں رمل داخل طواف بھی مستنون ہے)۔

- ۳۔ سعی کے وقت احرام ضرور ہو لیکن طواف زیارت کے بعد بغیر احرام کے سعی کرنی درست ہے بلکہ مستنون ہے۔
 ۴۔ سعی خاص صفا و مرادہ پر کیا ہے نہ اس کے حدود سے باہر۔
 ۵۔ چار حصوں سے کم نہ کئے جائیں۔
واجبات
 ۱۔ پیدل سعی کرنی کوئی عذر نہیں ہے۔
 ۲۔ عمرہ کا احرام پوری سعی میں موجود نہا جائے اور سعی کے بعد نہ کھڑا
 ۳۔ سعی مفسدہ شروع کرنی۔
 ۴۔ صفا و مرادہ کے درمیان پوری مسافت طے کرنی۔
 ۵۔ سات پھیرے پورے کرنا یعنی چار پھیرے فرائض کی مستنون۔
 ۱۔ سعی کی نیت کرنی۔

۲۔ طواف اور سعی کے درمیان وقفہ نہ کرنا۔

۳۔ سعی کے پھیروں کے درمیان وقفہ نہ کرنا۔

۴۔ صفا و مرادہ کے اور تک پڑھ جانا۔

۵۔ سیلین میں دوڑنا اور باقی مسافت میں اپنی رفتار پر چلنا۔

۶۔ اپنے ستر کو ہٹا کر

مستحبات

۱۔ صفا و مرادہ پر تک پھیرنا اور عاجزی سے دعا پڑھنا۔

۲۔ اگر سعی لگائی پھیرے میں وقفہ ہو جائے تو اس پھیرے کو دوبارہ کرنا۔

۳۔ دوران سعی میں دعائیں اور اذکار نافذ نہ کرتے رہنا۔

۴۔ دوران سعی میں دعا اور اذکار تین تین بار پڑھنا۔

۵۔ دوران سعی میں ہم اور کپڑے کو ہر قسم کی نجاست سے پاک رکھنا۔

۶۔ مسجد حرام میں سعی ختم کرنے کے بعد دو رکعت نماز نفل ادا کرنا۔

محرمات

۱۔ واجبات کا ترک کرنا۔

مکرمات

۱۔ طواف کے بعد سعی کرنے میں بے عذر بہت تاخیر کرنا۔

۲۔ بغیر مذر کے پھیروں میں بہت وقفہ کرنا۔

۳۔ ارشاد سعی میں نفل باتیں کرنا۔

۴۔ صفا و مرادہ کی ادائیگی پڑھنا۔

۵۔ سیلین میں نہ دوڑنا۔

۶۔ خرید و فروخت دوران سعی میں کرنا۔

مباحات

۱۔ وہی مسامحات ہیں جو طواف میں ہیں۔

۶۔ عرفات و وقوف عرفات

شم الہکثت وقوف۔ ۱۔ احرام حج یعنی وقوف بغیر احرام یا با احرام صحیح نہیں ہے

۲۔ مکان (یعنی خاص عرفات کی جگہ پر)۔

۳۔ زمان (یعنی روزے کے روز زوال کے بعد عید کی صبح صادق تک)

فرائض وقوف۔ ۱۔ ایک لمحہ وقوف کرنا۔

واجبات وقوف۔ ۱۔ امتداد وقوف یعنی غروب آفتاب تک وقوف کرنا، اگر

شب کو وقوف کرے تو امتداد کی ضرورت نہیں)۔

سنن۔ ۱۔ غسل کرنا وقوف کے لئے۔

۲۔ مسجد خرویں خطبہ سننا۔

۳۔ خطبہ کے بعد بغیر وقوف نماز ظہر اور عصر پڑھنا۔

۴۔ جمع بین الصلوات اس کی پوری شرائط سے ادا کرنا۔

۵۔ بلاوقف جمع میں الصلوٰتین کے بعد موقوف کی طرف جانا۔

۶۔ موقوفے واپس آنا امام کے ساتھ جس سے پہلے اگر کلام غروب آفتاب کے دیر کرے تب امام کیساتھ ٹھکانا ضروری نہیں۔

۷۔ وقوف میں بین باتوں سے دل ہٹانے کے لیے کسی طرف توجہ نہ کرنا۔

۸۔ وقت وقوف کے بعد وضو نہ کرنا۔

۹۔ لوگوں کے ساتھ کھیل نہ کرنا۔

۱۰۔ وقوف کے واسطے پہلے زوال سے تیاری کرنا۔

۱۱۔ وقوف کی نیت کرنی۔

۱۲۔ وقوف سواری پر کرنا امام کو۔

۱۳۔ وقوف میں رو قبیلہ کھڑے ہونا۔

۱۴۔ جبل رحمت کے قریب وقوف کرنا۔

۱۵۔ وقوف کرنا امام کے قریب اگر لوگوں کو تکلیف ہو۔

۱۶۔ وقوف کی حالت میں دوپہ میں کھڑے رہنا در سایہ نہ کرنا لیکن

عُزْر سے۔

۱۷۔ وقوف کے وقت اپنا ظاہر باطن پاک رکھنا۔

۱۸۔ موقوف میں دعا کے واسطے سوال کے وقت ہاتھ اٹھانا۔

۱۹۔ وقوف میں کثرت تلبیہ و اذکار و اذعیہ و استغفار کہنی اور غلبہ

ادرا دل سے غم نہ بڑھ کرنا۔

۲۰۔ موقوف پر اپنی امید دعا کی مقبولیت میں کمی نہ کرنی۔

۲۱۔ وقوف کے وقت ہر دعا کو تین بار کہنا۔

۲۲۔ موقوف میں ہر دعا کو حمد و صلوة سے شروع کرنا اور اسی طرح ختم کرنا۔

۲۳۔ ہر دعا کے نیچے آمین پڑھنا۔

۲۴۔ وقوف کی حالت میں احتیاطاً نیک کام بہت کرنے مثلاً فقر اور

کو خیرات کرنی۔ غمیوں اور تنہا جوں پر رحم کرنا عافیتوں

درویشوں سے نفی کرنا ہمایوں اور رشتہ داروں سے نفی کرنا۔

کھانا کھانا اور پانی پلانا۔

۲۵۔ اپنے ساتھی اور ساربان سے نہ ملنا۔

۲۶۔ واجب کو ترک کرنا (یعنی مرد و عورت کے باہر نکل جانا غروب

آفتاب سے پہلے)

۲۷۔ جمع میں الصلوٰتین کے بعد موقوف کی طرف جانے میں دیر کرنی۔

۲۸۔ بلا حضور کی دل کے وقوف کرنا۔

۲۹۔ غروب کے بعد موقوف مزدلفہ جانے میں دیر کرنی۔

۳۰۔ مزدلفہ جانے سے پہلے راست میں جلاری کرنی کہ لوگوں کو تکلیف ہو۔

۷۔ مزدلفہ وقوف مزدلفہ

شیاطین وقوف۔ ۱۔ حج کا احرام بند ہوا ہو۔

۲۔ وقوف خاص مزدلفہ میں ہونا اسکے باہر۔

۳۔ وقت پر ہولہ یعنی عید کے روز صبح طلوع ہونے پر۔

واجبات۔ ۱۔ ایک لمحہ وقوف کرنا میسا وقوف عرفات میں ہوتا ہے امام

شافعی کے نزدیک سنہ ہے۔

۲۔ جمع بین الصلوٰتین۔

سنن۔ ۱۔ شب باشی مزدلفہ میں عید کی رات صبح تک۔

۲۔ استدراود وقوف شریع از صبح طلوع آفتاب کے قریب تک

۳۔ مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے سنا کی طرف روانہ ہونا۔

مستحب۔ ۱۔ سواری سے ترک پہلے فعل کرنا۔

۲۔ قریب جبل قریظ کے وقوف کرنا۔

۳۔ بغیر تلبیہ کے نماز و سب و عتاکو عتاکو کے وقت میں ادا کرنا

۴۔ موقوف کی طرف پیدل جانا۔

۵۔ نماز صبح باجماعت اندھیرے میں پڑھنا۔

۶۔ موقوف میں رو قبیلہ ہو کر دعا تلبیہ و اذکار میں مشغول ہونا۔

۷۔ غم کے روز صبح کی نماز شکر الحام میں پڑھنا۔

۸۔ مزدلفہ میں سورج نکلنے تک ٹھہرنا

۹۔ امام سے آگے یا پیچھے مزدلفہ سے روانہ ہونا۔

۸۔ منیٰ

سنن۔ ۱۔ قربانی کی راتوں میں سنا میں رشنا۔

مکروہ۔ ۱۔ عوفی شب منیٰ کے سوا دوسری کج شب باشی کرنا اگرچہ

مکہ ہی میں کرے۔

۹۔ سر می جہا

شواظ و فرائض۔ ۱۔ رمی جمرہ عقبہ کا وقت عید کے روز طلوع فجر سے دو سحر و طلوع فجر

میں صرف نماز و سوا کے بعد مزدلفہ کے اور جگہ پر نماز حرام کیونکہ ان دونوں کا دو گونہ فرائض جمع کرنا واجب

دیگر ایام کی رمی جہاں کا وقت گیا ہو اس کی طلوع فجر سے
تیرہویں کی غروب آفتاب تک ہے۔

۲۔ کنکروں یا جبرے پر پڑیں یا اس کے نزدیک تین ہفتے کے
قائلہ پر۔

۳۔ کنکروں یا مارنا نہ جبرہ پر رکھ دینا۔

۴۔ سات کنکروں کو جدا جدا چھینک ادا کر ساتوں کو ایک ہفتہ
ہی پھینکا تو جائز نہیں۔

۵۔ کنکروں یا اپنے ہاتھ سے پھینکے دگر دگر کی حالت میں
نائب سے چکوا سکتا ہے۔

۶۔ مکسکروں زمین کی مٹی سے ہو دیں رسوا چاندی یا قوت
وغیرہ سے جائز نہیں۔

۷۔ چار کنکروں سے کم نہ پھینکے ورنہ جائز نہ ہوگا۔

۱۔ جبرہ عقبی کی رمی سرسبز دالے سے پہلے کرنا۔

۲۔ چار کنکروں سے زیادہ پھینکنا۔

۳۔ ہر روز کی رمی کی اس کے آخر وقت تک تاخیر نہ کرنا۔

۱۔ رمی کرنا بطریق وادی سے۔

۲۔ بے وسیعے کنکروں پھینکنا۔

۳۔ کنکروں پھینکے وقت جبرے سے پانچ گز سے کم فاصلہ پر کھڑا
ہر روز کی رمی ترتیب دار کرنا۔

۵۔ وقت کا لحاظ رکھنا یعنی سنوں و قوتوں میں جبرات پر کنکروں کا

۶۔ کنکر چھوڑے کی گھٹی کے برابر ہو۔

۷۔ جبرہ اولیٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد وقوف کرنا و دعا
کے واسطے اور عقبی کی رمی کے بعد نہ کرنا۔

۱۔ رو قبیلہ کھڑا رہنا کنکر مارے وقت سوائے جبرہ عقبی کے کہ اس
دن کعبہ کو بائیں طرف کو کہ جبرہ کی طرف نہ کرنا تھپے

۲۔ با وضو رہنا۔

۳۔ جبرہ عقبی کی رمی سواری پر کرنا اور دیگر جبروں کی بیدل۔

۴۔ فائیں ہاتھ سے رمی کرنا۔

۵۔ چار دن دنوں میں رمی کرنا: (یعنی چوتھے دن کی رمی
کو ترک نہ کرنا)۔

۶۔ آگوستے پر کنکر رکھنا شہادت کی انگلی کے زور سے پھینکنا
۷۔ کنکر دواغ سے چٹک لانا جبرہ عقبی کے لئے نہ دیگر جبرت
کے لئے۔

۸۔ کنکروں کا دھونا رمی سے پہلے۔

۹۔ غز کے روز رمی جبرہ عقبی کرنا بعد طلوع آفتاب کے
مکمل تھا۔

۱۔ کنکروں کو سجھار جبرہ سے اور ناپاک جگہ سے لیسنا
۲۔ بڑے پتھر کا قوڑا کنکر بنانے کے لئے۔

۳۔ جبرہ عقبی کی رمی اپنے پرچہ کرنا بجائے پچی جگہ کے
۴۔ جبرہ عقبی کی رمی کرتے وقت پاؤں گز سے کم فاصلہ
پر رکھنا ہونا

۵۔ جبرہ عقبی کے رمی کو رات تک ملتوی کر دینا کہ
مید کی صبح صادق سے لیکر رات بھر اور صبح تک مل کر ہی

۶۔ اگر دہاں کے بڑے ہوئے یا ستمل کنکروں سے رمی کر
۷۔ اگر چھوڑنے کی تسلی سے بڑے کنکروں سے رمی کرے

۱۔ حلق یعنی سرمند وانا

واجباً۔ ۱۔ پاؤں سر کا حلق یا قصر۔

۲۔ حلق یا قصر کرنا مکان معین میں یعنی حرم میں۔

۳۔ حلق یا قصر کرنا زمان معین میں یعنی ایام بخیر میں۔

سنن۔ ۱۔ تمام سر کا حلق یا قصر۔

۲۔ عورتوں کو قصر سنن ہے۔

۳۔ پاؤں سر کا قصر بقدر انگلی کی ایک پور کے۔

مکمل تھا۔ حلق کرنا عورتوں کے واسطے۔

مکمل تھا۔ اگر صرف پاؤں سر کے حلق یا قصر پر اکتفا کرے۔



کتاب الحج والبرکات

باب دوم

حج کی ادائیگی کا وقت اور جگہ

۴۴ فصل اول۔ حج کے مہینہ اور مناسک کی دائیگی ۴۵

عج کے ہمیشہ مثوال و ذوق اور دوس دن دوی اٹھ کے ہیں۔ اور حج کے تمام افعال ان ہی مہینوں کے اندر ادا ہوتے چاہئیں۔ امام شافعی کے نزدیک تو احرام بھی ان ہی مہینوں میں بانڈا جائے۔ مگر امام عظیم کے نزدیک احرام اگر اہل ہائے حج سے پہلے بانڈا جائے تو جائز ہے۔ قس میں بھی یہی قاعدہ ہے کہ سوائے احرام عمرہ کے تمام افعال ماہائے حج میں ادا ہوتے چاہئیں۔ نزد امام عظیمؒ ہاں قرآن میں اگر عمرہ ماہ ہائے حج سے پہلے ادا کرے تو مضائقہ نہیں۔ عمرہ اگر اہل ہائے حج سے پہلے ادا کیا جائے تو پیغمبر حج نہیں ادا ماہائے حج میں بھی ہوتا مضائقہ نہیں (بشہر طہ کے مفسر کرنا ہو)۔

۱۵۔ حج کے مہینے اور ان کا تعلق مناسک سے

۱۔ حج کے مہینے شوال۔ ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں۔ ہدایہ

۱۔ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ الحج اشرار معلومات (یعنی حج کے کچھ معنی مقررہ ہیں)

ج۔ امام مالک کے نزدیک شوال وذیقعدوئی الحجہ تینوں مہینے ہیں۔ اور امام شافعی کے نزدیک شوال وذیقعد اور
 ۱۰ دن دوئی الحجہ کے ہیں۔ — درنہار

ذلیل۔ عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس عبداللہ بن مسعود وعبداللہ بن زبیر سیاحی روایت ہے کہ حج کے پہلے شوال وذیقعد
دوس مہینہ زحیٰ الحج کہیں۔ دم کہ جس ذی الحج کے بعد حج فوت ہو جائے اگر تمام مہینہ ذی الحج کا حج کے واسطے ہوتا تو اس
ذی الحج کے بعد بھی کوئی شخص حج کر سکتا۔ لہذا معلوم ہوا کہ آیت کا مطلب دو ماہ اور ذی الحج کے دس روز ہیں۔ — ہدایہ

۲۔ عمر میں کل افعال حج کے مہینوں میں (تشریحاً ایک سال میں حج نہ کرے) یا حج کے مہینوں سے پہلے ادا ہوں یا بعد۔

تشریح۔ اگرچہ کمبیز میں عمر کیا اور اسی سال حج بھی کیا تو وہ معمر نہ ہو گیا صرف عمرہ کرنے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس سال حج نہ کرے۔ اگرچہ اگرچہ توفیق ہو جائے گا۔ دیکھو ای فقہ کا مسئلہ

۳۔ حج کے کل افعال ماہِ ہجری میں ادا ہونے چاہئیں۔ —

لشکرِ حج۔ اگر حج کے افعال شلۂ طواف یا سعی میں سے کوئی بھی ان زمینوں سے پہلے کیا تو حج صحیح نہیں ہوگا۔ ہاں امام عظیم کے نزدیک اگر احرام ماہ ہائے حج سے پہلے باندھ لے تو ہمارے لیے یہ امام شافعی کے نزدیک ہمہ احرام مہمہ کا ہو جائیگا۔ کیونکہ

۱۵۰ کیلکریج کا دستاویجی شروع نہیں ہوا اور مرد کا دقت موجود نہ تھیں احرار باندہ امیسا کیس کا دقت جانا نیز سے ج فوٹ ہو جاتا ہی تو احرار اس کا ہم کا پتا نہ ہو کر کہ احرار انار دی سلفا

۱۸- دنیا کا نقشہ کے ذریعہ فریڈرک گوٹلیب کے سلسلے سے معلوم ہونے والے

(ہر ملک کو رنگ سے مل کر معلوم کیا کرتے ہیں کہ وہ کون سا علاقہ ہے اور کون سا ملک)

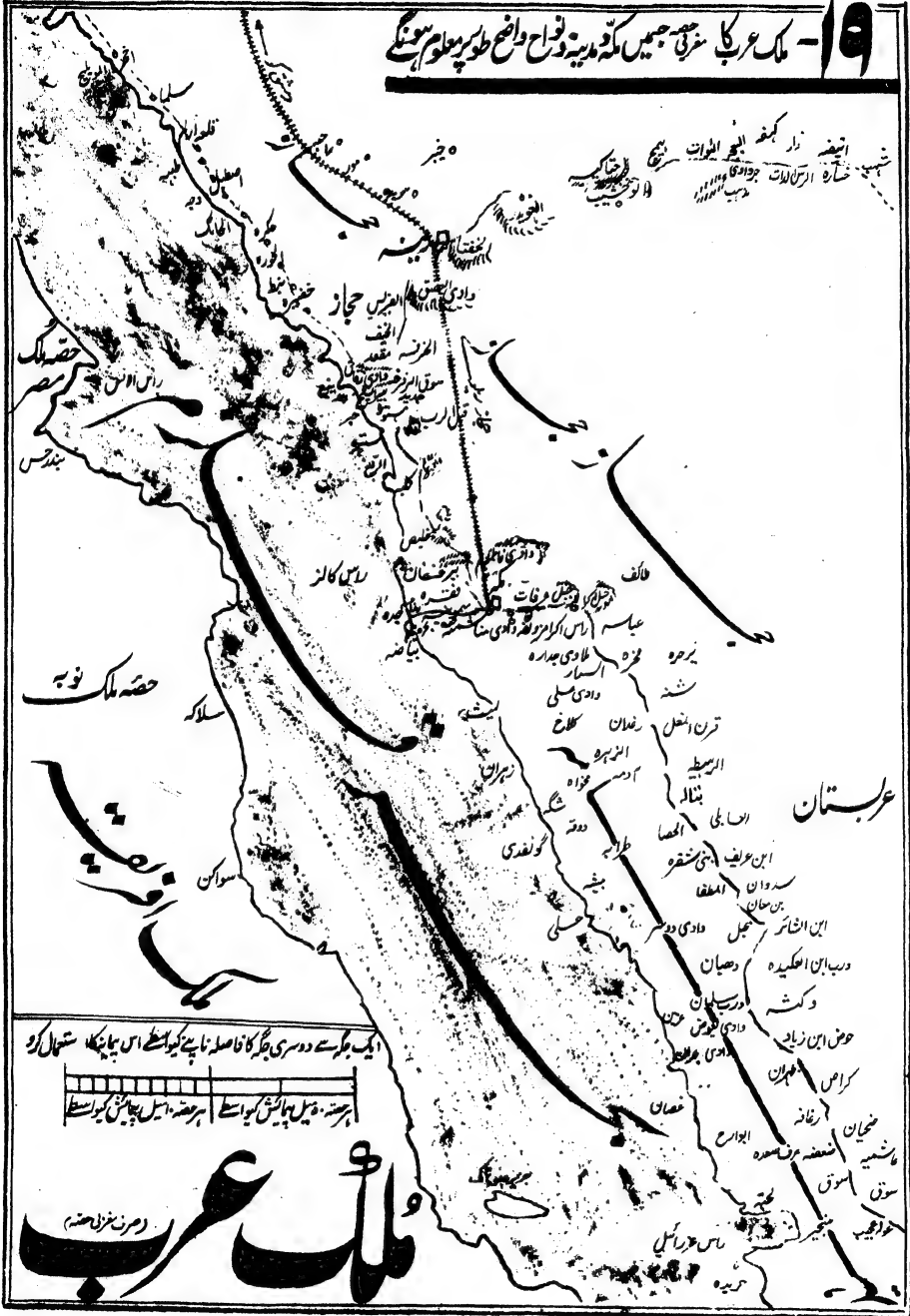


نشان رکھو۔ ہر ملک کو ایک رنگ سے مل کر معلوم کیا کرتے ہیں کہ وہ کون سا علاقہ ہے اور کون سا ملک۔

- ۱۔ شمالی امریکا
- ۲۔ جنوبی امریکا
- ۳۔ ایشیا
- ۴۔ افریقہ
- ۵۔ آسٹریلیا
- ۶۔ شمالی بحر
- ۷۔ جنوبی بحر
- ۸۔ ایشیائی بحر
- ۹۔ افریقی بحر
- ۱۰۔ آسٹریلین بحر
- ۱۱۔ شمالی بحر
- ۱۲۔ جنوبی بحر
- ۱۳۔ ایشیائی بحر
- ۱۴۔ افریقی بحر
- ۱۵۔ آسٹریلین بحر
- ۱۶۔ شمالی بحر
- ۱۷۔ جنوبی بحر
- ۱۸۔ ایشیائی بحر
- ۱۹۔ افریقی بحر
- ۲۰۔ آسٹریلین بحر

- ۱۔ شمالی امریکا
- ۲۔ جنوبی امریکا
- ۳۔ ایشیا
- ۴۔ افریقہ
- ۵۔ آسٹریلیا
- ۶۔ شمالی بحر
- ۷۔ جنوبی بحر
- ۸۔ ایشیائی بحر
- ۹۔ افریقی بحر
- ۱۰۔ آسٹریلین بحر
- ۱۱۔ شمالی بحر
- ۱۲۔ جنوبی بحر
- ۱۳۔ ایشیائی بحر
- ۱۴۔ افریقی بحر
- ۱۵۔ آسٹریلین بحر
- ۱۶۔ شمالی بحر
- ۱۷۔ جنوبی بحر
- ۱۸۔ ایشیائی بحر
- ۱۹۔ افریقی بحر
- ۲۰۔ آسٹریلین بحر

۱۹۔ ملک عرب کا مغربی جمیں مکہ مدینہ فواح واضع طور پر معلوم ہونگے



کتاب المحرف الزیارت

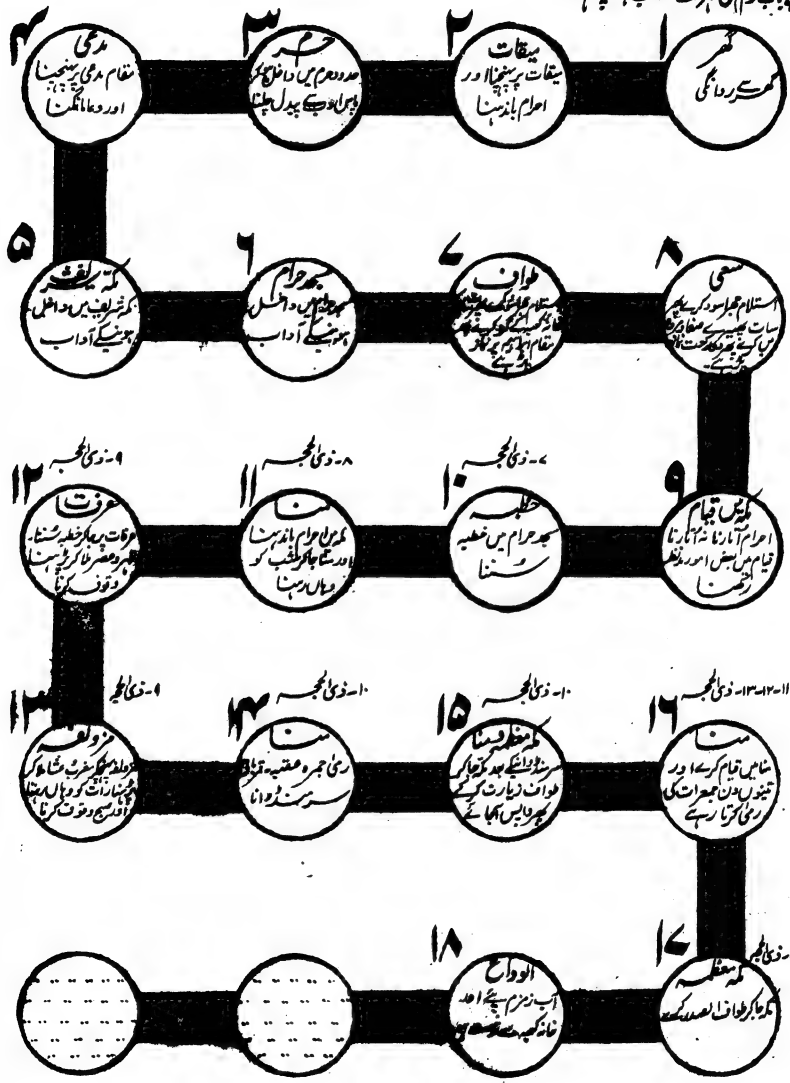
باب سوم

حج کی ادائیگی کی کیفیت

سفر حج مع مناسک عمر و حج

۲۰۔ نقشہ سفر حج مع مناسک عمر و حج

باب سوم پر مشتمل کا نام مقام موقع ہے چنانچہ اس باب میں ۱۸ موقع اس ترتیب سے قائم کئے گئے ہیں جیسا کہ نقشہ ذیل سے معلوم ہو گا۔ اس نقشہ کو اس باب (یعنی باب دوم) کی نہایت مطالب کہا جائے



مستند ادراج

(اس سلسلہ کے نقشبہ تمام حکایاں اور غیر حکایات کے واسطے دیکھیں غفرلہ ۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵)

۲۔ نصیحت مرثیہ کی اس طرح لفظ ادا۔ ابتدائی۔ ترتیب الیٰ اس کے

موتی ۱۔ گھر۔ خانم راج گج سے ملانی پڑتا ہے۔

حجۃ - بیعت پر سختی کو اور اسرارِ کرم نامہ ہے۔

روح ۳۔ حرف مدح و ثناء کی ایک قافیاں

موضوع ۴۔ - محمدی نظام کی بنیاد پر اور درجہ کا اٹلنا ہے۔

موجہ۔ ابی سرکاری داخل ہو رہے۔

موضع: مسجد حرام۔ ایبجد حرام کے اندر جاتا ہے۔

موقع :- طواف - اب طواف کرتے ہی عمارت کو دیکھیں

چونکہ تو راہِ فتنہ میں ایک کھادی بی بی عروا الہیم بن کر جا رہا ہے۔

منہ - ۸۰ - اے میرے بھائی! میری ساری حالت کو دیکھو یہ کتنا غمناک ہے

کتابخانه عمومی

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۰۴



•

71

تادی فضائی - ۶

برای حفظ

عدد صفحات

(Signature)

مردود



۳

افعال حج علی الترتیب

۴

مع افعال عمرہ و تمتع و قرآن

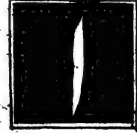
مع جملہ مناسک و احکام بالتفصیل

ھذا آیت۔ اس باب کے مطالعہ کے وقت یہ خیال کر لینا چاہئے کہ پانچ آدمی سفر حج کو جا رہے ہیں۔ ا۔ صرف عمرہ کرنے والا ۲۔ صرف حج کرنے والا ۳۔ قرآن کرنے والا ۴۔ تمتع کرنے والا (عمرہ و ہجرت کے ساتھ لے گیا ہے)۔ ۵۔ تمتع کرنے والا (عمرہ و ہجرت کے ساتھ نہیں لے گیا ہے)۔ پہلا آدمی اپنا سفر سو ق ۹ سے شروع کرے سو ق ۹ ختم کرتا ہے۔ یعنی عمرہ کے کل افعال اس سو ق ختم ہو جاتے ہیں۔ باقی سب آدمی اپنا سفر سو ق ۱ سے شروع کرے سو ق ۱۸ ختم کرتے ہیں۔ سب اپنے اپنے احکام کی پوری پوری پابندی کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں سے جس کے احکام میں جس سو ق پر تبدیلی واقع ہوئی ہے اس کا اشارہ کتابہ پر کر دیا گیا ہے۔ مثلاً قرآن کا ق تمتع سو ق ۱۸ ہی کا شروع اور تمتع بلا سو ق ۱۸ ہی کا تمتع کتابہ پر لکھا گیا ہے اور عمرہ کے متعلق جو بعض احکام صغیر سو ق ۱۸ تک لکھے ہیں ان کے کتابہ پر شروع کا نشان دیا گیا ہے۔



سو ق

گھسے روانہ ہونا



سو ق

۴۴ حج کی واسطے روانگی کا ارادہ کرے تو اوپر ذیل پر غور کرے

۱۔ فاضل نیت سے حج کا ارادہ کرے۔ یعنی مکہ و فریب اور ریاء اور غرور دل سے نکال دے۔ عالمگیری۔

۲۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے دیکھنے کے واسطے حج کا ارادہ نہ کرے۔ بعض خدا کے واسطے حج کا ارادہ کرے۔

ب۔ یہودی سیاحت کی غرض سے اور تجارت کی غرض سے وہاں نہ جائے اور حج کا بہانہ نہ کرے۔ یعنی ظاہر تو یہ کرے کہ میں حج کو جاتا ہوں اور جائے سیر اور تجارت کے واسطے اور ساتھ ہی حج بھی کرتے۔ نہیں بلکہ اصلی مطلب حج ہونا چاہئے۔ اگرچہ تجارت یا غرض ہو تو نہ ہمت نہ نہیں۔ کیونکہ کلام مجید میں آیا ہے۔ لیس علیکم الحجائح انی نکتعظکم

۱۶۔ بہتر ہو کہ وصیت لکھ کر کسی امانت دار کے سپرد کرے۔ تاکہ اگر خود حج میں مرجائے تو حقوق العباد اور حقوق

اللہ جو اسکے ذمہ ہوں اسکے بعد ٹھیک طور پر ادا کئے جاسکیں۔ حدیث میں آیا ہے

لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَمُوتَ بِاللَّهِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوَّلِيَّةِ الْآخِرَةِ إِلَّا يَمُوتَ كَيْفَ يَمُوتُ الْإِنْسَانُ وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ حَتَّى رَأْسِهِ۔

ترجمہ۔ نہ ہر حال میں جس شخص کے واسطے جو ایمان لائے اللہ پر ایمان آ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ وصیت لکھا ہوئی رکھی ہو اس کے سر لگے۔

۳۳۔ روانگی کے متعلق ان امور کا خیال رکھے

۱۔ جمعرات کو روانہ ہونا مستحب ہے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے روز حجة الوداع کے واسطے

روانہ ہوئے تھے۔ یا مہینہ کے پہلے یا پھر چلے۔ فتاویٰ مالکیہ

۲۔ وطن سے اس طرح رخصت ہو جس طرح سفر آخرت کے واسطے جاتے ہیں۔ فتاویٰ مالکیہ

۳۔ گھر سے رخصت ہوتے وقت بہتر ہے کہ سات ساکین کو کھانا کھلائے۔

۴۔ گھر سے نکلنے وقت دو گانہ پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ وَبِكَ اَوْجَعْتُ وَبِكَ اَحْتَضَمْتُ وَبِكَ اَتَمَّتْتُ اَنْتَ تَقِيُّ وَانْتَ رَاجِعٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَتَيْتُكَ بِمَا اَتَيْتُكَ بِهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِّنِّىْ عُمْرًا حَارًا وَرَدَّكَ اِلٰهَ عَمَلِكَ اَللّٰهُمَّ زَوَّدْنِىْ السَّعَادَةَ وَاعْزَازِىْ دُنُوِّىْ سَاوَدَ عَمَلِىْ اَيُّهَا اَيُّهَا اَوْجَعْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَغْصَةِ السَّعْرِ وَكَابِئَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالتَّحَوُّرِ لَقَدْ اَكُوْرُ دَسُوْرَ الْمُنْقَرِ فِيْ الدَّهْلِ وَالْمَالِ ۝

اے اللہ میں تیرے لئے جا ہوا۔ اور میں تیری طرف متوجہ ہوا۔ تیرے اچھے چکر کیا اور تیرے پر نکل گیا میں نے۔ اے اللہ تو میرا اعتماد ہے۔ اور تو میری امید ہے۔ کفایت کر مجھ کو جس شکل میں دلے اور جو شکل میں نہ ڈالے مجھ کو۔ اور جو چیز کہ تو زیادہ جانتے والا ہے مجھ پر غالب ہے۔ پناہ مانگنے والا تیرا۔ اور میں ہے کئی محمود سوائے تیرے اللہ تو شہرہ زنجیری اور خش سیکر گناہ۔ اور متوجہ کر مجھ کو طرف خیر کے۔ اور متوجہ ہوں میں۔ اے اللہ پناہ مانگتا ہوں تجھے سختی سزا اور بڑائی نوٹنے کی سے اور نقصان سے بعد زرا غما کی اور بڑائی نگر کی سے بچ اہل اور مال کے۔

۵۔ گھر کے دروازہ سے نکلے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ رُكَّعًا وَرُكُوعًا اِذَا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ تَقَعَّبِىْ بِمَا يُحِبُّ رُكُوعًا وَارْجِعْهُ لِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝

نکلتا ہوں میں سامنے نام اللہ کے ۴ ہمیں ہے ایگشت اور میں قوت گر اللہ میں۔ جو پڑھے اور منزلت دلا ہے۔ توکل کیا میں اللہ پر۔ اے اللہ تو توفیق دے مجھ کو واسطے اس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے قادر بجا مجھ کو شیطان مردود سے۔

اس کے بعد آیت الکرسی اور قل ہوا اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے۔ فتاویٰ طبریہ۔

۶۔ گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا پڑھے۔

۲۔ راستہ میں سواری اور کھانے میں کسی کی شرکت نہ کرے کیونکہ اس میں اکثر عجب گراں تر ہے۔

۳۔ کسی نیک آدمی کا ساتھ ہو جائے تو اچھا ہے اور بہتر ہے کہ جنبی شخص ہو نہ کہ زشت و دار۔ عالمگیری

۴۔ راستہ میں اتفاقاً اور پرہیزگاری اور تحمل اور بردباری کو کام میں لائے۔

۱۔ ایک بزرگ تو اس قدر اتفاقاً کو کام میں لائے کہ کوئی شخص ان کے پاس ایک خط لایا اور کہا کہ مکہ شریف پہنچ کر یہ خط فلاں شخص کو دیدیں۔ انہوں نے کہا نہیں گاؤ ادھٹ لائے سے دریافت کر لوں کہ آیا خط کا بوجھ بھی لاؤ سکتا ہوں کیونکہ وہ ایسا سب سے پہلے سارا بان کو دکھا چکے تھے۔

۵۔ راستہ میں کسی کو بُرا نہ کہے اگر کسی کے پاس سفر خرچ نہیں ہے۔ تب بھی اسکو کچھ نہ کہے۔

۶۔ کرایہ کی سواری میں یہ لحاظ رکھے کہ بوجھ کس قدر اٹھا سکتی ہے۔ اس سے زیادہ بوجھ نہ لاوے۔ فتح القدیر

۱۔ اگر کسی کی اپنی سواری ہو تو اسکو اسکی سمیٹی خوراک دے سکتی نہ کرے۔ عالمگیری

یاد رہے۔ جو شخص حج کو جائے اسکو چاہئے کہ پہلے حج کرے پھر مدینہ جائے اگر حج فرض ہو تو چاہئے کہ پہلے چلا جائے اور پھر حج کرے۔ حج فرض کی صورت میں بھی اگر پہلے مدینہ جائے اور پھر حج کرے تو جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

موقع



اب میقات پر پہنچے تو احرام باندھے



موقع

جب میقات پہنچے تو احرام باندھے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ میقات ہی احرام باندھے۔ اگر میقات سے بہت پہلے لگے ہوئے احرام باندھ کر چلے تو بعض علماء کے نزدیک افضل ہے۔ بلکہ حضرت علیؓ تو دُعا پڑھا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ الْمَسَافِرِ وَ عَلٰی سَائِرِ الْمَسَافِرِ وَ عَلٰی سَائِرِ الْمَسَافِرِ۔ احرام اس طرح باندھا جاتا ہے کہ نہاد ہو کر ایک چادر اور تھوپڑیں گردن و کمر پر لٹائی جاتی ہیں اور سر کو چھپاتے اور حج کی نیت کرے۔ اور ربیع بھرتی سنوں کے ہیں احرام بندھ گیا۔ مگر بجائے دیکھ کے اگر کسی قربانی کے جائز کو بطور ذمہ داری لے چلے تب بیک کی بھی ضرورت نہیں۔ یاد رہے کہ تہہ باندھ لینے اور چادر اور لٹائی لینے سے کوئی شخص محرم نہیں ہو سکتا۔ بینک کہ نیت عمرو باع و غیرہ کی دلیل میں نہ کرے۔ اہل مکہ جو وقت میزاب احرام باندھتے ہیں اس سے بھی مطلب ہے کہ وہ گھٹے فصل وغیرہ کے لباس احرام باندھ کر گئے ہیں اور وقت میزاب دو رکعت نماز پڑھ کے نیت احرام کی کرتے ہیں۔ اسی وقت سے احرام صحیح ہو جاتا ہے۔ عمرہ و حج و قریب و قرآن و حج کے واسطے احرام ایک ہی طریق پر باندھا جاتا ہے۔ بغیر احرام میقات سے لگ کر کہ شریف جائے پر ایک قربانی جزا میں دینی ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں بردایت ابن عباسؓ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص بغیر احرام کے میقات سے تجاوز نہ کرے۔ اولیٰ طرح طہرائی کی روایت میں آیا ہے کہ مکہ شریف کے چاروں طرف احرام باندھنے کے میقات مقرر کئے ہوئے ہیں ان کا مفصل ذکر فقہ ۴۸۸ میں ہے۔ احرام باندھنے کے واسطے کوئی خاص زمانہ یا وقت نہیں ہے۔ احرام اٹھنے کے نزدیک اگر کوئی شخص حج کے واسطے احرام باندھے تو ماہ کے حج سے پہلے ہی باندھ سکتا ہے۔ مگر نام شائع اس کی اجازت نہیں دیتے ان کے نزدیک حج کا احرام ماہ کے حج کے اندر ہی باندھنا چاہئے۔ ہاں احوال حج کی ادائیگی کے متعلق صحیح علماء متفق ہیں کہ ماہ کے حج میں ادا ہوئے چاہئیں۔ عمرو کے احرام کے واسطے کوئی وقت مقرر نہیں جس سے پہلے میں ادا ہو جائے احرام باندھے اور عمرو کرے مگر یہ صرف احرام یعنی احرام ادا نہیں کرتے۔ تنہ کے واسطے

جو عمرہ کا احرام باندھے اسکے واسطے بھی یہی حکم ہے کہ احرام باندھنے کے سبب سے پہلے باندھ سکتا ہے مگر افعال عمرہ اور حج کے ساتھ باج ہی میں ادا ہوئے جائیں۔ ان قرآن کے واسطے اگر عمرہ کرے تو وہ ادا ہائے حج سے پہلے کر سکتا ہے جدا کر کوئی شخص احرام باندھنے کے موقع پر بے ضرورت شلا پہنوش ہے تو اس کا ساتھی اس کی طرف سے احرام باندھ سکتا ہے اور بیک کہہ سکتا ہے۔ تلبیہ جو بھی چلے وہ خاص مفرد الفاظ میں کی جانی چاہئے ہاں اس میں کچھ بڑا دے تو مضاف نہیں کی ذرا نہ کرے صحاح ستہ میں مذکور ہے کہ حضرت عمرؓ تلبیہ کے الفاظ میں کچھ بڑا دیا کرتے تھے اور ابو داؤد کی ایک روایت میں یہ بھی لکھا ہے کہ لوگ بھی اکثر ان مفرد الفاظ میں بڑا دیا کرتے تھے۔ مگر کسی شخص نے ان الفاظ میں کسی بھی نہیں کی تلبیہ ایسی ہے جیسے ہند میں بکیر چٹا چٹا بھانا زمین پر حالت کی تبدیلی پر اللہ اکبر کہا جاتا ہے اسی طرح حالت احرام میں ادنیٰ جگہ پر پہنچے بھی بکیر تلبیہ پر سواصل کو آنا دیکھ کر مسجھ ہوئے چند نیاز کے بعد عرض جہاں تک ممکن ہو تا ہے ہر حالت کی تبدیلی پر بیک ہی کہانی ہے۔ تلبیہ ارکان حج با عمرہ میں اکثر کہتے رہتے ہیں۔ مگر حج میں تو عید کے روز جو عمرہ مقبہ کی رمی شروع کرنے ہی موقوف کر دیتے ہیں۔ تو عمرہ میں جب طواف عمرہ شروع کریں جب موقوف کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسا کرتے ہیں کہ حالت احرام میں دوسرے عمرہ باج کے احرام کی نیت کر لیتے ہیں۔ بعض موقع پر عازمہ بعض پر نامائز۔ دیکھو فقہ ۱۹۱۔ جب احرام باندھ جائے تو ممنوعات احرام سے بڑھ کر ناجائز ہے۔ دیکھو فقہ ۱۹۱۔ احرام باندھنے کے بعد اگر کسی چیز سے حج نہ کر کا تو عمرہ کر کا احرام کھو دیکھو فقہ ۱۰۰ سے ۱۰۱۔

۲۵۔ میقات و احرام و افاتی۔ میقاتی و کی کے معنی و مطلب

۱۔ موافقت (واحد میقات) ان مقامات کو کہتے ہیں جہاں سے مکہ تشریف میں جانے کے واسطے احرام باندھتے ہیں۔ ہدایہ۔ کفایہ۔ یعنی شرح کنز

۲۔ احرام کے معنی حرام کر دینا۔ چونکہ حج کرنے والے پر کئی چیزیں حرام کی گئی ہیں۔ لہذا اس اظہار کے واسطے کہ اس وقت سے یہ چیزیں حرام کی گئی ہیں ایک لباس جو صرف ایک چادر اور تہم ہوتا ہے بریت حج باندھا جاتا ہے جس کو احرام کہتے ہیں۔

۱۔ یاد رہے کہ احرام کامل اس وقت سے شروع ہوتا ہے جس وقت احرام کا لباس پہننے کے بعد حج کی نیت کی جائے اور بیک ہی جائے۔ ورنہ صرف احرام کا لباس پہننے پھرے سے کوئی شخص عمرہ نہیں ہو سکتا۔ م

۳۔ افاتی وہ شخص ہے جو میقات کے باہر رہتا ہو۔ مثلاً اہل کوفہ۔ بصیرہ وغیرہ وغیرہ۔ ہدایہ و کفایہ یعنی شرح کنز

۴۔ میقاتی وہ شخص ہے جو میقات کے حدود کے اندر رہتا ہو۔ یا خاص میقات پر رہتا ہو۔ (مرد و عورت کے واسطے دیکھو فقہ ۱۹۱) ۵۔ کئی وہ شخص ہے جو مکہ میں سکونت رکھتا ہو۔

۱۔ حج کی اخراجات کے واسطے وہ شخص بھی کی کہلاتا ہے جو مکہ معظمہ میں پہنچ کر احرام کھولے۔ اگرچہ اقامت کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

ج۔ وہ لوگ جو میقات کے حدود کے اندر رہتے ہیں وہی اہل مکہ کے حکم میں ہیں۔

۲۶۔ میقات پر احرام باندھنا یا اس سے پہلے

۱۔ تمکے احرام باندھ کر حلال افضل ہے۔ (ادخل پیچھے) میقات کے اگر احرام باندھ لے تو درست ہے۔ یہ قول علی وابن مسعود کا ہے۔ ہا یہ دلیل نکل۔ کلام مجید میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَأَمَّا حَجُّ الْاَعْمَرَاءِ وَاللَّهْمَا۔ اور اتمام سے بھی مطلب ہے کہ اپنے تمکے احرام باندھ کر چلے رہے تھے ہی اگر کان حج شروع کئے جائیں۔) اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں انسان کو مشقت زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔ اور غاند کعبہ کی تعلیم زیادہ ہے کہ غاند کعبہ کی غفلت کے خیال سے پہلے ہی سے احرام باندھ لیا ہے۔ یعنی شرح کنز و ہدایہ۔ ماکم نے باب تفسیر میں مستدرک روایت کیا ہے کہ کسی نے حضرت علی سے دائرہ الحج والعمرة کا لٹھا کا مطلب دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اتمام حج و عمرہ یہ ہے کہ باندھ تو احرام اپنے تمکے۔ یہ حدیث مرفوعہ ابو ہریرہ سے مروی ہے۔ اور ضعیف ہے۔

۲۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا افضل نہیں ہے الا اگر ممنوعات احرام سے بچ سکے تو افضل ہے۔ ورنہ میقات تک احرام باندھنے میں تاخیر کرے (نزد امام اعظم ایک روایت) جو ہرۃ النیرہ و ہدایہ۔

۱۔ اگر تہنق اور تارنق اپنے تمکے یا اوکھیں سے احرام باندھے تو درست ہے۔ کیونکہ میقات سے احرام باندھنا عمرہ اور تہنق کے واسطے شرط نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

۳۔ میقات اس واسطے مقرر کئے گئے ہیں کہ اس سے آگے احرام میں تاخیر کرنا منع ہے۔

۱۔ دلیل کے واسطے دیکھو حدیث فقرہ ۲۹)

۲۷۔ میقات بغیر احرام باندھے مکہ شریف جانا

دقیقہ احرام کے تشریف تک چلائے تو ایک قرآنی دینی ہوگی اور ایک حج یا عمرہ کا ہوگا

۱۔ شخص (آفاق) مکہ شریف میں داخل ہونا چاہے حج کو جاتا ہو یا کسی اور غرض کے واسطے واجب ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر جائے اور اس حرام سے ایک حج یا ایک عمرہ کرے یا وہ حج یا عمرہ کرے جو اسکے ذمے ہے۔ (نزد علماء منصفین) فتاویٰ عالمگیری۔ ہدایہ

دلیل۔ ۱۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص میقات سے آگے نہ بڑھے مگر کہ وہ محرم ہو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ احرام کعبہ شریف کی تنظیم کی غرض سے باندھا جاتا ہے۔ عمرہ یا حج کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ ہدایہ

دلیل۔ ۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے۔ یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما علیہ وسلم قال لا یحج الا من اذنوا واذنوا باحرامہ۔ (نہ تجاؤز کرے میقات سے گستاخہ احرام کے) اور ایسا بھی طبرانی کی روایت میں ہے ہمسند امام شافعی میں ہے کہ واپس کر دیتے تھے ابن عباس اس شخص کو جو بغیر احرام میقات گذر کر جاتا تھا۔ اسحاق بن راہویہ نے اپنے مسند میں اس طرح لکھا ہے۔ کہا ابن عباس

نے کہ جب کوئی شخص میقات سے آگے بڑھے اور احرام نہ باندھے یہاں تک کہ داخل ہو جائے مکہ میں تو چاہے کہ میقات پر واپس آئے اور احرام باندھے اور اگر میقات پر واپس نہ جاسکے تو چاہے کہ وہیں احرام باندھے اور اس کے بدلے ایک قرآنی کرے۔

تسبیح۔ اگر شخص نے اسی سال حج یا عمرہ کیا تو وہ حج یا عمرہ جو اسکے ذریعہ بغیر احرام مکہ آئے کے لازم ہو گیا تھا وہ اس میں شمار ہوجائے گا۔

دوسرا حج یا عمرہ ملجودہ کرنا ہوگا۔ (اگر حج یا عمرہ دوسرے سال کیا تو جزا کا حج یا عمرہ ملجودہ دینا ہوگا) محیط۔ باب المیقات

۳۔ حادثۃ الوقت بغیر احرام ہونے کی کتب میں لکھا ہے اس سے مطلب نہیں ہے کہ بغیر احرام کے اگر میقات سے گزر جائے تو قرآنی ہوگی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ ہنہ لکھا ہے کہ میقات پر سے بغیر احرام کے گزر کر مکہ شریف پہنچنا یا مکہ شریف پہنچ کر عیش غنی نہ ہو۔ اگر صرف میقات پر سے گزر کر کسی اور جگہ شغل میں گیا اور اس میں کوئی وجہ حرج نہیں دینی ہوگی۔

۱۔ المضافی کے نزدیک اگر اتفاقی۔ اے حج یا عمرہ کی احکام کے واسطے کہ جاتا ہوا سکونت پر احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔
 ۲۔ مگر بغیر احرام کے شریف پہنچ گیا ہے اور وہاں احرام باندھا تو ایک حج یا ایک عمرہ بھی کرے اور ایک قربانی بھی دے کہ اس سے مناسقات ترک کیا ہے اور بغیر احرام اندر آ گیا ہے۔ یہ قربانی اس کے ذمہ اس وقت نہیں رہی جبکہ وہ مناسقات پر واپس آجائے رشتہ طیکہ حج کا کوئی صل نہ کیا ہو اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے یا اگر وقت تنگ ہے اور حج نیت ہو تو فحشہ تو یہاں ہی باوجود جب بھی قربانی اسکے ذمہ نہیں رہی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

فتویٰ بیج۔ ۱۔ اگر مناسقات تک واپس آیا اور احرام نہیں باندھے ہوئے تھا اور پھر مناسقات سے احرام باندھا۔ تو قربانی اس کے ذمہ نہیں رہی۔
 اور اگر مناسقات تک واپس میں صاحب احرام تھا اور ایک کہہ چکا تھا تو قربانی اسکے ذمہ نہیں رہی۔ بقول امام ابوحنیفہ۔ ۱۰ و صاحبین کے نزدیک ایک کچھ قربانی اسکے ذمہ نہیں رہی۔ فتاویٰ عالمگیری

ب۔ اگر بغیر احرام باندھے کسی مرتبہ کہ شریف کیا تو ہر مرتبہ کے واسطے ایک عمرہ یا ایک حج کرے اور ایک قربانی بھی کرے کہ بغیر احرام کی مرتبہ اندر آ گیا ہے۔ ہاں اگر اسی سال مناسقات جا کر احرام باندھ کر اس نے کسی قسم کا حج یا عمرہ کر لیا تو آخر مرتبہ کی جزا کا حج یا عمرہ اور قربانی اسکے ذمہ نہیں رہی۔ اور اس سے پہلی مرتبہ کی اسپر باقی رہی۔ شرح طحاوی باب الحج والعمرة۔
 ج۔ اگر بغیر احرام مکہ چلا گیا اور پھر عمرہ یا حج کا احرام باندھ کر عمرہ یا حج کیا اور وہ ناسد ہو گیا یا فوت ہو گیا اور اس کی تضاک مناسقات احرام باندھ کر نیت مناسقات سے بغیر احرام گزرے کی وجہ سے واجب تھی وہ اس کے ذمہ سے جاتی رہی۔ (برخلاف امام زہری۔ ہدایہ و فتاویٰ عالمگیری)

د۔ اگر بغیر احرام مکہ چلا گیا۔ اور پہلے عمرہ کا احرام باندھا اور پھر حج کا یا قرآن کا احرام باندھا۔ تو اتھمنا اسپر ایک قربانی واجب ہوگی اور اگر پہلے حج کا احرام باندھا اور پھر عمرہ کا احرام (حرم سے) باندھا تو دو قربانیاں واجب ہونگی ایک اس وجہ سے کہ مناسقات سے حج کا احرام نہ باندھا دوسری اس وجہ سے کہ عمرہ کا احرام حرم کے باہر نہ جا کر باندھا۔ فتاویٰ عالمگیری۔
 س۔ اگر بغیر احرام بلستان بنی عامر (یعنی حدود مل) میں چلا گیا تو اس کو کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری (ملاحظہ)

۳۔ جو شخص اہل مناسقات یا اہل مل کہ شریف میں داخل ہونا چاہے (اگر حج کی غرض سے نہ ہو) اس کو احرام باندھنا ضرور نہیں۔ ہدایہ۔ شرح و فتاویٰ۔
 وجہ۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو بارہا کہ شریف آنا جانا پڑتا ہے۔ اور ہر دفعہ احرام باندھنا وقت سے غالی نہیں۔ ہاں اگر حج کی غرض سے اندر جانا چاہیں تب احرام باندھیں۔ ہدایہ۔

۱۔ اگر اتفاقی کسی ضرورت کی وجہ سے بلستان بنی عامر میں گیا پھر کہیں جانیگا ارادہ کیا تو بغیر احرام جاسکتا ہے کیونکہ بلستان بنی عامر کوئی واجب تعظیم مکہ نہیں ہے کہ وہاں احرام باندھ کر جائے۔ اور جب یہاں بغیر احرام پہنچ گیا اور وہاں کے لوگوں میں مل گیا تو وہ ان ہی صبا ہو گیا اور حدود مناسقات میں جو لوگ رہتے ہیں ان کو جائز ہے کہ مکہ میں بغیر احرام جائیں تو اس شخص کے واسطے بھی جائز ہے۔ ہدایہ۔

ب۔ اگر مل کا رہنے والا مل سے احرام باندھ کر سیدہ اغوات جائے اور قوف کرے تو جائز ہے اور اسکو کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔
 ۳۔ جو شخص اہل مل کہ اگر مل میں جائے اور پھر واپس آئے (اگر حج کی غرض سے نہ ہو) تو اسکو احرام باندھنا ضرور نہیں۔ ہدایہ۔ عالمگیری۔

۱۔ اگر حج کی غرض سے کہ شریف میں داخل ہو تو احرام باندھے۔ ہدایہ
 ب۔ اگر اتفاقی مل میں جا کر رہے یا قیام کرے تو اسکے واسطے بھی حکم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۰ بلستان بنی عامر ایک مقام ہے جو مناسقات کے اندر ہے اور حدود مل سے باہر ہے۔ یعنی مل میں داخل ہے۔

حج۔ کسی اگر حج کے ارادہ سے صل میں آیا اور احرام باندھا اور سیدہ عافات باہر ہی باہر چلا گیا تو اس پر قربانی واجب ہوگی۔ کیونکہ اس کا میقات حرم ہے اور وہ اس سے بغیر احرام گذر گیا ہے۔ ہاں اگر وقوف عرفات سے پہلے حرم کے اندر واپس آ گیا اور سیدہ عافات ہوا یا تو قربانی اس کے ذمہ نہ رہی۔ اگر لڑکی کہتا ہوا نہ آیا تو آدم ابوہنۃ کے نزدیک قربانی اس کے ذمہ نہ رہی۔ خلاف صاحبین۔ ہدایہ۔ عالمگیری۔

د۔ کسی اگر کسی کام کے واسطے صل میں آیا اور احرام باندھا اور سیدہ عافات باہر ہی باہر چلا گیا تو اس پر حرام واجب ہوگی۔ عالمگیری۔

س۔ متنع عمو سے فائز ہوا (ثواب یہ کسی کے حکم میں ہے) اور صل میں آیا اور حج کا احرام باندھا اور عرفات میں وقوف کیا تو اس پر قربانی واجب ہوگی لیکن صاحبین کے نزدیک اگر وہ حالت احرام میں حرم کو واپس آیا اور امام اعظم کے نزدیک بیک کہتا ہوا واپس آیا تو قربانی اس کے ذمہ نہیں رہی۔ اگر حرام واپس آ کر اس سے پھر احرام باندھا تو بالاتفاق قربانی اس کے ذمہ نہیں رہے گی۔ غایتہ السرجی شرح ہدایہ۔

۴۔ نابالغ یا غلام یا کافر اگر سقاقت بغیر حرام کتب شریف چلا جائے تو اس پر کچھ جبرال لازم نہیں۔ نادہی کا مضمی خاں۔

۱۔ اگر یہ ثابت ہو کہ بعد میں باطن ہو گیا یعنی اگر اس کو استقامت ہو، تب بھی اس کے ذریعہ حرام لازم نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔
 ۲۔ اگر اس غلام کو مال کے بعد میں احرام باندھنے کی اجازت دی اور اس نے احرام باندھا تو بیعت کا بغیر احرام گزرنے کی قربانی سپرد وقت واجب ہوگی جب وہ آزاد ہو جائیگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔
 ۳۔ اگر یہ کافر بعد میں مسلمان ہو گیا تو اس کے ذریعہ حرام لازم نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۵۔ اگر ایک میتقات بغیر حرام گذر کردہ میتقات پر چلا جائے اور وہاں سے احرام باندھے تو جائز ہے لیکن پہلے ہی میتقات باندھنا افضل ہے۔ - عالمگیری۔

یہ روایت صرف اُن لوگوں کے واسطے ہے جو اہل مدینہ نہیں ہیں کیونکہ اہل مدینہ کو اپنے بیعت سے خصوصیت زیادہ ہے۔ - سراج الوہاج۔

تشریح۔ مطلب یہ ہے کہ اہل مدینہ اگر دوا الخلیفہ سے گذر کر کسی اور بیعت یا عہد یا پیمانہ چاہے تو اسکو اجازت نہیں ہے۔

۲۸۔ میقات احرام (مواقت مکانیہ احرام) (مقامات احرام کے واسطے دیکھو نکتہ فقرہ ۲۹)

حدیث - عن ابن عباس وثبت أهل المدينة د الحليفة وأهل الشام المحقة وأهل نجد ثمرن
وأهل اليمن أعلم هـ هـ ولئن ألقى عليهن من غير أهل هن لئن كان يرسل الحج والعمرة رواه البخاري ومسلم

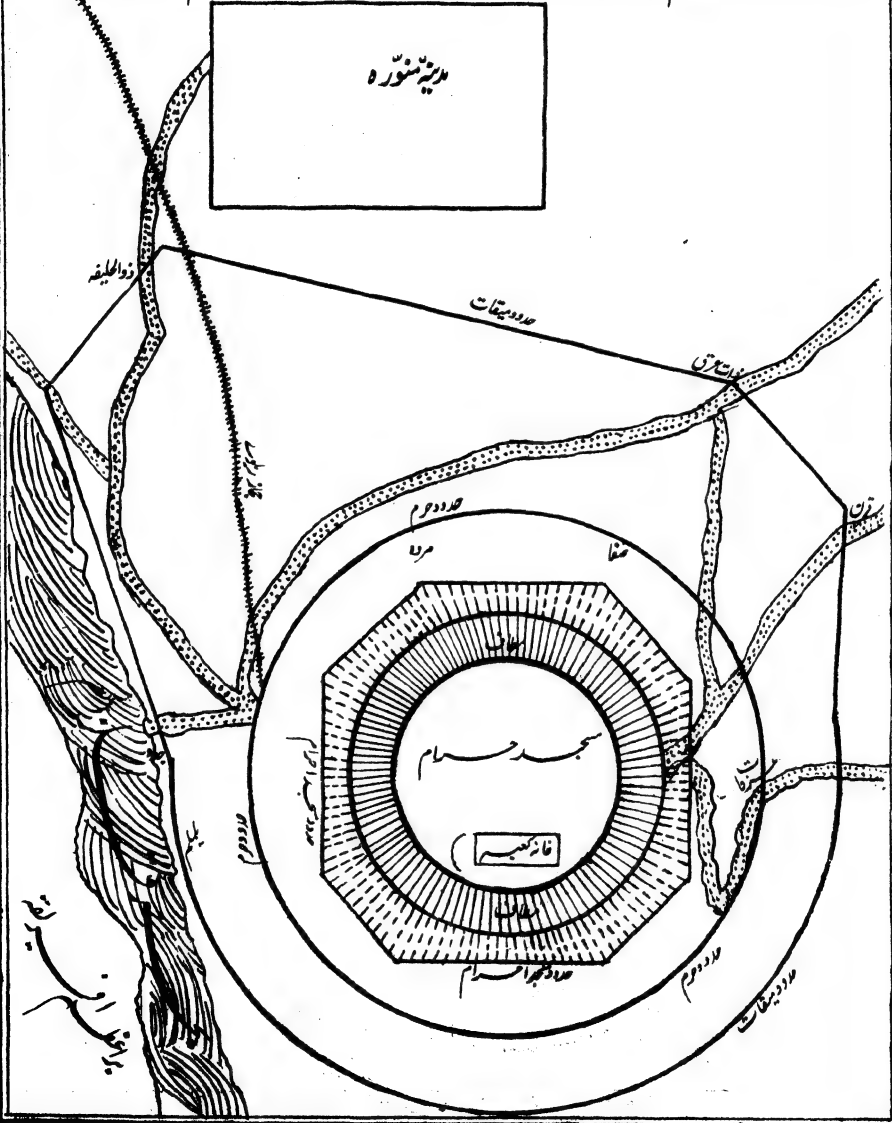
ترجمہ۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ مقرر کے بیقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے واسطے ذوالحجۃ اور اہل شام کے واسطے جعظہ اور اہل نجد کے واسطے قرن اول ہل بن کے واسطے یلم، ادیرہ مقام ان لوگوں کے واسطے ہی جو ان کے پاس آئیں اور ان لوگوں میں سے ہو ورنہ جو ارادہ کرے حج اور عمرہ کا اس حوث کاجراح کیا نہ نماز اور ابو داؤد نے۔ ابو داؤد نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ مقرر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیقات واسطے اہل عراق کے ذات عرف، اگر طیس حدیث کی اسناد میں ابلیغ بن حمید ہے کہ احمد بن فضل اسکے منکر تھے تو کلکلا عبدالرزاق نے مالک سے انہوں نے نزع سے انہوں نے ابن عمر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیقات مقرر کیا واسطے اہل عراق کے ذات عرف۔ اس طرح یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۷ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ یہ ۲۷ میل ہے۔ ذوالحلیفہ کو عوام آ بار علی کہتے تھے۔ یعنی شریعہ کنفر۔ ایک روایت کے بموجب مکہ مکرمہ سے ۲۷ میل ہے۔

۲۹ - نقشہ حدود و میقات و حرم

۱۔ اس نقشہ میں میقات کے تمام مقامات دکھائے گئے ہیں کہ مکہ تشریف لے جاتے ہوئے وہاں سے بغیر احرام لگے بڑھنا منع ہے۔

مدینہ منورہ



۱۔ مدینہ کی طرف آئیواوں کے واسطے — ذوالحلیفہ — { یہ مقام اکثر شریفیت ۱۹۸ میل ہے اور مدینہ شریف سے ۶ میل — یعنی شرح کنز

۲۔ عراق کی طرف آئیواوں کی واسطے — ذات عرق — { ۱۔ یہ وہ جگہ ہے جو درمیان بغداد و تہران واقع ہے — یعنی شرح کنز
ب۔ یہ مقام کہ خطہ سے تین روز کی مسافت پر ہے

۳۔ شام و مصر و ممالک وسطیٰ آئیواوں کے واسطے — محفہ — { ۱۔ یہ مقام کہ خطہ سے ۵۰ میل ہے ۲۔ اب جغہ ویران ہو گیا ہے تو اس کے قریب
ایک مقام راجع ہے وہاں سے احرام باندھتے ہیں — یعنی شرح کنز

۴۔ نجد کی طرف آئیواوں کے واسطے — قرن — { ۱۔ کہ شریف سے ۵۰ میل ہے — یہ ایک پہاڑ ہے غنائت کے پاس پہلے مکہ و منزل
رجا ہے یعنی شرح کنز — یہ ایک گول پہاڑ ہے سفید رنگ کا۔

۵۔ سین اور تہران و ہندوستانی طرف آئیواوں کے واسطے — یسلم — { ۱۔ کہ شریف سے ۳۲ میل ہے۔ اب اس کو سعودیہ کہتے ہیں (یہ ایک چوڑا سا پہاڑ
ہے) یہاں سے کہ شریف و منزل ہے — یعنی شرح کنز

۶۔ بے راستہ آئیواوں کے واسطے — دو مقامات — { ۱۔ سیدہ معلوم کے بیچ میں احرام باندھنا چاہئے۔ ۲۔ جو لوگ سند کے راستہ آئیں
تو یہ کسی بیقات کے مقابل آئیں تو احرام باندھیں۔ فتاویٰ عالمگیری

۷۔ اس طرف آئیواوں کے واسطے جو ہر تہا نہیں — مکہ و منظر — { ۱۔ اگر کسی شخص کو مکہ سے دو منزل و اس کے بعد احرام باندھنا چاہئے۔
یعنی جسے شخص کو مکہ سے دو منزل و اس کے بعد احرام باندھنا چاہئے۔ عالمگیری۔

۸۔ اہل اہل بیقات کے واسطے — کل زمین مل — { ۱۔ زمین مل وہ زمین ہے کہ احرام اور بیقات کے بیچ میں واقع — ہذا کہیں بھی احرام
باندھے۔ چاہے اپنے گھر پر باندھے۔ ہدایہ۔ دیکھو فقہ ۴۱۔ حج

۹۔ اہل مکہ کی واسطے وجہ احرام و رکاز باندھنا چاہی کل زمین مل — { ۱۔ اگر احرام باندھنے میں تاخیر کرے تو جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری
۲۔ اگر زمین مل میں جہاں چاہے احرام باندھ سکے تاہم زمین مل حرام
باندھنا بہتر ہے۔ خصوصاً مسجد عائشہ میں دلیل — پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

نے عائشہ کے مکان کو حکم دیا تھا کہ حضرت عائشہ کو تعلیم لیا جس کو زمین مل ایک
موقع ہے اور وہاں سے وہ عمرہ کا احرام باندھیں۔ ہدایہ۔ کفایہ۔

۱۰۔ اہل مکہ کی واسطے وجہ احرام و رکاز باندھنا چاہی کل زمین مل — { ۱۔ حج عرفات میں دیکھا جاتا کہ زمین مل ملے تو حرم کو ملے گا عرفہ صحت
کی لیکن جو مکہ واسطے اگر وہاں ہی حرام باندھ کر اہل اہل مکہ کوئی سفر نہ تھا لہذا اہل
احرام باندھنا سفر کرنا کہ مکہ کو ملے لیکن جو تعلیم علی کا اہل اہل مکہ باندھنا ان جہاں کی بات

۱۱۔ اہل مکہ کی واسطے وجہ احرام و رکاز باندھنا چاہی کل زمین مل — { ۱۔ اگر کوئی زمین مل احرام باندھ سکے لیکن جو حرام میں احرام باندھنا بہتر ہو چنانچہ
نیچے۔ ہدایہ۔ دلیل — وجہ یہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو حکم دیا تھا کہ وسط مکہ
سے احرام باندھو۔ ہدایہ و کفایہ

۱۲۔ اوقات احرام (بیقات و مانعہ احرام)

۱۔ حج کا احرام ماہ کے حج پہلے باندھا جاسکتا ہے اور ماہِ مکرم، لیکن ماہِ شافعی کے نزدیک ماہِ حج ہی میں باندھنا چاہئے۔ دیکھو فقہ ۱۵

۲۔ تیغ و رزان کے احرام باندھنے کے وقت کے متعلق دیکھو فقہ ۱۵۔

۳۔ جغہ سے مکہ منزل پر ہے ۵۰ میل و حرم کے متعلق دیکھو فقہ ۴۱۔

۲۔ عمرہ کا احرام تمام سال میں کسی وقت باندھا جاسکتا ہے لیکن یوم عرفہ۔ یوم عیدضحیٰ اور ایام تشریق میں باندھنا مکروہ ہے۔
 ۳۔ دن یا رات میں کسی وقت احرام باندھنے میں مانعت نہیں ہے۔ اوقات احرام کے متعلق ایک جگہ یہ آیا ہے۔ وَذَاكَ اَقْدَرُ اِلَیْهَا مِنْ جَمِیعِ اَلْاَشْیَاءِ یَتَعَقَّدُ وَجْهًا لَا یَنْتَظِرُ شَرْطًا۔ یعنی کبھی نہ انتظار کرنا چاہیے کہ کون سا وقت احرام باندھنے کے لئے بہتر ہے۔ اور اگر احرام باندھنے کے لئے کسی وقت میں مانعت ہو تو اس وقت احرام باندھنا مکروہ ہے۔ لیکن مکروہ ہے۔ پھر بھی یہ جائز نہیں ہے کہ افعال حج سے پہلے باندھا جائے تو صحیح ہے اور جائز ہے کیونکہ احرام شرط ہے۔ لیکن مکروہ ہے۔ پھر بھی یہ جائز نہیں ہے کہ افعال حج سے پہلے باندھا جائے یا کسی کچھ ہی ماہ کے حج سے پہلے اور مکہ کے احرام باندھنے کا وقت کل سال میں کبھی بھی مکروہ قرار دیا گیا ہے اور ایام تشریق میں شلاطین یا کسی کچھ ہی ماہ کے حج سے پہلے اور مکہ کے احرام باندھنے کا وقت کل سال میں کبھی بھی مکروہ قرار دیا گیا ہے اور ایام تشریق میں

۳۱۔ احرام کا لباس

۱۔ احرام کے دو کپڑے پہنے تیار ایک تہجد چنیچے کے بدن پر باندھا جاتا ہے۔ دوسری چادر جو اوپر کے بدن پر باندھی جاتی ہے۔ ہدایہ۔ کفایہ۔

دلیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام میں یہی دو کپڑے پہنے ہیں اور دوسرے یہ کہ پہلے پہنے کپڑے احرام کے واسطے منع ہیں۔ ہدایہ۔ کفایہ۔

تشریح۔ چادر اتنی لمبی ہونی چاہئے کہ اگر اوٹھنے کی جگہ کے نیچے سے نکال کر ایسے ہاتھ کے کندھے پر ڈالی جائے تو پیچھے ٹھکی رہے اور تہجد تیار ہونا چاہئے کہ اچھے طور پر باندھ سکے اور نئے کپڑے میں سادہ اگر چادر کے دونوں سرے تہذیب گھاسے تو مضائقہ نہیں۔ از دفتار و کفایہ و فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ احرام کے کپڑے نئے ہونے یا استعمال پاک ہوں۔ لیکن نئے بہتر ہیں کہ ان میں یا کی زیادہ خیال کی گئی ہے۔ ہدایہ۔ کفایہ۔

ب۔ ان کپڑوں کا کوئی رنگ مقرر نہیں اکثر سفید کپڑے کا احرام باندھتے ہیں۔ بہتر ہے کہ احرام کے کپڑے سفید ہوں۔ ورنہ غلامی۔

ج۔ اگر جامے دو کپڑوں کے ایک ہی سے چادر و تہجد کا کام لیا جائے جس سے شرعاً ڈھک جائے تو درست ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

د۔ اگر چادر کو کٹے یا سوئی سے انکا دسے یا چادر و تہجد کو دوری سے باندھے تو برا ہے۔ مگر کچھ جزا نہیں دی جائیگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

س۔ احرام کے کپڑوں میں ایسی خوشبو نہ لگائے کہ احرام کے بعد تک اس کا اثر باقی رہے۔ بالاتفاق جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔

س۔ بچوں کو احرام کس طرح باندھتے ہیں۔ دیکھو فقرو۔ ۱۳۵

۲۔ عورتوں کا احرام ان کے سلع پہنے کپڑے میں۔ اور عورت احرام میں سر وٹھکانے اور منہ کھلا رکھے۔ ہدایہ۔ کفایہ۔

دلیل۔ عورتوں کو سلع پہنے کپڑے پہنے اس وجہ سے جائز نہیں ہیں کہ بغیر سلع پہنے کپڑے پہنے میں ان کی بے پردگی ہوتی ہے۔ ہدایہ۔ کفایہ۔

۱۔ عورتوں کو سلا جا کپڑے (جیسے کرتہ، قمیض، دودھیہ، موزے، دستلے، ریشمی کپڑا) اور لہجہ پہننے کا مضائقہ نہیں۔ عالمگیری۔

ب۔ عورتوں کے احرام کے متعلق دیکھو فقرو۔ ۱۳۶ سے ۱۴۱ تک

ج۔ لیکن کپڑا اگر عورت ان یا کسی قسم کے رنگ سے رنگا ہوا تھا اور دھل چکا ہے اور اس کی خوشبو

نکل گئی ہے تو عورت پہن سکتی ہے۔ کفایہ

د۔ عورت کو حالت احرام میں سونائے رکھنا چاہئے اور چہرہ کھلا رکھنا چاہئے۔ دیکھو فقرو۔ ۳۳ مسئلہ ۲۔

۳۲۔ احرام کی تیاری

۱۔ کے بال منڈوائے یا کتروائے اگر ضرورت ہو اسی طرح حسب ضرورت اپنی خانگی ضروریات سے بھی فارغ ہوئے۔ درمختار

- ۱۔ اگر ضرورت ہو تو ناخن کتروائے اور زیر ناث اور بغل کے بال دور کرے۔ اور پس کاٹے۔ یعنی شرح کنفر
- ب۔ ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بالوں کو نہ منڈوائے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں منڈوائے تھے۔ اور اکثر صحابہ نے بھی نہیں منڈوائے تھے سوائے حضرت علی کے۔
- ج۔ اگر کسی کو سر منڈوائے کی عادت تھی تو منڈوائے ورنہ بالوں کو خطمی اور شان وغیرہ سے خوب دھو کر صاف کرے اور کٹی کرے درست کرے۔ فناوی عالمگیری۔
- د۔ سر کے بال منڈوائے وقت شاید کسی کو یہ خیال ہو کہ اگر احرام سے خارج ہوتے وقت تک سر پر بال نہ نکلے تو پھر سر کس طرح منڈیگا۔ دیکھو فقرہ - ۱۰۲۔

۲۔ اسکے بعد غسل کرے تو افضل ہے ورنہ وضو کرے۔ ہدایہ یعنی شرح کنفر

- ۱۔ غسل کیا اصول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے لئے۔ روایت کیا اس کو خدیجی نے زید بن ثابت سے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور غریبے۔ روایت کیا حاکم نے ابن عباس سے کہ غسل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوفے پہنئے اور جب ذوالحلیفہ میں تشریف لائے تو دو رکعت نماز پڑھی اور اس کے بعد اونٹ پر سوار ہوئے۔ جب سوار ہو چکے تو بیچ کے لئے احرام باندھا۔ حاکم نے کہا یہ صحیح الاسناد ہے۔
- ب۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کے واسطے غسل کیا یا نہ غسل فرمایا ہے۔ ہدایہ۔
- ج۔ اس غسل میں نیت احرام کی کرے۔
- د۔ اگر کوئی نذر ہو تو تیسرے کرے۔ درمختار
- س۔ یہ غسل نفاذ تہیہ کے واسطے ہے۔ لہذا غافل کو بھی حالت حیض غسل کرنا چاہئے لیکن یہ عمل اسکے غسل فرض کا بدلہ نہیں ہو سکتا۔ ہدایہ یعنی شرح کنفر
- س۔ غسل کے بدلے دھو لیا جاسکتا ہے جیسا کہ نماز جو کہ واسطے ہوتا ہے لیکن غسل بہتر ہے کیونکہ اس سے پاکی زیادہ بہتر طور پر حاصل ہوتی ہے۔ ہدایہ
- ص۔ اگر کوئی خوشبودار مصالح ملے نہ ہوں تو مضاف نہیں مگر شرط یہ ہے کہ یہ مصالح ایسا ہو کہ بعد غسل اسکا اثر باقی نہ رہے۔ ہدایہ
- (۱) اگر خرفہ غسل باقی رہے تو تمام محرم کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور امام مالک اور امام شافعی بھی اسی پیشینہ میں کیونکہ پھر یہ ہوتا ہے کہ محرم خوشبو سے ناکہ لگاتا ہے اور خوشبو کا استعمال بلکہ خوشبو سے ناکہ لگاتا حالت احرام میں جائز نہیں اور اگر کسی مصیبت سے فرما کہ حضرت عائشہ نے کہ کہ نہ انت اظہر من الشمس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینہا کھڑا اور باطنہا اچھلے ردا اور انجاری و سلم۔ اور بعد احرام کے خوشبو کا اثر پانی مبارک پر باقی رہتا تھا۔ ہدایہ
- تشریح ہے۔ ۱۔ احرام کے بعد خوشبو لگانا نسی ہے (دیکھو فقرہ ۲۰) لیکن اگر خوشبودار مصالح سے بدن دھوا گیا اور خوب اچھی طرح صاف کر لیا گیا تو غاصبہ کہ مصالح بدن کے اوپر لگا تو یہ ہی نہیں لیا بدن میں پیوست ہو کر جز بدن ہو گیا اب اگر بعد میں بھوٹ خوشبو غسل آئے تو کچھ مضاف نہیں۔ ہدایہ

و ادھر سے کس کی مثال سے ہونے کی خبر سے نہیں دیا گئی کہ اگر سلا ہو کر پڑا اور بعد اہرام کے
خیال آیا کہ سلا ہو کر پڑا اور پھر اس کے واسطے یہ حکم نہیں ہے جو خوشبودار مصالحہ کے متعلق ذکر ہوا۔ - نایہ شریعہ ہایہ
فتنی مجھ ۲۰۔ اصل بات یہ ہے کہ جو خوشبودار اہرام سے پہلے استعمال کیا جائے درحالیہ بدن خوب لکھنا کر لیا جائے
تو اگر عین پیوستہ شدہ خوشبودار پٹکلے تو مصالحہ نہیں۔ - ۱۰۱۔

۳۳۔ اہرام باندھنا (اہرام تارنا)

۱۔ غسل سے فارغ ہو کر اہرام باندھنے یعنی اہرام کے دونوں کپڑے تہمدا اور چادر (دیکھو فقرہ ۳۱) باندھ کر
دو گانہ نماز پڑھتے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ایسا ہی کیا ہے۔ - ہدایہ مبنی شریعت سنہ

۴۔ اسکے متعلق حدیث اور مذکور ہوئی۔ ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے دو کھنڈ ذوالحلیفہ میں
وقت اہرام کے۔ - رواہ مسلم۔ اسی طرح ابوداؤد اور حاکم نے بروایت ابن عباس یہی لکھا ہے۔

ج۔ اس نماز کو وقت کر دہاؤ کہ نہ پڑھے اور اگر نماز فرض کا وقت ہے اور وہ پڑھ لیا تو اس کے قائم مقام ہوگی۔ عالمگیری کو سنہ
ج۔ اگر اول رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور قل یا ایہا الذین آمنوا اور دوسری میں سورہ فاتحہ قل یا ایہا الذین آمنوا
تبرکوا بفضل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھے تو اچھا ہے۔ - فتاویٰ عالمگیری۔

د۔ اکثر علماء اول رکعت میں سورہ فاتحہ اور طہا اہل الکافرون اور قل یا ایہا الذین آمنوا اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الذین آمنوا
لکھتے ہیں اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الذین آمنوا اور دوسری میں سورہ فاتحہ اور قل یا ایہا الذین آمنوا
دہی نماز میں امرنا رشتہ پڑھتے ہیں۔

س۔ اہرام کا لباس عورت کے واسطے کیا ہے۔ دیکھو فقرہ ۳۱۔ مستند۔

س۔ قرآن و سنت کا اہرام بالکل اسی طرح باندھا جاتا ہے۔ جیسے سفروج یا عمرو کا۔

۲۔ (۱) اسکے بعد جائے نماز پر بیٹھے ہوئے اور دل میں حج یا عمرہ یا قرآن کی نیت کرے اور دعا اسی طرح پڑھے۔ - ہدایہ فیروز

رج کے واسطے اللہم انی اردنا الحج فیسقہ لی فیقلہ منی۔ و ایتی علیہ ذباؤک فی فیجوزک فی الحج۔ و آخرت بہ فیقلہ تعالیٰ۔
(دیکھو واسطے) اللہم انی اردنا عمرہ فیسقہ لی فیقلہ منی۔ و ایتی علیہ ذباؤک فی فیجوزک فی عمرہ۔ و آخرت بہ فیقلہ تعالیٰ۔
(قرآن کے واسطے) اللہم انی اردنا قرآن فیسقہ لی فیقلہ منی۔ و ایتی علیہ ذباؤک فی فیجوزک فی قرآن۔ و آخرت بہ فیقلہ تعالیٰ۔

۱۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ یہ دعا اس وجہ سے پڑھی جاتی ہے کہ حج کے ارکان مختلف وقتوں اور مختلف جگہوں میں ادا
کرنے پڑتے ہیں اور بڑی تکلیف ہوتی ہے لہذا خدا تعالیٰ سے آسانی کی دعا کرنی چاہیے۔ - یعنی شریعت سنہ۔

ج۔ اگر الحج و عمرہ یعنی حج کا لفظ پہلے اور عمرہ کا لفظ بعد میں کہے تب بھی مصلحت نہیں کیونکہ یہ طلب تو ایک ہی ہے کہ
دونوں کو ساتھ ادا کرنا چاہتا ہے۔ - مصلح دعا میں عمرہ کا لفظ پہلے اور حج کا لفظ بعد میں اس وجہ سے لایا جاتا ہے کہ قرآن اور سنت میں

عمرہ پہلے کیا جاتا ہے اور حج بعد میں۔ - کفایہ۔ (دیکھو فقرہ ۱۱)

لے لے خدا نہ چاہے دونوں کو جدا کرے تو یہ کہو کہ ایت کی دعا میں ہے۔ حج تو پڑا ہے والے لے لے رب ہمارے دے لے لے باس سے رحمت اور
ہیجا کر جاوے واسطے ہمارے کام میں ہدایت لے لے اے اللہ حج کا ارادہ کرتا ہوں پس آسان کر اسکو میرے واسطے اور قبول کر اسکو مجھے۔ اور دعا
کو میری اسبب اور برکت دے واسطے میرے اس میں۔ نیت کی میں حج کی اور اہرام باندھنا میں سے خدا سے لے لے مصلح تعقل منی کتب۔
اسکے آگے کے الفاظ اگر کہے تو بہتر ہے۔

ج۔ اگر قارن احرام باندھنے کے وقت عمرو اور حج کی نیت دل میں نہ کرے تو کافی ہے جیسا کہ نماز میں نیت تلخی کافی ہے۔ ہمارے
د۔ اگر شخص کا احرام باندھنے سے پہلے عمرو ہی کا یا باندھنا پڑ جائے، لہذا عمرو کی نیت کرے اس کے بعد حج کا احرام باندھ جائے۔ جس طرح حج کی نیت کر کر دیکھو (صفحہ ۱۱۸)

۴۔ ۲) اگر عورت احرام باندھے تو منہ کھولے اور منہ کھلا رکھے اور حج کی نیت دل میں کرے اور زبان سے وہ

نیت پڑھے جو لپی لپی۔ ہادیہ۔ معنی شرح کنز ۱۔ دیکھو احرام کا لباس فقرہ ۲۸۔

جب امام شافعی کے نزدیک مرو کو نہ چھپا جائے اور وہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ آخر اہل الترحیل فی سرائسہم۔ ذکر
آخر اہل الترحیل تو بی رحم پھر کیا ہے اور امروا کا اس سے سر میں ہے اور احرام عورت کا اس کے چہرہ میں) روایت کیا اسکو
دارقطنی اور بیہقی نے موقوفاً ابن عمر پر اور صاحب ہدایے نے اس کو منوع ذکر کیا ہے۔ دم ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں رہ گیا تھا
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھپاؤ سنہ اس کا اور نہ چھپاؤ سراسر کا۔ امام غزالی نے دلیل ہے کہ جب ایک موقع پر ایک
شخص حالت احرام میں مرگیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ نہ چھپاؤ سنہ اس کا اور نہ چھپاؤ سراسر کا کیونکہ وہ قبیح
کے دن بیک گستاخ تھا۔ امام مالک نے جو حضرت عثمان سے روایت کی ہے اس میں آیا ہے کہ وہ نہ چھپائے تنہ سنہ اپنا حالانکہ
احرام سے ہوتے تھے۔ اور روایت کیا اس کو دارقطنی نے منوعاً ہی بھی امام شافعی کے حسب کے موافق ہے۔ لیکن بیان آیات
قابل غور ہے کہ جس حالت میں عورت کے واسطے نہ ٹھکانا رکھنے کی اجازت ہے باوجودیکہ پردہ ملازمی ہے تو مرد کے واسطے تو

ضرور کھلا رہنے کی اجازت ہوگی۔ م

۳۔ (۱) اس کے بعد تلبیہ کے اس طرح - بَلِّیَّکَ - اَللّٰهُمَّ لَبِّیْکَ لَبِّیْکَ - لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبِّیْکَ - اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ - وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ - ہدایہ - (وکیونہ تو آئیو)

۱۲۔ اگر صرف حج کا ارادہ کیا ہے تو تکبیر کہتے وقت حج کی نیت دل میں کرے کیونکہ ہر عبادت کے واسطے نیت ضروری ہے۔ اور

جج عجا یک عبادت ہے تو اس کی نیت بھی کرنی دل میں ضروری ہے۔ ہدایہ۔ معنی شرح کنہ

ج۔ اگر حصار پر حصار پکڑتلیہ کہے تو عازر ہے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ ناز کے بعد ہی کہے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیروی سے۔ ہوا ہے

ج۔ بعد نماز کے تلبیہ کہتی۔ اور سواری پر سوار ہو کر کئی دونوں طرح احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ ترمذی و نسائی نے ہمیں اس سے روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کبھی بعد نماز کے ادب پر ابیہام نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے اور سواری پر سوار ہو کر ایک کثرت حدیث جاری و ساری سے ثابت ہے۔

د۔ بیک ایگرا کہنا شرطی اداس سے زیادہ سنت الایگرا ہی نہیں کہیگا تو گناہگار ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ ایک کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ مالکی ہی بعض کے نزدیک بعد دعائیں پڑھے اللھم اِنِّی اَسْئَلُکَ رِیاضًا وَاجْتِدَادًا وَاعْوَادًا مِنْ عَظَمَتِكَ وَفَوْنِ الْبَارِ۔ اللھم اَحْضِرْ لَکَ شِعْرَی وَشِعْرَی وَحُجَّتَی وَحُجَّتَی مِنْ النَّسَاءِ وَالْغُلَیْبِ۔ وَکُلَّ شَیْءٍ حَرَّمَ عَلَیْکَ الْحَمْدُ لِہٖ اَبْنُ عِبْنِ اَبِی اَیْبَیْنِ بِذَٰلِکَ وَجْہُکَ الْکَرِیْمُ راے اللہ مانگتا ہوں تجھے رمضان کی تیری رحمت اور پناہ امانتوں پر فخر تیرے اور مدد سے۔ اے اللہ حرام کتابوں میں واسطے تیرے مال لینے اور کھال لینی اور گوشت پینا اور خون پینا اور قوس سے اور غنیمت سے اور اس چیز سے جسکو تو نے حرام کیا ہے موم پر۔ چاہتا ہوں میں اسکو خاص تیری ذات بزرگ کے لئے)۔
۲۔ اگر لوہے کی طرح تیرے سبب یا تیرے لئے اور ذکر اللہ کا کیا اور اس سے اِحرام کی نیت کی تو حرام صحیح ہوگا اور اگر بالاجماع۔ ندادی مالکی ہی۔

ص۔ اگر بجائے بیک کے اَللّٰهُمَّ کہات بھی احرام صحیح ہوگا لیکن ان کے نزدیک جو اَللّٰهُمَّ سے نماز شروع ہوئی مابز سمجھتے ہیں فاسد بھی ہے۔

ط۔ اگر کوئی شخص لبیک لکھتی ہے نہ کہہ سکتا ہو یا کسی اور زبان میں کہے تو درست ہے۔ مگر عربی میں کہنا افضل ہے۔ عالمگیری شرح عبادی
ع۔ عورت کو لبیک کہنے میں آزاد بند نہ کرنی چاہیے۔ بلکہ لبیک اس طرح کہے کہ وہ خود سے غیر نہ سمجھے۔ تمام علماء کا اسی پر اتفاق
ہے۔ ہدایہ۔ مبنی شرح کنز۔ دیکھو فقہ ۱۴۱۔

۳۔ (۲) یا سوت ہدی کر یعنی بدنہ کے گلے میں پٹہ ڈال کر اسکو ہانکتا ہوا حج کے ارادہ سے لیچلے۔ اس طرح بھی احرام
صحیح ہے۔ اور یہ قائم مقام لبیک کے ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

تشریح۔ مطلب یہ ہے کہ اگر سوت ہدی کر یعنی ہدی کو ہانک کر لیچلے یا تلبیہ کہے اسی وقت محرم ہو گیا احرام کے ممنوعات اسی
ساتھ پرہیز اسے لازم ہوا۔ اب اسے بعد تلبیہ حسب معمول کہتا ہے۔ مگر ابتداء محرم ہونے کے واسطے ان میں سے ایک بات ضروری ہے
چنانچہ ہدایہ میں لکھا ہے کہ محرم کہی فعلاً ہوتا ہے جیسے سوت ہدی سے اور کہی قولاً جیسے تلبیہ کہنے سے۔ م۔

۱۔ یہ قربانی کو ہانک کر بیعت میں چاہے نفل کی ہو چاہے ذریعہ شکار وغیرہ کی قربانی کی۔ فتاویٰ عالمگیری
ب۔ ہدی کو پیچھے سے ہانکنے کو سوت ہدی کہتے ہیں اور آگے سے کھینچ کر لیچلے کو ہودی کہتے ہیں سوت افضل ہے تو ہے۔

ج۔ اگر قربانی کسی کے ہاتھ میں عید اور خود دیر میں گیا تو مہنگ اس سے جائز لیگا تب تک صاحب احرام ہوگا۔ الا اگر قربانی متع
یا قرآن کی ہے تو قربانی سے جاملنے کی ضرورت نہیں صرف اس کی طرف متوجہ ہو چھپے صاحب احرام ہو جائیگا اور اگر قربانی سے جاملنا
تو نیت پختہ ہوئی اور اسی طرح صاحب احرام ہو گیا مہنگ پہلی صورت میں ہوا تھا۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔

د۔ اگر کوئی آدمی ایک اونٹ کی یا گائے کی قربانی میں شریک ہوں اور خداوند کعبہ کی طرف جارہے ہوں اور ایک شخص نے اس میں سائے
حکم سے قربانی کے گلے میں پٹہ ڈالا تو صاحب احرام ہو گیا اور اگر سب کے حکم سے نہ ڈالا تو صرف اسی ڈالنے والا صاحب احرام ہوا۔ عالمگیری
ر۔ متع اور قرآن کی ہدی کو قربانی میں بیجا نا اور جب ہیں۔ ہاں اگر بھالے تو بہتر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری
س۔ ہدی کو شکار کرنا یا بھیل یا تقلید کرنے کے متعلق دیکھو فقہ ۱۵۹۔

۴۔ جب تلبیہ کہہ چکا (اور حج کی نیت دل میں کر لی تھی) تو محرم ہو گیا۔ ہدایہ (دیکھو فقہ ۳)

۱۔ صرف حج کی نیت دل میں کر لینے سے بغیر تلبیہ کے احرام درست ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری
ب۔ قارن کو چاہے کہ دل میں قرآن کی نیت کرے۔
ج۔ ممنوعات احرام سے اس وقت سے پرہیز لازم ہے۔

۵۔ احرام باندھنے پر اخلا ج یا عمرہ وغیرہ پورا کر نیچے بعد سر منڈانے یا بال کترانے سے احرام تمام مارا جاتا ہے۔ دیکھو فقہ ۱۲

۳۴۔ اگر کوئی شخص بیہوش ہو تو دوسرا اس کی طرف سے احرام باندھ سکتا ہے۔

۱۔ اگر کوئی شخص بیہوش ہو جائے اور اس کا ساتھی اس کی طرف سے احرام باندھے اور تلبیہ کہے تو نزد امام عظم جائز ہے
بر خلاف صاحبین۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔

دلیل۔ صاحبین کی یہ دلیل ہے کہ اس شخص نے نہ تو خود احرام باندھا ہے اور نہ کسی اور کا احرام دیا ہے کہ اس کی طرف سے احرام
باندھے لہذا نہ تو صرف احرام کی باقی ہے نہ دلالت۔ صحیحاً تو دہی ہی ہیں یہ تو غلطی ہے اور دلالت احرامات ہوتی ہیں کہ کسی کو اسکو
اس بات کا علم نہیں کہ کچھ احرامات دینا چاہئے تھی۔ اس بات کو اکثر علماء اور فقہاء نہیں جانتے ہیں عوام کو تو کیا خبر۔ خلاف سرکھا جواز
دینے کے۔ امام ابوحنیفہ کی یہ دلیل ہے کہ اگر کسی کا رفیق ساتھ ہوتا ہے تو اس کے صفیہ ہی ہوتے ہیں کہ اگر وہ خود کسی کام کو کر سکے

۱۔ امام شافعی کے نزدیک (موجب ایک روایت کے) ان الفاظ میں کسی دشمنی فرائض کیجائے۔ نحو یا یہ الفاظ اذان و تشہد کی طرح ایک خاص ترتیب دی ہوئی ہوتے ہیں۔ ہدایہ۔ یعنی شرح کنز الدقائق
ج۔ علامہ صفیہ کے نزدیک ان الفاظ میں زیادتی کرنا مکافہ نہیں۔ وجہ یہ کہ اکثر اصحاب جلیل الشان مثل عبداللہ بن مسعود ابن عمرؓ۔ ابوہریرہؓ ان مقررہ الفاظ میں کچھ بڑھا کر کہا تھا دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ تلبیہ کا مقصد خدا تعالیٰ کی تعریف اور اپنی محبوبیت کا اظہار ہے پس اس میں زیادتی سے کچھ خارج نہیں واقع ہوتا۔ ہدایہ۔ کنفاہ۔ یعنی شرح کنز
ج۔ حضرت عمرؓ نے تلبیہ کے الفاظ میں یہ زیادہ کہا تھا۔ جیسا کہ صحاح ستہ میں لکھا ہے۔ وَسُعِلَ لَكَ وَاحِثٌ فِي يَدِكَ يَلُوكُ وَالسَّخَابَةُ أَلَيْكَ الْإِثْمُ الْوَدَكُ ایک روایت میں اور کنفاہ میں بھی اس کا ذکر ہے کہ لوگ تلبیہ کے الفاظ میں کچھ الفاظ زیادہ کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سنتے تھے اور کچھ نہ کہتے تھے ابن مسعودؓ نے طبقات میں لکھا ہے کہ حضرت امام حسنؓ بھی ان مقررہ الفاظ میں کچھ زیادہ کرتے تھے۔

۳۷۔ تلبیہ کن موقوفوں پر کہے اور کب موقوف کرے

۱۔ تلبیہ ان موقوفوں پر کہنی چاہئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام ان ہی موقوفوں پر تلبیہ کہا کرتے تھے۔ ہدایہ

(۱) ہر نماز کے بعد (۲) جب ایک دوسرے سے ملاقات کرے (کنفاہ) (۳) ہر وجہ اور ہر طرف چاہے یا نیچے کی طرف اترے۔ (۴) جب شتر سواروں کو آتے دیکھے۔ (۵) جب سواری پر سوار ہو اور سواری پر سے اترے (۶) ہر دو جمع کے وقت۔ (۷) کلاخل۔ (۸) تلبیہ ایسی ہے جسے نمازیں تلبیہ۔ تو جیسا کہ نمازیں ایک حالت سے دوسری حالت میں ملتے ہوئے کہیں گئے ہیں اسی طرح احرام میں بھی گویا حج کی نیت بندھی ہوئی ہوتی ہے تو ہر تغیر و حرکت پر تلبیہ کہے۔ ہدایہ
(۲) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل الحج البجہ والجمع یعنی افضل جمع وہ ہے جس میں تلبیہ باواز بلند کہی جائے اور قربانی کیلئے بیع سے مطلب تلبیہ کہنا باواز بلند اور بیع سے مطلب قربانی کا خون بہانا۔ ہدایہ
۲۔ روایت کی ابن ابی شیبہ نے شامعاً وید عن الامام شافعی عن خیمہ کانوا یسبحون التلبیۃ عند سبقتی اذ کبار الصلوۃ واذا استقبلت السجۃ اذ اذ صعد شرفاً واذا اھبط واذا یألو اذ الفی کبضہم لخصاً بالاصحاح۔ یعنی صحابہ کرام جب ملتے تھے بیک کہنے کو کچھ جگہ ہر نماز کے بعد۔ سواری پر سوار ہوئے وقت۔ اور جب ادا پئے پر چڑھے اور جب نیچے کی طرف اترے اور جب ایک دوسرے سے ملاقات کرے۔ اور جمع کرتے۔ ج۔ ابن ماجہ نے نو حدیثیں امور بالا کے علاوہ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہیں گئے تھے جب ملاقات کرتے تھے سواروں سے۔

ج۔ ہر نماز کے بعد بیک کہے کہ قضا و نفل نماز کے بعد نہ کہے شرح لمحادی۔

د۔ بیک ہر موقع پر تین بار کہے مگر فرض صرف ایک ہی بار کہنی ہے۔

د۔ بیک بلند آواز سے کہے مگر ایسا بلند آواز سے جس سے تکلیف ہو اور مسجد میں بہت آواز بلند نہ کرے۔

۳۔ تلبیہ عمر میں طواف شریف ہوئے ہی موقوف کی جانی ہے اور حج میں ہی جمرہ عقبہ شریف ہوئے ہی۔ ہدایہ

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بازار رہتے تھے بیک سے جو میں جب بوسہ دیتے تھے جمرہ سود کو۔ رواہ الطریقی۔ اس کے علاوہ ابو داؤد نے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیک کہے جو کوئے والا بوسہ دیتے جمرہ سود تک یا لیکن امام مالک کے نزدیک غزہ کعبہ ہی بیک موقوف کرے۔ (دیکھو فقرہ ۴۰) حج میں ہی جمرہ عقبہ شریف ہوتے ہی بیک موقوف کرے۔ دیکھو فقرہ ۹

۲۔ جب کسی کی سواری کا جانور اسے سوار ہو نہ سکے واسطے اس کے سامنے لایا جائے۔

- ۱۔ حج کے احرام پر دوسرے حج کا احرام باندھنا یا ایک عمرہ کے احرام پر دوسرے عمرہ کا احرام باندھنا پرعت ہے۔ فتاویٰ عالمگیری
- ۲۔ اگر دونوں حج کی تمام ایویسٹ نام اور بیضہ کے نزدیک دونوں حج یا دونوں عمروں کا اور اگر لازم ہوگا گمراہی حرام تو دنیا چاہئے اور احرام عمرہ کے تو دیکھنا اس سے صرف ایک کا احرام لازم ہوگا۔ لہذا اگر حج کے دو احرام باندھیں تو پہلے سے خارج ہو جائے تو دوسرے حج کو دس سال ادا کرے۔ گودس اور اسی سال ادا کرے کیونکہ موقوفہ سال میں بھی ہو سکتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری
- ۳۔ حج کے احرام پر عمرہ کا احرام باندھنا پرعت ہے۔ عمرہ کے احرام پر حج کا احرام باندھنا غیر اہل مکہ کو جائز ہے۔ بدایہ و فتاویٰ عالمگیری
- ۳۔ احرام پر احرام باندھنے کے مختلف طریق اور ان کی جز کے متعلق دیکھو فقہ ۱۹۱ سے ۱۹۷
- ۳۹۔ احرام باندھنے کے بعد کن چیزوں سے پرہیز لازم ہے

۱۔ رفت اور فسوق اور جلال سر پر نہ کرے جیسا کہ کلام مجید میں آیا کہ **مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَيَنْتَحِ فَكَذَرَتْ لُحُوهُ فَتُلَقَّوْا بِهِ عَذَابٌ لَدُنَّا وَلَهُ أَجَلٌ مُدَّةً قَلِيلًا**۔

تشریح۔ رفت سے مراد جہاں بغش یا تین یا چار کا ذکر عورتوں کے رد ہونا۔ فسوق سے مراد گناہ یا ارتکاب گناہ ہے اور اگر گناہ پیشہ ہو تو یہی حالت احرام میں سخت حرام ہے۔ جہاں کہ مراد پہلے ہر ای بیضہ سے لڑنا میں ملتا ہے کیونکہ اس سے طلب گناہی و زنا یا اگر حج میں ملے حج کی تکلیف باندھنا۔

۲۔ راجعہ کے بعد اگر احرام میں ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا۔ **وَهَيْتُ لِمَنْ يَنْتَحِي بِنَاهُ لِيَسَاءَ أَنْ تَكْفِيَ لِي لِقَاءُ رَبِّي وَأَنْ يَكْفِيَ لِي لِقَاءُ رَبِّي**۔ (ادب) ہائے ساتھ میں ہے اور ان کی تفریس مراد ہے۔ اگر یہ نال حج ہے تو ہم نہیں سے رک ایک ہو رہے (جوابہ کر کے) تو ہمارے ہوں سے کہا لاکر رفت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ رفت وہ ہے کہ میں کسی خاص عورت کی طرف خطاب کیا جائے۔ شرح دقائے

ج۔ ان چیزوں کے کرنے سے کوئی جلال نہیں ہوتی اگر انسان گناہ گار ہو پہلے ۱۔ اور فوسقہ کہ حج قبول نہ ہو۔

۲۔ جانور کا شکار نہ کرے جیسا کہ کلام مجید میں آیا کہ **وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ** (اور نہ کرنا شکار جو کہ تمہارے احرام میں ہے) دیکھو فقہ ۱۷۹۔

۳۔ حالت احرام میں شکار کر کے کھانا اور یا کھانا شکار نہیں کرنا اور شکار کے جانور کوئی کو نہ تباہے اور اس کی طرف اشارہ کرے۔ شرح دقائے۔

تشریح۔ شکار جانور کو کسی کو تباہے یا اس کی طرف اشارہ کر کے متعلق حدیث ابی قتادہ ہے اور صحابہ صحاح ستہ سے اسکو روایت کیا ہے۔ وہ یہ کہ ایک موقع ملے ایک حاجی کا ایک مرتبہ شکار کیا تھا اللہ احرام سے نہ تھے اور اس حاجی احرام باندھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی گوشت کے کھانے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے شکار میں کچھ مدد کی تھی یا اشارہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا کہ نہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھانا اس کا گوشت باقی ہے۔ وجہ یہ کہ شکار کی طرف اشارہ کرنا اور اسکو تباہے کا حفظ اس میں فرق لانا ہے کیونکہ وہ انسان سے تو چھپا رہتا ہے اور انسان کو اس کا پتہ لگ جائے تو پھر اس کی جان خطرہ میں ہے دیکھو فقہ ۱۷۹۔ انا واد

۴۔ کرتہ اور پا جامہ اور قبائ اور عمامہ اور ٹوپی اور موزے نہ پہننے۔ جیسا کہ روایت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے پہننے سے منع کیا ہے۔ احادیث صحاح ستہ سے ثابت ہے۔ دیکھو فقہ ۱۷۹۔

۴۔ کوئی کپڑا جو عرفان یا درس یا کل محضر سے رنگا ہوا ہو نہ پہننے۔ بدایہ (فقہ ۳۰۷، اقامہ ۴۰۷، فقہ ۲۰۷، مسئلہ ۲)

۵۔ روکھو صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کچھ کوئیں پہنے کہ رنگین کپڑا پہنے جو عرفان یا درس سے رنگا ہو جو گمراہی کی خوشبو دینا یا تباہی دینا یا زہر کیونکہ رنگ کی وجہ سے اس کے پہننے کی عادت نہیں ہے صرف خوشبو کی وجہ سے لیکن انا ضامی کے نزدیک اگر گل محضر سے رنگا ہو یا دھوا جائے تو کچھ مفاد نہیں کیونکہ اس رنگ میں خوشبو نہیں ہے لیکن علم اصغیر کے نزدیک اس میں خوشبو ہے۔ بدایہ

۵۔ مرد و سزا و زنج کو نہ ڈھانکے اور عورت صرف منہ نہ ڈھانکے۔ فقہ ۱۷۳، مسئلہ ۳۰۷، اقامہ ۳۰۷، فقہ ۲۰۷ (۳)

۶۔ کمرے سایہ میں آرام لینے اور کچا دھکے سایہ میں آرام لینے اور خانہ کعبہ کے پردے کے نیچے ہو جانے کا مضائقہ نہیں ہے۔ بدایہ (۱۷۳، مسئلہ)

۷۔ پیر جیسے لہجہ کرنا یا حج اور ایمنون جن کو نہ تھوڑے سے بہرہ مند ہے نہ کوئی گناہ کرنا چاہے اور نہ جگہ کرنا۔

۱۔ امام اہلکے نزدیک خیر خواہ و فیصلہ کار ہیں امام لینا کر دے و کمزور دے ایسا ہی جیسے سرگزداں گناہیں گناہیں خداوندی کی پڑیں گناہیں حضرت
مفلح راستہ میں حالت احوال میں خیر میں پھر رہے تھے۔ دوسری بھی ایسا کہ کعبہ بدن سے توں لگتا احوال سے روایت کیا تو جسے خیر کیا کہ

نہیں۔ دیگر فقرہ ۶۷ و ۱۶۸۔

۲۳۔ مقام مدعی اور دعا

(یہ جو مسجد حرام اور مقبوضات کے درمیان ہے)

۱۔ مقام مدعی پر بیٹھ کر یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے۔

رَبَّنَا اَنْتَ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ الْغَنِيُّ وَفِي الْاِخْرَاقِ حَسَنَةٌ وَفِي الْاَسْوَاقِ الْاَسْوَاقُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ جَنَّتِكَ مَا سَأَلَكَ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَسْتَعِیْذُ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمُ

اے اللہ وہ ملکہ دیا میں نے اور آخرت میں نبی اور پیغمبر کو عذاب دوزخ سے۔ اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھے وہ بہتری جو مانگی تھی تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جہاں مانگتا ہوں میں تجھے اس بُرائی سے جس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بچا ہ مانگی ہے۔

۲۴۔ شہر مکہ معظمہ پر نگاہ پڑنی

۱۔ شہر مکہ معظمہ پر نگاہ پڑے تو معاہدہ و عالمیگے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ رِیْضًا اَرَادًا وَاَسْرًا زَقْنِیْ رِیْهًا حَلَالًا۔ (اے اللہ میرے جگہ اس میں قرار اور روزی دے عکس اس میں حال) یعنی اے خدا تو مجھے توفیق دے کہ میں شہر مکہ معظمہ میں ہا کروں۔ اور یہاں رہنے پر مجھ کو حلال روزی دے۔ اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَلْبَلَدُ الْبَلَدُکَ وَالْبَلَدُ الْبَلَدُکَ جَنَّتُکَ اَطْلَبُ رَحْمَتَکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ مَنَیْعَہِ الْاَعْمَاقِ رَاغِبًا اِلَیْکَ بِرَکَّ مُسْتَلَبًا اَلْکَرَامَہِ وَالْاَسْوَاقِ الْمُسْتَعْلَہِ الْمَقْطَرِ الْبَلَدِ الْمُسْتَفِیْقِ مِنْ عَنَّا اِلَیْکَ اَنْ اَسْتَغْفِرَکَ اَعُوْذُکَ وَاَنْ تَحْضُرَ عَنِّیْ رَحْمَتُکَ وَاَنْ تَذْهَبَ عَنِّیْ بَلَدُکَ۔ (اے اللہ یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ معظرا ملکہ ہے۔ آیا ہوں میں تیری رحمت اور اوقات کی طلب میں تیرا ملکہ مانگا ہوا۔ تیرے ملک پر راضی تیرے امر کو تسلیم کرتا ہوا۔ اور سوال کرتا ہوں تجھے۔ سوال کرتا ہوں پریشان کا تیری طرف ڈرتا ہوا تیرے مذاکے یہ کہ میری معذرت قبول کر اور اپنی رحمت مجھ پر دگر گزار دے کہ داخل کر مجھ کو جنت میں)



اب شہر مکہ معظمہ میں داخل ہو

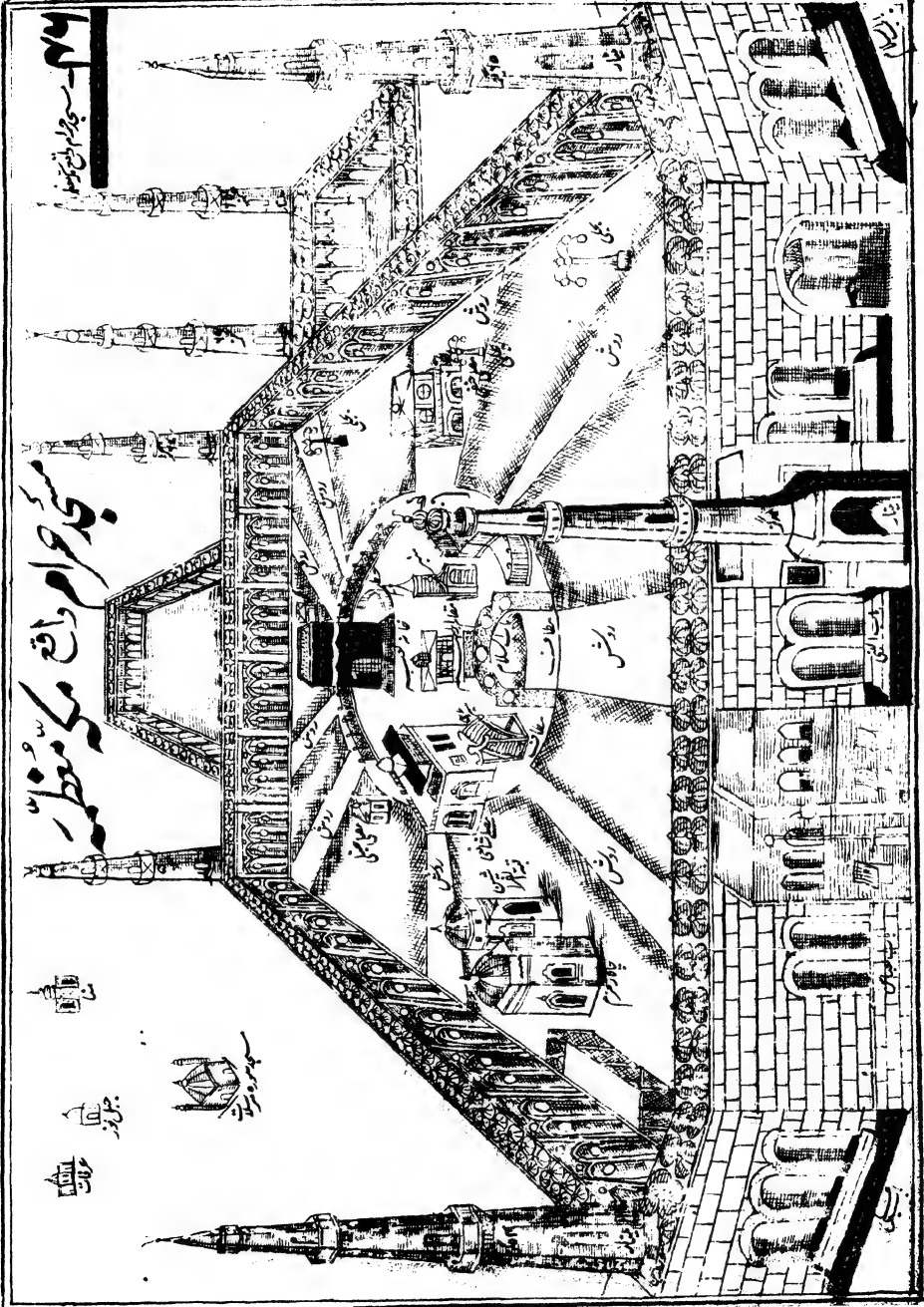


شہر میں داخل ہوئے پہلے چاہئے کہ غسل کرے یا وضو ہی کرے جو لوگ مدینہ شریف کی طرف سے آئے ہیں اُنکے غسل کرنا چاہئے بہتر کہ برقی وضو سے جو مدینہ کی طرف تعلق ہے اور جو عراق کی طرف سے آئے ہیں ان کو بیر سیون نہیں پڑے گا جیسے عراق یعنی جبل فدم کے سامنے واقع ہے جو شہر میں رات کو داخل ہو کر چکر مضائقہ نہیں۔

۲۵۔ مکہ شریف میں داخلہ

۱۔ مکہ شریف میں داخل ہونے کے واسطے غسل کرے تو بہتر ہے۔ ورنہ وضو ہی کرے۔

۲۔ مکہ شریف میں محرم دن یا رات میں کسی وقت داخل ہو سکتا ہے حج کی غرض سے جائے یا عمرے کی غرض سے۔ یا۔۔۔ (شہر میں داخل ہونے کے واسطے دن یا رات کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔ ہر ایسے صحابہ یہ ہے کہ دنگو داخل ہو۔ فادائی قاضی خاں)



ج۔ روایت کیا گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کہیں رات کو آمدن کو اس طرح کہ حج و عمرہ میں رات کو داخل ہوئے تھے۔ اور دن کو عمرہ میں۔

ج۔ جب مکہ شریف میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد حرام میں جا بیٹھے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ شریف میں داخل ہوئے تو مسجد حرام میں تشریف لیجائے۔ ہدایہ۔

د۔ عجم کا مکہ شریف میں جانے سے مطلب تو زیارت خانہ کعبہ ہے۔ لہذا لازم ہے کہ پہلے مسجد حرام میں جائے۔

۲۔ شہر میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ دُفْعِي لَكَ - فَحَرِّمْ لِحَجِّي - وَدَعْنِي - وَعَظْمِي عَلَى السَّارِ
اللَّهُمَّ آمَنِي مِنْ عَذَابِكَ - يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ - وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَاكَ - وَأَهْلِي حَاكَمَاتِكَ
وَتُحِبُّ لِي - إِنَّكَ أَنْتَ الدَّوَّابُّ الرَّحِيمُ ۝

۱۔ یہ دعویٰ دفعہ جو حرام میں داخلہ کے وقت پڑھی جاتی ہے۔ ترجمہ کے واسطے دیکھو فقرہ ۴۲

۶ اب سیدھا مسجد حرام میں جائے ۶

شہر میں داخل ہوتے پرچاہے کہ سب سے پہلے مسجد حرام میں جائے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہے۔ اور یہ ہے کہ بابا سلام سے داخل ہو کر داخل ہوتے وقت دریاں پاؤں پہلے بڑھائے۔ اور دعا پڑھے۔ ہاں اگر عمرہ کا احرام باندھا ہے تو بابا عمرو سے داخل ہو کر مسجد حرام میں جائے کیونکہ آجکل عمرہ کرنے والے اسی دروازہ سے داخل ہوتے ہیں

۴۷۔ مسجد حرام میں داخلہ

۱۔ مکہ شریف میں داخل ہونیکے بعد سیدھا مسجد حرام میں جائے۔ ہاں اگر کہیں اسباب گھنا ہو تو رکھ دے۔ جو ہوا نیرہ۔ ہدایہ

۱۔ منتخب یہ ہے کہ داخل ہو تو لبیک کہتا ہوا داخل ہو۔ فتاویٰ عالمگیری
۲۔ صحیحین میں لکھا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مغرب سے تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لیجائے تھے اور پہلے دو رکعت پڑھتے تھے تب لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔

۲۔ باب سلام (جب کو باب بنی شیبہ بھی کہتے ہیں) کی طرف سے داخل ہونا بہتر ہے۔ اور بہت عاجزی سے لبیک کہتا ہوا داخل ہو اور اس مقام کی عظمت و جلال دل میں قائم کرے۔ اور اگر بیچ میں کوئی مزاحمت کرے تو اس سے بہت نرمی سے پیش آئے۔ بحوالہ ائق

۳۔ اگر عمرہ کا احرام ہے تو بابا عمرو سے داخل ہو۔ آجکل اسی پر عمل ہے۔

۴۔ ننگے پاؤں داخل ہو ہاں اگر ننگے پاؤں چلنا نقصان دیتا ہو تو کچھ پھین لے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۵۔ داخل ہوتے وقت اول داہنا پاؤں بڑھائے اور یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ - وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - اللَّهُمَّ أَنْتَ فِي أَبْوَابِ رَحْمَتِكَ - وَأَدْخَلْنِي فِيهَا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُكَلِّمُكَ فِي مَتَابَعِي هَذَا أَكُنْ لِي سَيِّدًا مَحْمُودًا عَبْدًا وَرَسُولًا - وَأَنْ تَرْحَمَنِي وَتَقْبَلَ عِزَّتِي وَتَجْعَلَ لِي دُفْوً - وَتَقْصِعَ عَنِّي دُورِي - نَارِي مَالِي - صَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - اَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ - وَبِرُحْمَةِ الرَّحِيمِ - وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - يَسْبِحُ اللَّهَ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ - اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ ذُنُوبِي - وَأَنْتَ لِي الْوَابِ رَحْمَتِكَ - وَأَدْخَلْنِي جَنَّاتِكَ -

۲۸- اندر داخل ہوتے ہی پہلے خانہ کعبہ پر نگاہ پڑنا

۱- چونکہ خانہ کعبہ کے دیکھتے ہی دعا قبول ہوتی ہے۔ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خانہ کعبہ کے پاس جاتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے۔ اَعُوذُ بِكَ يَا رَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَالْمُنْكَرِ وَالْمُنْكَرِ اور اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ۔ اور دعائے عطاء۔

۱- خانہ کعبہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھائے۔ جب۔ دیکھو مقامات قبولیت دعا۔ فقرو۔ ۱۶۶۔

۲- خانہ کعبہ پر نگاہ پڑے تو یہ پڑھے۔ اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ - پھر عمر سو کہنے سے توبہ پڑھتا ہے۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ - وَمِنْكَ السَّلَامُ - وَالْبَيْتُ يَرْجِعُ السَّلَامُ - حَتَّى نَأْتِيَنَّكَ بِالسَّلَامِ - وَأَدْخَلْنَا دَارَ السَّلَامِ - نَبَأُكَ لَنَا رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - اللَّهُمَّ رِزْقَنَا هَذَا الْعَظِيمُ - وَتَرْفَعُ رُءُوسَنَا - وَذَرِّمْنَا عَظِيمًا وَتَرْفَعُ رُءُوسَنَا وَتَرْفَعُ رُءُوسَنَا - خانہ کعبہ پر نگاہ پڑے تو کبیرہ تہلیل کہے۔ ہا یہ (کبیرہ کے معنی اللہ اکبر کہنا اور تہلیل کے معنی اللہ الا اللہ کہنا) ب۔ بن عمر صاحب خانہ کعبہ کو دیکھتے تو یہ پڑھتے تھے سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لیکن بعض علماء یہ آیت قرآن شریف کی پڑھتے ہیں۔ رَبَّنَا أَنْتَ الْإِنْسَانُ أَحْسَنُهُ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنُهُ وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ ابْنُ الْبَشَرِ اس میں دنیا و آخرت کی بہتری کے واسطے دعا ہے۔ ہا یہ وغیرہ۔ (ترجمہ) اے اللہ کہ جو دنیا میں بھی اگرچہ تجھ سے زیادہ ہے۔ جہاں تجھ سے مساوی کوئی دعا میں نہیں کی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی دعا میں یا مقرر تجھ سے اس سے حضور ہی دل و وقت قلب میں پہنچا ہوا ہو تو لیکن اچھا ہے کہ اگر کوئی دعا جو علمائے مشرق سے منقول ہے پڑھے۔ ہا یہ۔

د۔ امام اعظم سے منقول ہے کہ یہ دعا مانگ کر میں سب اب الدعویۃ ہو جاؤں (دیکھو فقرو۔ ۱۶۶)

۳- خانہ کعبہ پر نگاہ پڑتے ہی امام مالک کے نزدیک تبلیہ موقوف کرے اگر احرام عمرہ کا ہے۔

۱- دیکھو فقرو۔ مسئلہ ۲ و فقرو۔ ۵۱۔

مسئلہ داخل ہوتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے۔ اور دعویۃ واسطے اللہ کے۔ اور درود اور رسول اللہ کے۔ اے اللہ کھول دو دروازے واسطے میرے اپنی رحمت کے۔ اور داخل کر دے۔ اے اللہ میں اس میں۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھے سچ اس مقام پہنچنے کے۔ یہ رحمت بھیجے تو آج میرے دروازے مجھے جو چاہوں میرے پاس ہے اور رسول تیرے۔ اے اللہ یہ رحمت کر تو مجھے اور قبول کر غرض میری اور غرض میری کے واسطے اور آج ہا یہ میرا مسئلہ داخل ہوتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے اور سب اللہ تعالیٰ خدا کی واسطے ہے۔ اور درود اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ دعوت کر کے میرے گناہ اور کھول واسطے میرے رحمت کے دروازے اور داخل کر مجھ جنت میں۔ مسئلہ۔ اے اللہ تو سلامت دے۔ اور تجھ سے سلامتی۔ اور میری ہی طرف چھٹی ہے سلامتی۔ زندہ کہہ کر لے رب ہمارے ساتھ سلامتی کے۔ اور داخل کر کہ سلامتی کے گھر میں۔ پڑی رحمت والہ ہے تو لے رب ہمارے اور پڑھے تو لے پڑی اور سلام دے۔ اے اللہ تیرا پادہ کراں گھر کے کچھ اور پڑھی اور رحمت اور زیادہ کر تقسیم اور پڑھی اسکی حج اور دعویۃ تقسیم اور پڑھی اور رحمت۔

موت



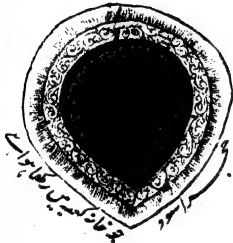
اب طواف خانہ کعبہ کرے

موت

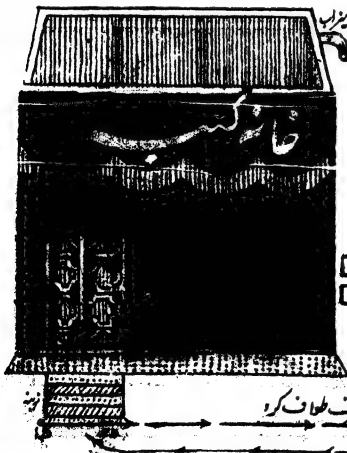


دوسرے طواف میں حجرا کو دو پوسہ و کمرسات چکر خانہ کعبہ کے گرد لگے جاتے ہیں اور اس کے بعد منہ ام ایہیم پر دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔
خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ پکر کرے کہ طواف کہتے ہیں۔ یہ طواف مٹانے کے ایک بیٹھوی دائرہ تکین فرش کا گرد خانہ کعبہ کے
بنا ہوا ہے کیا جاتا ہے اس طرح پھر خانہ کعبہ چھینہ طواف کرنے والے کے بائیں ہاتھ پر رہے۔ طواف کا ہر چکر استلام حجرا سو
سے شروع ہو کر استلام حجرا سو پر ختم ہوتا ہے۔ اور سات چکروں کے بعد کہ اس مجموعہ کو طواف کہتے ہیں مقام ام ایہیم پر دو رکعت نماز
پڑھی جاتی ہے جس شخص کا عمرہ کا احرام ہے اسکو چاہئے کہ اس طواف میں طواف عمرہ کی نیت کرے۔ اور جس شخص (راتی) کا حج کا
احرام ہے اسکو چاہئے کہ طواف قدوم کی نیت کرے۔ مگر طواف عمرہ یا طواف قدوم یا دو طواف سب ایک ہی طریقہ پر ادا کئے جاتے
ہیں۔ ان عمرہ کے طواف کرنے والے کو چاہئے کہ طواف شروع کرتے وقت بیک موتوف کرے۔ اور طواف قدوم کو خیالاً بارہ گنا کہتا
رہے کہ اس کی تلبیہ جبرہ عقبہ پر پہنی گنکاری چھینکے وقت موتوف ہوگی بعض علماء کے نزدیک اس طواف کے بعد جاہ زمزم سے
بانی پینا اور مہر کو بھی پوسہ دینا چاہئے۔ +

۴۹۔ نقتہ خانہ کعبہ حجرا سو دو و مطاف گردش طواف



حجرا سو دینے بلکہ وہ کھایا ہے لیکن یہ کعبہ شریف میں
زمین سے چار فٹ اونچی جگہ پر خانہ کعبہ کے
دروازہ میں رکھا ہوا ہے۔ مطاف کا کچھ حصہ
اس نقتہ سے دکھایا گیا ہے۔ پورا مطاف باب ۲ میں ہے



طواف
اس طرح کہ جس کعبہ کے نشان پتہ یا گیا یعنی خانہ کعبہ
کی مہر طواف نہایت کے بائیں طرف سے اگر وہاں سے طواف شروع کرے گا تو
قرآن کے سامنے سے دو گونہ مانگا اور اگر طواف طواف شروع کرے گا تو
محلہ کعبہ کے سامنے سے دو گونہ مانگا اور اگر طواف طواف شروع کرے گا تو
محلہ کعبہ کے سامنے سے دو گونہ مانگا اور اگر طواف طواف شروع کرے گا تو



تیکہ رخ کی طرف طواف کرے

تیسرے گونہ کی طرف طواف سے واپس ہو

(سجود میں داخل ہو کر یہ عاجز و کمزور کی طرح جہاں اللہ کو سلام کرے یہی ہوگا اور چھوٹے کے چاروں طرف سے)

طریق استلام حج اسود۔

- ۱۔ حج اسود کی طرٹ جائے تو دونوں ہاتھ کاٹھ کاٹھ کی طرح تھیل لیں اور پھر ہاتھ چھوڑ دے بعینہ جس طرح نماز میں تکبیر تحریر کرتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ ہادیہ فتاویٰ قاضیان
- ۲۔ حج اسود کو بوسے اس طرح کہ دونوں ہاتھ جملہ درپہر پھکھروں کو دونوں ہونٹوں کو حج اسود پر لگائے۔ ہادیہ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بوسہ کیا کہ دونوں ہاتھ کو حج اسود پر رکھا۔ ہادیہ

ب۔ بوسہ دیتے وقت یہ دعا چڑھے۔ **چشمہ اللہ العزیز العظیم**۔ **اللہم اعظم لی ذلک لی وکظم لی غلی وکظم لی صدی وکظم لی ارضی وکظم لی من عافی بنی من عافی**۔ فتاویٰ عالمگیری۔ ۱۔ حج بوسہ تاہن میں ساتھ اور من بعد حج کے اسے اسٹریسک سے گاہ۔ اور پاک کرے دل کو۔ اور گناہ کرے سب سے اور آسان کرے۔ ۱۔ اور عافیت دے بھلائی کے جو تو سہ فاعیت دی

ج۔ اگر کسی کو ایذا نہ ہو تو بوسہ کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم مضبوط آدمی ہو۔ فرا دھکا پہلی نہ کرنا کہ دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ اگر غالی موقع ملے اور کسی کو ایذا نہ ہو تو بوسہ دینا چاہیے اور اگر ایسا موقع نہ ملے تو تکبیر تھیل کافی ہے۔ کیونکہ بوسہ بنا حج اسود کو سنت ہے۔ اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے سے باز رکھنا واجبات سے ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا کہ **اَللّٰهُمَّ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ لَسَانِهِ وَ يَدَيْهِ**۔ ۱۔ میں مسلمان، وہ شخص ہے کہ میں نے تمہاری زبان اور ہاتھ سے تمہاری زبان اور ہاتھ سے تمہاری زبان پر سلام کیا ہے۔ ۱۔ اگر حج اسود تک ہاتھ پہنچے کہ تو حج اسود کو ہاتھ لگا کر ہاتھ چومے اور اگر لگا کر نہ لے تو کسی لکڑی یا پتھر سے حج اسود کو چھوئے اور اس لکڑی کو بوسے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا چنانچہ ایک موقع پر آپ اذنی پر سوار طواف کر رہے تھے تو آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کو آپ نے حج اسود اور کن پائی پر لگایا۔ اور پھر اس لکڑی کو بوسہ دیا۔ ہادیہ

د۔ اگر لکڑی سے بھی چھو نا ممکن نہ ہو تو درہی سے حج اسود کی طرٹ توجہ کرے۔ یعنی اپنے دونوں ہاتھ تھیل کی طرح سے حج اسود کی طرٹ دکھائے سورۃ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ** کہے **اَلَا اِلَهَ اِلَّا اَللّٰهُ وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** کہے اور درود چڑھے۔ فتح القدیر۔

فتنیجئے۔ حج اسود کے مقابلہ میں ہاتھ اس طرح سے کرے کہ گواہاں حج اسود پر دونوں ہاتھ رکھتے ہیں۔

س۔ یہ صحیحین میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے حج اسود کے پاس اور چوہا اسکو اور کہا تم اللہ کی عین جانتا ہوں کہ تو تمہارے۔ نہ تو ضرر کر سکتا ہے۔ نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور اگر میں نہ دیکھتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ چوتھے تھے بھکھو تو جو ضامن بھکھو، اور وہی ہے حضرت ابن عباس سے کہ چوتھے تھے حج اسود کو اور سجدہ کرتے تھے اس پر یعنی سب اپنا واسطہ چوسنے کے اس پر بھڑکتے تھے۔ اور کہا انہوں نے کہ وہ بکھانے نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ چوتھے تھے اسکو اور سجدہ کرتے تھے اس پر اور پھر کہا کہ وہ بکھانے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے اسی طرح کیا تھا جو میں بھی اسی طرح کرتا ہوں روایت کیا اسکا ابن السکوان نے سند اور عاکم نے اور صحیح کہا اسکو۔ اور روایت کی عاکم ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تھے حج اسود پر بعد بوسہ دینے کے اور ایسا ہی کرتے تھے ابن عباس اور کہا وہ بکھانے نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ بوسہ دیا اسکو پھر سجدہ کیا اس پر لکھانے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے کیا ہے ایسا۔ سو کرتا ہوں میں اس کو۔ روایت کیا ابن السکوان اور عاکم نے اور صحیح کہا اسکو۔

ط۔ اگر حج اسود کو بوسہ دینا جو حکم کہ جب سے نہیں ہو سکے تو طواف میں توقف نہ کرے۔ توجہ کرے جیسا کہ ذکر خوا اور طواف کے جائے ابن حبان کے شروع انور پر چاہے توقع کرے کہ جو بوسے۔

ص۔ حج اسود کو بوسہ دیتے ہوئے یا اسکی طرٹ توجہ کرتے ہوئے یہ دعا چڑھے۔ **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْلٰی عَظَمٰی**۔

وَلَمْ يَخْشَ يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ كَالْأَفْهَامِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْكَلِمَةُ إِذْ يَشَاءُ وَيَكُونُ رِجْسًا عَلَيْنَا عَيْنًا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَجَلَّى لَكَ الْإِنْسَانُ خَلْقًا
لَهُ أَشْهُقُونَ أَنْ يَخْشَوْا عَيْنَكَ وَأَنْ يَكُونُوا رِجْسًا عَلَيْنَا عَيْنًا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَجَلَّى لَكَ الْإِنْسَانُ خَلْقًا

۳۔ حجر اسود کے سوائے کسی اور چیز کو بوسہ نہ دینا چاہیے۔ ہاں صرف کرن یا کرنی کے نیسے کی اجازت ہے۔

۴۔ حجر اسود کو بوسہ دینا عورت کے واسطے ضروری نہیں جبکہ وہاں مردوں کا جو جم ہو۔ ہاں اگر جو جم نہ ہو اور خالی جگہ ہو تو ضرور اسلام کرے۔ ہادیہ (دیکھو فقہ - ۱۴۱ مسئلہ ۵)

۵۔ طریق طواف مع اصطباغ و رمل

۱۔ خانہ کعبہ کے گرد مطاف پر سات چکر کرنے کو طواف کہتے ہیں۔

۱۔ مطاف دو بیرونی راستے ہیں جو خانہ کعبہ کے گرد بنا ہوا ہے اور اس پر تھپہ کا فرش لگا ہوا ہے۔

۲۔ طواف کیواسطے نیت کرنی ضرور ہے ورنہ مطاف پر یوں ہی چکر لگانے سے طواف نہیں ہوگا۔ از عالمگیری

۲۔ مثلاً تو من خواہی قرضاً کو پڑھنے سے طواف پر اس کے پیچھے چلے جائے تو طواف شمار نہ ہوگا۔

۳۔ کل طواف کے سات چکر ہوتے ہیں اور ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوتا ہے۔ عالمگیری

۲۔ علامہ ضحیٰ کے نزدیک حجر اسود سے طواف شروع کرنا سنت ہے اور مکہ کے بھی شروع کرنا ہے۔ لیکن مکہ میں ہے۔ عالمگیری

ب۔ طواف شروع کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دے اور ختم پر بھی حجر اسود کو بوسہ دے۔ اگرچہ کے چکر یوں نہیں ہو سکتے ہیں جو طواف کو بوسہ دینا چاہیے۔ عالمگیری

ج۔ اگر تمام چکر یوں میں حجر اسود کو بوسہ دینا چھوڑ دے تو برابر ہے۔ شرح عبادی

د۔ خاص روایت کے بعد جب تک بانی کو بھی بوسہ نہ کرے عرواقی اور کئی بانی کو بوسہ دے اور اگر بانی کو بھی بوسہ نہ کرے تو صحیح نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

س۔ کتب فقہین لکھا ہے کہ حجر اسود یا کرن یا کرن کے سوائے کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۴۔ اپنے سید سے ہاتھ کی طرف سے طواف شروع کرے۔ کہ عظیم اور خانہ کعبہ پنج من رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ ہادیہ دینی مشہرہ کنز

۱۔ اس طواف پر چلے کہ بے شریف بائیں ہاتھ پر ہے۔ دیکھو فقہ طریق طواف فقہ ۴۹۔

ب۔ جو شخص تمام حجر اسود کے سامنے سے گزر کر طواف کرنا چاہے اسکو چاہیے کہ طواف حجر اسود کے اس کنارے یعنی کرن یا کرن سے شروع

کرے تاکہ تمام بدن اس حجر اسود کے سامنے سے گزرے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (دیکھو فقہ ۴۹ باب طواف طواف)

ج۔ کل حجر اسود کے مقابل سے اس طرح گزرنا ہے کہ حجر اسود کی طرف رخ کر کے اس طرح چکر ہو کہ کل حجر اسود اپنی طرف ہو جائے۔

اور پھر اس کی طرف منہ کئے ہوئے طواف کیا سطر چلے۔ یہاں تک کہ حجر اسود کے آگے جڑ جائے تو جب معمول طواف کرے۔ یہ ضرور نہیں کہ

پانچ ختم ہونے پر بھی ایسا کرے۔ فتاویٰ عالمگیری

ج۔ اگر جائے زمین و من سے طواف کرنا چاہے بائیں طرف سے کرے یعنی ایسا طواف کرے تب بھی جائز ہو کہ بائیں طرف سے کرے۔ عالمگیری

د۔ اگر طواف کو رات یا صبح ہو کر طواف کیا تو طواف کو رات یا صبح کو طواف کرنا چاہیے۔ اور اگر وہ عظیم ہو تو سات چکر کرے تب بھی جائز ہے۔ عظیم شرح

۵۔ طواف کے سات چکر یوں میں سے پہلے میں چکر یوں اصطباغ اور رمل کرے۔ عالمگیری۔ شرح وقایہ

۱۔ رمل کی اصلیت یہ ہے کہ شریکوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کہیں یہ کہدیا تھا کہ مدینہ کی گرمی نے انکو بہت ضعیف اور کمزور کیا ہے تو یہ چکر

دیا گیا تھا کہ طواف کے وقت اگر کرا اور کنر سے ہلاتے چلیں وہ وقت کو گن لگیا کر وہ طریق ایک جاری ہوا اسکے متعلق احادیث میں ہیں۔

ب۔ جن پکڑوں میں دل کرے ان میں فجر سو دوسے فجر سو و تک دل کرے اور اگر لوگوں کے اذحام کو جسے دل نہ کر سکے تو طواف کرنے میں ذرا تامل کیے تاکہ ذرا لمبہ غالی ہو جائے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

ج۔ اگر پہلے تین پکڑوں میں دل کرنا بھول گیا تو باقی پکڑوں میں دل نہ کرے۔ ان اگر پہلے پکڑ میں دل کرنا بھول گیا تو باقی پکڑوں میں دل کر لے اگر پکڑوں میں دل کرنا بھول گیا تو کچھ سبزا نہیں دینی ہوگی۔ فتاویٰ قاضی خان۔

د۔ اگر فقہ کی کتابوں میں احرام کے وقت اصطبل کرنا سنوں لکھا ہے لیکن ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ اصطبل خاص طواف کے وقت کرنا چاہیے ورنہ اور دونوں میں تو کندے کا کھلا دینا نازکے وقت مکروہ ہے بجز الزام میں ہی خاص طواف ہی کی وقت اصطبل کرنا لکھا ہے۔ اور اہل مکہ کا بھی یہی دستور ہے۔

تفسیر ہے۔ علماء کا خیال ہے کہ اگر طواف زیارت میں دل کرے تو طواف قدم میں دل کرنے سے بہتر ہے و جبکہ طواف زیارت فرض ہو تو عمل دل فرض کے ساتھ ادا ہوگا۔

تفسیر ہے۔ اصطبل اسکو کہتے ہیں کہ جا دو کو اہنی بخل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اسکے بائیں کندے پڑا دے اور دل سے مروی ہے کہ جلد بدلے۔ اور اپنے دونوں کندھوں کو اس طرح ہلا دے جیسے سپاہی ترائی کی دھنوں کے درمیان اکڑا کر چلائے عالمگیری فتح و دنیا۔

۶۔ دوران طواف میں اگر وضو جانا ہے تو چاہیے کہ دوبارہ وضو کرے اور باقی طواف پورا کرے۔ در مختار۔

۷۔ اگر احرام عمرہ کا ہے تو بجائے طواف قدم کے طواف عمرہ کرے۔

۱۔ طواف عمرہ بعینہ اسی طرح ادا کیا جاتا ہے جس طرح طواف قدم اور اس طواف عمرہ میں اصطبل اور دل بھی کرنا چاہیے مگر کوئی کتبہ نہیں۔

ب۔ عمرہ میں طواف قدم نہیں ہوتا۔ ایک ہی طواف ہوتا ہے (جیسے وہی سات چکر ہوتے ہیں اور اسکو طواف عمرہ کہتے ہیں)۔

ج۔ عمرہ میں طواف صد نہیں ہوتا۔ لیکن امام حسن رحمہ اللہ کے نزدیک عمرہ کرنا تو ایسے چرب کہ وہ عمرہ سے فارغ ہو کر وطن جانا چاہے ضروری ہے۔ عیاں کج میں (دیکھو فقرہ ۱۲۱)

د۔ اگر طواف عمرہ کے دو یا تین چکر بعد حج کی نیت کرے تو اس طرح قاطعہ کھائے جائز ہے۔

چنانچہ۔ اس کے متعلق جو مسئلہ فتاویٰ عالمگیری میں آیا ہے وہ ہم نے فقرہ ۹۔ ۱۰ میں درج کیا ہے۔

۸۔ طواف کے سات چکروں میں سے چار چکر فرض میں باقی واجب نزد امام جعفریہ لیکن امام شافعی کے نزدیک سب فرض میں۔

۹۔ طواف کو چھوڑ کر ناز جاعت یا ناز جنازہ میں شریک ہونا چاہیے۔ اور پھر باقی طواف پورا کرنا چاہیے۔ عالمگیری

۱۔ جس وقت نماز کی اقامت ہو تو طواف کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اسی طرح جب ناز جنازہ یا نماز ہو تو طواف کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد بعد طواف باقی ہے اسکو ادا کرے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۰۔ قارن اگر دونوں طواف اور دونوں سعی ساتھ ملا کر کرے تو اچھا نہیں۔ (یعنی طواف عمرہ و طواف قدم اور ان کے بعد کسی سعی فقرہ ۱۲)

۱۱۔ قارن کو ایک طواف اور ایک سعی عمرہ اور حج و دونوں کے واسطے کافی ہے (نزد امام شافعی) برخلاف امام عظیم رحمہ اللہ۔ ہدایہ

کلیلاً۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دخلت العمق فی الحج الی یوم القیامۃ یعنی عمرہ حج میں قیامت تک داخل ہو اور یہی وجہ ہے کہ قرآن

کا مطلب یہی ہو کہ دو عبادتیں ایک دوسری میں ملی ہوئی ہوں۔ اور ایسا کیا ہی جاتا ہو کہ نہ کسی عمرہ اور حج کے واسطے ایک ہی جاتی ہو اور دونوں کے

واسطے ایک ہی سفر ہو تاکہ۔ اور یہی دونوں کے واسطے ایک ہی قربہ مندا یا جاتا ہے تو پھر کسی وجہ کہ طواف اور سعی ایک مرتبہ نہ کی جائے لیکن

علامہ جعفریہ اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہ جن سعید نے و طواف اور سعی کئے تھے تو عرضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تم نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی سنت پر عمل کیا۔ دوسرے یہ بات کہ قرآن کے معنی یہ ضرور ہیں کہ دو حملوں کو جمع کرنا اگر مطلب نہیں کہ ان میں کی مٹی کے گنگو
جمع کر دے۔ بلکہ انکی اصلی حالت پر اور یہ جو کھا گیا تھیں ایک ہی جاتی ہے اور ہر ایک ہوتا ہے اور ہر ایک مرتبہ منیہ ایا جاتا ہے۔ تو یہ چیز ایسی
میں میں سے جو کچھ غرض نہیں۔ کیونکہ تلبیہ اور تسمیہ کی جاتی ہے ہر صبح کی ادا کی کیواسطے ہوتا ہے اور ہر دن و اطاعت احرام سے نکلنے کو ہاں
جو چیز میں وہ ارکان ہیں۔ وہ ہر ایک کے علیحدہ ہونے چاہئیں تو حدیث کے یہ معنی ہیں کہ وقت و وقت میں روز قیامت تک اصل نہ پکا۔ بلکہ
قدح ہے یعنی امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے قرآن کا احرام باندھا ہے تو اگر عمرہ کا احرام کرنا ہے تو حج کے موقع پر طواف تہن
نہ کرے اور اسی قسم اگر اس سب سے تو حج میں سعی نہ کرے۔

۱۰۔ صحیحین میں ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے قرآن کیا اور عمرہ اور حج کیواسطے ایک طواف کیا اور یہ کہا ایسا ہی کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے۔ یہ حدیث علامہ شافعی کیواسطے دلیل ہے لیکن ثنائی کی روایت میں ہے کہ ابراہیم بن محمد نے کہا کہ میں نے طواف کیا اپنے باپ کے ساتھ اور
انہوں نے حج اور عمرہ ساتھ کیا تھا تو انہوں نے دو طواف کئے اور دوبارہ سعی کی اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور حدیث
بیان کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکی نسبت کہا کہ۔ **هَذَا يَتَّبِعُ سُنَّةَ نَبِيِّهِ**
اور روایت ابن ابی شیبہ میں بھی ابراہیم خود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو طواف اور دو سعی کے متعلق مروی ہے۔

۱۳۔ مفرد باج یا قارن چاہے سعی طواف قدم کے بعد کرے اور چاہے طواف زیارت کے بعد۔ درختار

۱۔ مفرد باج کے واسطے افضل یہ ہے کہ طواف قدم کے بعد سعی نہ کرے اور طواف زیارت کے بعد سعی کرے۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے
یہ روایت آئی ہے کہ انہوں نے تاریخ بعد زوال آفتاب حج کا احرام باندھا تو طواف کیا تھیں سعی نہ کرے۔ درختار۔ فادی عالمگیری۔

۱۳۔ دوران طواف میں بعض یا میں جائز ہیں۔ مثلاً

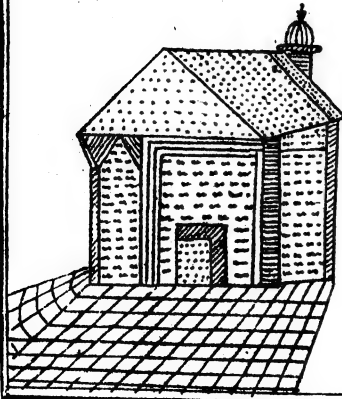
۱۱۔ کوئی چیز کھانا یا خرید و فروخت کرنا ۱۲۔ توہمی دینا ۱۳۔ قرأت قرآن کرنا ۱۴۔ دعائے نافورہ پڑھنا۔ درختار

۱۴۔ اگر احرام عمرہ کا ہے۔ تو یہ طواف عمرہ ہے اور اس میں تسبیح طواف میں تلبیہ موقوف کرے۔ (دیکھو مقدمہ ۳۸)

دلیل۔ امام مالک کے نزدیک تلبیہ اپنی اس وقت موقوف کرے جب سعی حرام میں مٹتے ہی غائب ہو جائے کہ وہ یہ کہ عمرہ کا مقصد زیارت
خانہ کعبہ ہے تو جب مقصد پورا ہو گیا تو تلبیہ موقوف کرنی چاہئے۔ مگر امام عظیم رحمہ اللہ کی دلیل یہ ہے کہ عمرہ قضائیں رسولی خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے لیک کہ جب موقوف کیا تھا جبکہ عمرہ کے وہ دینے کے بعد طواف شروع کیا اور عمرہ کی اصل مقصد طواف کرنا ہے اور طواف ہی
عمرہ کا بزرگ ہے تو جب مقصد حاصل ہو گیا تو تلبیہ موقوف کرے۔ عالمگیری و عمیرہ۔

۱۵۔ طواف قدم کو طواف تحت۔ طواف نقا۔ طواف شتا۔ طواف اولی العمد بھی کہتے ہیں۔ عالمگیری و عمیرہ

۵۲۔ نقشہ مقام ابراہیم



۱۔ مقام ابراہیم ایک پتھر کا نام ہے جس پر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر کیا تھا۔ (دیکھو باب پہلوی)
۲۔ مقام یعنی جگہ کے ہیں اور مقام ابراہیم کے معنی حضرت ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

نقشہ
مقام ابراہیم

۷۷۔ اسلام محمد رسول

(محمد رسول کے اسلام بعد رسمی مشروع ہوتی ہے۔)

۱۔ سہمی کے واسطے ممکن ہے پہلے چاہیے کہ جو اسلام کو بوسے اور بھڑستی کے واسطے جائے۔

۱۔ حدیث جابر میں ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دو گھنٹن (یعنی مقام ہرام پر) بیٹھ کر نماز کی تو ان کے دونوں طرف رکن کے (یعنی جو اسلام کے اور بوسے دیا سکے۔) (ب) جو اسلام کو کس طرح بوسے تھے بین دو گھنٹہ۔ ۵۰

(اسلام محمد رسول کے بعد ہی حرام سے باہر نکلے کہ کوہ صفا پر جائے)

۷۸۔ مسجد حرام سے باہر نکلنا اور صفا کی طرف جانا

۱۔ بعد نماز کے جس دروازہ سے چاہے باہر نکلے اور کوہ صفا کی طرف جائے۔ ہادیہ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دروازہ بنی عمرہ میں سے باہر تشریف لے گئے تھے اور اس وجہ سے اس دروازہ سے تشریف لے گئے تھے کہ یہ دروازہ کوہ صفا کے قریب ہے۔ یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ اس دروازہ سے نکلنا سنت ہے۔ ہادیہ۔

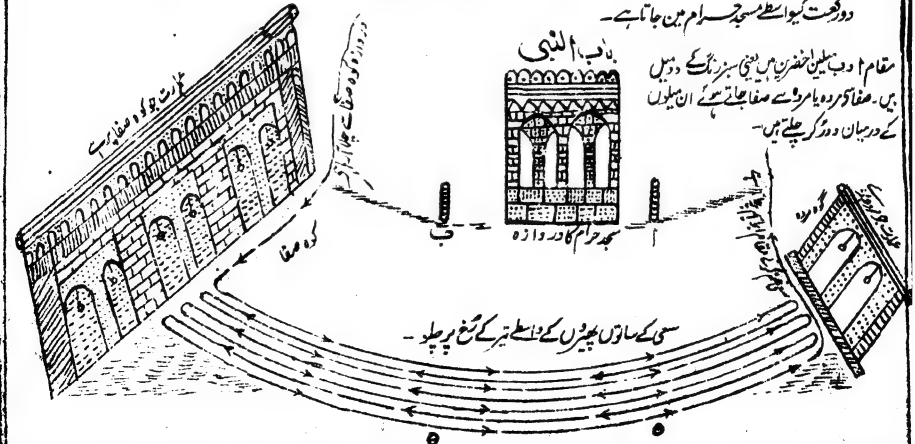
ب۔ روایت کی نظر ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک کسوف اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من المسجد إلى الصفا من باب بنی خنوخہ اور روایت جابر میں ہے کہ آپ باب الصفا سے نکلے۔ دروی ابن ابی شیبہ عن عمار مبللاً أنه عليه السلام خرج إلى الصفا من باب بنی خنوخہ رضی اللہ عنہما روایت ابن ابی شیبہ میں عمار سے مرسل آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف سے دروازہ بنی عمرہ سے نکلے۔

۲۔ دروازہ سے نکلے ہوئے پہلے بابان پاؤں باہر نکالے اور یہ عاقر سے۔ جنہ اللہ والصلوٰۃ علی رسولہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ انفتح لی أبواب رحمتک۔ وآذن فی من المسجد۔ (یعنی مسجد میں)۔

۳۔ کوہ صفا کی طرف جائے تو یہ کہتا ہوا جائے۔ اذکرہ بما یذکر اللہ تعالیٰ۔ ان اللہ والصلوٰۃ علی من تبع اللہ۔ فخرج الیہ الی بیت اعمش کا جناح علیہ ان یطوئک۔ یسک۔ ومن قطع خیراً فان اللہ شاکر حمید۔ (آیت کی تفسیر ص ۲۰۰ دیکھو)۔

۷۹۔ نقت سہمی صفا و مروہ

۱۔ سہمی کی واسطے باب الصفا سے باہر نکلائے میا کہ تیرے نشان سے ظاہر ہوگا۔ اور کوہ صفا پر چکر مسکنین حاضرین کے درمیان یہ چکر پھیرے ختم کر کے دو گھنٹہ کی واسطے مسجد حرام میں جاتا ہے۔



سہ شریعت کرتا ہوں میں ساتھ ۲۰ م اللہ کے اور وہود اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کول واسطے میرے دروازہ رحمتے اور ذیل کر کیا ان ہیں۔ اور کیا بکوشیاں سے

حج۔ سہیاب صفاء سے شروع ہو تو پھر وہیں مردہ پڑھتم ہو۔ درختناہ
 د۔ طحاوی کی روایت ہے کہ مصلیٰ سے مردہ اور مردہ سے مصلیٰ تک ایک پھیرا ہوا۔ اس طریق پر دو گنا یا ۱۴ پھیرے کرنے چاہئیں
 مگر صحیح وہی ہے جو ہادیہ کے حوالہ سے ذکر کیا گیا۔

۱۴۔ سہی کے ۷ پھیروں میں سے چار پھیروں پر فرض ہیں بانی تین واجب۔

۱۵۔ سہی کو چھوڑ کر نماز جماعت یا نماز جنازہ میں شریک ہونا چاہئے۔ اور پھر باقی سہی پوری کرنی چاہئے۔ عالمگیری
 ۱۔ جس وقت نماز کی اقامت ہو تو سہی کو چھوڑ دینا چاہئے یا سہی جمع جہ نماز جنازہ تیار ہو تو سہی کو چھوڑ دینا چاہئے اور نماز سے فارغ ہونے
 کے بعد جس قدر سہی باقی ہو۔ اس کو ادا کرے۔ ثانی عالمگیری
 ۱۶۔ دورانِ حیات میں بعض باتیں جائز ہیں۔ مثلاً

۱۔ کوئی پھیرا نہ کرنا۔ ۲۔ خیرہ و ذوق نہ کرنا۔ ۳۔ تنہا نہ کرنا۔ ۴۔ قمر تکرار نہ کرنا۔ ۵۔ دھلتے مازہ پڑھنا۔ درختناہ
 ۹۔ دورانِ سہی میں خیرہ و ذوق نہ کرنا یا ابدی دینی باتیں کرنا کہ وہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۷۔ سہی صفا و مردہ صرف ایک مرتبہ کرنی چاہئے۔ اس کے بعد نفل سہی کرنی بھی مشروع نہیں۔ ہادیہ۔

۱۔ اسی وجہ سے کہ نفل اختیار کر کے چاہے سہی طواف قدم کیا گئے اور چاہے طواف زیارت کے بعد گھر میں اٹکے بدگئے اس طواف میں

۱۸۔ سہی میں شرط یہ ہے کہ طواف کے بعد کی جائے۔ اگر اس کے خلاف کرے تو سہی دوبارہ کرے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ نئی اگر حج کا احرام باندھ کر طواف زیارت سے پہلے سہی کرنی چاہے تو اسکو چاہئے کہ کئی نفل طواف بعد ازل کرے اور اس کے بعد سہی کرے۔

۱۹۔ مفرد الحج یا فارن کو چاہئے سہی طواف قدم کے بعد کرے اور چاہے طواف زیارت کے بعد۔ درختناہ

۱۔ مندرجہ بالا کے واسطے افضل یہ ہے کہ طواف قدم کے بعد سہی کرے اور طواف زیارت کے بعد سہی کرے لیکن امام ابوحنیفہ سے روایت کی آئی ہے کہ اگر
 آٹھین تا بیست بعد نماز آداب حج کا احرام باندھ کر طواف کے ساتھ سہی کرے درنگے۔ عالمگیری۔

۶۱۔ سہی کے بعد دو رکعت نماز پڑھے۔

۱۔ سہی کے بعد چاہئے کہ مسجد حرام میں جائے۔ اور دو رکعت نماز پڑھے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ ہاؤس میں گھر ہے۔ اور کس طرح پڑھے بالکل اسی طریق پر اور اسی پابندی سے مندرجہ پڑھنے چاہئے جیسا کہ فقہ ۳۰ میں مذکور ہے۔

۶۲۔ سہی صفا و مردہ رکن حج سے یا واجب

۱۔ سہی صفا و مردہ علما و فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔ لیکن علما و شافعی رکن حج کہتے ہیں۔ ہادیہ

دلیل۔ (شافعی) یہ حدیث ہے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَتَبَ عَلَيْكَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ الْإِسْلَامُ الْإِسْلَامُ** کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے پر فرض کیا ہے سہی کو

پس سہی کر۔ ہادیہ۔ دلیل۔ (حنفی) یہ آیت کلام مجید میں ہے **فَلَا تَجْعَلْ مَعْلَكَ آلَافَ قُلُوبٍ** پھر نہ

یہی جو شخص طواف صفا و مردہ کرے اسکو کوئی گناہ نہیں جو یہ اس پر ملا کہ کسی جائزہ کیونکہ طواف صفا و مردہ میں گناہ ہے تو یہ طواف کرتی ہو کہ مردہ

جوان کی ہو۔ بلکہ کس طرح ہو سکتا ہے جو حدیث شافعی نے دلیل میں پیش کی ہے وہی طواف صفا و مردہ کی دلیل میں پیش کرتے ہیں اور کتب و علم کے

مطلب لیتے ہیں کہ احادیث وہی گئی متہلے واسطے جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ **كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ أَنْ تَغُفِّلُوا**

۶۳۔ وقت سی درمیان صفا و مردہ

- ۱۔ صفا و مردہ کے درمیان سی کا وقت مفروضہ پارلج اور تقارن اور متع کے واسطے ماہ ہائے حج ہیں
- ۱۔ صرف ایک صورت میں سی ماہ ہائے حج کے بعد ہو سکتی ہے جبکہ طواف زیارت عید کے بعد کرے۔ یعنی ماہ ہائے حج کے گزرنے کے بعد ادا کے ساتھ سی کرے اور یہ چاہئے۔
- ۲۔ صفا و مردہ کے درمیان سی کا وقت محرم عمرہ کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔ اس کا وقت طواف عمرہ کے بعد ہے۔

۹ مون اب مسجد حرام کر دیا جائے اور مکہ میں قیام کرے ۹ مون

صفا و مردہ کی سی کے بعد عرفہ کی اذان تک ہو چکے۔ اب چاہئے کہ مسجد حرام سے باہر آئے اور سر منڈوائے اور حرام اتار دے۔ چنانچہ نے حج کا احرام باندھ رکھا جو آئے ابھی تک وہی سناٹا ہے کہ یہ سی طواف قدم اور سی صفا و مردہ۔ وہ مسجد حرام سے باہر اگر احرام نہیں کھینچا بلکہ کسی اور سے باقی افعال کر چکا۔ جیسا کہ احرام ہے اس کا عمرہ ختم ہو چکا اگر دی ساتھ لایا ہو تو مسجد حرام سے باہر اگر کسی احرام کو قائم رکھے اور باقی افعال حج اسی احرام سے ادا کرے۔ ہاں اگر دی ساتھ نہیں لایا ہو تو احرام کھول دے۔ اور حج کے واسطے مسجد حرام میں جا کر وہ نتائج کو اس سے پہلے احرام باندھے اور افعال حج کرے۔ اگر قرآن کا احرام باندھا ہے۔ تو افعال طواف پڑھے ہو چکا اور سی احرام کو قائم رکھے اور افعال حج اسی احرام سے کرے جو زائد قیام کر کو فضیلت بھی اور دن اور رات کا بہت سادہ وقت مسجد حرام میں صرف کرے۔

۶۴۔ احرام اتارنا اتارنا۔

- ۱۔ عمرہ کرنے والے کا عمرہ ختم ہو چکا۔ چاہئے کہ سر منڈوائے یا بال کتروائے اور احرام اتارے۔
- ۱۔ اذان کی گولہ کے بعد سیقات پر احرام باندھ کر غلتا کہیے کہ گروہ طواف کیے اور اس کے بعد سی صفا و مردہ اور اس کے بعد سر منڈوائے یا بال کتروائے اور احرام کھولے۔ ہاں۔ کفایہ
- تشریح۔ عہد کے یہی افعال ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ قضائین ہی افعال کئے تھے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک سر منڈوائے کی ضرورت نہیں امام اعظم کی یہ دلیل ہے کہ عمرہ سے مطلب طواف خاند کہہ اور سی صفا و مردہ اور علی علیہ السلام اللہ علیہ وسلم دوم یہ کہ ریتا یہ معلقین کو عمرہ قضائین پنازل ہوئی تھی لہذا میں میں سر منڈولا جائے سو یہ دوم ہے کہ جب عمرہ میں تلبیہ سے محرم ہو جائے تو احرام سے باہر نہ کرے کہ سر منڈوایا جائے جیسا کہ حج میں تلبیہ بھی جاتی ہے تو احرام اتارنے کے واسطے سر منڈوایا جاتا ہے۔ ہاں۔ کفایہ
- تشریح۔ یہاں سے کہہ کر تضرع کیا تھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ عمرہ میں کیا تھا۔

- ۲۔ حج کرنے والے کا طواف قدم ختم ہو چکا اور سی ختم ہو چکی چاہئے کہ باقی افعال حج کی ادائیگی کی منتظر رہے۔
- ۱۔ اگر صرف طواف قدم ہی کیا ہے تو سی طواف زیارت کے وقت ہوگی۔

۳۴۔ متع کرنے والے کا (اگر قربانی ساعۃ لایہ) عمرہ ختم ہو چکا چاہے کہ سر منڈوائے یا بال کتروائے اور احرام اتارے اور حج کی ادائیگی کا منتظر رہے۔

۱۔ متع کرنا چاہے کہ بدلے کے عوض کیے جاتے تھے، درحالیکہ وہ احرام اتار چکا ہے، لیکن عمرہ و تہجد کی وجہ سے احرام باہر ملتا۔

۳۵۔ متع کرنے والے کا (اگر قربانی ساعۃ لایہ) عمرہ ختم ہو چکا مگر چونکہ اس کو اسی احرام سے حج بھی کرنا چاہیے کہ حج کی ادائیگی کا منتظر رہے۔

۱۔ متع احرام اتار کر اگر کسی میں ایسا حکم نہیں (اگر وہی لایہ) حج کا منتظر رہے۔ مالک ہی

۵۔ قرآن کرنے والے کا عمرہ ختم ہو چکا مگر چونکہ اسی احرام سے اس کو حج بھی کرنا ہے چاہے کہ حج کی ادائیگی کا منتظر رہے۔
۱۔ قارئین کو لازم نہیں کہ عمرہ کرنے کے بعد حج کرنے سے پہلے سر منڈوائے کیونکہ اس کا احرام حج کے واسطے ابھی موجود رہنا چاہیے اور جب احرام موجود ہے تو پھر سر منڈوانا جائز ہے یہ قارئین عید کے روز ہر منڈوا سکتا ہے۔

۶۵۔ اثنائے قیام مکہ میں کیا کرے داند اکثر گزار دیتا ہے۔ اعتکاف بھی کرے اور غائبانہ کعبہ کی بھی اندر سے زیارت کرے

۱۔ قیام مکہ میں جتنے طواف تہلیل ہیں وہ سب کیوں کر کیا ہے کہ اقامتی کے واسطے نماز نفل سے بہتر نہیں بخلاف اہل مکہ کے۔ درختار۔ شرح طحاوی
۱۔ نماز نفل طواف نماز نفل پر بہتر تہرج دا گیا ہے جبکہ وہ اسے حج میں کیا جائے۔ روز نماز نفل سے بہتر ہے۔ درختار

۲۔ قیام مکہ میں جتنے عمرہ ہو سکیں کرے مگر ماہ ہائے حج سے پہلے کرے اگر اس سال حج کا ارادہ ہے۔

۳۔ قیام مکہ میں مسجد حرام میں بیٹھ کر کم از کم ایک قرآن شریف ختم کرے۔ جتنی مرتبہ زیادہ کر سکے بہتر ہے۔

۴۔ قیام مکہ میں جس قدر نیکی ہو سکے کرے کیونکہ وہ ان ایک نیکی کا ثواب لاکھ گنا ہوتا ہے۔ اور ایسی طرح گناہ کرنے سے بہتر چیز کرے کہ ایک گناہ کا عذاب بھی اسی قدر ہوتا ہے۔

۵۔ قیام مکہ میں چاہے کہ سخت گرمی یا بارش میں بھی طواف کرے کہ لیے موقع پر بہت ثواب ہے۔

۶۔ قیام مکہ میں کبھی صرف حج راہوں کا استعمال کر لیا کرے اگرچہ طواف نہ کر سکے۔ کیونکہ استلام حج راہوں ایک عبادت ہے۔

۷۔ قیام مکہ میں جب مسجد حرام میں جایا کرے تو اکثر اعتکاف کی نیت بھی کر لیا کرے کہ اعتکاف کا ثواب بھی حاصل کرے اگرچہ یہ اعتکاف کی نیت تھوڑی دیر کے واسطے ہو۔

۸۔ نیت اعتکاف کی۔ حج۔ فتنۃ الکعبۃ کما دلت فی ہذا المسجد۔ (نیت کربان میں اعتکاف کو چاہے کبھی ہو)

۸۔ قیام مکہ میں اگر مسجد حرام میں سونے یا کھانے کا اتفاق پڑے تو ضایعہ نہیں یہ امور جائز ہیں۔

۹۔ قیام مکہ میں جب مسجد حرام میں جائے تو اکثر تعلیم میں داخل ہوا کرے اور وہ ان عبادت بھی کیا کرے۔

۱۰۔ قیام مکہ میں خانہ کعبہ کی دیوار کے قریب بھی بیٹھیں اور خانہ کعبہ پر کثرت نگاہ بھی ڈالے کہ یہ بھی عبادت ہے۔

۱۱۔ اقامت کہیں جو مقامات قبولیت دعا کے متعلق تقریر ۱۶۶۶ میں مذکور ہیں وہاں بھی مسجد حرام میں نماز پڑھے۔

۱۲۔ اقامت کہ میں فادہ کعبہ کے اندر بھی ضرور داخل ہو کہ کعبہ شریف میں داخل ہونا (مردوں اور عورتوں کے واسطے) ائمہ اربعہ کے نزدیک مستحب ہے۔

۱۔ رعایت کیلئے امام بیہقی نے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی داخل ہوگا کعبہ شریف میں داخل ہوگا نیکی میں اور نکلیگا بے ہی سے اس طور پر کہ سب اس کے گناہ بخشے جاویں گے۔

۲۔ فادہ کعبہ کے اندر ابن عباس سے روایت کیلئے کہ جو کوئی داخل ہوگا بیت اللہ شریف میں اور دادا کرے گا وہاں دو رکعت نماز پڑھ لے گا اور اس سے اس روز کے اندر کجا تھا اس کو اس کی اس سے۔

۳۔ علماء کی ایک جماعت اس بات پر متفق ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کیا تب فادہ کعبہ میں داخل ہوئے لیکن افاضہ اور آٹا اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سال میں کعبہ شریف کے اندر داخل ہوئے۔ چنانچہ صحیحین میں روایت ابن عمر

اس طرح آئی ہے۔ **سَدَّ عَلَی رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَوْمَ فَعَّی فَلَمْ یَدْخُلْ فَاذَلَا سَامَاءَ۔ حَتَّى اَتَاخُ بِہَا الْکَعْبَةَ۔ فَنَدَّ عُمَانُ بِنَی طَلْحَةَ لَیَالِیَ بِالْمَدِیْنَةِ۔ فَمَا مَرَّ بِہُمْ فَقَدْ دَخَلَ النَّبِیُّ وَاسَامَاءُ وَبِلَالٌ وَطَلْحَةُ۔ فَاَتَاخُ فَاَعْلَمَہَا الْبَابَ مَدِیْنَةٍ۔ فَدَخَلُوْہُ۔ فَمَا دَرَبَ النَّبِیُّ۔ قَالَ بِنَی عُمَانٍ وَجَدْتُ بِلَالًا عَلَی الْبَابِ۔ فَقُلْتُ اَیْنَ هُوَ لَمْ یَدْخُلْ۔ فَقَالَ بِنَی عُمَانٍ الْمُتَقَدِّمُ قَالَ لَیْسَتْ اَنْتَ اَسَاکِنَا**

(رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کے دن آسمان کے آؤں پر مسجد حرام میں داخل ہوئے اور اسی کو کعبہ کے من میں بٹھا دیا پھر بلایا عثمان بن عفان کو کھڑا کر دے۔ پس وہ بھی گیا یا نہیں کھڑا کھڑا اور اعداد داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آٹا ساما و ببال و طلحہ پہلو کے بعد وہ ازہ خود ہی دربر بند کر دیا۔ پھر اس کو کھڑا۔ تو گھر گئے۔ تو ابن عمر کے بیان کے مطابق بلال کو دروازہ پر پایا۔ پس بیٹے دریافت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کہاں نماز پڑھی تھی وہ کہے کہ وہ دن لگے سؤں کے درمیان ابن عمر کے بیان کے میں قبول کیا کہ اس سے یہ پوچھا کہ آپ کبھی بکسب نہیں اس سے ظاہر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن داخل کعبہ ہوئے تھے۔

۵۔ عورتوں کو فادہ کعبہ میں داخل ہونیکا مضائقہ نہیں۔ مگر جب وہاں مردوں کو جب جائیں مدینہ طہیر میں ہی ماکہ و درکت مسافر پڑھ لیں کہ وہ بھی فادہ کعبہ میں داخل ہونے کے برابر ہے۔ (حطیم کے متعلق مذکور ہو گیا ہے) حضرت عائشہ نے کہا کہ میں فادہ کعبہ کے

اندر جاؤں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یعنی حطیم) میں دو رکعت نماز پڑھیں کہ یہ ایسا ہے جیسے فادہ کعبہ میں پڑھیں۔

۱۔ کعبہ شریف میں اندر جانے کے واسطے چاہئے کہ غسل کرے۔ یا وضو ہی کرے۔ اور عمرہ کرے پھر پہنچے اور خوشبو لگائے (اگر احرام باندھے ہوئے نہیں ہے)۔

۲۔ دروازہ پر کعبہ شریف کے پہنچنے کو چوکھٹ کو بوسے۔ اول سیدہ عائشہ اندر لیجائے اور واپس آتے ہوئے یا یاں پاؤں پیچلے نکالے۔) جیسا کہ ادب جمعہ ساجد کا ہے۔

۳۔ فادہ کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے وہی دعا جو مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھتے ہیں پڑھیں۔

۴۔ اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے۔ نہ چھت کی طرف لیجئے نہ ادھر ادھر لگائے نہ تندہ یوں کی طرف تو جہر کرے بہت خشوع و خضوع کو کام میں لائے۔

۵۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے پر جائے اور وہاں کم از کم دو رکعت توفیر پڑھے۔

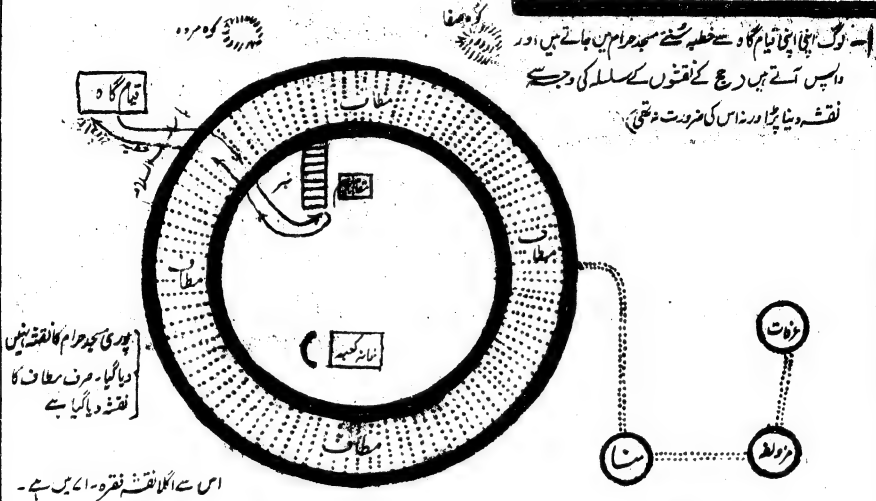
شفاخت۔ سبزی فائل جو ماکہ اندر دو سؤں کے درمیان ہے اس کی نسبت یہ غلط تصور ہے کہ اصل نبوی ہے اصل نبوی کی یہ شناخت ہے کہ فادہ کعبہ کے دروازہ سے گھس کر سیدہ اجملا جائے جب سناٹے کی دیوار

تین ہاتھ پر جائے تو میں ہی صلی اللہ علیہ وسلم نام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔

۱۔ اسکے بعد سولہ کی دیوار پر اپنا رخدارہ رکھے اور حمد و ثنا اور دووا استغفار بہت کہے اور اس پاپ اور گناہوں

۶۷۔ نقش ترتیب ادائیگی حج (نقشہ نم ۷)

(۷۔ ڈی الحجہ کی کارروائی)



اس سے اگلا نقش فقرہ - ۱۷ میں ہے۔

۸۔ ذی الحجہ
 آج حج کے واسطے احرام باندھیں اور
 صبح ہی مناوانہ ہوں

اہل کما کی یہ طرز ہے کہ اگر علی الصباح نہاد ہو کر کچھ دھام میں آکر احرام باندھتے ہیں۔ اور طواف اعدا اور بھی سے فارغ ہو کر صبح کی نماز پڑھتے ہیں اور بعد طواف آفتاب مکہ سے منی کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ اور یہی طرز تسنوں ہے۔ منابر پوچھ کر کچھ بیٹے کے قریب آتے نماز ہے اور وہاں ان کا قیام کرنا چاہے کہ کچھ عرصہ مغرب۔ فشا اور صبح کی نماز وہاں ہی پڑھی جائے۔ یہ شب کا قیام سنایا سنہ ہے۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے کسی شخص آج سنانہ جاسکے تو کل کسی وقت سنانہ ہونا اور وفات پہنچ جائے کہ لایا کسی عذر الیہ کرے۔

۶۸۔ حج کے واسطے آج احرام بندہگا۔

۱۔ جب آٹھویں تاریخ ہو تو حج کا احرام مجہد حرام میں جا کر باندھ ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہے کہ مسجد حرام میں ہی جا کر باندھ۔ حدود حرم کے اندر کسی جگہ بھی باندھ ہے۔ — برائے — فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ توجہ اس کج کے واسطے اہرام باندھیں گے اور اسانی جو تخیل کر رہا ہے۔ بعد از ختم کر چکا ہے اس جگہ کا احرام لے کر بائیں سر کے دیکھ کر غور فرمائیے ۲۸
 بہتر ہو کر کئی بعد طواف افضل کے احرام باندھنے سے اگر اس طواف کے بعد سر بھی کھڑا چاہے تو طواف بین اصحاب اور اول سے اور چاہے طواف زیار
 کے بعد کسی کھلا دور ہو کر غور فرمائیے ۳۰ اس قیاس وحدت میں اس طواف بین اصحاب اور اول سے کیسے ؟
 جب اگر اٹھیں تا بیرون سے پہلے احرام باندھنے تو چارے ہیں بلکہ تین ہیں پہلے باندھنے افضل ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

ج۔ احرام باندھنے کے متعلق دیکھو فقرہ ۳۲ و ۳۳

د۔ آخرین تاسک اگر احرام باندھا اور دوسرے دن باورجا نہ ہے عالمگیری۔

۲۔ آج یا آج کے دن سے پہلے متع (میرسانہ الہدی) کو حج کا احرام باندھنا چاہیے لیکن جتنے پہلے باندھنا بہتر ہے کہ تنگ کام جتنا جلدی کیا جائے اچھا ہے۔ ہدایہ۔ یعنی شرح کنز

۱۔ احرام حج مسجد حرام سے باندھنا عزم میں سے کسی جگہ سے کیونکہ مسجد حرام میں سے باندھنا کچھ خرواج میں ہے کیونکہ متع احرام مکمل کر لکھیں تو اسے کرنا جگہ کی مکمل میں ہے۔ ہدایہ (دیکھو فقرہ ۳۸)

(دیکھو فقرہ ۱۱ و ۱۲)

۲۔ مرنے کے اعمال کر کے بعد سرزندہ دل سے بلکہ اسی احرام سے حج کے اخلا شروع کرے۔ کفایہ

۶۹۔ مناکو روانہ ہونا اور وہاں قیام کرنا (احرام باندھنے کے بعد مناکو روانہ ہوں۔ دیکھو فقرہ ۳۰ و نقشہ ثانی کو جرات)

۱۔ صبح کی نماز تکہ مستحکم میں پڑھ کر آفتاب نکلنے کے بعد مناک کی طرف روانہ ہو۔ ہدایہ

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تکہ مستحکم میں پڑھی اور جب آفتاب نکل آیا تب مناک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہدایہ
ب۔ فتاویٰ قاضی خاں میں بھی یہی لکھا ہے سورج نکلنے کے بعد مناجات ادریسی صحیح ہے۔ اگر سورج نکلنے سے پہلے جائے تو مضائقہ نہیں لیکن سورج نکلنے پر جانا اولیٰ ہے۔ عالمگیری

۲۔ آج آٹھ تاریخ کو اگر بعد نماز ظہر تکہ سے مناک گیلہ یا مکہ معظمہ کے دو سر روز بعد نماز صبح روانہ ہو کر مناجا ہو تا ہو عرفات پہنچا تو جاؤں گے۔ ہدایہ

وجہ یہ ہے کہ مکہ کا قیام مناسک حج سے نہیں ہے۔ اگر روز کی رات بھی کہ شریف میں قیام کیا۔ تو مضائقہ نہیں لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی ترک ہوئی۔ لہذا ایسا کرنے والا گناہگار ہے۔ ہدایہ

۳۔ اگر آٹھ تاریخ جمعہ ہو تب بھی زوال سے پہلے مناکو مانا ہائے اس واسطے کہ اس وقت جمعہ واجب نہیں۔ ہاں نفل کے بعد جمعہ واجب اور جنت تک جمعہ نہ پڑھے تب تک نہ نکلے۔ فتاویٰ عالمگیری

۴۔ مکہ سے نکلنے وقت لبیک کہے اور جو دعا چاہے پڑھے اور لا الہ الا انت پڑھے۔ فتاویٰ عالمگیری

۵۔ راستہ میں تلبیہ داؤ کار و ادعیہ و استغفار پڑھتا رہے۔ اور صییب پر روگا علیہ الصلوٰۃ من التلعیز الغفار پر درود بھیجتا ہے۔

۶۔ مناجات پنجم جو خیف کے نزدیک اترنا بہتر ہے۔ (دیکھو مجموعہ فقرہ ۳۰ و نقشہ ثانی و بڑا)

۷۔ یہاں اتنا قیام رہتا ہے کہ یہ پانچ نمازیں پڑھی جاتی ہیں ظہر عصر مغرب۔ عشر صبح چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی پانچ نمازیں منائیں پڑھی ہیں۔ اور اس کے بعد عرفات تشریف لے گئے۔ ہدایہ

۱۔ خدیجہ کے رضیع ہیں۔ ذی الحجہ کو مناک کی طرف جاتے امداد ہاں عودہ۔ ذی الحجہ کی صبح تک نہیں۔ اور پھر وہاں سے عرفات کو جاتا۔

۸۔ طبرانی اور بیہقی نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ کی شب کو اگر کوئی شخص مئی میں یہ دعا ہزار بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے جو مانگے سو پائے۔

سُبْحَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ - سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِنُهُ - سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَيِّدُهُ - سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْكَافِرِ سُلْطَانُهُ -
سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْمَقْبُورِ رَحْمَتُهُ - سُبْحَانَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ - سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ - سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّعَاءَ -
سُبْحَانَ الَّذِي وَسَّعَ الْأَرْضَ - سُبْحَانَ الَّذِي لَا حُلْمَ لَهُ وَلَا خَفَاءَ إِلَّا الْكِبَرُ - اس دعا سترجى كيا سطر وكجوفه ۱۰ سطر

۹۔ منی میں اس رات رہنا سنت ہے۔ اور چاہئے کہ رات کو لیٹ کر کہتا رہے اور استغفار اور دعائیں پڑھتا رہے۔

حد دیش جاہیں ہے کج ہوا دن بڑھیکہ کا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اہم جاہاندار و سوار سوار کے اور دنیا کی طرف تشریف لے گئے۔ اور وہاں اپنے خاڑی میں نھر برعزب غروبِ عشا۔ صبح۔ اور غولٹوی دیر پھرے کہ قناب کل آیا۔

۹۔ ذی الحجہ

۱۲

۹ ذی الحجہ

آج صبح سب حاجی مناسے عرفات پہنچیں

۱۲

۱۲

آج صبح سوچنے لگنے پر مجھ کے ساتھ وفات جائے۔ راستہ میں وہ عایں پر مہتا جائے اور حبس عرفات کے تہرب پیچھے تو جس قتل قبل وقت پر نگراہ پڑے تو جو دواسمن ہے وہ چہرے۔ عرفات پتھلیکجا کجا اور اہم یعنی سمندرہ کے قریب پھیرے تو افضل ہے۔ روز عرفات میں کس ٹہر جائے۔ گردادی عزم میں نہیں ہے۔ بعد بعد و فوف عرفات کے واسطے غسل کرے اور کس نہ میں جائیے کہ وہاں جھڑھ ہوگا اسے کئے کہ اس میں مناسک صبح بیان ہوں گے۔ یہ حالت کے ساتھ کھڑا دھڑکے گا اور پڑے۔ اس کے بعد بلا توقف مجمع کے ساتھ میدان وفات میں و فوف کے واسطے جائے کہ وہاں امام اور مجمع کے ساتھ دعا بھی مانی ہے۔ یہ و فوف عرفات سے طراکن جج کا ہے اگر یہ ہتھسے گیا تو رچ ہی لگیا۔ سورج غروب ہونے پر جب و فوف عرفات ختم ہو تو مجمع کو چاہے کہ امام کے ساتھ منظر وادھ روانہ ہو۔

۷۔ عزات کی طرف جانا

۱۔ بعد نماز فجر نبی سے عرفات جانا اولیٰ ہر کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز فجر تشریف لے گئے تھے۔ ہوا

۱۔ درختوں میں لکھا ہے کہ طلع ثمر کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہونا چاہیے اور اپنی ہاتھ کی طرف کے راستے سے جانا چاہیے۔ اور عرفات سے واپسی کے وقت دائیں ہاتھ کے راستے سے اپنی آنا چاہیے لیکن بن عمر کی روایت میں ہے کہ علیہ السلام عرفات میں صبح طلع الثمر صبح بدھرتہ حتیٰ ان غرقت۔ راہ البراء والحدید کے لیے طلع ثمر کے بعد تشریف لے گئے۔ اور حدیث جاری میں ہے۔ فلا تکلوا یومہ والربوبۃ لیسوا صبح یومہ حتیٰ ان غرقت۔ وکعب بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فضل بھا الظہر، والصبح المغرب والعشاء اجمعہ۔ فکلک قدر فی صلاحت الشمس اربعۃ من فی ما لعلوا بالبحر۔

اس پس جب مہارن نرندریہ کا قومی کی طرف متوجہ ہوئے پس انھوں نے اپنے تمام کا اور مہاراجہ کی علیٰ اذیت علیہ وسلم میں غادر ہو کر ہی مناسین ظہر و معرہ و مغرب و عشا و فجر اس کے بعد انھیں کہ آفتاب نکل آیا۔

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی اوستی پر کھڑے تھے تب مؤذن آپ کے رہبر اذان دیتا تھا۔

جب امام ابوہریرہؓ کے نزدیک مؤذن اس وقت اذان دے گا کہ امام ابھی منبر پر نہ گیا ہو۔ امام کے لئے عین یہی آیت ہے کہ بعد خطبہ اذان دے گا۔

۴۔ اذان کے بعد امام کو چاہئے کہ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اس طرح پر کہ بیس ذرا بیٹھ جائے کہ اس کے دو حصہ ہو جائیں جو جامعہ کے خطبہ میں ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ ہدایہ۔

۱۔ امام مالک کے نزدیک پہلے نماز پڑھی جائے اور بعد میں خطبہ کیونکہ یہ خطبہ وظ و نصیحت کے واسطے ہوتا ہے لہذا بعد کے خطبہ کی طرح ناد کے بعد ہونا چاہئے۔ علماء حنفیہ کی یہ دلیل ہے کہ ازل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ پہلے پڑھا۔ دوم یہ خطبہ مناسک حج کی تعلیم کو واسطے ہوتا ہے اور چونکہ ظہر اور عصر کا جمع کرنا سب سے پہلے تو چاہئے کہ خطبہ پہلے پڑھے کہ اس نماز کے تعلق بھی احکام بتائے جاویں۔ ہدایہ۔

ب اگر خطبہ کے خطبہ میں بھی جائز ہے لیکن کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

ج۔ ہمارے دور آج خطبہ میں مباح نہیں ہے لینے خطبہ کے بیچیں شبہ کہ دو حصہ نہیں کئے گئے۔ عالمگیری (دیکھو فقرہ ۴۶)

۵۔ اس خطبہ میں لوگوں کو وقوف عرفات۔ وقوف مزدلفہ۔ عرفات کے مزدلفہ جاتا۔ ریحی حمار۔ قربانی حلق۔ طواف زیارت اور قربانی سے دو سون تک کے احکام سنائے۔ فتاویٰ السوچی۔ شرن ہدایہ۔

۶۔ اگر خطبہ نہ پڑا تب بھی مضائقہ نہیں۔ یا زوال سے پہلے پڑھ لیا تب بھی مضائقہ نہیں لیکن اچھا نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔ دلیل۔ یہ خطبہ سن نہیں ہے اگر نہ پڑھا تو مضائقہ نہیں۔ ۱۴

۷۔ جب امام خطبہ کے فائز ہو تو مؤذن اقامت کہے اور ظہر اور عصر کی نماز ملا کر ظہر کے وقت میں پڑھا کر اس طرح کہ ظہر کے چار فرض کے بعد مؤذن دوسری اقامت کہے اور عصر کی نماز پڑھی جائے۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔ امام کو ایک اذان اور دو اقامت سے بعد دونوں نمازیں جمع کی گئیں۔ م

۸۔ ان دونوں نمازوں میں فاصلہ نہ دینا چاہئے ورنہ عصر کی نماز کے واسطے دوبارہ اذان پڑھنی ہوگی۔ ہدایہ۔ مطلب۔ یہ ہے کہ اگر وہ نمازوں کے درمیان نماز نقل پڑھے یا اذان کو کام کرے تو اذان اول اور نماز عصر کے درمیان فاصلہ نہ جائیگا اور اس طرح اذان عصر کی نماز سے قریب نہیں رہے گی۔ بعد دوسری اذان عصر کی نماز کے واسطے وہی ہوگی۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ ان دونوں نمازوں کے بیچ میں نقل بھی پڑھنے کی وجہ سے۔ ہدایہ۔

جب کافی میں لکھا ہے کہ دونوں نمازوں میں صرف اس قدر فاصلہ دے سکتے ہیں کہ صرف ظہر کی سنتیں پڑھ لیں مگر اور کوئی نقل نہ پڑھے ورنہ جمعہ کے واسطے دوسری اذان کی ضرورت ہوگی مگر دونوں نمازوں میں فاصلہ کرنا تو کثیر لکھتے ہیں تاہم روایت بخاری ایک روایت کے نام سے صحیح ہے۔

۹۔ دونوں نمازوں کو جمع کرنا سنت ہے۔ کفار۔

۱۰۔ حدیث صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامت سے ظہر کے وقت میں ادا کی۔

جب۔ ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا جمع بین الصلوٰتین یا جمع تقدیم کہلاتا ہے۔

۱۰۔ دونوں نمازوں کو جمع کرنا جب دو طریق ہیں امام احرارہ نماز احرارہ (یعنی نماز صحت و قیامت کے قریب جاتے ہو احرارہ نماز صحت و قیامت کے قریب جاتے ہو) اور صاحبین کے نزدیک صرف احرارہ ضروری ہے امام ضروری نہیں۔ لیکن امام زفر کے نزدیک امام احرارہ صرف عصر کی وقت ضروری ہے۔ ہدایہ۔

۷۶۔ وقوف عرفات

۱۔ ظہر اور عصر پڑانے کے بعد امام کو چاہئے کہ مع تمام مجمع کے موقف کی طرف روانہ ہو۔ ہدایہ

۱۔ مجمع بین الصلوات کے بعد وقوف کے واسطے ہال میں دیر کرنی مکروہ ہے۔

بعد وقوف کے واسطے یہ شرط نہیں ہے۔ مالگیری۔ مگر وقوف کی نیت دل میں رکھنے تو بہتر ہے۔

۲۔ تمام عرفات موقف ہے سوائے وادی حنہ کے۔ کیونکہ بغیر خالصی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرفات کھلیا موقف وامن شعوا عن بعث عمر فہ۔ واما ولفہ کھیا موقف وادفعوا عن وادی حنہ وادعی موقف سوائے وادی حنہ

اور زوالہ کل موقف ہے سوائے وادی حنہ کے۔ ہدایہ۔ کثیر

تفسیر: جمع اگر عرفات میں ہوں جگہ چلے وقوف کے مگر وقوف کے واسطے ایک خاص چٹا میدان مقرر ہے جسے اگر لوگ بیٹھا لگیں ہیں۔ دیکھو نقشہ عرفات

۳۔ جبل ارحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھروں کے قریب وقوف کرنا بہتر ہے کہ وہ موقف سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اس کو موقف اعظم کہتے ہیں۔ ہدایہ۔ بحر الرائق۔ مینی غریح کثیر

۱۔ اگر وہاں پہنچنے والے قریب وقوف کے سبب جبل ارحمت کے اوپر چڑھ کر وقوف کرنا اور اس کو انضال سمجھا کر کچھ اصل نہیں رکھتا۔

ب۔ الا لیردن ہال موقف اعظم کہتے ہیں۔ اور اس کے گرد اجا ط بطور مسجد بنا ہوا ہے۔

۴۔ وقوف کے موقع پر کھڑا رہنا نہ سنت ہے نہ واجب۔ یہاں تک کہ اگر وقوف کے وقت میٹھا ہے تو جائز ہے۔ مالگیری۔

۱۔ وقوف کے وقت میٹھا اور نہ میٹھا درست ہے۔ اور موقف میں جس جگہ چلے جائے کھڑا ہوا بیٹھے یا لیٹے۔

۵۔ موقف میں تلبیہ برابر کہتا رہے۔ لیکن امام مالک کے نزدیک وقوف شروع ہوتے ہی تلبیہ وقوف کرے۔ ہدایہ۔ کافی۔

دلیل۔ امام مالک کہتے ہیں اہانت کے ہیں (یعنی خدمت کے واسطے حاضری) تو زبان سے اجابت اس وقت تک ہوتی ہے جب تک طویل ہو جائے

جب ارکان میں کوئی شخص مشغول ہو جائے تو زبانی اجابت کی حاجت نہ رہی مگر امام غزالی اور علیہ السلام تلبیہ کہتے تھے جبکہ

جو عقیدہ کی رہی کے واسطے کہتے۔ دوسری بات کہ تلبیہ حج میں ہی جیسے تلبیہ نمازیں دو کی مقدار ہے۔ لہذا آخر احرام تک تلبیہ کہنی جائیگی۔

۱۔ صحاح ستہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیک کہا کرتے تھے یہاں تک کہ نبی کرے تجوہ عقیدہ کی۔ ابن ماجہ سے یہ بھی

لکھا ہے کہ جب آپ نبی کر چکے تھے تجوہ عقیدہ کی تب بیک موقف کرتے تھے۔

۶۔ امام کو چاہئے کہ جبل حمر کے قریب قبلہ کی طرف منہ کر کے اونٹ پر کھڑا ہوا اور وعاما نگے خوب کوشش اور

عجز اور زاری سے لوگوں کو چاہئے کہ منہ قبلہ کی طرف کر کے قریب امام کے کھڑے ہوں اور اس کے کلام کو سنیں

۱۔ بغیر خالصی اللہ علیہ وسلم کی اونٹ پر سوار نہ لہذا سواری پر وقوف افضل ہے۔ ہدایہ۔ یہی حدیث جاری ہے۔

جب امام قریب وقوف کرنا افضل ہے اور سب سے بہتر موقع امام کے پیچھے ہے۔ ہم انہیں ہم اللہ اکبر کہتے ہیں اور اگر وہ وقوف کرنا کر دے۔ مالگیری

ج۔ لوگوں کو امام کے قریب اس وجہ سے کھڑا ہونا چاہئے کہ امام جو دعا پڑھے اور مناسک حج بیان کرے تو لوگ سنا سکیں۔

د۔ حدیث میں آیا ہے کہ صبراً واثباتاً استقبل بہ القبلۃ (بہتر موقف وہیں کرنا کہ ان میں متقبل کی طرف کہا جائے)۔ آپ قبلہ کی طرف

منہ کر کے کھڑے ہوئے۔ ہدایہ ۴۔ یہ حدیث بروایت ابن عمر اس طرح ہے کہ انہیں اس سے قبل بہ القبلۃ کہتے تھے۔ مجلس وہ ہے کہ ان میں منہ قبلہ

۱۔ حدیث کیا اس کو طہرائی نے اور عاکم نے ادا بن اجسنے

کی طرف کیا جائے، اور ایک جگہ یہ بھی آیا ہے کہ اَلْكَرَّمُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتَقْبَلَ بِهَا الْقَبْلَةَ۔

۱۔ روایت کی یہ حق ہے ابن عباس سے کہ دیکھا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خود بخود قندیل کا اویل صدارت پر کواکب سے قطعاً مسکین دعا مانگتے تھے صرف زمین اور دونوں ہاتھ پر سیدھے تھے جیسے کھانا مانگنے والا مسکین کھانا مانگتا ہے، پہلا دعا عاری عاجزی سے مانگتے۔ دعا کے وقت ہاتھ دکھانے کے اٹھانے اور تکیہ کی طرف رخ کیے کسی کو پکارنے والا اس کی طرف ہاتھ اور سر سے متوجہ ہوتا ہے۔ اپنے واسطے اور اپنے ناں باپ اور سب انسان مرد و عورتوں کے واسطے بہت استغفار پڑھتے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱۲، روایتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں بڑی کوشش سے اپنی اہمیت کے واسطے دعا مانگی تھی اور قبول ہوئی تھی۔ دعا آپ کی۔ روایت کیا اسرار ابن ابی حنیفہ، مسنون یہ ہے کہ دعا مانگی آواز سے مانگتے۔ جوسر انبوہ۔

س۔ توبہ ادا استغفار پڑھے ادا اپنے گناہوں پر خوب روئے اگر روانہ آئے تو اپنی سنگدلی پر افسوس کرے۔

۷۔ دُشمن کے موقع پر پڑنے کے واسطے علما و خفیہ کے نزدیک کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے۔
جو دعا چاہے مانگے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ جو دعا و قوف کے موقع پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ وہ فقرہ ۷۷ میں لکھی گئی ہے۔

۸۔ جو شخص عرفات پر ایسی حالت میں گزرا کہ وہ سوتا تھا یا بیہوش تھا اور اس کی طرف سے اس کے ساتھی نے احرام باندھا اور لبیک کی تو اس کا حج صحیح ہے۔ شرح قدیہ

۱۔ اگر کوئی شخص عزت پروردگار کو انکار کر دے تو اس کی طرف سے اس کے ساتھی نے یا کسی غیر رفیق نے احوام حج کا باذہاء اور اگر نہ ہو اسے

۹۔ اگر کوئی شخص جسکو حج کا احرام بند ہوا ہو نہ عمرہ کا) وقوف کے وقت کے اندر موقف میں ایک لمحہ بھی موجود ہو۔

یا موقف سے گزرتا چلا جائے۔ سوتا ہو یا جاگتا۔ ننگا ہو یا ڈھکا ہوا بے وضو ہو یا جنب۔ حاضر

ہو یا نفا۔ جانتا ہو کہ میدانِ عرفات ہے یا نہ جانتا ہو۔ نیت حج کی کی ہو یا نہ کی ہو۔ سست

ہو یا ہوشیار۔ مجنوں ہو یا غافل۔ وقف شب کو کرے یا دن کو۔ دونوں مسازیں

جمع کی ہوں یا نہ کہ ہوں۔ اُس کا جج ہو گیا اور فاسد نہیں ہے۔ شرع محمدی۔ عالمگیری

دلیل - یہ کہ کج کار کس حرافت میں حروف کے ناپے وہ ہر طرح ادا ہو جائے اور سنا یا بوشہ ہر ترقف کے نسل کے خلاف نہیں ہے یہ ایسا بابا
ہے کہ جیسے کہ آئے ہیں بلکہ ہزاروں کج کار کے ہے اور جو بلکہ یا ہوش ہر عابثیہ کے کہ کھانے کو کھانے میں نہیں ہوتا تاہم ان حضرات جیسی چیزیں
کہ وہ حالت میں ہوتی ہیں نہیں کہی۔ اب آپ اگر وہ شخص بھی نہ جانے کہ وہ کج حرافت ہے اس کے تعلق نیت سے ہے۔ ادویت ہر ہو کہ ان کا علم ہر
مزدوری نہیں بلکہ کج کی سے پہنچی کج کا بلکہ ہے۔ میں کج حرافت کی نسبت بھی مثال ہے۔ - عرابہ

اب یہ شخصیت وقفِ دعوت اور دلفریبی کے واسطے کہ بغیر نیکی کے وقفِ نیکی سے حد نہ اگڑاوات بغیر نیت کے شکار کی کسی شخص کے وقف سے کیا جائے گا۔ جسے اگر وہ اس کو کوئی کام دے یا قرضہ دے یا کچھ بھی مطاف دے یا کچھ بھی دے تو طوافِ نیت نہیں ہوگا۔ چنانچہ فقہاء و مفسرین نے اس کو کھلی

۷۔ صاف باطنی سے اس حدیث کو دل میں جگہ دو۔ اعظم اللہ بین ذنبا من وقف بفرقة فظن ان الله لم يقدر له

۸۔ یاد رکھو کہ اس میدان میں اس وقت بڑے بڑے عابد اور پرہیزگار لوگ موجود ہیں اور جو حنات ان کو بارگاہ ذوالجلال سے

اس وقت عطا ہو رہے ہیں کرنا کاتین ایکے لکھنے سے عاجز ہیں۔

۹۔ صدق اللہ سے استغفار پڑھو۔ اور دلمین عہد کرو کہ آئندہ گناہ نہ کروں گا۔

۱۰۔ قرآن شریف کا کوئی رکوع بھی یاد ہو تو ضرور پڑھو۔ اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص بھی پڑھو۔

۱۔ حافظ قرآن کو یاد ہے کہ اس وقت جتنی سوزین پڑے کے پڑے۔

۷۹۔ وقف عرفات کا اختتام

۱۔ غروب آفتاب کے بعد امام کو چاہیے کہ مجمع کیساتھ میدان عرفات سے کوچ کرے اور آہستگی اور آرام سے مزار اہل بیت علیہم السلام

دلیل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد کوچ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقف کیا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا۔ اور جب ڈوب چکا تو وہاں سے روانہ ہوئے یہاں تک کہ آئے مزار علیؓ اور ہمیں لوگوں کے ساتھ وہاں نمازیں مغرب و عشاء۔ اور جب صبح فائز آئے فزع پیادہ پر اور وقف کیا اُس جگہ اور اس طرح کوچ کر رہے ہیں اہل زمانہ کائنات کی کہ ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر رات میں آہستگی اور آرام سے گئے تھے۔ (ہدایہ)

۲۔ روایت کیا عام ہے کہ میں سورن عمر سے کہہ سکتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلحیر پڑا اور فرمایا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْ اَهْلًا بِبَيْتِكَ وَالْاَوَّلَانِ كَاَوْثَانِ نَعْمَنْ مِّنْ هَذَا الْمَوْضِعِ اَدَاكَ اَنْتَ الشَّمْسُ عَلٰی دُوْنِ الْجَبَالِ كَاَهْلًا بَعْدَ اَنْتَ اَلْجَبَالُ عَلٰی رُءُوسِهَا وَرَا قَا نَعْمَنْ بَعْدَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ (یعنی اپنے فرما یا کہ شرک اس مقام کو قبل غروب آفتاب کے جاتے ہیں اور ہم بعد غروب آفتاب کے)

۲۔ اگر کوئی شخص امام سے پہلے میدان عرفات سے چل نکلے لیکن میدان وقف باہر نہ جائے تو مضائقہ نہیں۔ چنانچہ

۱۔ اگر عرفات میں امام سے پہلے چل نکلے لیکن میدان عرفات کے اندر ہی رہے تو اس سے یہ مطلب نہ کہ وہ امام سے پہلے روانہ نہیں ہوا۔ چنانچہ (بد) جتر ہے کہ یہاں جگہ سے نہ چلے بیٹھ جائے نہ چلے تاکہ فاضل (یعنی دانگی برف ذوالحجہ) پیش از وقت شمار کی جائے۔ ہدایہ

۳۔ اگر کوئی شخص غروب آفتاب کے بعد جب امام چلے میدان عرفات میں ذرا توقف کرے تو مضائقہ نہیں۔ چنانچہ

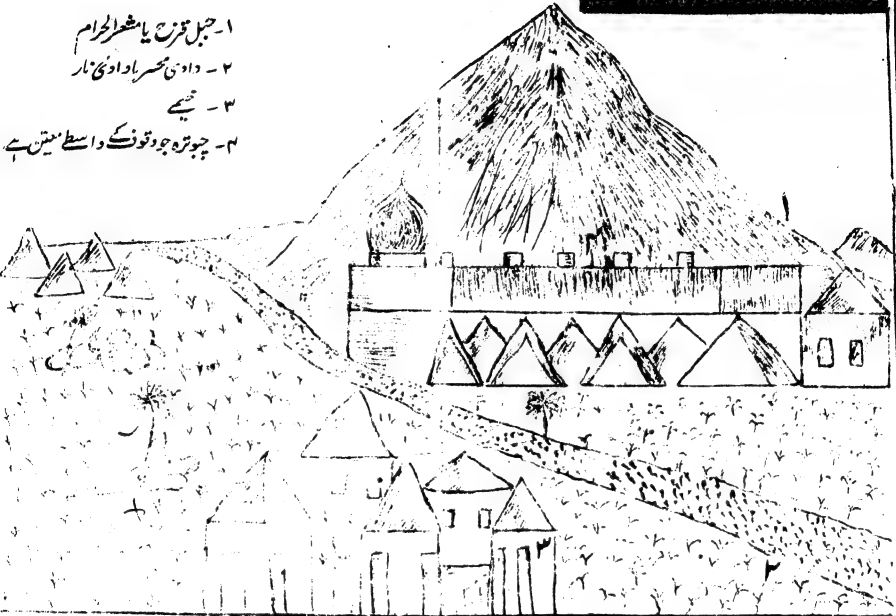
دلیل۔ حضرت عائشہؓ نے امام کی روانگی کے بعد پانی مانگا تھا اور وہ افطار کیا تھا اس کے بعد روانہ ہوئی تھیں۔ ہدایہ

۴۔ غروب آفتاب کے بعد اگر امام عرفات سے روانہ ہوئے میں زیادہ تاخیر کرے تو لوگوں کو چاہیے کہ پہلے چلے جائیں کہ لوگوں کو

وقت روانگی کا ہو چکا۔ قاضی عالمگیری

۵۔ آدمیوں میں سے جو انکار کیا کہ شخص ہے جو عرفات میں وقف کرے۔ اور خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نہیں بخشا۔

۸۴- مزدلفہ حج کے موقع پر۔



- ۱- جبل نقرت یا شجر الحرام
- ۲- دائی محسراو ادی نار
- ۳- نیچے
- ۴- چوتھ جو دونکے واسطے میں ہے

۸۵- مزدلفہ میں کہاں اترنا چاہیے

(اب جب سب لوگ مزدلفہ میں تو وہاں کہاں قیام کرنا چاہیے)

- ۱- مزدلفہ میں پہنچنے پر پاس پہاڑ کے پاس جسکو جبل فرح کہتے ہیں اترنا چاہیے۔ مگر راستہ پر نہ اترے۔۔۔ قادیانی قاضیوں نے کہا ہے کہ یہاں پہاڑ کے پاس نہ اترے۔۔۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کے قریب کوئے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہاں کے قریب کوئے تھے
- ۲- کل مزدلفہ موقوف ہے جہاں چاہے وہاں ٹھہرے سوائے دائی محسرا کے کہ وہ موقوف نہیں ہے۔۔۔ ہدایہ (دیکھ کر یہ قاضیوں نے کہا ہے)

۸۶- مغرب و عشا بلا کر ٹھہرنا۔ (جمع بن الصلوٰۃ)

- ۱- جب عشا کا وقت آئے تو مؤذن اذان دے اسکے بعد قیامت کہے پہاڑ دو لون نمازین مغرب اور عشا وقت کے وقت جمع کر کے پڑھائے۔ (ہدایہ)

۱- ان دونوں نماز جمع کیے کو جمع تاخیر یا جمع بن الصلوٰۃ کہتے ہیں۔

ب- سنت مغرب و عشا اور دوران دونوں نمازوں کے بعد پڑھے۔

ج- ان دونوں نمازوں میں ایک نواں اور ایک قیامت کہی جائیگی (مقابلہ نماز کا کہ وہ جمع بن الصلوٰۃ کو جمع بنایک اذان اور دو قیامت کہی جائیگی)

تین یکن ام از نو یک یہاں ہی ایک اذان اور دو اقامت ہونی چاہیے یعنی ایک اقامت مغرب کے فرض کی واسطے اور ایک اقامت عشا کو فرض کی واسطے دلائل - (۱) اعظم جابرہ کی روایت میں ہے کہ بغیر فاصلہ امد علیہ سلم نے مغرب و عشا کی نماز جمع کے ایک ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھنی ہوگی یہ کہ اقامت کو نمازین کو اطلاع کے واسطے ہے کہ جماعت کب پڑھنی ہوگی تو جس حال میں کہ اتنا تخریب کے واسطے کی جا چکی اور عشا اسی سلسلہ میں اور پہلے ملکہ نے قنات پڑھنی جاتی ہے تو دوسری اقامت کی مغرب نہ ہی بان عرفات میں نماز عصر کو بجائے وقت سے پہلے پیل پڑھنی جاتی ہے - اس واسطے ضروری ہوا کہ لوگوں کو اطلاع دی جائے کہ جماعت کب پڑھنی ہوگی ہے - ہدایہ

نماز مغرب میں قضا کی نیت نہ کرے وہی اصلی نیت کرے اور سنتوں کو چھوڑ دے - (درویش)

۲۔ دونوں نمازوں کو جمع کرنا میں زمان و مکان و وقت و احرام کی شرط ہے یعنی لیلتہ النحر ہو - مزدلفہ کا موقع ہو عشا کا وقت ہو - اور احرام بند نہ ہوا ہو - اور جماعت کی شرط نہیں ہے (نیز علماء خفیہ) (دو قنارہ ہدایہ)

۱۔ جماعت کی شرط اس وجہ سے نہیں ہے کہ نماز مغرب وقت کے بعد پڑھنی جاتی ہے اور نماز عصر کے جمع کرنے میں جماعت کی شرط اس واسطے ہے کہ اس میں عصر کے وقت سے پہلے پڑھنی جاتی ہے - چنانچہ بغیر جماعت نماز پڑھنے والا ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ سکتا ہے - فتاویٰ مالکیہ - و ہدایہ

ج۔ امام مجتہد نے ذکر کیا ہے کہ ان نمازوں کو جمع کر کے واسطے خطبہ - سلطان جماعت - احرام شرط نہیں ہے نہ کفایہ -

۳۔ دونوں نمازوں کے بیچ میں زمانہ نقل پڑے نہ اور کسی طرح فاصلہ نہ کیونکہ دونوں نمازوں کے بیچ میں فرق پڑ جائیگا - ہدایہ -

۱۔ اگر اصل پڑے یا اور طرح فاصلہ دیا تو چاہئے کہ نماز عشا کے واسطے دوسری اقامت کہے بلکہ چاہئے تو یہ کہ اذان بھی دوسری کہے - اس طرح اگر اقامت میں تضرع و مصرعہ در بیان فاصلہ دیا جائے تو اذان و اقامت الگ پڑی ہوگی - ہدایہ -

دلیل - لیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں نماز مغرب پڑھنے کے بعد کھانا تناول فرمایا تو اقامت دو بارہ کہائی اور ان میں سے ایک کہی گئی - ہدایہ -

۳۔ مغرب اور عشا کی نماز جمع کر کے پڑھنی مزدلفہ میں لازمی ہے - (دیکھو حدیث فقہ ۸۱ میں)

تشریح - صاحب جہات القلوب نے لامعی قاری سے نقل کیا ہے کہ مغرب اور عشا کی نماز مزدلفہ کے سوا کسی اور جگہ پڑھنی حرام ہے کیونکہ ان کا مزدلفہ میں جمع کرنا واجب ہے - لیکن بعض علماء حرام کی بولی کر دے کہتے ہیں وہ اس وجہ سے کہ اس کو دوبارہ مزدلفہ بھی پڑھ سکتا ہے - اگر کسی نے عرفات میں رخصت آنا کے بعد رہا ہو گا تو پہلے مغرب کی نماز پڑھ لی یا مزدلفہ کے راستہ میں چھوٹی تو امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے - لیکن امام اعظم امام محمد کے نزدیک جائز نہیں - اور اس کو دوبارہ مزدلفہ میں پڑھے - ہدایہ - شرح وفاقہ -

۱۔ اگر کسی نے نماز کو اس کے خیال میں اس شخص نے نماز وقت پڑھ لی بعد اس کا دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں لیکن اسے نمازین کو ترک کیا - ہذا اگر ہر گز امام اعظم کی یہ دلیل کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رستہ میں سجدہ فرمایا و انصلوۃ اہما ملک - یعنی نماز کا موقع آگے ہے جس کا مطلب یہ تھا کہ نماز مزدلفہ میں آگے چل کر پڑھنی - اے حبیب یہ بات ہے تو اس شخص پر اس نماز کا عہد صحیح صادق ہے پہلے پہلے واجب ہے - تاکہ وہ جمع میں ایصال تین کی تفصیلات حاصل کرے ہاں اگر صحیح صادق محل آئے تو اس مغرب کی نماز کا عہد بھی ساقط ہو گیا - کیونکہ اگر عشا پڑھنے کے بعد جمع میں ایصال تین کی تفصیلات حاصل کرے تو وہ تو گناہ نہیں کہ اس کا وقت تو گزر گیا - اور قضا بطور نفاذ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اصلی نماز پڑھ چکا ہے - ہدایہ - مدخلیہ شریعت وفاقہ

۴۔ امام مجتہد نے جو یہ ذکر کیا ہے یہ کسی اور کتاب میں نہیں ملتا -

ج۔ اگر کسی نے خوفِ پہنچنے سے پہلے مغرب اور عشاء میں چھ لے کر اس کو راستہ میں اتنی دیر نہ گئی کہ مزداد پہنچنے تک صبح ہو جائے۔ گو جائز ہے۔ ورنہ نہ۔

ج۔ اگر کوئی شخص بدولہہ مناس سے پہلے پہنچ جائے تو چاہئے کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مشا کا وقت نہ آئے۔ درمختار۔

د۔ اگر کوئی شخص عشاء کی نماز مزدلفہ میں مغرب سے پہلے پڑھ لے تو چاہئے کہ مغرب پڑھے اور اس کے بعد بھر عشاء پڑھے۔ درمختار۔

۸۷۔ مزولفہ میں شب باشی

۱۔ نماز مغرب و عشاء سے فائز ہو کر رات کو موزون فہمیں ہے اور تمام رات جاگتا رہے اور نماز اور تلاوت قرآن اور دعائیں مصروف ہے کیونکہ بھی شب بیلۃ القدر سے افضل ہے۔ در مختار و فتاویٰ علی

۱۔ قسطلانی نے لکھا ہے کہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ رمضان کے عشرہ آخر سے افضل ہے۔

ب۔ چاہے کہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْزُقْنِیْ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ جَمَاعَ الْخَیْرِ كُلِّهِ وَاَنْ تُصَوِّرَ عَنِّی السُّوءَ كُلَّهُ فَاِنَّهُ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ عِبْرَتَكَ وَلَا یُجِیْبُ عَلَیَّ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ والے! کہتا ہوں میں تجھ سے اس بات کا کہ نصیب کرے مجھ کو اس گلچین مجاہد ہے کل نیکوں کا داد و تحریصے کے بارے میں تحقیق نہیں کر سکتا ہوں یہاں کوئی ایسا تجربہ ہے اور یا احسان کر سکتا ہو تو میری دعا ہے کہ تیری دعا سے میری دعا ہو۔

۲۔ مزدلفہ میں عید کی شب کو صبح تک رہنا سنت ہے۔

۸۸۔ وقف مزولفہ کا وقت

۱۔ وقوف کا وقت عید کے روز فجر کے طلوع ہونے سے قبل ہو جانا چاہئے۔ اور جب سورج طلوع ہو گیا تو اس کا وقت چلتا رہا۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ اس وقت (یعنی وقت مقررہ) سے پہلے یا بعد وقوف جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

ج۔ وقوف مزدلفہ بھی اُن ہی شرائط کے ساتھ صحیح ہے جن شرائط کے ساتھ وقوف عرفات ہے۔ نوافلی عالمگیری (دیکھو صفحہ ۶۷۶ سید)

ج. امتداد و توف آغاز صبح سے خوب روشنی ہونے تک سورج نکلنے سے قبل تک سنت ہے۔

د۔ اگر ارات کو مزولف من قیام کیا اور غری و ہاں سے گذرتا ہوا چلا گیا۔ تب بھی وٹوف صحیح ہے۔ لیکن ترک سنت کیا۔ عالمگیر

۲۔ وقوف مزولفہ ترک ہو جانے سے متعلق دیکھو فقرہ ۱۸۷

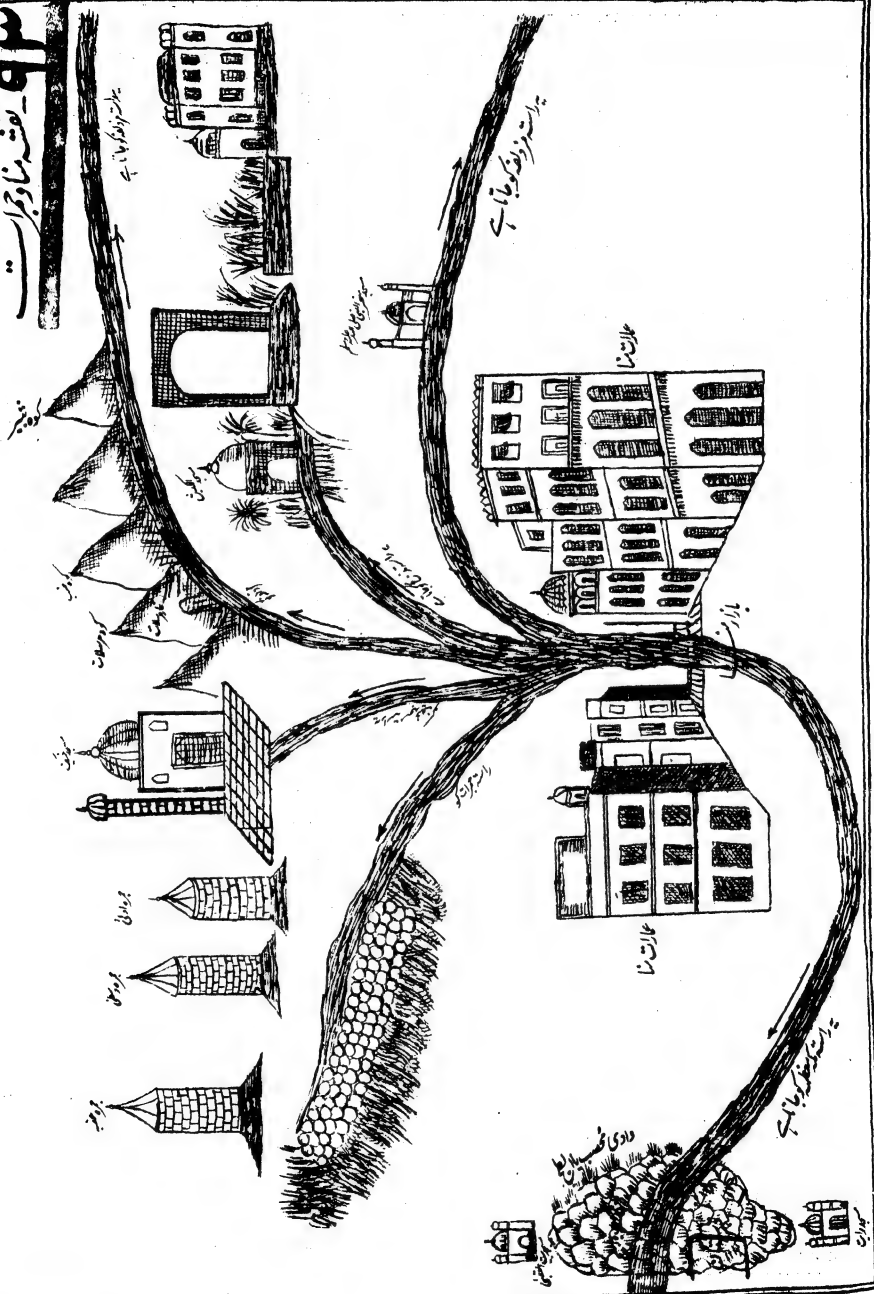
۸۹۔ نماز فجر و وقوف مزولفہ

۱۔ صبح صادق طلوع ہوتے ہی امام کو چاہئے کہ نماز فجر مزدلفہ میں جماعت سے پڑھے۔ ۱۷۷

۱۔ روایت کی ابن سعد نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز صبح کی نماز معمولی وقت سے پہلے پڑھی۔ روایت کیا ہے

اسکو بخاری اور سلم نے۔

ب۔ حدیث جاہلین ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معلوم ہوئی آپ کو صبح کو نماز مسجد کی اذان اور اقامت پڑھی پھر سوار ہوئے اونٹن پر اور آگے شجر الحرام میں اور یہاں تک طواف قبلہ کے اور دعا مانگی اور تکبیر تہلیل کہی۔ اور توصید میان کی اللہ تعالیٰ کی



۹۴۔ آج منامیں کون کون سے مناسک ادا کرنے ہوں گے

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مناسک حج میں کون پہلے رمی جمر عقبہ (مجموعہ پر لگواتے) اسکے بعد ذبح (ترزی کی) اسکے بعد حلق یا قصر (سر منڈوانا یا بال کٹوانے) ہدایہ

تشریح۔ ع کے افعال یعنی رمی جو مقید اور قربانی اور سرنڈوانا اس ترتیب سے اس وجہ سے رکے گئے ہیں۔ کہ قربانی ذبح کرنے اور سرنڈوانے دونوں فعلوں سے محرم احرام سے باہر ہو جائے گی کیونکہ ذبح سے محرم مختصر قربانی ذبح کرنے اور سرنڈوانے سے محرم احرام سے باہر ہو جاتا ہے مگر ذبح کرنے سے صرف ایک ہی قسم کا محرم احرام سے باہر ہو جائے ہے یعنی محرم مختصر۔ (محصر احرام کس طرح ہو سکے گا؟ صفحہ ۱۵۸) اور سرنڈوانے سے ہر قسم کا محرم احرام سے باہر ہو سکتا ہے کیونکہ سرنڈوانا ہر قسم کے محرم کو مست ہے۔ اسی وجہ سے سرنڈوانا کے بعد رکھا گیا۔ ہایہ

۹۵۔ رمی جمرہ عقبہ (آج صرف جمرہ عقبہ پر کنکڑا رہے جائیں گے)

۱۔ جبرہ عقبہ کی رمی کرنیکہ واسطے جبرہ کی طرف زوال سے پہلے آئے۔ اور آج صرف اسی جبرہ کی رمی ہوگی۔ مالگیری۔ (دیکھو وقت رمی جبرہ عقبہ ۹۶)

۲۔ صرف حج کرنا والا۔ اور تمتع کرنا والا۔ اور قرآن کرنا والا سب ایک ہی طرح رمی کریں گے۔ بحوالہ رائق

۳۔ رمی کرنیوالا بطن وادی میں کھڑا ہو کہ وہ ایک شیبہ جگہ ہے اور وہاں سے اوپر کی طرف کنکریوں کو مجبورہ عقبتہ بچہ مارے۔ ہدایہ

- اگر آدمی جو کچھ بھی کرے اور وہاں سے رخصتی ہو جائے۔ کیونکہ جبرہ عقبہ کا گواہانہ گناہ یہی ہے جہاں سے رخصتی کا فعل پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ عین ادا سے بچنے کے لیے۔

۴۴۔ سات کنکریاں جھرو پر مارے اور ہر کنکری داییں ہاتھ میں اُنگوٹھے اور کلمہ کی اُنکلی سے پکڑ کر پھینکے۔ دہرایہ دعلیگی

۱۔ اگر سات سے زیادہ ننگریاں مارے تو کچھ حرج نہیں۔ محیط سہری

ب۔ کٹر کے پکڑنے کے کئی طریق ہیں مگر آسان طریق یہی ہے جو ہم نے لکھا ہے۔ اور اور جس طرح پھینکے جائز ہے۔ مصنف۔

۵۔ رمی کے کنکر جنس زمین سے ہونے چاہئیں۔ نزد علما و حنفیہ۔ ہدایہ۔ شرح وقایہ

دلیل - مقدس ملی رمنی کرنا ہے جو حق پرستی کے دے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر سونے پا جانی سے رمنی کی جائے۔ تو وہ رمنی نہ ہوئی۔ بلکہ خدا کا نام لیا ہوگا۔
خدا اگر کوئی سونے پا جانی کے لئے ذبیحہ مانگے۔ تو وہ رمنی نہیں ہے! ہدایہ۔

۱۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ربی سوائے پتھر کے ٹکڑوں کے کسی چیز سے درست نہیں۔ یعنی شرح کنز

[illegible]

۴۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کئی اہلن وادی سے اور آپ سوار تھے وہ تکبیر کہتے تھے ساتھ میں کنگڑی کے۔ رواہ ابو داؤد

ب۔ اگر کوئی شخص گھٹکتے ہوئے سحان اللہ کے جیسا کہ ابی سعید سے روایت ہے تب بھی مانوس نہ کیونکہ کشتیج کر رہے ہیں تو کسی اہل علی ٹوٹا جس طرحی کے کہ وہاں کشتیج

[illegible]

۷۔ جو نکلر بھیکا جائے وہ کم از کم پھینکنے والے سے پانچ گز پر جانا چاہیے۔ اور اس سکم فاصلہ پر گرنا مٹی میں گرے ہوگا۔

۱۔ یہ اعزاز ہر روایت میں ہے جو محدثوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے وہ یہ ہے کہ پانچ گز سے کم فاصلہ پر کوئی چیز چھین کر لے کر نہیں بلکہ طرح ہے۔ اس طرح کہ جسے بھی محض کے لحاظ سے رحمی کہلا سکتی ہے لیکن ایسا کرنا اولاد کا گناہ رکھو گا کیونکہ سنت کے خلاف ہے۔

ج۔ دُرُغْزَار اور تھوڑی عالمگیری کے مضامین کے نتیجے میں ہے کہ لُطُن و اُدی (جہاں سے کُنکر پھینکا جاتا ہے) اور حُرہ عقیدے

ج۔ دُرْمُخار اور نکھایہ اور فتاویٰ عالمگیری کے مطابق ہے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لُطْن وادی (جہاں سے کُنکر کھینکا جاتا ہے) اور جہرہ عقہر کے

۸ چھوٹی ٹنکری سے رمی کی جائے جیسے ٹھیکری کے ٹکڑے۔ عالمگیری۔ کفایہ

دلیل۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عَلَیْكُمْ بِحُصْنِ الْخَلْقِ لَا يُدْرِي يَتَّكُمُكُمْ نَصْرًا (میں جوئی لکری پسندو کس کو تکلیف ہو)

۲۔ بہتر ہو کہ باقلہ کے دانہ کے برابر ہوں لیکن اگر اس سے بڑا یا چھوٹا پھینکا جائے تو جائز ہے۔ شرح مختار۔

دعائی ہوئی کنکریاں ہونی چاہیے۔ محس ہون۔ اگر محس ہون تو ان سے رمی کرنی مکروہ ہے۔ فتح القدير۔

ب۔ اگر بڑے سنگریزہ سے جو خد ف سے زیادہ ر می کرے تو جائز ہے کیونکہ مقصد می جو اور وہ حاصل ہو جاتا ہے۔ ہایہ۔ کفایہ

ج۔ ایک ٹھیسر کے شتر منگڑے کر کے کنٹریان بنائی کر دہ ہے۔ عالمگیری۔ در مختار۔

۵۔ چھوٹی کنکری اس واسطے بھی پیش کی جاتی ہے کہ اس کو شیطان کی ذلت خیال کی جاتی ہے۔ حاشیہ شہر وقایہ۔

تشریح مطلب یہ ہے کہ ایک شخص کو تو ذکر متعدد کرتے نہ کرے۔

۹۔ اگر کنکری جمر کے قریب گرے اور جمرہ پر نہ لگے تو کافی ہے۔ اگر جمرہ سے دور گرے تو جائز نہیں۔ ہاں۔

۱۔ اگر کوئی کنکری کسی آدمی کی پیٹھ پر لگ کر رہتی یا اونٹ کے کھادہ پر جا پڑی اور اس میں رنگینی تو دوبارہ دھونے کے۔ ہاں اگر اس شخص پر پیٹھ

[illegible]

وہاں پہنچ کر اس نے اپنے چاہنے والوں کو بتایا کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ

یوں اگر ایک ہی دفعہ چھینے تو ایک پھینک شمار ہونی اور لازم ہے کہ چھ نثریاں اور چھینے۔ ہادیہ عالمگیری۔

دلائل۔ نصرت ظاہر ہے کہ سات کنگریاں، مرتبہ پاس۔ پدایہ

حکمتِ تبلیغ موقوف کرے۔ - ۱۸ - قادی قاضی خاں۔ (دیکھو فقرہ ۷۷، مسئلہ ۶)

۱- حدیث یارسے اِنَّ اللہَ عَلَیْہِ وَاَسْلَمَ قَطْعَ النَّفِثَةِ عِنْدَ اَوَّلِ حِمَاةِ رَمٰی ہَا حِمَاۃُ النَّفِثَةِ تَقْفِی فِی کُلِّ اللّٰہِ مَسْرُور

علیہ کہتے ہیں کہ اگر عرصے تک یہ بین روزے نہ کھئے پہلایام تشریق میں رکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ **فَصَبَا مَرُوفًا** آیت میں **الْحَجَّ** کے یہ معنی ہیں کہ ایام حج میں یہ روزہ رکھے اور ایام حج میں ایام تشریق میں شامل ہیں لیکن ایام اعظم رحۃ اللہ علیہ کی یہ دلیل ہے کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی خاص ممانعت آئی ہے۔ لہذا قرآن تشریع کی اس آیت کا مطلب سوائے ایام تشریق کے ہونا چاہیئے۔ اور ایام تشریق کے بعد بھی نقصان اس وجہ سے نہیں ہو سکتی کہ یہ روزے قربانی کے بدلے رکھنے سے ترک نہیں اور اگر بدلے کے روزے ایام حج میں رکھے جائیں تو گویا اصل چیز قربانی سے اور اس کا بدلہ روزہ ہے۔ تو جب اصل کا بھی وقت گزر گیا اور بدلہ کا بھی تو قربانی قربانی دوہرا ہو چکا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس صورت میں ایک قربانی دینے کا حکم کیا ہے۔ پس اگر قارن کو عید کے بھی ہدی نہ لکے۔ تو اسکو چاہئے کہ احرام کھول دے۔

اور اس پر دو قربانیاں لازم ہو گئی۔ ایک تو اصلی قرآن کی دوسری ذبح سے پہلے احرام کھولنے کی۔

۱۔ اگر قوت ہو جائیں یہ تین روزے تو انکی جگہ قربانی دے۔

شیخ وقایہ۔

مَنْ عَزَّ اس جگہ کے مختلف معنی لئے گئے ہیں۔ یعنی باقیانہ ۷ روزے امام اعظم رحۃ اللہ علیہ کے نزدیک حج سے واپس کھڑے رہنے سے پہلے اور بعد ایام تشریق کے اگر رکھے تو جائز ہے۔ کیونکہ یہ **رَحْمَةً** کے معنی لیتے ہیں کہ جبکہ تشریق کے فایز ہو کر واپس (جائے مکہ اور چاہے اور جگہ) آجائے لیکن امام شافعی رحۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر حج ختم کر کے مکہ واپس آجائے تب یہ روزہ نہیں رکھ سکتے جب تک کہ گھر واپس نہ چلے آؤ کیونکہ یہ **رَحْمَةً** کے معنی یہ لیتے ہیں کہ جب تم گھر پہلے جاؤ۔ ہاں اگر کوئی کہ میں ان قیامت کرے یا قیامت کی نیت رکھتا ہو تو کہ میں یہ روزہ رکھ سکتا ہے جائز ہے۔ کیونکہ اسکا واپس گھر جانا مکہ ہی جانا ہوا۔

ب۔ اگر کسی کو تین روزہ رکھنے کے بعد ایام تشریق میں (ان کے گزرنے سے پہلے) قربانی کرنے کی قدرت ہے تو قربانی اس پر لازم ہے اگر عید ایام تشریق کے قدرت ہوئی تو قربانی لازم نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔

ج۔ ان روزوں کی نیت رات سے کرے۔ عید اگر تھکے رمضان یا کفارہ کے روزوں کی کی جاتی ہے۔ اور یہ روزے چاہے برابر رکھے اور چاہے کچھ دن کا فرق دے کر۔ فتاویٰ عالمگیری۔

د۔ جو قارن پہلے تین روزہ نہ رکھ سکے تو باقی سات بھی اسکو نہ سے ساقط ہونگے۔ اور اسکے بدلہ میں قربانی دینی لازم ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۰۰۔ قربانی کا وقت۔

۱۔ نفل کی ہدی ایسے جگہ قربانی کو عید الضعی سے پہلے ذبح کرنا درست ہو (بوجب صبح قول) لیکن عید الضعی کے روزہ

ذبح کرنا افضل ہے۔ ہادیہ

دیکھو مقدمہ ۱۳۷

۲۔ متعہ اقدار کی ہدی کو ایام تشریق کے علاوہ اور کسی دن ذبح کرنا جائز نہیں۔ ہادیہ

۱۰۱۔ قربانی کے بعد سمنڈ اور اسے یا مال کرنا

۱۔ قربانی کے بعد سمنڈ اور یا مال کرنا ہے لیکن سمنڈ وانا بہرہ بال کرنا تو فی اوطاق کل مکرک جیسے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ ہادیہ۔ شرح عہادی۔

دلیل عام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عافا لہ کہ **لَا تَعْلَقُونَ** تو حاضرین میں کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! **لَا تَعْلَقُونَ** تو میرے اپنے اسقہ فرمایا عرض فرمائی تو میرے پاس میں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا **أَوْفَرُونَ** کوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ خلق کو جب قصر سے زیادہ نہ ہو۔ ہادیہ

دلیل عام سمنڈ کرنے سے کسی مال کی بڑوں میں بالکل صاف ہو جاتی ہے مثلاً بال کرنا کے کہ اس سے اسقہ صفائی نہیں ہوتی گویا سمنڈ عافا ایسا ہے جیسے غسل کیا اور بال کمرہ تالیسوی جیسے وضو کیا۔ ہادیہ

(۱) سرخندوانے میں یسٹنوں سے کہ پہلے اپنی طرف سے منہ دیا جاوے۔ - فتح القدر
جب بیوب حایت حلقہ مکہ اور اٹل کھڑا پاؤس کے منہ دانے سے ہم سر کے بال کترانے آجیے
رج، ذامی کرتے۔ اگر کترے تو اسکی کچھ چیز نہیں دینی ہوگی۔ - علقری

۲- سر کے کترے ہونے یاں کترے کرنے۔ تو محتجب ہے اگر کھینکے تو مضائقہ نہیں۔ - فتاویٰ مالگیری

۳- سرخندوانے کے بعد اگر چاہے تو ناخن لے اور مونچیں کترے۔ - جلیو امریہ
۱- فتویٰ کہ جس میں کلمہ ہے کہ بال سوری پر راہنہ سنی کی گزرواے۔ کہ گزرواے۔ - فتاویٰ مالگیری

۴- سرخندوایا جلتے یا بال کترتے چاہیں (پاسے کا حرام تار نیلے واسے اور یا جو کرا) حدود حرم میں کئے جائیں۔ ہایہ
۱- نمبر ۶ کیوے منہ سرخندوانا اور محرم عمر کو کتریں سرخندوانا سنت ہے۔
۲- اگر مرد کے باہر سرخندوانے۔ ۳- کیوے فقہ۔ ۱۰۰

۵- عمرو کے متعلق بھی سرخندوایا یا بال کترانے ان ہی مسائل کے تابع ہیں۔
۱۰۲ سرخندوایا یا بال کتروانا واجب ہے اس کا احرام تار حلال ہے۔
۱- کیوے فقہ۔ ۴۳-۴۵

۱- مضہ و بال کتر اور منع اوقدان سب احرام سرخندوایا جس کے اور احرام تار نیلے۔ درمنار
۲- سرخندوانا اوقات اور منع با عید کے روز ہوگا جیسے کہ فقہاء نے لکھا ہے۔ اگر کترے۔ اور ای سرخندوانے کے بعد اوقدان اور منع احرام سے
بہرہ نہیں آئے۔ نہ فتویٰ کی وجہ سے بالکل اسی طرح مضہ و بال کترانے سے۔ ۱۰۰ ہایہ

۲- چوتھائی سرکلنٹا یا ناوا جب ہے اور یہ اندازہ مسح سر پر کیا گیا ہے جو وضو میں ہوتا ہے۔ - ہایہ درمنار
۳- بال کترانے تو ایک انگلی پور کے برابر کترتے یا سیدھ واجب ہے۔ - ہایہ درمنار

۴- عورت کو صرف بال کتروانے چاہیں اور انگلی کی ایک پور کے برابر۔ اور سرخندوانا اسکو جائز نہیں۔ - فتاویٰ مالگیری درمنار
۱- انگلی کی ایک پور سے زیادہ اصیحا لکھنے چاہیں تاکہ اصیحاں اگر کسی کترے جاق تو کم کے موافق ہو یا بین۔ - خلیفہ السودی

۵- سرخندوانے یا بال کتروانے میں حرام ہی یا ہر قسم کی کترنی یا بال منڈوانا نہیں سکتا تو کترے اگر گزروا نہیں سکتا تو منہ دے۔ - فتاویٰ مالگیری
۱- کہ جس کے سر پر نمونہ ہیں جیسی کہ سرخندوایا نہیں سکتا۔ اور کترنے لائق بال ہیں تو وہ یوں ہی صلے سے باہر ہوگا کیونکہ وہ سرخندو
اور بال کترانے سے خارج ہے لیکن بہتر ہے کہ وہ اس سے باہر ہوئے یا دم دانی میں آخر وقت تک تاخیر کرے اگر تاخیر کرے
نہی ہے اس کے ذمہ کوئی جزا نہ ہوگی۔ - فتاویٰ مالگیری

۱- اگر محرم ہی جگہ چلا جائے نہ سنت ہے اور نہ کوئی سرخندوانا۔ تو یہ مذموم نہیں اور سرخندوانے یا بال کترنے کے بعد محرم
سے باہر نہیں ہو سکتا۔

جب اگر مرد سے سرخندوایا تب ہی جائز ہے۔ درمنار۔ نورہ ایک مرکب جو بہتر از مفرہ سے تیار کیا جاتا ہے جو کھانے والے اور چاہیں
رج، اگر سرخندوانے وقت سر پر بال ہوں مثلاً پیر سرخندو یا چلبے یا کوئی اور صابن تو چاہیے کہ سر پر نہ لگے بلکہ اگر کسی کو سر پر

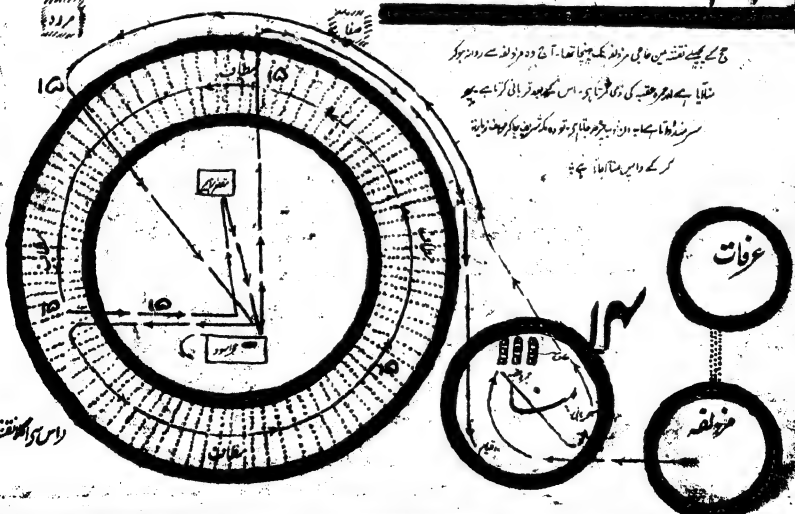
بال ہوتے تو اس صورت میں ایک تو استرہ پھرتا اور دوسرے بال منڈتے۔ اسباب بال بن تو جس چیز سے عاجز ہو کر وہ ایک کو ذمہ نہیں
ہے اور اس چیز سے عاجز نہیں ہے۔ وہ اس کے ذمہ لگے۔ پھر ظاہر اخصاف اس امر میں ہے کہ استرہ پھر دانا واجب ہے یا سبب۔ تو فیصلہ
یہی ہے کہ واجب ہے۔ مالگیری۔ کفایہ یعنی شریعت کنز

۴۔ سرمنڈوانے یا بال کا ترن زوال یا غفر کے نزدیک لیکن سی جرم و عقیقہ سے بھی نام شاعتی کے نزدیک محرم حرام سی باہر ہو جاتا ہے۔ ہمارے
دلیل۔ حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک سرمنڈوانا اور سی جرم و عقیقہ از ہم سے باہر نہیں کیا۔ ہی شرک نہیں کیونکہ یہ سی جرم و عقیقہ کا ایک خاص
وقت ہے سرمنڈوانے کا ایک خاص وقت ہے۔ گو یاری جرم و عقیقہ ہی سے اکیلے سے جرم امام غفرؒ کو دلیل پیش کرتے ہیں کہ کتا کھل کے
وہ جرم ہو سکتی ہے جو کسی دوسرے وقت میں نہایت ہو۔ جبکہ اگر حق سر اور طواف زیارت میں یہ بات نہیں اس واسطے طواف زیارت
اسباب قتل سے نہیں ہو سکتی ہمارے

۱۰۳۔ سرمنڈوانے کا وقت

۱۔ حلق یا قصر کا وقت عید کے روز منجھری جرم و عقیقہ کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور ایام ختم ختم ہونے ختم ہو جاتا ہے۔ ہمارے
اس سرمنڈوانے کے واسطے دن ستر میں یعنی دسویں یا پچیسویں بار عید اسی نجوم اور عقل اور عقل میں پہلا دن ہے۔ مایۃ البیہی
ب۔ اگر وقت سے پہلے سرمنڈوانا یا قاعوام نہیں آتا تو اس کا
ج۔ سرمنڈوانے کا افضل وقت روز عید ہے۔
۲۔ محرم عمر کے طلق یا قصر کا وقت صفا و مروہ کی سی کے بعد ہے۔
۱۔ محرم عمر کے واسطے طلق کا وقت صفا و مروہ کے شروع ہو جاتا ہے۔

۱۰۴۔ تقسیم ترتیب ادا کی حج (نقش چہارم)



۱۰۵۔ سرنڈوانیکے بعد سب چیز کا استعمال جائز و سوا کبھی

۱۔ سرنڈوانیکے بعد صرف جماع جائز نہیں جب تک طواف زیارت نہ کیا جائے نزد امام عظم۔ لیکن امام مالک کے نزدیک جب تک خوشبو کا استعمال بھی جائز نہیں۔ ۱۰۵۔

۱۔ امام عظم کے نزدیک ہر طریق کا جماع ناجائز ہے برخلاف امام شافعی۔ کیونکہ جماع کسی طریق پر بھی حرام نہیں ہے۔ مالکیری (دیکھو فقہ ۵۰) بدعتی ائمہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حل لکل شیء الا النساء توکل فیہ میں خوشبو بھی آگئی۔ اور امام مالک کا قیاس اس میں دخل نہیں ہو سکتا۔ ج۔ عمر بنے ردایت کے کہہ انہوں نے اذاً دیکھنا کما جہراً و کھنا علی کھم ماکھرا (کھنا و الطہیب۔ یعنی جب ترقی کو کچلے تم حرام کی تو حال میں نہیں تمہارے دھستے وہ چیزیں۔ حرام ہوئیں نہیں لیکن عمر بنیں اور خوشبو اس کی استثناء قطع ہیں۔ ناسی اور ابن ماجہ میں ہے کہ ابن عباس سے ردایت کے کہہ انہوں نے کہ جب تم جو کی بھی کر کچلے تو حال میں تمہارے لئے سب چیزیں مگر عمر بنیں۔ تو ردایت کیا ایک شخص نے کہ کیا خوشبو بھی حلال ہے تو فرمایا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کر کے تھے سر کو اپنے منک سے ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے حد ثنا وکیع عن ہشام بن مراد عن عائشہ عنہ علیہ السلام اذ ارحی احدکم جہراً و کھنا و کھنا فقد حل لکل شیء الا النساء۔ یعنی جب بھی کچلے تم میں سے کوئی جو خوشبو کی رخی حصول ہوئے۔ اس کے دھستے سب چیزیں مگر عمر بنیں۔ اس میں خوشبو کا ذکر نہیں ہے ۱۰۵ اس حدیث کو ابو داؤد و احمد و ترمذی نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی استناد میں حجاج بن طرار طاہر ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اس قوی دلیل وہ ہے جو بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ کے روایت کی ہے۔ کہا انہوں نے کہ خوشبو ناسی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے احرام کے وقت اور قبل طواف ثانیہ کعبہ کے اور اس میں شک تھا۔ ۱۰۵ اگر سرنڈوا کر کہہ احرام کو کھلے تو یہ قاعدہ نہیں ہے کہ بعض چیز حلال ہوتی ہے اور بعض نہیں۔ بلکہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ ۲۔ اگر حلق یا قہر کے بعد جماع کرے (یعنی اگر طواف زیارت سے پہلے جماع کرے) دیکھو فقہ ۱۰۶۔

۱۰۵۔ ذی الحجۃ
۱۵ آج ہی سرنڈوانیکے بعد مکہ معظمہ جا کر طواف زیارت کرے اور واپس منا آجائے **۱۵** منقہ

جب سرنڈوا کچلے تو چاہئے کہ کہ اگر طواف زیارت کرے اور اس طواف کو آپ کے روزادار کن فضیلت رکھتا ہو کیونکہ مکہ سنت فیہ الزام علیہ الصلوۃ والسلام ہے۔ چاہئے کہ کبھی حرام میں باب الاسلام سے داخل ہو اور طواف ادا کرے۔ مگر اس طواف میں منکر اور نیکے پیوستہ کوئے۔ اگر کوئل اور کسی پہلے طواف قدم میں کر چکا ہے۔ اگر نہیں کیا تھا تو اب کعبہ بعد طواف کے مقام ایماہم پر دو رکعت نماز پڑھے پھر کے نزدیک اس کے بعد نحر کا بانی ہے۔ اگرچہ بھی نہیں کی تھی تو اب حجر اسود کے پاس جا کر بوسہ کرے اور دو رکعت صلائے باہر محل کو صفا و روضہ کے دیمان بھی کرے اور مقام ایماہم پر دو رکعت نماز پڑھے سہی کے بعد نماز ظہر مسجد حرام میں پڑھ کر منا آجائے۔ اور مناسبت میں رات قیام کرے۔

۱۰۶۔ طواف زیارت کو مکہ جانا اور واپس آنا

۱۔ حلق کے بعد طواف زیارت کے واسطے مکہ تشریف جائے اور بعد نماز ظہر واپس لے۔
 حدیث۔ ردایت کے کہہ طاق کا بیانی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے جوع کیا طرف کے کہہ اور طواف کیا خانہ کعبہ کا۔ یہ پیر سے پیر واپس

بعد اگر چاہے تو مکہ جاسکتا ہے۔ ہدایہ۔

دلیل۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مَنْ تَجَلَّىٰ لِي يَوْمَئِذٍ وَكَانَ عَلَيَّ مَوْجِدًا فَكَانَ لِي آفَةً عَلَيْهِ۔

۱۔ آج اگر کہ شریف روزانہ ہوائے قدس کے لوگ اس کو نغز ادا کرتے ہیں اور مکمل کنکریاں پھینکے کے بعد جائیگا اس کو نغز ادا کرتے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری۔

ج۔ اگر آج کہ شریف پہلا جائے تو کل کی رمی اسکے ذمہ نہیں رہیگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۱۴۔ بارہویں کو منائیں قیام

۱۔ آج بھی اگر قیام کرے تو افضل ہو اور دوسرے روز بھی رمی کرے۔ جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ ہدایہ۔

تشریح۔ بڑے بڑے عابد اور صاحب ہمت لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں۔ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَرَ حَتَّى رَمَى الْجَحَاسَ الثَّلَاثَ فَيَوْمَ الرَّابِعِ (یعنی چوتھے روز یعنی تیسریوں کو بھی اپنے رمی جاری تھی)

۱۱۵۔ رمی جمار واجب ہے۔

۱۔ جب دون پر کنکریاں مارنی واجب ہیں۔ اور آخر سے آخر وقت تیسریوں تا پنج کو غروب آفتاب کے پہلے پہلے رمی کیا جاسکتی ہے۔

تشریح۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں۔ مَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ الْجَحَاسَ فِي الْإِيَّامِ كُلِّهَا فَهُوَ كَبِيرٌ ثُمَّ لِيَتَقَيَّ تَرْكَ الْوَاجِبِ۔ جس نے کل ایام کی رمی جمار ترک کی تو اس کے ذمہ ایک قربانی ہوگی۔ کیونکہ واجب کار تک کرنا پابا گیا۔

۱۔ فتاویٰ عالمگیری اور شرح طحاوی اور شرح وقایہ کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ جبروں پر رمی کرنا ایامِ نحر میں واجب ہے۔ اور اگر ایامِ نحر گزر جائیں تو اس کی نفاذ نہیں دی جاسکتی۔ بلکہ سب رمی کے بارے ایک بکرے کی فسر بانی کافی ہے۔

۱۱۶۔ رمی جمار کا وقت

۱۔ اگر کسی سے تینوں دن کی رمی جمار لگئی ہو تو اسکو چاہئے کہ آج سورج غروب ہونے سے پیشتر کل رمی کر لے ورنہ غروب آفتاب کے بعد کہا جائیگا کہ رمی ترک کی گئی۔ ہدایہ۔

کلامِ نکل۔ غروب آفتاب کی شرط اس واسطے لگائی کہ رمی ایامِ نحر میں عبادت خیال کی گئی ہے اور جب تک ایامِ نحر جاری ہیں۔ رمی کیا جاسکتی ہے اور جب ایامِ نحر گزر گئے تو رمی ترک ہوئی۔ ہدایہ

۱۔ سب دن کی رمی اس طرح کرنی چاہئے کہ اول رمی جو عقبہ کرے۔ اسکے بعد تینوں جبروں کی رمی وعدہ و نحوہ اسی ترتیب کرے

جیسے روز ہوتی ہے۔ ۱۴ ایام۔ جبکہ رمی جاریں تاخیر کی جڑا گیا ہے۔ دیکھو فقہ۔ ۱۸۸

ج۔ اس رمی کا وقت گیا ہون کے روز بعد اذان آفتاب شروع ہو کر تیسویں کی شام ختم ہو جاتا ہے

۱۱۹۔ سنی سے کد کی طرف روانگی اور محاسب پر قیام

۱۔ مناسے مکہ جاتے ہوئے وادی محصب (یعنی ایلح) پر اتر کر ذرا قیام کرے۔ بلکہ یہاں حدیث بخاری میں ہے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء پڑھ کر ذرا سی دیروں کو مکہ جائے۔ - ہا یہ وصیج بخاری

[illegible]

۱۔ اصریح ہے کہ محض مین انتراعلمائے خفیہ کے نزدیک سنت ہے۔ اور نہ انترابراہ ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱۰ مین لکھا ہے کہ
 بیان انترابراہیا سنون ہے صراطوں مین رمل۔

ابن تیمیہ بنی من ہے۔ حدیثنا صحیح ہے، الفرج نا ایں دھب عن عمر و بن الحارث عن قتادۃ ان انس بن مالک حدیثنا
ان البیض علی اللہ علیہ وسلم علی الظہر والصدر والغرب الثمانۃ وربع وربع بالخصیۃ ثم ان الی الی بیت لطف الیم۔

روح الامراض کی نزدیک سطح میں اترا دست نہیں ہے۔ وہ یہ ہے۔ عن کا نقشہ نکلتا نکلتا کھینچتا اور یہی قول ابن عباس کا ہے کیونکہ آپ نے وہاں صرف آرام لینے کی غرض سے قیام کیا تھا۔ یعنی شش کتر۔

١٢٠ طواف الصدر يا طواف الوداع

(مکہ شریف آئے تو طواف الصفا کرے)

۱۔ مکہ شریف میں بخاری طواف الصبر کرے مگر اس میں بل نہ کرے۔۔۔ ہدایہ

۱۔ چونکہ پہلے طواف میں رمل کر چکا ہے اس میں نہ کرے کہ چونکہ رمل شروع نہیں ہے مگر ایک مرتبہ کرنا۔ ہدایہ۔
(ب) حسب قاعدہ طواف کے ۷ چکر کرے۔ اولاً نہ تو اعدا کی یا بندہ کی کرے چنانچہ اگر قمر ۴۹ سے ۵۱ میں ہے۔

۲۔ طواف کے چکروں کے بعد حسب قاعدہ دو گانہ نماز پڑھے۔ ہدایہ

۱۔ شیخ امام خمینیؒ برایت البوصیفہ لکھتے ہیں کہ جب طواف صدر سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم پر آوے۔ اور حکومت نازیٹریسے فتاویٰ عالمگیری

۳۔ اس طواف کو طواف الصدرا وطواف الودع اور طواف الافاضل طواف آخر عمر البیت طواف الواحہ بھی کہتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ اس طواف کو طواف الودع اس واسطے کہتے ہیں کہ اس طواف کے بعد آٹھ نوافل پڑھنا عیسے حضرت موسیٰ کے۔ اور طواف الصدرا کے بعد حضرت یونس کے۔ اور طواف الودع کے بعد حضرت داؤد کے۔ اور طواف الافاضل کے بعد حضرت اسماعیل کے۔ اور اس طواف کے بعد حضرت آدم کے۔ اس طواف کو طواف الودع کہتے ہیں کہ اس طواف کے بعد آٹھ نوافل پڑھنا عیسے حضرت موسیٰ کے۔ اور طواف الصدرا کے بعد حضرت یونس کے۔ اور طواف الودع کے بعد حضرت داؤد کے۔ اور طواف الافاضل کے بعد حضرت اسماعیل کے۔ اور اس طواف کے بعد حضرت آدم کے۔

۱۲۱۔ طواف صد زحیر کی پروا جب ہے

۱۔ حواف صدر عیسیٰ اہل کبر و اوج ہے نزد امام عظمیٰ بر خلاف امام شافعی و امام مالک و امام ابو حنیفہ و امام ربیع

کلیلہ الامام شافعی و امام مالک اگر طواف واجب ہو بلکہ تو اہل مکہ اور حجاز کے ذمہ بھی واجب ہوتا ہے اور ان پر حیثیت نہ کی جائے
علمائے فقہیہ کہتے ہیں کہ میں ابی عباس انا قال کلن الناس یفرضون فی کل وجہ فقلل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ بعض ائمہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روایت میں انا قال علیہ السلام کہ اگر کسی شخص نے طواف
الہائیں - روا البیہقاری و مسلمہ - اور روایت کی ترمذی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حج کو مکہ خانہ کعبہ کا
اسکا آخری کام ساتھ خانہ کعبہ کے پہنچنے کے بعد طواف کرے۔ جامع ترمذی میں ہے کہ یہ حدیث میں اور صحیح ہے اور یہ حدیث میں بھی کہل ہے
کہ غیر اہل مکہ پر ابو جہ سے واجب نہیں ہے کہ وہ خانہ کعبہ سے نہایت دور کہیں باہر نہیں جاتے۔
بہجین والی اور نفاس والی عورت پر اور جس شخص کا حج فوت ہو گیا ہو۔ ان پر یہ طواف واجب نہیں۔ محیط سنہ ۱۰۰۰

۲۔ آفاقی اگر حج کے بعد کہ میں سکونت اختیار کرے تو طواف صدرا سپر واجب نہیں۔ عالمگیری

وجہ۔ یہ ہے کہ یہ طواف صرف اس پر واجب ہے جو مکہ سے چلا جائے۔ یا کسی جو مکہ میں رہائش کا ارادہ کرے اگر ارادہ رہائش کا کرے تو چاہے
کہ فقہ و اہل (دیکھو نوادر ۱۱۳) سے پہلے کرے اگر اسے بعد کیا تو طواف الصدرا سپر واجب ہو گا۔ اور یہ سکونت کا ارادہ کرنے سے اس کے ذمہ نہیں
جاسکتا۔ یہ تو اہل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور بعضوں کے نزدیک امام کا بھی ہے وہ یہ ہے کہ جب ایک مرتبہ طواف الصدرا واجب ہو گیا کہ اس کا وقت
آپینچا۔ پھر کسی سکونت کا ارادہ قائم کرنے سے اس کے ذمہ نہیں جاسکتا۔ عالمگیری و ہدایہ۔
۱۔ اگر کوئی کوئی کہ میں سکونت اختیار کرنے کے بعد کہ سے باہر چلا گیا۔ تو طواف الصدرا کے ذمہ واجب نہیں ہے۔ عالمگیری۔

۳۔ طواف صدرا حرم حجتہ اللہ علیہ کے نزدیک عمود کو زوالوں پر بھی ہے جبکہ وہ مکہ سے وطن جا رہا ہو۔ کفایہ۔
طواف الصدرا کا وقت

۵۔ طواف الصدرا کا وقت طواف زیارت کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور اختتام کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ جب تک کہ میں
مقیم ہے یہ طواف کر سکتا ہے۔ عالمگیری

۱۔ طواف الصدرا کے وقت میں جو نواں ہے چاہے وہ نہایت کا ارادہ کرے واجب ہو بلکہ عموماً کو نواں اہل مکہ کے اہل میقات اور حدود
میقات کے اندر ہے والوں پر واجب نہیں عالمگیری۔
۲۔ اس طواف کے وقت میں ایک وقت جواز دوسرا استیجاب۔ وقت جواز یہ ہے کہ اگر کسی کو روایتی کا ارادہ کر لیا ہے اور یہ طواف
کیا کہ ارادہ ہی ارادہ میں سال بعد تہذیب ہے اور اقامت کی نیت نہ کی اور نہ کہ میں گھر نہ آیا یا تو طواف جائز ہے۔ اور اگر کفار وقت مقرر
نہیں ہے جب تک کہ میں قیام ہے چار سال گزر جائے یہ طواف کر سکتا ہے۔ وقت استیجاب یہ ہے کہ جب سفر کا ارادہ کرے قیام
بلکہ عین روایتی کے وقت کرے چنانچہ امام حرم حجتہ اللہ علیہ کے نزدیک طواف کے وقت تک غیر تو بہرہ کرے بلکہ اگر وہ کوئی طواف نہ کرے تو بہرہ کرے۔

۱۸ اب چاہہ از فرم سیانی سیکر خانہ کعبہ اللہ کے ۱۸

۱۱۳ - ذی الحجۃ
حج ۱۴۰۱

طواف دعا کے بعد چاہہ از فرم پر گرا ہے اتھ سے حول کعبہ کی بانی غامے اور ہے کہ سنت سیدہ الامم علیہ
افضل الصلوٰۃ والسلام ہے۔ اس کے بعد مستزم پر آئے اور اس کو پوسیدہ دستک آدھ
اس کے بعد باب الوداع سے نہایت ہو۔ اور یہ طواف میں ملوث ہے۔

۱۲۵۔ ملتزم کو پوسہ دینا

بہارِ زمزم کے پانی کی کراہ مستحکم ہے۔

۱۔ پھر آوے خانہ کعبہ طریف اور پھر پورے چوکھٹ کو خانہ کعبہ کی اور کھینے اور منہ اپنا منہ سر پر اور خانہ کعبہ کا پرودہ پکڑ کر روتا ہوا نہایت عاجزی سے دعا مانگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کہا کہ یہاں پر یہاں پر

۲۔ اگر خانہ کعبہ کا پرودہ خراب ہو اور اگر ہو سکے تو پرودہ کعبہ شریف کا پکڑے۔ دینہ دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر دیا اور لگا دے اور کہیں ہوتا یا نہ ہوتا دوا سے لگا دے۔ عالمگیری۔ خانہ کعبہ کے اندر جانیسکے آداب کے متعلق دیکھو فقہ ۲۔ ۶۵۔

ب۔ جب چوکھٹ کھڑا ہوا تھا تو یہ کہے : اَسْأَلُكَ يَا كَلْبُكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عَفْوِكَ وَمَعْنَى يَرْجُو عَفْوَكَ سَلَامَةً
ج۔ یہ دعائی ہے : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ هَلَا بِیْكَ اَلَّذِیْ جَعَلْتَهُ سَمًا وَهُوَ سَمِیٌّ لِلْمَلٰئِکَةِ وَفِیْهِ اٰیَاتٌ وَبِیْنَ اَسْمَاعِلَہِمْ
وَمِنْ دَحْلَہِ کَانَ اَسْمًا لِّمَنْحَلِّہِ اَلَّذِیْ مِنْ ہُنَّ تَابِلَہِمْ وَلَکُمَا الْفَتْحُیُّیُّ لَوْلَا اَنْ هَدٰیہُ اَللّٰہُ کَلَّمَاہُمْ یَسْتَاغْفِرُہُمْ مَّا وَا
تَجْعَلُ ہُنَّ اَلْحَرَامَ الْعَمَلِیُّ مِنْ بَیْنِکَ الْحَوَامِ وَارَدْنَا الْعَوْدَ اِلَیْہِ عَمَّی رَحْمَۃً عَنَّا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
د۔ اَللّٰہُ اکْبَرُ کہے ، اَلَا اِلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ کہے اور حمد و حمد ہے اور اسی حاجت کو اسے دعا مانگے : تَقَارِیْ قَامِیْنِہِ۔

روایت کی ابو ذر نے عمرو بن عبسہ کے کہہ کر کہ میں نے عبداللہ کے ساتھ طواف کیا اور جب ہم غارِ اربعہ کے پیچھے آئے تو میں نے کہا کہ اگر کیا تم
دو رخ سے پناہ نہیں مانگتے ہو؟ کہایں تو پناہ مانگنا ہوں۔ اور یہ حکم رکھ کر محمد رسول کو پوسے یا دو کھڑے ہوئے درمیان کر کے اور بائیں کے اور
دکھائی میں لانا اور دونوں ہاتھوں کو کھولا۔ اور کہہ کہ ایسا ہی کرنے دیکھا تھا میں نے رسولِ امجد صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا دینا
۴۔ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوٹ کے درمیان کی جگہ بلترزم ہے۔ ہدایہ۔
۵۔ یہ مفتی نے شعب الایمان میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ زبیر یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَایٰئِیْن الزَّکْوٰی وَالْبَابِ مُلَکَرَّ مَرَّہِیْن
کر کے اور اب خانہ کعبہ کے تہہ سے اس کی طرف دعا ہے اے مانیہ۔

ب۔ مہترم اُن مکانوں میں سے ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اس کی شہین دعا کی میں نے اس کو بھیجے مگر قبول کا اس کو اللہ دے۔

۳۔ اب حجر اسود کو بوسے اور الصدا کبر کہے اور اگر بیت الدین اصل ہو سکے تو نذر جا سکے ورنہ کچھ حرج نہیں۔ مالک ۶۵

۱۲۳۔ خانہ کعبہ کو سطح الدولہ کے ایدھیائی پرتا سف ظاہر کرے۔

۱۔ کعبہ شریف سے نصرت ہوتے ہوئے یہ عاثر ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لَآخِرَ الْعَظَمِ مِنْ كَيْدِكَ الْحَكِيمِ۔ وَ اَنْ
جَعَلْتَ غِيُوْرِيْ مِنْهُ الْجَنَّةَ وَ زِيُوْرِيْ الْجَنَّةَ تَالُوْمَ قَائِمِيْنَ لَيْسَ يَنْقَاضُ۔ وَ اَنْ اَلْمَرْحَمَةُ قَائِمِيْنَ صَدَقَ اللّٰهُ
وَعْدُهُ۔ نَصْرَ عِبْدِهِ۔ وَ هُوَ الْاَخْبَرُ وَ حَسْبُ الْاَمْوَالِ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

۲۔ اب کعبہ شریف کی طرف منہ کئے ہوئے اٹھے پاؤں چلے اور کعبہ کی جہلی پر سرت کرتا اور دو ماچلے اور سیٹھ مینتا ہوا مسیحی حرام سے باہر چلے۔ نقادوں عالمگیری۔ دہلیہ

وہاں سے حسرت کرتا ہوا اور دعا کہ اے کعبہ کی جہلی میں رہنے والے میری سچے خاں کو کبیر بننا کہو شرع و قیام

۱۔ سجدہ ابراہیم کے بارے میں تو انہی اہل اہل کتاب کے لئے ہے اور مسلمانوں کے لئے نہیں ہے۔

کتاب الحج والزیارت

پایہ

حج کے بعض احکام کی تشریح

- ۱۱۔ حج کے واسطے نائب ایسے شخص کو مقرر کیا جائے جو عاقل ہو بالغ ہو آزاد ہو افحال حج سے واقف ہو۔ **دفعہ ۱۱**
- ۱۲۔ حج کی واسطے نائب عورت کو یا غلام یا لونڈی کو اگر مالک کی اجازت ہو مقرر کرنا جائز ہے مگر مردہ پر۔ **دفعہ ۱۲**
- ۱۳۔ حج کے واسطے نائب اگر زنی یا مجنون کو مقرر کریں تو درست نہیں۔ **دفعہ ۱۳**
- ۱۔ مجنون سے مراد ہے۔ کہ کچھ شعوری ہی سمجھ رکھتا ہو۔ مگر اس سے بھی حج کرنا درست نہیں۔ **دفعہ ۱۴**

۱۳۰۔ اگر دو آدمیوں کے بدلہ ایک شخص حج کرے

۱۔ اگر دو آدمیوں نے کسی کو حج کرانے بھیجا تھا اور اُس نے دونوں کی طرف سے اہرام باندھا اور حج کیا تو حج خاص حج کرنے والے ہی کا ہوا اور ان دونوں میں سے کسی کا نہ ہوا اور خرچہ ان دونوں کا واپس کر لیا اگر ان کے مال میں سے خرچ کیا ہے۔ اسلئے کہ حکم دینے والوں کا مال اپنے حج کے ادا کرنے میں صرف کیا۔ **کافیہ**۔ مالگیری۔ **کافیہ**۔ دلیل ہے کہ حج کرنے والے کو وہ دن ملے ہایت کی حق کہ ہماری طرف سے حج کرنا حج کے مدد پر ہے ایک وقت میں نہیں کر سکتا تھا اور اس شخص نے گویا ان دونوں کے ہایت کے خلاف عمل کیا۔ لہذا ان دونوں میں سے ایک کا بھی حج نہ ہوا۔ بلکہ اس شخص کا حج ہوا ہے جس نے حج خود ادا کیا ہے۔ **ہذا**۔

عدین اگر شخص یہ چاہے کہ اس حج کا ثواب ان دونوں میں سے ایک کی طرف منتقل کھے۔ لیکن نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنے مال یا پکی طرف سے حج کرے۔ تہہ شخص ایسا کر سکتا ہے کہ اپنے مال یا پکی کے نام ثواب منتقل کرے۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی کو حج نہ ہوا۔ اس لئے کہ حج اور یہ موت و جازعہ کے حق کے بعد بھی باقی رہتی ہے تو چاہے عدین ثواب منتقل کر دے۔ **ہاں**۔ مالگیری۔

۲۔ اگر دو آدمیوں نے کسی کو حج کرانے بھیجا تھا اور اُس نے اہرام سہم باندھا اور حج کیا تو میں نے ان دونوں میں سے کسی کا نہ ہوا۔ **ہاں** اگر حج تمام ہو نیسے پہلے ان میں سے کسی کے نام پر معین کر دیا تو امام اعظم و امام محمد کے نزدیک وہ حج جس کے نام پر معین کیا ہے اسکے واسطے ہوگا۔ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک وہ حج ان دونوں میں سے کسی کی طرف سے ہوگا بلکہ وہ حج اس حج کے لئے ہوگا۔ اور اگر ان دونوں کے مال میں سے خرچ کیا ہے

تو اس کو ان دونوں کا مال واپس کر دینا پڑے گا۔ **کافیہ**۔ مالگیری۔

دلیل ۱۔ یہ کہ اس شخص نے حج کرانے والوں کے حکم کے خلاف کیا تو حج ان دونوں میں سے کسی کا نہ ہوا۔ **مالگیری**۔

دلیل ۲۔ صورت اول میں حج کوئی خاص شخص کے نام پر معین نہیں کیا تھا اور صورت دوم میں حج یا عمرہ کے اہرام کو معین نہیں کیا یعنی نہ کہا کہ حج کا اہرام باندھنا ہوں یا عمرہ کا۔ صورت اول میں ایسا نہیں کر سکتا کہ کسی کے واسطے حج کرے اور اس کا نام نہ لے۔ ہاں صورت دوم میں ہو سکتا ہے کہ حج کرے یا عمرہ مگر اہرام کو معین نہ کرے تب بھی جو افحال کرے گا وہ ادا ہو جائیگا پس حج یا عمرہ کسی صورت ہو کہ ملے گا۔ **کافیہ**۔

۱۔ اگر اہرام کی نیت کو سہم کیا یعنی نہ کیا کہ اہرام حج کا باندھا ہے یا عمرہ کا تو اس صورت میں اس کو اختیار ہے کہ چاہے عمرہ کے نام سے اُسے معین کرے اور پہلے حج کے نام سے۔ **مالگیری**۔ **کافیہ**۔ (دیکھو فقروہ - ۱۳۵)

۱۔ یعنی جن دفعوں کے واسطے حج کرنے آیا ہے ان میں سے کسی ایک کا بھی نام خاص نہ لیا بلکہ ایک کی طرف سے یا نہ

۱۳۱ حج کرانوالے نے کچھ حکم کیا اور حج کر نیوالے نے کچھ اور ہی کیا

۱۔ حج کرانے والے نے جدا جدا حج اور عمرے کا حکم دیا مگر اس نے دونوں کو ملا کر قرآن کیا تو نزد امام عظیم اس نے حکم کی مخالفت کی فریح کا خود ذمہ دار ہو گا۔ اور نزد امام ابو یوسف اور امام محمد بطور استحسان وہ قرآن حج کرانے والے کی طرف سے ادا ہو جائیگا۔ قادی مالگیری

۱۔ اس قرآن میں حج یا عمرہ کرنے میں اگر کسی اور کی طرف سے نیت کی تھی تب بھی حج کرانے والے کے حکم کے خلاف کیا اور حج کرنے والا خود خرچے کا ذمہ دار ہو گا۔ قادی مالگیری

۲۔ حج کرانے والے نے حج کا حکم دیا مگر حج کر نیوالے نے پہلے عمرہ کیا اور پھر (مکہ سے احرام باندھ کر) حج کیا تو اس نے حکم کی مخالفت کی۔ قادی مالگیری

(۱) اگر حج کرنے والے کے ذمہ خود فرض حج ہے تو اس حج سے وہ حج فرض ادا نہ ہو گا۔ مالگیری۔

۳۔ حج کرانے والے نے عمرے کا حکم دیا مگر حج کر نیوالے نے پہلے عمرہ کیا اور پھر انہی طرف سے ایک حج کیا تو اس نے حکم کی مخالفت نہیں کی ہاں اگر اول تو اپنا حج کیا پھر عمرہ کیا تو سب کے قول کے بموجب حکم کی مخالفت کی۔ مالگیری

۴۔ ایک حج کرانے والے نے حج کا حکم کیا اور دوسرے نے اسی شخص کو عمرے کا حکم کیا مگر دونوں نے حج اور عمرے کے جمع کرنا حکم نہ دیا اور حج کرنے والے نے دونوں کو جمع کیا تو خرچ کا خود ذمہ دار ہو گا۔ لہذا اس صورت میں نہ ہو گا جب دونوں نے جمع کرنا حکم دیا ہو۔ محیط سرخی

۵۔ اگر وحی نے کسی کو یہ حکم کیا کہ میت کی طرف سے اس سال میں حج کرے۔ اور اسکو خرچہ ہی دیدیا۔ یہ سکن اس نے حج نہ کیا۔ اور وہ سال گذر گیا اور سال آئندہ میں حج ادا کیا تو جائز ہے خرچ کا وہ ضامن نہ ہو۔ محیط سرخی

۱۳۲ اپنے بدلہ دوسرے حج کرایا تو حج ہوا یا نہیں

۱۔ اگر اپنے بدلہ دوسرے حج کرایا تو حج کرانے والے کو صوف خرچہ کا ثواب ملیگا۔ حج فعل ہو یا فرض اور حج تہی حج کرنے والے ہی کا ہو گا۔ بقول امام محمد۔ اور حج کرانے والے کا حج نہ ہو گا۔ ہایہ

دلیل۔ امام محمد۔ وہ یہ کہ حج تو ایک بدنی عبادت ہے جو خود کرے اسی کا حج ہے۔ ہاں دوسرے کے حج کرانے والا خود حج کرنے سے عاجز ہے تو اس نے جو دوسرے شخص سے حج کرایا تو اسکو خرچہ کا ثواب ملا۔ اور یہ ثواب اس کے حج کے خاتمہ میں ہے (جیسا کہ شیخ کافی روزہ نہ رکھ سکنے کی صورت میں مذکور ہے) پس ادب حج اس حج کرانے والے کے ذمہ بانی نہیں ہے۔ ہایہ

۱۔ اگر کسی کی طرف سے کوئی قرآن کرے جائے تو قربانی اس کرنے والے کے ذمہ ہوگی۔ و دیگرہ فقرہ ۱۳۲

۲۔ اگر اپنے بدلہ دوسرے حج کرایا تو بموجب ظاہر روایت کے اگر حج فرضی تھا تو ایسا ہی ہے جیسے کہنے خود حج کرنا۔

دلیل۔ اس بارہ میں حدیثیں ہیں۔ مثلاً عرب نے خلیفہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعیت فرمایا تھا مجھے محمدی ایٹیک کا احقر میرا کیلئے
باسی طرف سے حج کرادو مگر یہاں

۱۔ مجمع نہ ہو یہ ہے کہ جو شخص غیر کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس شخص کا مال حج غیر کی طرف سے ادا ہوتا ہے اگر اس حج کو خواہے کے نہ اپنا
غیر حج کا تو یہ حج اس سے ادا نہیں ہوا گو اپنا حج اس کے ذمہ ہائی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۳۳۔ دوسرے کی طرف سے حج کرنا ایک سو تدریج ملتا ہے

۱۔ غیر کی طرف سے حج کرنے والے کو اس غیر کی طرف سے اتنا خرچ ملنا چاہئے کہ مکہ تک جائے اور واپس آنے تک
کو کافی ہو۔ عالمگیری۔

۱۔ اگر حج کرنے والا حج سے غافل ہو کہ وہ روز یا زیادہ دن تک رہے تو اپنے پاس سے خرچ کرے۔ اگر حج کرنے والے سے اجازت لی ہو حج کرنا
دالے کو مال میں سے خرچ کرنا تو خاص ہوگا۔ عالمگیری۔

۲۔ اگر غیر اقامت کی نیت کے دن چند درم ہوں تو اگر وہاں اتنا قیام کیا ہے جتنا عموماً حاجی قیام کرتے ہیں تو ملنا خلیفہ کے نزدیک حج کرانے
دالے کے مال میں سے خرچ کرنا۔ اگر زیادہ اقامت کرنا تو اپنے مال میں سے خرچ کرنا۔ چنانچہ جس حال میں قافلے کے دن سے رجوعی کا منظر
ہو گا تو حج کرانے والے کے ذمہ ہوگا۔ اسی طرح جتنا بندہ قیام کرے گا اس کا خرچ حج کرانے والا دیکھا۔ اور آئے جانے میں جو مدت گزرے گی وہ
قافلے کے آئے جانے کی مدت پر شمار کی جائے گی۔ عالمگیری۔

۳۔ اگر کسی نے ادا دن یا زیادہ ٹیپرے کی نیت کی اور خرچ اس کا حج کرانے دالے کے ذمہ نہ رہا پھر وہاں سے روانہ ہوا تو دایہ کا خرچ محکم
کرنے دالے کے ذمہ ہوگا۔ اگر وہاں محکمہ ادا تھا ہر روایت بھی یہی ہے۔ لیکن ابو یوسف کے نزدیک وہ محکمہ کرانے دالے کے مال میں سے خرچ
نہیں کرے گا۔ اگر وہ صوبہ تک رس نہ کرے اس میں ہائش اختیار کر لی اور پھر وہاں سے رجوع کرانے دالے کے مال میں سے خرچ کرے گا۔ عالمگیری۔

۴۔ اگر حج کے موقع سے پہلے حج کے واسطے روانہ ہو جائے تو چاہئے کہ بعد ازاں کو خرچ سے پہلے تک حج کرانے دالے کے مال میں سے خرچ کرے
پھر حج کے زمانہ تک جس قدر وہاں ٹیپرے اپنے پاس سے خرچ کرے پھر جب وہاں سے حج کو پہلے تو بیت کے مال میں سے خرچ کرے تاکہ
صرف راستہ کا خرچ بیت کے مال میں سے ہو۔ عالمگیری۔

۵۔ اگر حج کرنے والے کی اپنی سستی یا اپنے کاموں کی وجہ سے حج فوت ہو گیا تو خیر اسکے اپنے ذمہ ہوگا۔ لیکن اگر سال آئندہ میں اپنے پاس
سے خرچ کر کے بیت کے واسطے حج کیا تو جائز ہے۔ عالمگیری۔

۶۔ اگر کسی کو مسافر کی نیت کی وجہ سے حج فوت ہو گیا۔ مثلاً اوٹ سے گر گیا تو امام محمد کے نزدیک جس قدر خرچ کر چکا ہے اس کا خاص
نہ ہوگا اور دایہ میں اپنے پاس سے خرچ کرے۔ سراج احوال

۷۔ اگر کسی دوسرے راستہ سے جاوے کہ جس میں خرچ زیادہ ہو تو اگر اہل ہرے بھی حج کرانے دالے جاتے ہیں تو مصافقہ نہیں ہوگی
۸۔ اگر میت نے جس شخص کو حج کا حکم کیا تھا اس نے کوئی عادی موت کے واسطے رکھ لیا۔ تو اگر اس حج کو کرنے دالے کی

حیثیت کے لوگ اپنا کام خود کرتے ہیں تب میت کے مال میں سے اس عادی کی اجرت نہیں دیکھا۔ اگر اس کی حیثیت کے لوگ
اپنا کام نہیں کرتے تو میت کے مال میں خرچ دیکھا۔ عالمگیری۔

۹۔ اگر کسی شخص کو حج کا حکم دیا تو وہ دیگر حج کے جانے والوں کی طرح عام میں شامل وغیرہ کو نے کی اجرت دے سکتا ہے۔ عالمگیری۔
۱۰۔ میت کی طرف سے حج کرانے والے حج کے بعد اپنی خوشی سے عمرہ کیلئے تو عمرہ کا خرچ میت کے مال میں سے

نہیں لے سکتا۔ نہ اتنے دن کا خرچ ہتے دن عمرہ میں لیں گے۔ غایتنا اسرونی (شرح ہادی)
۱۱۔ اگر وہی کی طرف سے حج کرانے والا میل ہو جائے اور کل مال خرچ کرے تو بھی پرہیز واجب نہیں کہ اس کے برتنے کے

کے واسطے اور روپیہ بھیجے۔ لیکن اگر وہی نے حج کرنے والے سے یہ کہہ دیا تھا کہ روپیہ ختم ہو جاوے تو میرے نام سے قرض نہ لیجیو۔ اور اس کا ادکار نامیہ کے ذمہ ہوگا۔ تو ایسا کرنا جائز ہے۔ محیط

۱۲۔ وہی کی طرف سے حج کرنے والے نے بیعت سے یا اس کے بعد سے احرام باندھا اور مال کی طرح ضائع ہو گیا اور اس شخص نے اپنے روپے سے تمام ارکان حج ادا کئے اور واپس لوٹ آیا تو وہی سے اپنا خرچ ہوا روپیہ نہ لیا لیکن اگر وہی نے منہ سے حکم کرے۔ غایتہ سروجی شرح ہدایہ

۱۳۔ اگر خرچ کا مال کمین یا اس کے قریب ضائع ہو گیا یا اس میں سے کچھ باقی رہا اور حج کو لے والے نے اپنے مال میں سے خرچ کیا تو میت کے مال میں سے یہ روپیہ لینے کا اختیار ہے۔ تا نا زمانہ

۱۴۔ وہی نے کسی شخص کو دم دے میت کی طرف سے حج کرنے کے واسطے اور پھر کسی وجہ سے ان شخص سے وہ دم واپس لینے چاہے تو اسی وقت تک لے سکتا ہے جب تک کہ اس نے احرام نہیں باندھا۔ دم واپس لینے کے بعد اس شخص کو وطن والی پس پونے کا خرچ اس کی خانت ظاہر ہونے کی صورت میں نہیں لیا جائے لیکن بعض دوسری وجوہات کی وجہ اگر روپیہ واپس لیا تو اس کو دہی کا خرچ دینا ہوگا۔ محیط

۱۳۲۔ قربانی حج کو قبول کرنے سے پہلے اگر نیا کر

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنی طرف سے کسی کو قرآن کرنے بھیجا تھا۔ تو دم قرآن (یعنی قرآن کے متعلق قربانی) حج کرنے والے کے ذمہ ہوگی۔ ہدایہ

وجہ یہ ہے کہ قربانی دعوایات کے جمع کرنے کی وجہ سے بطور شکرانہ دینی ہوتی ہے تو حج کو حج کرنے والے نے دعوایات کو جمع کیا تو وہ قربانی اپنی طرف سے کرے۔ یاد رہے کہ یہ مسئلہ امام شافعی کے قول کے مطابق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حج دراصل حج کرنے والا ہی جو پہلے

۲۔ اگر کسی شخص نے اپنی طرف سے کسی کو حج کرنے بھیجا تھا اور وہ محضر ہو گیا تو احصار کی قربانی حج کرانے والے کے ذمہ ہے۔ نزد طریقین لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک خاص محضر کے ذمہ وہ قربانی ہے۔ ہدایہ

دلیل۔ احصار کی قربانی اس وجہ سے دی جاتی ہے کہ محرم مدت تک احرام میں رہنے کی تکلیف سے بچے اور احرام کھول دے۔ تو یہ تکلیف سے بچنا خاص محضر کی ذات کے واسطے ہے۔ لہذا اسی پر واجب ہوئی ہے لیکن طریقین کی یہ دلیل ہے کہ اس صورت میں حج کرانے والے نے حج کرنے والے کو اس تکلیف میں ڈال دیا۔ تو اس تکلیف سے نکلنا حج کرانے والے کا فرض ہے۔ ہدایہ

۱۔ اگر احرام حج کا میت کی طرف سے باندھا۔ بعد اس کے محضر ہوا پس اس صورت میں بھی دم احصار مال میت سے واجب ہوگا (زود طریقین) لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک محضر پر واجب ہوگا۔ ہدایہ

۳۔ اگر کسی شخص نے اپنی طرف سے کسی کو حج کرنے بھیجا تھا اور اس نے وقوف عرفات سے پہلے جمع کیا تو جزائی قربانی مامور پر واجب ہے۔ ہدایہ

دلیل۔ کیونکہ یہ قربانی جنابت کی ہے اور مامور ذکر سے اپنی اختیار سے جنابت کی اور مامور نفع کا بھی ضامن ہوگا۔ بخلاف اس

مورت کے کبیر اختیار اس کے حج فوت ہو گیا۔ تو اس صورت میں موقوفہ کا خاص نہ ہوگا۔ ہاں اہمیت مدام احمد پر لازم آئیگا۔ ۲۰

۱۳۵۔ حج کے متعلق وصیت اور اس کا ثواب دیکھو منفرد

۱۔ جب حج فرض تھا وہ بغیر وصیت کے مر گیا کہ میری طرف سے حج کر دینا تو گناہ کا ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری
اس کے لئے پندرہ روز کا ایام اور بیعت کا قول ہے کہ جگہ اسید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ حج اس میت کی طرف سے ادا ہو جائیگا عالمگیری۔

۲۔ جس پر حج فرض تھا اور وہ وصیت کر لے میری طرف سے حج کر دینا تو حج اسکے زمرہ سے ساقط نہ ہوگا۔ عالمگیری

شرح۔ وصیت کرنی اس حالت میں واجب ہے جبکہ حج اس پر فرض تھا اور اس نے کاخیر کی اور مر گیا یا حج کے راستہ میں مر گیا جبکہ وہ قاضی کے سال میں حج کو جا رہا تھا۔ اب اگر کسی کی وصیت کے بموجب حج کیا گیا تو مرنے والے کا حج ادا ہو جائیگا۔ لیکن اگر کسی پر حج فرض تھا اور وہ اس کی ادائیگی کے واسطے گیا اور راستہ میں مر گیا۔ تو ضروری نہیں کہ وہ بھی طرف سے حج کر لے کی وصیت کرے۔ عالمگیری

ج۔ اس حج کرانے کے واسطے خاص شرائط ہیں جو فقہ ۱۳۶ میں درج ہیں۔

ج۔ اگر کسی نے حج کرانے کی وصیت کی تھی تو اس کا مال ایک حج کے واسطے کافی ہے تو اس کی طرف سے ایک حج کر دینا جائیگا اور اگر کچھ مال باقی رہے گا تو وہ اس کو واپس دینگے۔ غایت السروی (شرح ہدایہ)

د۔ اگر کسی نے وصیت کی کہ میرے تہائی مال میں سے حج کر دیا جائے اور اس مال میں سے کسی حج ہو سکتے ہیں پس اگر اس نے یہ کہا اے حجی عتی بنتل مائی حجہ واجبی فہرے تہائی مال میں سے ایک حج کر دینا یا اگر ادا نہ ہو سکا تو کہہ دینا تو میری طرف سے ایک حج کر دینا ہے۔ اگر اس طرح کہا اے حجی عتی بنتل مائی (میرے تہائی مال میں سے حج کر دینا) اور کچھ اور نہ کہا تو حجی دور سے اس کا تہائی مال حج کرانے کا ہو گا اس سے کوئی نہیں گے۔ عالمگیری

تشریح۔ وصی کو اختیار ہے کہ چاہے میت کی طرف سے ایک سال میں کسی حج کرانے چاہے ہر سال ایک حج کرانے مورت

اول نہیں ہے کیونکہ کاخیر میں جائتک بلدی کچھ اچھے۔ عالمگیری

تشریح ۲۳) اگر وصی نے تہائی ترکیں سے کسی حج کرانے اور کچھ ترک باقی رہا مگر اتنا ہے کہ کسی قریب جگہ سے حج کرانے کو

کافی ہے۔ مثلاً اگر کسی حج کرانے کو وہ باقی ترکہ وراثت میں نہیں ہوگا بلکہ اس سے کچھ حج کر دینا جائیگا۔ عالمگیری

د۔ اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ میرے تہائی مال میں سے ہر سال ایک حج کر دینا تو امام محمد صاحب کے نزدیک اسی طرح عمل کیا جائیگا جس طرح تہائی

مال میں سے کسی حج کرانے کی وصیت کے متعلق قاعدہ ہے۔ غایت السروی

۳۔ جس شخص پر حج فرض تھا اور وہ اپنی طرف سے حج کرانے کی وصیت کر لے تو حن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے وصیت کی حج کی تو خدا تعالیٰ تین حج کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ ایک حج کا ثواب

اسکو جس نے اس کی طرف سے احرام باندھا اور ایک حج کا ثواب وصیت کرنے والے کو اور ایک حج کا ثواب

اسکو جس نے اس وصیت کو لکھا۔

۴۔ ایسا اصطلاح میں لکھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک حج کرانے میں تین شخصوں کو بہت میں داخل کرے۔ حج کی وصیت کرنے

والے کو وصیت جاری کرنے والے کو اور حج کرنے والے کو۔

۱۳۶ - وصیت کا حج ان شرائط پر منحصر ہے

۱۔ نائب کے ذریعہ حج کرانے میں جو شرائط ضروری ہیں وہی اس میں بھی ضروری ہیں۔ عالمگیری - (دیکھو فقہ - ۱۲۹)

۲۔ میت کے تہائی مال میں سے حج کیا جائے۔ چاہے اُس نے تہائی کی قید لگائی ہو یا نہ لگائی ہو۔ عالمگیری

۱۔ اگر میت کا مال دیکھا ہو کہ تہائی مال سے حج کر دینا بہر حال میں تہائی مال سے زیادہ حج میں صرف کرنا درست نہیں۔ عالمگیری
شرح۔ وصیت کی مقدار تہائی مال سے زائد نہیں ہو سکتی بلکہ ورنہ ناموجود ہوں (دیکھو کتاب المیراث اسی مصنف کی)
ب۔ اگر تہائی ترکہ حج کے خرچ سے زیادہ ہے (یا حج کے خرچ کے بعد کچھ بچے) تو وہ ناکودا میں کر دینا چاہئے۔ حج کرنے والے کو اس
بقایا میں سے لینا جائز نہیں۔ عالمگیری (دیکھو فقہ - ۱۳۵)

ج۔ میت کی وصیت کی کہ میری طرف سے تودم میں حج کرایا جائے تو جہاں سے تودم میں حج ہو سکتا ہے وہاں سے کرایا جائے (ہاں اگر
اس کے مال کی تہائی کے تودم میں نہیں ہوتے تو جہاں تہائی مال میں حج ہو سکے جہاں سے کرایا جائے) اور ایسا کیسے وصیت ہاں نہیں ہے۔ عالمگیری
د۔ میت کی کہ میری طرف سے تودم میں حج کرایا جائے گا اُس میں سے کچھ ورم جائے رہے تو جو باقی ہیں اُن سے حج
کرایا جائے اور ایسا کرنے سے وصیت باطل نہ ہوگی۔ شرح غامدی۔

ر۔ میت کی کہ میرے مال میں سے ہزار ورم غلاموں کو دینا اور ہزار ورم سائین کو دینا اور ہزار ورم سے میرا فرض حج
کرانا گا اُس کا تہائی مال دو ہزار ورم ہوئے تو اُس کے حق سے کچھ کر کے تقسیم کرے۔ اب اگر تیرہ ہزار ورم کے واسطے کافی نہ ہو تو باقی
رہے سائین کے حصہ میں سے لے لیں گے۔ اور اگر حج کی رقم تین سے چھ ہزار ورم سے تیرہ سائین کو ورم میں لے۔ فتاویٰ علیہ السلام

۳۔ میت کے وطن سے حج کرایا جائے یا اگر میت نے کسی مقام کو متعین کر دیا ہے تو (جیسے وہ تمام مکہ سے قریب ہو یا بعد
اور چاہے وطن بھی نہ ہو) وہاں ہی سے حج کرایا جائے۔ ہر دو صورت میں تہائی ترکہ خرچ کے واسطے کافی
ہونا چاہئے۔ ورنہ جس مقام سے کافی ہو وہاں سے حج کرایا جائے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ اگر کوئی شخص اپنے وطن سے نکلا کسی جگہ جا کر اوجھ سے قریب سے دور جائیکہ وہ اس کا کوساں کے گے گیا تھا تو شخص اس کی طرف
سے حج کرے گا اس کو مرنے والے کے وطن سے حج کرنا چاہئے۔ فتاویٰ عالمگیری

ب۔ اگر کوئی شخص حج کے واسطے گیا تھا اور اس نے میں مر گیا تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک شخص مرنے والے کی طرف سے حج کرے
وہ مرنے والے کے وطن سے کرے گا لیکن امام ابوحنیفہ و امام محمد کے نزدیک وہ جہاں تک پہنچ چکا ہے وہاں سے کرے۔ عالمگیری
اس کے متعلق صحیح قول امام ابوحنیفہ کا ہے جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں بحوالہ حضرت زوائد لکھا ہے۔

ج۔ اگر میت کا کوئی وطن نہ ہو تو جس جگہ وہ مرا ہے وہی وطن خیال کرو۔ شرح غامدی

د۔ اگر میت کی وطن ہوں تو بالاتفاق اس وطن سے حج کرایا جائے جو مکہ سے زیادہ قریب ہو۔ عالمگیری

۴۔ دوسرے سوائے مکہ کے دوسری جگہ سے حج کرایا اور جائیکہ تہائی مال میں سے حج کرنا کثیر کا کافی تھا تو دوسری خاص جگہ ہوگا اور وہ حج
وہی کی طرف سے ہوگا کہ بیت کی طرف سے دو بار حج کرانے والا کرے گا جہاں سے حج کرایا ہے وطن سے اس قدر قریب ہو کہ وہی ایک دن میں
جا کر اس کے مکہ تو یہ ایسا سمجھا جائیگا جیسے وطن سے حج کرایا اگر حج کے بعد تھوڑا مال بچا جائے اس کو خدا کا واسطہ ہے کافی نہ ہو تو
وہی خاص جگہ ہوگا۔ اور باقی ماندہ مال دواؤں کو دیا پس کرے۔ اگر بہت زیادہ مال بچا تو دوسری خاص جگہ ہوگا اور حج دوسرے کرے۔ عالمگیری

۵۔ یہ تمام جہاں سے حج کرایا ہے میت کے وطن سے اس قدر قریب ہو کہ رات سے پہلے وہاں جا کر وہاں آسکیں۔ عالمگیری

۱۳۷۔ وصی کو حتی المقدور وصیت کے مطابق عمل کرنا چاہئے

۱۔ میرٹے وصی سے کہا کہ جو میری طرف سے حج کرے اسکو مال دینا تو وصی کو اس کی طرف سے خود حج کرنا جائز نہیں۔ عالمگیری

۲۔ اگر وصیت یہ وصیت کی تھی کہ میری طرف سے حج کیا جائے۔ امدان الفاظ سے زیادہ کچھ نہ کہا تھا تو وصی کو خود حج کرنا اختیار ہے۔ ہلالِ عمر وصی خود وصیت کا وارث ہے۔ اس نے مال وادواتوں کے سپرد وکیل کے نہ جس سے چاہیں حج گرا دیں تو دور حالیکہ سب وارث اجازت دیدیں اور وارث بالغ ہوں تو وصی حج کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ عالمگیری

۲۔ میرٹے وصیت کی تھی کہ میرے مال میں سے حج کرایا جائے اور اسکا وارث یا کوئی اور شخص منظرِ مہربانی اپنی طرف سے حج کر دے تو جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ میرٹے نے وصیت کی تھی کہ میرے مال میں سے حج کرایا جائے اور وارث نے اس خیال سے اپنے مال میں سے حج کر دیا کہ بعد میں میرے مال میں سے لے لیا تو جائز ہے اور اس کو وصیت کے مال میں سے لینے کا اختیار ہے (ایسا ہی حکم ذکوۃ اور کفارہ کے متعلق ہے) اگر کسی اجنبی نے جو شہتہ دار نہیں ہے ایسا کیا تو جائز نہیں۔ فتاویٰ تاضی خاں۔

ب۔ میرٹے نے وصیت کی کہ میری طرف سے حج کرایا جائے اور وارث نے اپنے مال سے حج کرایا بیس نیت کے کہ میرٹے کے مال میں سے واپس لے گا۔ تو اس طرح وصیت کی طرف سے فرض حج ادا ہو جائیگا۔ فتاویٰ تاضی خاں

۳۔ میرٹے وصیت کی کہ اس کے مال سے حج کرایا جائے اور جو مال حج کے بعد بچ رہے وہ حج کر نیوالے سے واپس نہ لیا جائے۔ تو یہ وصیت جائز اور حج کرنے والے کو وصیت کی رو سے وہ مال لینا جائز ہے۔ عالمگیری

۱۳۸۔ حج بذریعہ نائب کب صحیح خیال کیا جائے اور کب ناسد

۱۔ اگر حج کرنے والے نے وقوف سے پہلے جماع کیا تو حج ناسد ہوا۔ سال آئندہ میں اسکو اپنے فیج سے ایک حج اور ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ عالمگیری

۱۔ جو فیج اس کے پاس چاہے۔ مگر واپس کر دینا چاہے۔ اور کچھ خرچ ہو چکے اس کا وہ غاسن ہے۔ عالمگیری

۲۔ اگر حج کرنے والے نے وقوف کے بعد جماع کیا تو حج ناسد نہ ہوگا۔ مگر قربانی اسکو اپنے پاس کو دینی چاہئے۔ عالمگیری

۱۔ حج کرنے والا خرچ کا غاسن نہ ہوگا۔ عالمگیری

۳۔ اگر حج کر نیوالا اطواف زیارت سے پہلے واپس چلا آیا تو اس پر اسکی بیوی حرام ہے جب تک طہ اف زیارت نہ کرے۔ عالمگیری

۱۔ اب اسکو چاہئے کہ نذر حرام اپنے خرچے کے حکم کار باقی ماندہ ارمیں ادا کرے۔ عالمگیری

باب ۲۸ فصل دوم - عورتوں کے افعال حج

حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفات ہے اور اس میں حائض و جنب و نفاس کی مثال ہو چکی اجازت ہے جیسا کہ فقہاء - ۷۶
سکھ ۹ میں معنی ذکر کیا ہے۔ دوسرا رکن حج کا طواف زیارت ہے جو دو وقوف عرفات کے کم درجہ کا ہے۔ اگر عورت طواف
زیارت کے وقت تک حائض رہے تو اس کو چاہئے کہ انتظار کرے کہ پاک ہو کر غسل کرے یہ طواف کرے کیونکہ طواف
سجیدیں ہوتا ہے اور مسجد میں حائض کو جائز نہیں اس واسطے انتظار کرنا چاہئے۔ اس انتظار میں اگر طواف
زیارت کا وقت گزر جائے تو مضائقہ نہیں۔ وقت کے بعد طواف کرے اور قربانی اس کے ذمہ نہیں ہوگی بقا بلکہ مرد کے
کہ اگر وقت گزر کر یہ طواف کرے تو جو زانی قربانی دینی ہوگی۔ سب ارکان حج عورت حالت ناپاکی میں کر سکتی ہے سوائے
طواف کے۔ جو پاک ہونے کے بعد کر سکتی ہے۔

۱۳۹ - حائض و نفاس و خنثی شکل کے واسطے رعایت

۱۔ اگر عورت حالت احرام میں حائض ہو جائے تو غسل کرے اور پھر احرام باندھے۔ اور تمام افعال حج کے کرے
سوائے طواف کے۔ کفایہ۔

۲۔ وقوف عرفات سے پہلے اگر عورت حائض ہو جائے تو چاہئے کہ غسل کر کے احرام حج کا باندھے اور تمام
افعال حج کے کرے سوائے طواف کے کہ وہ حیض سے پاک ہونے کے بعد کرے۔ ہدایہ

۱۔ جیسا اتفاق حضرت عائشہ کو ہوا تھا تو آپ نے سوائے طواف کے کل افعال حج کے کئے تھے کیونکہ طواف مسجدیں کیا جاتا ہے اور
مسجدیں ایسی حالت میں جانا منع ہے اور وقوف عرفات تو عرفات میں ہوتا ہے جو ایک محل ہے اور مسجد نہیں ہے۔ ہدایہ
تشریح۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ غسل سے کیا فائدہ جب تک حیض سے پاک نہ ہو جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ غسل احرام کے
واسطے ہے نہ کہ نماز کے واسطے۔ اور اس سے نفاخت بدن تو ہو جاتی ہے۔ ہدایہ

۳۔ طواف زیارت کے موقع پر اگر حالت حیض یا نفاس کی پیش لائے یا بیمار ہو جائے اور اس طرح طواف زیارت کا
وقت گزر جائے تو وقت کے بعد طواف کرے۔ اور اسپر دم لازم نہ ہوگا برخلاف مرد کے کہ اسپر دم لازم ہوگا۔

حالت جنابت میں طواف زیارت کرنے کے متعلق دیکھو فقہ ۸۲

۴۔ طواف فضل کے موقع پر اگر عورت حائض ہو جائے اور گھرواپس جانا ضروری ہو تو طواف وداع کرنے
کی ضرورت نہیں۔ برخلاف مرد کے کہ اسپر واجب ہے

۱۔ مکہ سے باہر گھٹنے سے پہلے اگر عورت حیض سے پاک نہ ہو گئی تو طواف اصداسپر واجب ہے۔ چنانچہ اگر مکہ کی آبادی سے آئی وہ بھی اپنی حیض دھوا کر غسل کرے۔ اگر عورت حیض سے پاک ہوئی تو طواف اصداسپر معاف ہے۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ عورت نے بچے کو دیکھا تو اس نے غسل نہیں کیا تھا اور کسی نازک حالت میں نہیں گذرنا تھا تب بھی طواف اصداسپر معاف ہے۔ چنانچہ اگر عورت حیض میں کہے سے باہر ہو گئی اور حیض کے اندر ہی رہی تو اس نے غسل کیا اور مکہ شریف کی کام کو گئی تب طواف اصداسپر واجب نہیں۔ مالکیہ۔ ج۔ طواف کمال ۱۲۱

۴۔ غنئی شکل کو بھل جان ہی افعال کی پابندی لازم ہے جنکی عورتوں کو ہے۔ مبنی شرح کنز۔ فتاویٰ مالکیہ

۱۲۰۔ عورتوں کا حج بھی مردوں کی طرح فاسد ہو جاتا ہے

۱۔ جن افعال سے مردوں کا حج فاسد ہوتا ہے ان ہی سے عورتوں کا۔ کفایہ۔

۱۔ اس کے متعلق جو حدیث صاحب کفایہ نے لکھی ہے وہ یہی ہے جو مردوں کے متعلق پہلے جامع کو بیان کی گئی۔ دیکھو فقہ ۸۶ اسلام ۳۰

۱۲۱۔ بعض مناسک کی دائمی میں مردوں کا اختلاف

۱۔ احرام میں سیاہوا اور رنگا ہوا لباس پہننا جائز ہے۔ مگر خوشبو سے نہ رنگا ہوا ہو۔ موزے۔ دستانے۔ قمیص

اور زہنی حریر اور زیور پہننا بھی جائز ہے۔ مالکیہ۔ دیکھو فقہ ۳۱۔ (دلیل)۔ کیونکہ کفر سے ہونے کی پٹ پٹے ہیں بے پردگی کا اندیشہ ہے۔

۱۔ خوشبو سے رنگا ہو کر اگر خوب دھو یا جا چکا ہو تو پہننا جائز ہے۔ کفایہ

۲۔ احرام میں سر ڈھانکے اور منہ کھلا رکھے۔ کفایہ۔ مالکیہ۔

دلیل۔ ہر اس دیکھنے ڈھانکے کو عورت کا سر سترش و دل ہے۔ اور اگر چہ یہ بھی ستر میں داخل ہے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہے کہ آخر افرامہ انما فی ذہنہما۔ عورت کا احرام چہرہ میں ہے۔ اس واسطے چہرہ کھلا رکھے۔ معنی شرح کنز۔ (دیکھو فقہ ۸۶)

۱۔ چونکہ کفر جو عورت کو سخت چھانا فرض ہے اس واسطے اس طور پر چھپائے کہ کپڑا اس کو نہ لگے۔ چنانچہ حضرت عائشہ سے

رہا ہے کہ کسی کپڑے کو چہرے کے سامنے اس طرح لٹکائے کہ وہ منہ کو نہ لگے۔ بلکہ فاصلہ سے رہے کیونکہ اس طرح منہ پر پردہ

رکھنا ایسا ہے جیسے کادہ یا غیرہ کے سامنے سر کو کر لینا جس کی اجازت ہے۔ کفایہ۔ (دیکھو فقہ ۳۹)

۳۔ تلبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ ایسی دہی آواز سے کہے کہ وہ خود منہ غیر نہ سنے۔ تمام علماء کا اسی پر اجماع ہے۔ مبنی شرح کنز

۴۔ طواف میں اصطباغ درل نہ کرے۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں عورت کے ستر کھل جائے گا اندیشہ ہے۔ مبنی شرح کنز

۵۔ حجر اسود کو بوجہ ہجوم کے بوسہ نہ دے۔ اگر حجر اسود پر جگہ مل سکے تو بوسہ دے۔ ورنہ کن یا کنی کو بوسہ دے لے کہ وہ

حجر اسود کے بوسہ دینے کے حکم میں ہے۔ دلیل یہ ہے کہ عورت کو غیر مرد سے ملنا منع ہے۔ مالکیہ

۶۔ نماز طواف بوجہ کثرت ہجوم کے مقام ابراہیم پر نہ پڑھے مسجد حرام میں مین اور پڑھے۔

۷۔ میلین اخضرین کے درمیان رسمی صفا و مروہ کے وقت نہ دوڑے۔ مالکیہ۔ شرح نقایہ

دلیل۔ کیونکہ اس سے عورت کے ستر کھل جائے گا اندیشہ ہے۔ مبنی شرح کنز

۸۔ صفاد مردہ پر نہ چڑھے بسبب جہوم کے۔ ہاں جہوم نہ ہو تو ایسا کرے۔ فتاویٰ مالگیری

۹۔ تضرع احرام سے نکلنے کے واسطے۔ کیونکہ سر منڈوانا عورت کی واسطے حرام ہے۔ مالگیری۔ ہدایہ

دلیل۔ حدیث میں آیا ہے: **لَا تَمْلَأُ عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِیْدُ**۔ رواہ ابو داؤد۔ دوم حرکت واسطے سر منڈوانا شک ہے یعنی مرد سے شاہت کرنی ہے۔ جیسا کہ ڈاڑھی منڈوانا عورت سے شاہت کرنی ہے۔ ہدایہ

فصل سوم۔ معذور کا حج

ہم فقہ کے مسئلہ ۳۵۷ میں ذکر کر آئے ہیں کہ حاج اعقل اور باری آدمی پر حج معاف ہے سائل ذیل اس شخص کے خلق ہیں جو موقع حج پر موجود ہو اور بیمار یا بیہوش ہو جائے۔ چنانچہ ایسا شخص بدرجہ نائب اکثر افعال حج ادا کر سکتا ہے۔ حج کا جو سب سے بڑا ارکان ہے یعنی وقوف عرفات میں ایسا شخص کی موجودگی ضرور ہے۔ یعنی اس شخص کو میدان وقوف میں لایا کر ٹائیدیں اور اگر وہ احرام باندھے ہوئے ہے تب اس کا ساتھی اس کی طرف سے لے لیکر کہے۔ اور اگر احرام نہیں باندھا تھا تب اس کا ساتھی اس کی طرف سے احرام باندھے اور لے لیکر کہے تو اسکا حج صحیح ہے۔ دوسرا ارکان حج کا طواف زیارت ہے تو اس کے واسطے اسکو کندھے پر اٹھا کر یا پیٹھ پر ڈال کر طواف کرادیں اور باقی افعال حج اس کی طرف سے نائب کر لے۔

۱۳۲۔ معذور کے افعال حج نائب کر سکتا ہے۔

۱۔ اگر کوئی شخص بیہوش ہو جائے اور اسکا ساتھی اسکی طرف سے احرام باندھے تو اسکے متعلق دیکھو فقرہ ۳۴۔
۲۔ اگر افعال حج کے ادا کرنے کے وقت تک کوئی بیہوش ہو تو فقہ ہلالی ایک جماعت سب سے ترقی ہو کر اس بیہوش کو افعال حج

کرائے جاویں اور دوسری جماعت کی ہتھی ہو کر اسکی طرف سے اسکا ساتھی افعال حج ادا کرے۔ فتاویٰ مالگیری
۱۔ فقہ ائمہ میں کہلے کہ مسو میں دوسرے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب۔ اگر کسی ایسے شخص نے جو اسکے رقتا سے نہیں ہے اس کی طرف سے احرام باندھا اور طواف کیا اور دعا کی تو بعض فقہ نے کہا کہ اگر وہ علم کے نزدیک ترقی نہیں دے گا تو اسکا حاج کا نزدیک ترقی۔ مالگیری
۳۔ اگر کسی بیمار یا بیہوش کی نیکی طاقت نہیں تو کنکریاں اسکے ہاتھ پر کھینچی جائیں تو ایسا تو وہ خود پینے یا جھک کر کہہ دے پھینکے گا

۱۳۳۔ معذور کا وقوف عرفات

۱۔ شخص عرفات پر پہنچ گیا تو گداز کر کے وہ تلو تھا یا بیہوش تھا اور اس کی طرف سے اسکا ساتھی نے احرام باندھا اور لے لیکر کہی تو اس کا حج صحیح ہے۔ شرح دہلیہ (دیکھو فقرہ ۷۶۔ مسئلہ ۹۔)

۲۔ اگر حج کا حرام باندھنے کے بعد بیہوش ہو گیا اور ساتھی نے اس کی طرف سے حج کے ارکان ادا کئے مگر اس شخص کو وہ تو کرایا اور بعد میں اسکو بیہوش آیا تو حج اس کا صحیح ہے۔ از عالمگیری

تشریح: غرض معذور و موقوف میں بیٹھا یا بیٹھا کسی طرح بھی موجود ہو ناجائز ہے گویا یہ رکن معذور و خود ادا کرے اور باقی اسکا ساتھی ادا کرے

۱۳۲۔ معذور کا طواف

۱۔ اگر کسی بیہوش کو طواف کرایا اور طواف کے بعد اسکو افاقہ ہوا (یا دوران طواف میں اس کو افاقہ ہوا) اور باقی طواف اس نے پورا کیا تو اس کا طواف صحیح ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

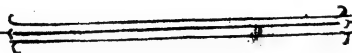
۲۔ اگر کسی معذور کو ساتھیوں نے طواف کرایا جبکہ وہ سوتا تھا تو اگر اسکی اجازت سے کرایا تو جائز ورنہ نہیں۔ عالمگیری۔
۱۔ ہاں اگر وہ اجازت دینا چکا تھا کہ مجھ کو طواف کرا دینا اور پھر سو گیا تھا تب جائز ہے۔ یا اگر اسکو اٹھا کر کھینچا یا سٹاف پر بٹھے گئے پھر وہ سو گیا۔ پھر اسکو طواف کرایا۔ تو جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

۳۔ اگر کسی کو اٹھا کر طواف کرایا تو اٹھانے والوں کا اور اس شخص کا سب کا طواف صحیح ہوگا۔ اور اگر طواف کرنا کسی اجرت مقرر ہوئی تھی تو وہ اجرت بھی لیں گے اور طواف بھی ان کا صحیح رہے گا۔ فتاویٰ عالمگیری
۱۔ اٹھانے والوں نے اپنے واسطے طواف کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو یا صرف اسی شخص کی طرف سے نیت کی ہو انکا طواف صحیح ہے۔ عالمگیری

۴۔ اگر کسی کو اٹھا کر طواف کرایا اور اٹھانے والوں کا طواف عمرہ کا ہوا اور اس شخص کا طواف حج کا ہو یا برعکس تو یہ طواف صحیح ہوں گے۔ شرح غلامی۔ (یعنی اگر معذور کا طواف حج کا ہو اور طواف کراؤ والوں کا عمرہ کا ہو تو معذور کا حج کا اور کراؤ والوں کا عمرہ کا ہو جائے گا)
۱۔ اگر اٹھانے والے الٹے احرام ہے تو اس شخص کا طواف جس بات کے واسطے ہے صحیح ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری

۵۔ اگر کسی نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میرے واسطے اجرت پر کچھ آدمی لاؤ جو مجھ کو طواف کرائیں اور پھر وہ سو گیا اگر ساتھی نے فوراً تعمیل کی تب طواف درست ورنہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری

تشریح: اگر وہ شخص یہ کہہ کر سو گیا اور تعمیل فوراً نہ کی گئی بلکہ ساتھی کسی کام میں لگ گیا اور وہ اجرت پر کئی آدمی لایا جنہوں نے سوتے کو طواف کرایا تو جس کے نزدیک اس صورت میں جائز نہیں۔ کیونکہ وہ شخص سو گیا اور اسکو کم کئے ہوئے دیر ہو گئی تھی۔ ہاں اگر فوراً تعمیل حکم کی جاتی تو طواف جائز تھا لیکن جن لوگوں نے طواف کرایا ان کی اجرت ضرور دینی ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری



۱۔ کیونکہ شمس میں اجازت پائی جاتی ہے ۲۔ صرف اسی صورت میں طواف بغیر نیت صحیح ہے کہ چونکہ طواف کرنا ایک اہلکار کی طرف سے ہے اور نہ خود ۳۔ ۴۔

فصل چہارم۔ بچوں کا حج (۴۳)

تاہم بڑے لڑکیوں اور خیر خواہیوں پر حج فرض نہیں ہے جیسا کہ ہم فقہاء میں بیان کر چکے ہیں۔ مگر اکثر لوگ جو مع اہل دیال حج کو جاتے ہیں وہ چھوٹے بچوں کو بھی حج کراتے ہیں۔ تو ہم ذیل میں یہ بتائیں گے کہ ایسے بچوں کو کس طریق پر حج کروایا جائے۔ * علماء کا اس امر میں اختلاف ہے کہ لڑکا یا لڑکی اگر حج کرے تو حج ہوگا یا نہیں۔ مگر فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ حج فضلی واجب ہوگا۔ دیکھو فقہاء - ۷ - شق ب -

۱۳۵۔ بچہ کو احرام باندھیں یا اسکی طرف سے کوئی بڑا باندھ

- ۱۔ چار لڑکے اپنے حج کو احرام باندھیں۔ یا اسکی طرف سے کوئی اہل باندھ لے دونوں طرح درست ہے۔ فتاویٰ عالمگیری
- ۱۔ اگر بچے کی طرف سے احرام باندھ تو چاہئے کہ بچے کو بے سلا لباس پہنائے اور آپ جو احرام باندھتے تو اپنے احرام کے ساتھ اس کے احرام کی بھی نیت کرے۔ اور دونوں کی تلبیہ کہے۔ عالمگیری
- ۲۔ اگر کوئی شخص مع اہل دیال حج کو جاتے تو چھوٹے بچے کی طرف سے شخص احرام باندھ جو اسے ششہ میں تلبیہ پڑھاتا
- ۱۔ اگر بچے کا باپ یا بھائی ساتھ ہوں تو باپ اس کی طرف سے احرام باندھے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۳۶۔ افعال حج بچہ کرے یا اسکی طرف سے کوئی اور

- ۱۔ اگر باپ اپنے بچے کو حج کرائے تو اگر بچہ خود ارکان ادا کر نیکی قابل ہو تو کمرہ باندھ یا اسکی طرف سے کرے۔ محیط
- ۱۔ حج کے افعال باپ اپنے بیٹے کی طرف سے کر سکتا ہے مثلاً جہڑوں پر کنکریاں ارنی وغیرہ۔ فتاویٰ عالمگیری
- تشریح۔ اگر اس نے اپنے واسطے حج کو احرام باندھا ہے اور بچے کی طرف سے بھی تو خود بھی افعال حج ادا کرے اور بچے کو گود میں لے کر اپنے پاس رکھے۔

۱۳۷۔ جلیات و کفارات کا کون ذمہ دار ہوگا

- ۱۔ اگر بچہ یا لڑکا بعض افعال حج کے ترک کرے تو اسکی اسکو کوئی جزا نہیں مبی ہوگی۔ محیط حسنی
- ۲۔ اگر باپ اپنے بچے کی طرف سے احرام باندھا اور اس سے کوئی ایسا نفل صادر ہوا جو احرام میں منع ہے تو کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔ دہدہ سکونہ اسکے ولی کو۔ فتاویٰ عالمگیری
- ۱۔ لازم ہو کہ بچہ کو منومات احرام میں جائے مگر بچہ بھی اگر اسے منومات میں تو کچھ کیا خطا اگرچہ حلیہ حالت احرام میں شکا کرے۔ تب بھی پھر جبر لازم نہ ہوگی۔ شرح طحاوی و فتاویٰ عالمگیری
- ۳۔ اگر بچہ کا حج فاسد ہو گیا تو اس پر قضا لازم نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری

فصل پنجم۔ حج یا قربانی کی تذرائشا (۱۳۸)

حج کا واجب ہونا دو طریق پر ہوتا ہے۔ یا تو انسان میں شرائط سرحہ ہونے پر خدا تعالیٰ کی طرف سے واجب ہوتا ہے یا انسان خود اپنے اوپر واجب کر لیتا ہے۔ مثلاً نذران کرنا اگر میرا نذران کام پہا سچائیگا تو میں ایک حج کروں گا۔ نذر یا بشرط یہ ہوتی ہے یا بلا شرط بصورت اول میں جب شرائط پوری ہوں تب نذر کا پورا کرنا واجب ہے اور صورت دوم میں یوں ہی نذر کا پورا کرنا واجب ہوگا مگر احسنیہ کے نزدیک نذر کا پورا کرنا ضروری ہے۔ جراحینہ سے اسکی تلافی نہیں ہو سکتی۔

۱۳۸۔ حج کی تذرائش کے مختلف طریق مع احکام شرعی

حکم شرعی	حج کی تذرائش کے مختلف طریقے
<p>حج یا عمرہ کرنا لازم ہے مانگیری</p> <p>{</p> <p>رج یا عمر میں کو جو نہ پیاگوری</p> <p>حج یا عمرہ کرنا لازم ہے</p>	<p>۱۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ کرم و تہ احرام ہے</p> <p>۲۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ کرم و تہ احرام حج ہے</p> <p>۳۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ کرم و تہ بیت المقدس کی سیما کہ تک پیدل چلنا واجب ہے</p> <p>اگر اس میں یہی معین کیا کہ حج یا عمرہ پیادہ چلکر کروں گا تو پیدل چلکر کرنا واجب ہے۔</p> <p>کہاں سے کہاں تک پیدل چلے۔ (۱) ہاں سے احرام باندھے وہاں سے پیدل چلے بوجوب ایک قول۔ گہری سے پیدل چلے بوجوب ایک قول۔ سطح اور قنادی قاصی غاں میں گھاسے کہ یہاں دوسرا قول صحیح ہے</p> <p>(۲) حج میں طواف زیارت کے بعد اور عمر میں طواف دہی کے بعد پیدل چلنا چھوڑ دے کیونکہ نذر پوری مبادت پیدل چلکر کرنے کی مافی ہے۔ تو پوری مبادت طواف زیارت کے بعد ختم ہوتی ہے۔</p> <p>(۳) اگر گھوڑے راستہ بارگاہت ساحہ سوار ی پر چلے تو ایک قربانی بڑا میں دینی ہوگی اور اگر کم راستہ سوار ی پر چلے تو ہی مناسب قربانی دے۔</p> <p>(۴) بعض فقہائے یہ بھی گھاسے کہ چاہے پیدل چلے چاہے سوار ہو کر لیکن تبین میں گھاسے کہ پیدل ہی چلنا صحیح ہے۔</p> <p>(۵) اگر ساف بہید ہوا پیدل چلنا شاق گزرنے سے سوار ی پر چلنا مضائقہ نہیں۔</p>

۴۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں زہرِ حرم تک یا مسجدِ حرام تک پیدل چلنا واجب ہے۔
امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسپر کچھ واجب نہ ہوگا۔

حج یا عمر کرنا لازم ہے عالمگیری
(نزد صاحبین)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ مفاد و مردہ تک پیدل چلنا واجب ہے۔

ایسی نذر صحیح نہیں عالمگیری

۶۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں سے زوہر بیت اللہ تک یا بیت اللہ کی طرف نکلنا یا بیت اللہ

کو سفر کرنا یا بیت اللہ میں آنا واجب ہے۔ - - -

تویندر صحیح نہیں (زردی علی، عالمگیری)

۷۔ التذوق الکی واسطے ایک ذمہ یہ بکری بیت اللہ یا کعبہ یا مکہ یا حرم یا مسجد الحرام یا امام ابوحنیفہ کے نزدیک اسپر کچھ واجب نہیں۔ صفا و مروت تک ہدی ہے۔

حج یا عمرہ کرنا لازم ہے
(نزد صاحبین)

۸۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ حج فرض دوبارہ واجب ہے۔ ۔ ۔ ۔

کچھ لازم نہیں ہوگا

۹۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میکروزمہ اس سال میں دو حج واجب ہیں۔۔۔

وہ حج کرنے و دو سال میں اجنبی عالمگیری

۱۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے نومہ اس سال میں دس حج واجب ہیں۔۔۔

واجب رسال میں صاحب ہونگے عالمگیری

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ اس سال میں سو حج واجب ہیں۔

سورج تئو سال میں چوبیس بار عالمگیری

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے ایک روزہ اس سال میں آداب حج واجب ہے۔

ایک حج کرنا لازم ہوگا عالمگیری

۱۴۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے یہ نرمہ ایسا حج ہے کہ جس میں نہ طواف زیارت کروں گا نہ وقوف عرفات

۱۱

۱۴۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے سب سے ذمہ ترین حج واجب میلہ اور سب سے ایکساں میلہ میں آدھ سو گنا تین حج واجب کا تو اگر وہ حج کا وقت آئے سے پہلے مر گیا تب تو تینوں حج جائز ہوئے۔ اور اگر حج کے وقت پر زندہ رہے تو بارہ تین سال تینوں حج کرے۔ - فتاویٰ عالمگیری -

تین ج اسپر لازم ہیں عالمگیری

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ حج ہے (یا حج واجب ہے) اگر میں اچھا ہو جاؤں

1

(یہ مرض لے لیا) اور وہ اچھا ہو گیا۔

تیس کر اسپر لازم ہوگا

۹۔ اگر اُس نے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا تب بھی حج واجب ہوا کیونکہ حج تو اللہ تعالیٰ ہی کے ایسے پہرے تاج

1

ب - اگرچه امروزه در ادبیات و تاریخ و فلسفه و ادب و جغرافیا - عالمگیری
تألیف کرده اند که منتهی به نظر طریقه و روش و اصول و شیوه

(قرآنی کی غذا) کنز دہل کو طریقہ پر پڑھنے

(قرآنی کائنات کثرت ذیل کے طریق پر جانتے ہیں)

- اللہ تعالیٰ کے واسطے میرے ذمہ ایک ہدی ہے -

تو ایک بکرہ زائر مافی ذالحدود | عابد شیریں

۱۔ اگر وہی ہو تو کیا ہے اس صورت میں وہی پہلی واجب ہوگی۔ - مادی عالمگیر کا
 جواب۔ اگر وہی خدا نانی ہے تو اس کی قیمت بھی غیرت کی جاسکتی ہے۔ - فانی عالمگیر کی۔

1000

۲۔ اگر کوئی شخص دُوقوف وفات کرے گا اس کے بعد کھانا ذیارت کیا تو وہ محصر نہیں ہے بلکہ وہ فائز الحج ہے اسکو چاہے کہ ایک طواف ادا کرے احرام بھولے ادا طواف زیارت کیلئے قربانی کرے۔ اور اس حج کو سال آئندہ میں کرے کفایہ
 ۳۔ اگر کسی شخص کوئی ارمان ہوگا کہ دُوقوف وفات اور طواف زیارت کرے گا تو وہ بھی محصر ہے کیونکہ وہ بھی حج کرے گا سے معذور ہے گویا یہ شخص اپنے گناہوں میں سے محصر ہو جائے۔ ہدایہ کفایہ۔

بعضوں کے نزدیک اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ اہل امام ابو یوسفؒ کی رائے میں اختلاف ہے۔ امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ محصر محرم کے اندر محصر رہی نہیں سکتا۔ اور ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ اگر دشمن مکہ میں غالب ہو اور فائدہ کچھ تک بھی نہ جائے تو اس معذور میں وہ شخص محصر ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اختلاف رائے صحیح نہیں ہے۔ صحیح دی ہے جو پہلے لکھا گیا۔ ہدایہ کفایہ
 ۴۔ اگر عورت نے احرام باندھا اور اس کے بعد اس کا خاوند یا محرم گر گیا تو وہ محصر ہے۔ عالمگیری (بکبر فقہ ۵۰)۔ حرمسنگد
 ۵۔ اگر عورت راستہ میں مر گیا اور کچھ نہ ہاں سے تین دن یا اس سے زیادہ کے فاصلہ پر ہے تو وہ محصر ہے۔

۵۔ اگر عورت نے نفلی حج کا احرام باندھا پھر فائدہ نہ ملنے کے لئے حج کرنے سے روک دیا (یا اجازت خاوند یا خاتما) تو وہ محصر ہے۔ عالمگیری
 ۶۔ اگر عورت نے نفلی حج کا احرام باندھا پھر خاوند یا محرم ساتھ جائیکو نہ مل سکے تو وہ محصر ہے۔ عالمگیری
 ۷۔ غلام یا لونڈی اگر احرام باندھیں تو تھا احرام کہلا سکتا ہے (ظاہر ہے کہ یہ احرام نفلی حج کا ہوگا)۔ عالمگیری
 ۸۔ اگر کسی نے میرکا احرام باندھا اور عذر کرنے سے ترک کر لیا تو وہ علمائے حنفیہ کے نزدیک محصر ہے کیونکہ امام مالکؒ دامام شافعیؒ کے نزدیک عذر میں احصا نہیں ہے۔ یعنی شریعت کفر و کفایہ

دلیل۔ (رح) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو دیگر اصحاب مقام مدینہ میں محصر ہوئے تھے حالانکہ مکہ کے سب مسیحین یہ تھے لہذا عذر میں احصا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جیسے حج کا احرام اتارنا محصر کو واسطے ضرور ہوتا ہے کہ وہ احرام کی تکلیف سے آزاد ہو جائے۔ پہلے عذر سے ترک چنا دالے کے واسطے عموماً کا احرام اتارنا بھی ضرور ہوتا ہے۔ لہذا عذر سے ترک جائیگا اور بھی محصر ہوا۔ امام مالکؒ دامام شافعیؒ کی یہ دلیل ہے کہ عذر ہر وقت کیا جاسکتا ہے اس کا کوئی خاص وقت معین نہیں ہے اور حج کا ایک خاص وقت معین ہے کہ احصاء کی صورت میں وہ وقت گزر جائے تو محصر نہیں ہو سکتا۔ اور عذر کے متعلق یہ بات نہیں ہے۔ عینی شرح کنز۔ کفایہ

۴۔ دشمن یا بیماری کی وجہ سے نزد امام اعظمؒ اور صرف دشمن کی وجہ سے نزد امام شافعیؒ محرم حج کرنے سے باز رہ سکتا ہے۔ ہدایہ
 دلیل۔ (امام شافعیؒ) یہی فائدہ کہ میں بھی احرام اتارنا صرف کسی شخص کے واسطے شرعاً درست ہے جو دشمن کی وجہ سے نہ ہو کیونکہ اسکو دشمن سے نجات نہیں مل سکتی جب تک کہ احرام نہ اتارے دوسرے کہ دشمن تو اس کے حج کرنے کے لئے ہے لہذا اگر بیماری سے رکاوٹ احرام اتارنا تو اس طرح بیماری سے نجات تو نہیں ملتی۔ تو معلوم ہوا کہ بیماری کی وجہ سے احصاء درست نہیں۔ امام اعظمؒ کی یہ دلیل ہے کہ احصاء کا لفظ جو کام مجید میں آیا ہے اس کا مطلق بیماری سے ترک جانے پر بھی اہل امت کے نزدیک درست ہے۔ بلکہ احصاء بیماری سے ترک جانے ہی کے واسطے اتارنا اور محصر دشمن سے ترک جانے کے واسطے۔ اگر علمائے شافعی کے قول کو تسلیم ہی کر لیا جائے تو اس کے یہہ معنی ہیں کہ اگر کوئی شخص احرام باندھ کر بیمار ہو جائے تو وہ دستک احرام ہی ہونیکے اور یہی وقت ہے لہذا اہل امت کے لئے کہ لازم ہوا کہ احرام اتار دے۔ ہدایہ

۵۔ شہر آمار میں امام طحاویؒ نے جو عقیدے روایت کی یہ وہ علماء حنفیہ کے واسطے دلیل ہے کہ عذر میں بھی احصاء ہوتا ہے اور علماء دشمن سے رکے جائیکے اور وجہ سے احصاء ہو سکتا ہے۔ چنانچہ صحیح آیا ہے۔ قال ابن عساکر جب لکھا وَهَكَوْهُمُ عَنْ مَسْجِدِهِمْ فَذَكَرُوا لَا اَبْنَ مَسْجِدِهِمْ فَقَالَ يَبْعَثُ الْمَلِكُ وَيُؤْاِئِلُ اَصْحَابَهُ صَوْلًا فَلَمَّا شَرَعَتْهُ خَلَّ يَؤِيْضُ يَؤِيْضُ عَنْ اَلَا تَحْمِلُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

بلکہ اگر عذر میں نہیں ہے ایک سے رکاوٹ احصاء ثابت نہیں ہوگا۔ شرح وقایہ

یَزِيدَن - قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ - ثُمَّ عَلَيْهِ عَزْرٌ كَبْدٌ ذَالِك - مطلب یہ ہے کہ علقہ کے کہا کہ ایک شخص کو سائب نے کا اوروہ عمرہ کا عزم تھا - تو بچے اسکا ذکر ابن مسعود سے کیا - وہ بولے کہ ہر شخص کو چاہئے کہ ایک ہدی بیچیدے اور بجائے مالوں سے اسکے ذبح کا وقت غور کر لے - اور جب ہدی ذبح ہو جائے تو یہ احرام کہولے اور ایک بدلہ ہر عمرہ کرے

۴۔ محرم اگر بیمار ہو جائے کہ چل نہ سکے یا چنانچہ نقصان میں آئے یا دشمن کا خوف ہو یا دشمن مسلمان ہو یا کافر یا درندہ (یا عورت کے خاوند یا محرم راستہ میں فوت ہو جائے یا راستہ میں خرچ جاتا رہے - یا گریہ کا جانور ہلاک ہو جائے اور پیدل نہ چل سکے) تو وہ شخص محصر ہے - یعنی شرع کسرتز - عالمگیری

۱۵۱۔ محصر احرام کس طرح کھولے

۱۔ احرام سے اس طرح باہر ہو کہ ایک ہدی کا جانور مثلاً بکری کسی شخص کے ہاتھ بھیج دے کہ حرم میں ذبح کرے یا قیمت بھیج دے کہ وہاں ہدی خرید کر ذبح کیجائے - ذبح کا وقت اور دن مقرر کرے کہ اس کے بعد گھر ٹھہری احرام اتار دے - حلق یا تقصر کی ضرورت نہیں (شذابہ منعم) - لیکن امام شافعی کے نزدیک ایک قربانی اس مقام پر حیاں احصار واقع ہوا ہے ذبح کر دینی کافی ہے پھر احرام کہولے - ہدایہ - کفایہ

دلیل - جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حدیبی میں محصر ہو گئے تھے تو آپ نے حلق کیا تھا اور اصحاب کو بھی کرا یا تھا - (دیکھو صفحہ ۹۰) مفسرین کی یہ دلیل ہے کہ حلق یا تقصر صرف اسی وقت عبادت گاہی ہے جبکہ خال رج کی ترتیب میں جو - اور بغیر رج ادا کئے ان کو عبادت نہیں شمار کر سکتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب نے جو حلق کیا تھا وہ اس وجہ سے کیا تھا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ بس اب سبکے واپس جائیں کا عزم بالجزم ہو گیا ہے - ہدایہ - کفایہ

۲۔ اگر کسی نے بھی شرط کر لی کہ قربانی ذبح کرنے کے واسطے نہیں بھیجے گا تب بھی قربانی صحیحی ہوگی - فتاویٰ عالمگیری
۳۔ قربانی ذبح ہونے سے پہلے اگر کوئی ایسا فعل کیا جو احرام کی حالت میں منع ہے تو جہاں لازم ہوگی - فتاویٰ عالمگیری
۴۔ اگر قربانی ذبح کرنے کے دوسرے دن اس گمان پر احرام سے باہر ہو گیا کہ قربانی ذبح ہو چکی ہوگی مگر معلوم ہوا کہ قربانی اس روز ذبح نہیں ہوئی تھی تو سمجھا جائیگا کہ وہ حالت احرام ہی میں تھا اور وقت سے پہلے احرام سے باہر ہونے کی وجہ سے اس پر قربانی واجب نہ تھی اور اگر اپنے وعدہ کے روز قربانی ذبح ہو گئی تو اس نے احرام ہی میں ذبح ہونے سے پہلے کھول دیا تو بطور استحسان کے جائز ہے عالمگیری
۵۔ اگرچہ سرسندہ ان شرطیں ہیں ہے تاہم سرسندہ دالے تو بہتر ہے - فتاویٰ عالمگیری

۶۔ امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک واجب نہیں ہے کہ سرسندہ دے یا بال کتروائے لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک مندرجہ ہے کہ سرسندہ دہنا سکھان نہیں دیتا - ہاں بدھنا سک دہا نہیں کر سکتا لیکن اگر سرسندہ دیا اور نہ بال کتروائے تب کچھ مجہر جراتی نہ ہوگی - کفایہ - یعنی شرع کسرتز

۲۔ مفرد کو ایک اور قارن کو دو ہدی پہنچی جائے - ہدایہ

۱۔ اگر مفرد دو ہی جیسے تو پہلی ہدی کی قربانی پر احرام سے باہر ہو سکتا ہے - دوسری ہدی نفلی ہے - فتاویٰ عالمگیری
۲۔ قارن دو قربانیوں کے ذبح ہونے کے بعد احرام سے باہر ہوگا اور اگر قارن صرف ایک ہدی بھیج کر احرام سے باہر نہ جائے اور عمرہ کے واسطے ہدی نہ بھیجے تو دونوں احراموں میں سے کسی سے باہر نہیں ہو سکتا کیونکہ شرعاً ایک ہی دفعہ دونوں احراموں سے

بابر ہونا چاہئے۔ ہدایہ۔ یعنی شرح کنز۔

۳۔ ذیل کی صورتوں میں ایک یا دو قربانی بھیجنے میں اختلاف ہے۔ فتاویٰ مالگیری

۱۔ اگر احرام میں نہ حج کی نیت کی گئی نہ عمرہ کی تو ایک ہی قربانی بھیجئے۔ مالگیری

۲۔ اگر احرام میں نہ حج کی نیت کی گئی نہ عمرہ کی تو ایک ہی قربانی بھیجئے۔ مالگیری

۳۔ اگر دو حج یا دو عمرہ کا احرام ہے تو صاحبین کے نزدیک ایک قربانی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دو قربانیاں بھیجئے۔ فتاویٰ مالگیری

۱۵۲۔ ہدیٰ بھیجنے کے بعد اگر حصار رہو یا حصار لے حصار واقع ہو تو کیا کر

۱۔ محاصرہ گریہنی بھیج چکے اس کے بعد احصار زائل ہو جائے تو اس کی حسبِ قیل صورتیں ہیں (درد امام اعظم)۔ ہدایہ یعنی شرح کنز۔

(۱) ایسے وقت احصار زائل ہو کہ اگر حج کو جائے تو نہ ہدیٰ مل سکے گی (اور نہ حج)۔ تو اس کو حج کو مانا ضروری نہیں ہے کیونکہ اصلی مقصد یہ ہے حج تو لی ہی نہیں سکتا۔ چاہے کہ سب کر کے اور احرام اتارے۔ اگر حج کو چلا جائے اور عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو جائے تو جائز ہے۔ کیونکہ جس کا حج فوت ہو جائے تو وہ عمرہ ہی کر کے احرام ڈالنا ہے مگر اس نے ایسا کیا تو سال ایضہ عمرہ کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا صرف حج کرنا چاہیگا۔ یعنی شرح کنز۔ کفایہ۔ ہدایہ

(۲) ایسے وقت احصار زائل ہو کہ اگر حج کو جائے تو ہدیٰ اور حج دونوں مل جائیں گے۔ تو اس کو حج کو مانا ضروری ہے کیونکہ جو مانع تھا وہ تو جائز ہوا اس سے پیشتر کہ اس کا بدلہ دیا جائے یہ ہدیٰ اب اس کی ملکیت ہے جو چاہے اسکو کرے کیونکہ جس بات کے واسطے بھی مٹنی وہ بات تو جائز رہی۔ یعنی شرح کنز۔ کفایہ

(۳) اگر ایسے وقت میں احصار زائل ہو کہ اگر حج کو جائے تو ہدیٰ تو مل سکتی ہے مگر حج نہیں مل سکتا تو لاچار احرام کو لے کیونکہ جو چیز اصل ہے (یعنی حج) وہ تو اٹھ لگ ہی نہیں سکتی۔ ہدایہ

(۴) اگر ایسے وقت میں احصار زائل ہو کہ اگر حج کو جائے تو حج تو مل سکتا ہے مگر ہدیٰ نہیں مل سکتی تو تمنا ناظر لکھو نہ بیچو۔ لیکن امام زفر کہتے ہیں کہ اس صورت میں اس کو احرام کھوننا جائز نہیں۔ اور قیاس بھی یہی چاہئے ہے کیونکہ اصل چیز حج ہے وہ اسکو مل سکتا ہے۔ تو کیوں نہ جائے۔ ہدایہ

لنتی میجر۔ حج سے احصار واقع ہونے کی صورت میں یہ چوتھی صورت صاحبین کے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ احصار کی قربانی ان کے نزدیک یوم نہیں کیجاتی ہے اور حج کا وقت اس سے پہلے ہو جاتا ہے۔ یعنی وقفہ عرفات۔ تو ممکن نہیں کہ حج تو مکمل ہو جائے اور ہدیٰ نہ ملے۔ اس عمرہ کی احصار کی قربانی بالاتفاق ضروری نہیں کہ یوم عمرہ کو ذبح کیجائے۔ بلکہ استہاناً احرام کھوننا واسطے درست ہو کہ اگر وہ شخص حج کرے چلا جائے تو قربانی کا چاروں یوں ہی ضائع ہو جائیگا اور جو شخص کا مطلب تھا کہ ہدیٰ ہی حج کو احرام کو ملو دوں وہ بھی مال ہو گا۔ مال کا ضائع کرنا بھی نفع نیا جان کے ضائع کرنے کے برابر ہے جس طرح جان کا ضائع ہو ناغذر ہو کر آتا ہے اسی طرح مال کا ضائع کرنا بھی عذر ہے۔ ہاں حج کو چلنے کے واسطے یہ دلیل توی ہے کہ وہ کہہ گا پورا کرنا کہ جس کا احرام باندھ چکا ہے زیادہ ضروری ہے۔ انکفایہ

امام زفر یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ جب اصل مل گئی تو اس کے قائم مقام سے کیا غرض۔ یہی مہذب کی طرف ردائے ہو جائے۔ اور ہدیٰ کا کچھ خیال نہ کرے۔

۲۔ محاصرہ اگر ہدیٰ بھیجنے کے بعد ایک احصار دو ہو اور دوسرا واقع ہو تو اگر اتنا وقت ہے کہ اگر یہ حصار نہ ہوتا تو وہ ہدیٰ تک پہنچ سکتا تو دوسرا احصار کی ہدیٰ کی نیت یہاں ہی کہے تو ہدیٰ کیٹ ی کافی ہوگی ورنہ دوسری ہدیٰ بھی ہوگی۔ مالگیری

تشریح۔ مگر یاد رہے کہ اگر دوسرے احصا کی ہدی کی نیت اس ہدی کے بیچ پہلے کے وقت سے پہلے کر لی تھی تو نیت درست ہے ورنہ یقین۔ مالکی

۱۵۳ احصا کی ہدی کب کہاں منج گئی

۱۔ حج یا عمرہ کے احصا کی ہدی حرم میں بھی جائے اور وہاں ذبح ہو کیونکہ خاص دنوں میں خاص موقع پر اس ہدی

ملک ہو نفقہ۔ ۱۴۲

کا ذبح ہونا عبادت ہے۔ ہدیہ

۲۔ یہ ہدی صاحبین کے نزدیک عید ہی کے روز ذبح ہونی چاہیے اگر حج کے متعلق ہے اور اگر عمرہ کے متعلق ہے تو بالاتفاق جب چاہے کرے لیکن امام عظیم کے نزدیک حج کے متعلق ہدی بھی عید سے پہلے ذبح کی جا سکتی ہے۔ ہادیہ منج گئی کفر

دلیل۔ جبکہ یہ بات ہے کہ ایک خاص وقت اور خاص جگہ ہدی کا ذبح کرنا عبادت شمار کیا جاتا ہے تو اگر اس کے خلاف کیا گیا تو نیت کہاں رہی۔ اور جب عبادت نہ رہی تو حلال ہونا اس کی وجہ سے کس طرح درست ہوگا۔ اس امر پر خدا تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے: وَلَا تَعْلَمُوا أَوَّلَ مَا تَكُونُ لَكُمْ حَتَّى يَخْلُجَ إِلَيْكُمْ الْمَلَكُ۔ اور ہدی کے متعلق کہا جا چکا کہ وہ جاوڑت۔ جو بظہر عبادت حرم میں ذبح کرنے کے واسطے بھیجا جائے۔ ہادیہ۔

دلیل ۲۔ استثنائی۔ احصا کی ہدی کے واسطے استثنائی صورت ہے اور اس کا حرم میں ذبح کیا جانا ضرر نہیں کیونکہ شرع نے اس ہدی کے واسطے خاص طور پر اجازت دی ہے تاکہ وقت رنغ ہو اور اگر حرم میں ذبح کیا جانا مخصوص کوئی تو پھر وقت آن جاتی ہے۔ علماء حنفیہ کا یہ جواب ہے کہ وقت ہی رنغ کرنے کو تو ایسا کیا جاتا ہے اور یہ کیا کچھ کم وقت رنغ ہو جاتی ہے کہ احرام ٹھہر گئے تو ایسا اور یہ بھیجی۔ اس قدر دن وقت کافی ہے۔ ہادیہ

دلیل ۳۔ احصا حج کی ہدی ایسی ہے جیسے قرآن و تہن کی اور ان دنوں کی ہدی روز عید سے پہلے ذبح کرنی جائز نہیں اور نیز اس ہدی کا ذبح کرنا ایسا ہے جیسے قرآن یا تھکر کا لکھا ہے اور احرام اتارنا ایسا ہے اور ملحق تو عید سے پہلے جائز ہی نہیں لہذا احصا کی ہدی بھی قربانی کرنی عید سے پہلے درست نہیں۔ ہادیہ۔ دیکھو نفقہ۔ ۱۴۲۔

دلیل ۴۔ امام عظیم کہتے ہیں کہ یہ ہدی نوش کفارہ کی ہدی کے ہے یہاں تک کہ اس کا گوشت کھانا بھی مضر کو روا نہیں دیکھو نفقہ ۱۴۲ لہذا مکان کی قید اس پر لازم آتی ہے اور زمان کی نہیں۔ جیسے کفارہ کے ہدی کا قاعدہ ہے بخلاف تہن و قرآن کی ہدی کے کہ وہ کفارہ کی ہدی نہیں ہے اور نیز مملکت ملحق کے کیونکہ ملحق سے ایک خاص وقت میں احرام سے باہر ہو سکتا ہے اور وہ وقت و توف عرفات کے بعد ہی جی جگہ حج کا جڑ سے بٹا کر نہ ہوا جو جائے اور احصا کی ہدی کی صورت میں گویا بڑا رکن ادا ہی نہیں کیا جاتا تو ایسا سے بہت پہلے احرام سے باہر نہ جاتا ہے لہذا اس کی اس کے ساتھ کیا تشبیہ۔ ہذا

۱۵۴ محرم سال آئندہ میں بدلہ کیونکر لے

۱۔ اگر حج کا احرام اتارے تو اس کے بدلہ ایک حج اور ایک عمرہ کرنا چاہیے۔ ہادیہ۔ شرح دقائ

۱۔ ابن عباس و ابن عمر سے اس طرح روایت کیا گیا ہے کہ ایک حج اور ایک عمرہ کرنا چاہیے۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ حج کر کے شکر کیا تو اس کے بدلہ ایک عمرہ کرنا ضرور ہوا۔ اس قدر اسوجہ سے واجب ہوا کہ جب حج کر کے شکر کیا تو مانند غنائت الحج کے ہوا اس لئے جب حج فوت ہو گیا (جبکہ احرام اتارنے کے واسطے عمو کے افعال کئے نہ ہوئے تھے) اب چونکہ اس سال محرم ہے (یعنی غارہ تک جا ہی نہیں سکا کہ عمرہ کرے) اور احرام کہوئے تو چھکے ذرا سال آئندہ میں ایک حج اور ایک عمرہ واجب ہوگا۔ کفارہ

ب۔ ادا شافعی کے نزدیک اگر حج احرام اتارا ہے تو اس کے بدلہ صرف ایک حج ہی کرنا ہوگا۔ کیونکہ صرف حج سے عمرہ ہرے اور قربانی بیکلا احرام کھول دیا ہے تو اس کے بدلہ اس کے بدلہ صرف حج ہی ہے اور عمرہ نہیں ہے۔ کفایہ - عینی شرح - حج - اگر احرام اتارنے کے بعد احصار زائل ہو گیا اور حج کا وقت باقی تھا کہ حج کیا تو اب وہ جزا کا حج و عمرہ اسکے ذمہ نہیں رہیگا اس حج میں قضائے نیت نہیں کی جائے گی۔ غایت السردی (شرح ہدایہ) - دیکھو فقہ - ۱۵۲

۲۔ اگر عمرہ کا احرام اتارا ہے تو اس کے بدلہ صرف ایک عمرہ ادا کرنا چاہئے۔ ہدایہ - شرح وقایہ

۳۔ اگر قربان کا احرام اتارا ہے تو اس کے بدلہ ایک حج اور دو عمرہ ادا کرنے چاہئیں۔ ہدایہ - شرح وقایہ

دلیل۔ بدلہ میں ایک حج اور دو عمرہ ادا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک حج اور ایک عمرہ تو اصل حج اور عمرہ کے بدلہ دینا ہوگا۔ اور دوسرا عمرہ اسو اسطے کہ اس سے حج اور عمرہ فوت ہوا اسکی جزا میں دینا پڑا۔ کیونکہ جب احرام باندھ چکا تو وہ اس جزا میں ادا کرنی ضرور ہوئیں گے۔ ہدایہ

دلیل۔ ہمارے خیال میں سید ہی دلیل یہ ہے کہ جب قربان فوت ہوا تو عمرہ کے بدلہ تو ایک عمرہ کرنا ہوگا۔ اور حج کے بدلہ ایک حج اور ایک عمرہ۔ یعنی ایسے شخص کو دعوہ اور ایک حج بدلہ میں دینا ہوگا۔ مصنف

۱۔ اگر قربان کمزور داخل ہوا اور اس نے طواف کیا اور وقوف عرفات سے پہلے عمرہ ہو گیا تو وہ حج کے بدلہ سال آئندہ میل یک حج اور ایک عمرہ کرے اور عمرہ کے بدلہ عمرہ کے ذمہ نہیں رہیگا۔ (کیونکہ طواف کرنے سے عمرہ کا بار کسب ہو جاتا تھا)۔ کفایہ ب۔ اگر قربان کا احصار زائل ہو جائے اور پھر قربان کرے تو جزا کا عمرہ اسکے ذمہ نہیں رہیگا۔

۴۔ اگر ایسا احرام اتارا ہے جس میں نہ حج کی نیت تھی نہ عمرہ کی تو اس کے بدلہ استحساناً ایک ہی عمرہ کرنا ہوگا۔ مالکیہ (دیکھو فقہ ۳۵)

۵۔ اگر ایسا احرام اتارا ہے جس میں کوئی نیت نہ تھی نہ عمرہ کا ہے لیکن بھول گیا تو بدلہ اسکا ایک حج اور ایک عمرہ کرنا چاہئے۔ فتاویٰ عالمگیری - دیکھو فقہ - ۳۵

۱۵۵۔ حج فوت ہو جانا

۱۔ حج ناس حالت میں فوت ہو جاتا ہے جبکہ محرم عید کی صبح تک وقوف عرفات نہ کر سکے۔ ہدایہ - کفایہ

۲۔ جب حج فوت ہو جائے تو لازم ہے کہ طواف غافلہ کعبہ و سعی صفا و مردہ کی کر کے احرام اتارے (یعنی عمرہ کر کے)

احرام اتارے) اور یہ حج سال آئندہ میں کرے اور قربانی واجب نہیں۔ ہدایہ - کفایہ
دلیل۔ ۱۔ بروایت ابن عمر وابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ فَاتَهُ عَرَفَةُ فَلْيَلِكْ فَقَدْ كَانَتْ لَيْلِي فَلْيَحْلِلْ بِحُرْمَةٍ - وَمَنْ لَمْ يَحْلِلْ بِحُرْمَةٍ فَلْيَحْلِلْ بِحُرْمَةٍ - رواه الدارقطني

دلیل ۲۔ جبکہ حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا تو اس سے خارج ہونا بغیر حج یا عمرہ کے درست نہیں۔ چنانچہ جس صورت میں کوئی احرام باندھے اور حج یا عمرہ کی نیت نہ کرے اور نہ دل میں ہی ایسی نیت کرے۔ تو وہ بھی احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ حج یا عمرہ نہ کرے۔ اور جب ان دونوں میں سے کسی کو میں نہیں کیا ہے تو عمرہ کرنا ہی پڑیگا (دیکھو فقہ ۳۵) اور اس غلطی کی وجہ قربانی

اسے جس سے رات تک بھی وقوف عرفات ہو سکا تو اسکا حج فوت ہوا۔ اسکو چاہئے کہ عمرہ کر کے احرام کھولے اور اس کے بدلہ ایک حج باقی رہیگا۔

لازم نہیں ہوگی کیونکہ حج کے وقت ہونے کی صورت میں بھی یہ ضروری ہوتی ہے جو حج کے قربانی کے ہوتے ہے یہی صورت مہر کی بھی
کہ اس کو بھی عمرہ ہی جو اڑنی ہوگی قربانی نہیں ہوگی۔ ہدایہ۔ کفایہ

۱۔ حج فوت ہو جانے سے قربانی لازم نہیں آئے گی صرف اس حج کی قضاء ہی ہوگی۔ نزد امام عظیم۔ لیکن من بن زیاد نے کہا ہے کہ
اس شخص پر قربانی بھی پڑا ہوا آیت میں اس حج کی قضا بھی کرے عمر بن خطاب سے بھی ایسی ہی روایت ہے اور امام شافعی کے نزدیک
بھی قربانی لازم ہے۔ مینی شرح کنز

ب وقوف وفوات کا وقت روز عید کے صبح تک رہتا ہے۔ ہدایہ۔ کفایہ۔ دیکھو فقرہ ۷۴

ج۔ جس شخص کا حج فوت ہو جائے طواف الصدر واجب نہیں۔ فتاویٰ قاضی خاں

د۔ چاہے حج نفل ہو یا فرض ہو یا نذرانہ خواہ وہ حج اب فاسد ہو یا ہو یا شرعی ہی سے فاسد ہو۔ سب کے فوت ہو جانے کے متعلق
ایک ہی حکم ہے۔ عالمگیری

۳۔ عمرہ فوت نہیں ہوا کرنا کیونکہ وہ تو سال میں کسی وقت بھی ادا کیا جاسکتا ہے سوائے یوم عرفہ یوم عید النضی
دایام تشریق کے۔ ہدایہ

آ۔ ایام مذکورہ میں عمرہ کر دہ ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے مکر وہ جانا ہے اور اس وجہ سے بھی مذکور ہے کہ یہ دن توج کے دن ہیں اور
حج ہی کے واسطے مقرر ہیں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ لا تشرقی فی حجة الیام۔ دامعز قبلہا اولئک حاکم۔ اور نہ بظاہر ہوگا۔ ہدایہ
ب۔ امام ابو یوسف کے نزدیک عذ کے روز زوال سے پہلے پہلے اگر عمرہ کر لیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ کیونکہ زوال کے بعد سے رکن
حج کا وقت شروع ہوتا ہے۔ ہدایہ۔ کفایہ

ج۔ اگر امام منوعہ میں کسی نے عمرہ کر لیا ہے تو اس کا عمرہ صحیح ہو جائیگا اور شخص ان ایام میں عمرہ کا عمرہ ہو سکتا ہے۔ کراہت صرف
اس واسطے ہے کہ یہ ایام خاص حج کے واسطے ہیں اور لیا کرے ہیں وہ شخص خاص حج کے واسطے تیار ہی نہیں کر سکتا۔ دیکھو

۴۔ قرآن فوت ہو جانے کی صورت میں اول عمرہ کا طواف وسی کرے پھر حج کے فوت ہو جانے کی عوض میں
طواف وسی کرے اور صمنڈ وائے یا بال کتر وائے۔ عالمگیری

۱۔ قرآن کی قربانی اس کے قیسے سا قسط ہو جائے گی۔ عالمگیری

ب۔ جب وہ طواف شروع کرے جس سے احرام سے باہر ہوگا تو بیک موقوف کرے۔ ہدایہ

ج۔ اگر تمتع سابق الہدی تھا (یعنی قربانی ساتھ لایا تھا) تو اس قربانی کو جو چاہے کرے۔ عالمگیری

۵۔ جس احرام سے حج کا فوت کرنے والا طواف کرتا ہے کہ احرام اتارے وہ احرام حج کا سمجھا جائیگا یا عمرہ کا

امام محمد و امام عظیم کے نزدیک وہ حج ہی کا احرام ہے۔ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک حج فوت ہو جانے

سے وہ احرام عمرہ کا شمار ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری

اس اختلاف رائے کا نتیجہ یہ تھا ہے کہ اگر اس شخص نے دو سے حج کا احرام باندھا تو امام ابو یوسف کے نزدیک واجب ہے کہ اس کو

دیکھو فقرہ ۱۹۱

احرام کو ٹوٹے لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک احرام باقی رکھے۔ فتاویٰ عالمگیری

فصل ہفتم - ہدی یعنی قربانی کا جانور

ہدی اس حلال جانور کو کہتے ہیں جسکو حرم میں بطور ہدیہ عرض ذبح بجا لیں۔ اونٹ کی ہدی کو بوند کہتے ہیں ہلکی ہدی جنگ صراحتاً ہدی نہ مقرر کیا ہے۔ ہدی نہیں کہلائی۔ چنانچہ یا تو نیت کر لیا جاتی ہے کہ یہ جانور ہدی مقرر کروایا گیا یا لکڑی کی طرف یا تک کر اس خیال سے بجا لیا جاتا ہے۔ ہدی ایک ہدیہ ہے جو بارگاہ عزوجل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسی واسطے اس کا ادب لازم ہوتا ہے۔ اسپر ہدی کی بکائی ہے۔ اس کا دودھ یا کوئی اور چچا کم میں لائی جاتی ہے یہاں تک کہ تروانی کے بعد اس کی کیل اور جھول بھی خیرانے کر دی جاتی رہتی ہے۔ ہدی کو حرم تک پہنچے سے لکھتے ہوئے بچائے ہیں اور اس نعل کو سون ہدی کہتے ہیں اور اگر آگے سے کھینچے ہوئے چلیں تو خود ہدی کہلاتا ہے۔ بعض لوگ اس امر کے اظہار کے واسطے کہ یہ جانور ہدی ہے اس کے گلے میں پٹ ڈال دیتے ہیں۔ اور بعض نال شکار دیکھ ہی اور بعضے درخت کی تنہی یا ہوق اس کے گلے میں لگا دیتے ہیں تاکہ بعض جو جھول اڑھاتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اور بعض اشعار کرتے ہیں یعنی اونٹ کے بائیں طرف کے کوبان میں برچی مار کر شگاف کر دیتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا ہے۔ چنانچہ احادیث سے ثابت ہے۔ لوگ یہ کہیں گے کہ امام غزالی واسطے اس نعل کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کو وہ بتائے ہیں حالانکہ آپ کا یہ مقولہ تھا۔ مَا صَحَّ عَنْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَدَّكَ هَكَذَا (جو امر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہے وہ ہمارا مذہب ہے) بات یہ ہے کہ معلوماً اشکار کیا جانا تھا جو کچھ ذکر کرنے سے بطور آئینہ میں کیا ہے۔ اس کے بعد کچھ تو اس لحاظ سے کر لوگ اس میں سائلہ کرنے کے معنی ایسا شگاف ڈالنے کے کہ جانور کو تحفیت پہنچائی اور وہ زخم سے شاد ہوئے لگا۔ اور کچھ اس لحاظ سے کہ سنون طریق پر وہ شگاف کر دی نہ سکے تھے۔ بمقابلہ تعلیم کے کہ وہ بھی گیا۔ اگر کوئی شخصی الذہب ان ہی پابندیوں کے ساتھ ساتھ اصل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی اشعار کرے تو ہمارے خیال میں کچھ حرج نہیں۔ اگر ہدی رستہ میں جائے ہوئے حرام لے تو اس کی بدلہ اگر وہ اب ہدی سے یعنی تبتہ یا قرآن کی ہے تو اور ہدی بڑی ہو۔ تمام دیا کوئی کو واسطے مرم مقرر ہے نہ ہو کہ وہ دھنی کھانا مقرر و خراج مقرر کچھ مقرر ہو۔

۱۵۶۔ ہدی اور بوند اور دم کے معنی و مطلب

۱۔ ہدی۔ وہ حلال جانور ہے جس کو بطور ہدیہ حرم کو بچاتے ہیں۔ مانگی۔ یا وہ جانور جو حرم میں ذبح کی غرض سے بطور عبادت بجا یا جائے۔ ہادی (ہدی) کے زبے اور زیر سے دونوں طرح درست ہے۔ اس کے معنی چوباہ جانور کے ہیں جو کہ قربانی کی غرض سے بجا یا جائے۔ (مستحب)

- ۱۔ ہدی وہ جانور ہے جسکو بطور ہدیہ حرم میں بچاتے ہیں۔ چاہے وہ بعیر ہو یا لکڑی یا گائے یا اونٹ۔ م جب۔ جانور جب ہدی کہلائے گا جب بطور ولانت یا صراحتاً مقرر کیا جائے۔ بحوالہ اقول۔ لفتی بجم۔ ولانت یا تو نیت کر لینے سے ہوتی ہے نہ نیت سے اس جانور کو ہدی مقرر کیا۔ یا لکڑی کی طرف جانور کو ہدایت کرنا۔ فادنی علیہ السلام۔ دیکھو فقہ۔ ۳۳ مسکن۔ ۳۳
- ۲۔ بدنہ۔ امام غزالی اونٹ یا گائے کو کہتے ہیں لیکن امام شافعی کے نزدیک صرف اونٹ ہی کو کہتے ہیں۔ ہادیہ۔ دلیل۔ امام شافعی یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ زبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جو کچھ زبنا دل وقت ہمیں آئے تو وہ ایسا ہے کہ اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو اسکے بعد آئے تو وہ ایسا ہے کہ اس نے گائے کی قربانی کی تو اس حدیث سے پتہ لگا کہ بدنہ اونٹ ہی کے واسطے بولا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے مقابل میں گائے کا نفع یا لیکن ملا جنف کی یہ دلیل ہے کہ بدنہ لغت میں اونٹ اور گائے دونوں کو کہتے ہیں

لہذا ایک گائے بھی سات آدمیوں کو کھلے ہو سکتی ہے۔ ہاں حدیث مذکورہ میں بڑے کھیتی خالص اور پٹ ہی کے ہیں جیسا کہ قریش سے معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ یہ جانور یا تو سرخٹا ہی مقوقہ کے ہالے ہیں یا دلاٹ اور دلاٹ اس طرح حق ہے کہ نیت کرے کہ یہ جانور میں نے ہدیٰ متروک کیا۔ یا اگر کسی طرف

بانک کر جائے کہ ہالے نیت نہ کی ہو۔ فتاویٰ عالمگیری۔ دیکھو فقرہ ۳۳۳ مسئلہ ۳ (۲۵)

۳۔ ۴۔ اس جانور کو کہتے ہیں جو جنابت کی چیز میں دیا جائے۔

۱۵۷۔ ہدیٰ کو کونے جانور میں اور ان میں کنی منسلک اور ایک جانور میں آبی شریک ہو سکتے ہیں

۱۔ ہدیٰ تین ہیں۔ ۱۔ اونٹ۔ ۲۔ گائے و بیل۔ ۳۔ بھیر و بکری۔ ہدایہ۔ شرح فتاویٰ

۲۔ سب سے افضل اونٹ ہے پھر گائے و بیل اور پھر بھیر و بکری۔ نفع العتدیر

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ادا نہ کرنا تو یعنی سب کے درجہ کی ہدیٰ بکری ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ اس سے

افضل درجہ کی ہدیٰ بھی ہے اور وہ گائے اور اونٹ ہے۔ کیونکہ ہدیٰ اس جانور کو کہتے ہیں جو حرم میں ذبح کے واسطے بطریق عبادت عیسا یا

ہالے۔ اور یہ بات ان تینوں مذکورہ جانوروں میں پائی جاتی ہے۔ ہدایہ۔

جب روایت کی شافعی نے عطاء سے کہا انہوں نے کہا دینی صبیح کی قربانی حج میں بکری ہے اور ایسا ہی ابن عباس کی روایت میں

ہے۔ جو صحیح بخاری میں ہے۔

حج۔ جس جنابت کی چیز میں قربانی لازم ہوتی ہے وہاں بکری کی قربانی دینی جائز ہے۔ مگر وہ صورتوں میں جبکہ طواف زیارت حالت جنابت

میں کرے یا توف نہ مانگے بعد جامع کرے۔ ہدایہ۔ دیکھو فقرہ ۱۶۸۔ قاعدہ ۲۔ فقرہ ۱۸۲۔ ۱۸۶۔

۳۔ بھیر و بکری میں شرکت نہیں ہوتی اور گائے و بیل و اونٹ میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ ہدایہ

۴۔ ہدیٰ کے واسطے ہدیٰ جانور منتخب کئے جاسکتے ہیں (یعنی ان مذکورہ اقسام کے جانوروں میں سے) جن کی انہی درجہ سے۔ ہدایہ

دلیل۔ وہ یہ ہے کہ ہدیٰ کا ذبح کرنا ایک عبادت ہے جس کا تعلق انہی کی طرح جانور کا خون کرے سے ہے۔ لہذا ہی صفات ہدیٰ میں

بھی ہونی چاہئے جو انہی میں ہوں۔ ہدایہ۔ ۱۔ جانور نہ ہونا چاہئے۔ اور کلاڑیاں نہ ہونا۔ کان کٹا ہوا۔ سینک ٹوتا۔ دم کٹا نہ ہو۔

۱۵۸۔ ہدیٰ پر نہ سواری کرنی چاہئے نہ اسکی کوئی چیز کام میں لینی چاہئے

۱۔ ہدیٰ پر سواری نہ کرنی چاہئے۔ الا ضرورت کے وقت۔ شرح فتاویٰ

۱۔ اگر اونٹ ہدیٰ ہو تو اس پر ضرورت پڑے پر سواری ہو سکتا ہے ہاں ہے۔ لیکن یہ ضرورت سواری نہ ہونا چاہئے۔ ہدایہ

ب۔ اگر اس پر سواری کی اور اس کی جگہ سے نچھٹا ہوا تو اس نقصان کی مقدار کے موافق صدقہ دینا چاہئے اور یہ صدقہ فقرا کو

دیا جائے نہ امراء کو۔ فتاویٰ عالمگیری

ج۔ اگر وہ پرہ سے روا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ ہانکے لے جاتا تھا تو آپ نے فرمایا کہ سواری ہو یا سپر تو

اس نے کہا کہ یہ بے سواری ہے کہ سواری ہو جائے تو دیکھا میں نے کہ وہ اس پر سواری تھا۔ رواہ البخاری۔ وکلم۔

۲۔ ہدیٰ پر بوجھ نہ لادنا چاہئے۔ الا ضرورتاً۔ محیط خنسی (کہنیکہ یا ترغیہ کے خلاف ہے)

۱۔ اگر ضرورت کی وجہ سے پر بوجھ لاد دیا یا ماحول سے ہاڑ کو کچھ نقصان پہنچا تو اس نقصان کی جرم سے نہ ہونا چاہئے۔ اور یہ صدقہ فقرا کو دینا چاہئے نہ امراء کو

۳۔ ہری کا دودھ نہ نکالنا چاہئے۔ اگر نکالے تو اسکو خیرات کر دینا چاہئے۔ ہدایہ۔

دلیل۔ دودھ یہ ہے کہ دودھ بھی اس ماہور کا ایک جز ہے۔ لہذا وہ بھی ہری میں شامل ہے۔ ہدایہ

۱۔ بہتر ہے کہ دودھ کا آرتا موقوف کرنے کے واسطے حضنوں پر سرو پانی چھڑکیں مگر یہ جب کریں جب ذبح کا موقع قریب ہو۔ اور اگر ذبح کا موقع دور ہے اور دودھ نکلنے سے جانور کو نقصان ہو تو دودھ نکال لینا چاہئے اور اس کو خیرات کر دینا چاہئے۔ کیونکہ دودھ حضنوں میں جمع ہوتا ہے جانور کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہدایہ۔ عالمگیری۔ جب۔ اگر اپنے کام میں اس دودھ کو لے آئے یا کسی اسیر کو دے تو اس کی قیمت خیرات کر دے یا خود دودھ اسی قیمت کا خیرات کر دے کیونکہ اس دودھ کی قیمت کی ادائیگی اس پر واجب ہے۔ ہدایہ۔

۴۔ ہری کے اگر کچھ پیدا ہو تو اس کو خیرات کرے یا ساتھ ہی ذبح کرے یا بچکراں کی قیمت خیرات کرے۔ فتاویٰ عالمگیری ۱۔ اگر کچھ اس کے ہاتھ سے مر جائے تو اس کی قیمت خیرات کرنی ہوگی۔ یا اگر اس بچہ کی عوض میں کوئی ہری خرید لی تو بہتر ہے۔ عالمگیری

۱۵۹۔ سوق یا قودہری یا تعلیدہ بن یا ٹیکیل یا شاربغض یا ظہار بنیت احرام (دیکھتے ۳۳-۳۴)

اگر کوئی ہری کو جھول اڑھاسے یا شکار کرے یا کری کے گلے میں پڑ ڈالے تو محرم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جھول اڑھاسا مردی یا کری یا کھین کے رنخ کرنے کو کہتے ہیں اور حج کے متعلق اس طریق پر کوئی خاص بات نہیں کی جاتی۔ اور اشکار کرنا نام ابوحنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ اور صحابہ کے نزدیک اگرچہ اشکارا چھاپے بغیر کھین کے دھسے بھی کیا جاتا ہے بخلاف پڑ ڈالنے کے کہ وہ ہری کے واسطے خاص ہے اور بکری کے پڑ ڈالنا مذکورہ کے موافق ہے اور درست۔ ہدایہ۔

۱۔ اگر متعت قربانی کو ہانپنا چاہے اور یہ افضل ہے تو احرام باندھے اور اپنی ہری کو چلاے اور سوق ہری اقل قودہری

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذکریہ میں احرام باندھا تو ہدایا آپ کے آگے ہانکے جلتے تھے چغروہ ۳۳-۳۴ (۲۳) میں ذکر کیا گیا ہے کہ سوق ہری قودہ ہری کیا ہے سنتے یا قرآن کے ساتھ ہری کا اس واسطے ذکر کیا گیا کہ ان کو ہری یحاجی واجب ہے۔ اور صرف حج کرنے واسطے واجب ہے۔

۲۔ اونٹ کے گلے میں قودہ باندھنا افضل ہے بہ نسبت اسکو جھول اڑھانے کے۔ ہدایہ۔ شرح دہاویہ

۱۔ اگر ہری اونٹ ہے تو اس کے گلے میں توشہ دان یا نعل یا نعل یا چھڑکا ٹھکرا یا درخت کی چھال شکار دیتے ہیں۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری ب۔ تقدیر سے مطلب اونٹ یا گائے کے گلے میں پڑ ڈالنا یا توشہ دان یا چھڑکا ٹھکرا۔ اور نعل جھول ڈالنے کو کہتے ہیں۔ اور تعلید بغض ہے بقیل سے کیونکہ تعلید کا ذکر حدیث شریف میں بھی آیا ہے اور قرآن شریف میں آیا ہے **وَاللّٰهُمَّ إِنِّي وَكَلْتُكَ** ج۔ بکری کے گلے میں پڑ ڈالنا چاہئے ایک تو طریقے کے خلاف ہے دوسرے سنون بھی نہیں ہے (زبد الملأ) حنفیہ ہدایہ۔ عالمگیری

د۔ دم جنابت اور دم احصاء کے گلے میں بھی پڑ ڈالنا سنون نہیں ہے۔ اگر ایسا کیا تو مضائقہ بھی نہیں ہے۔ عالمگیری د۔ ہڈی نعل اور ہڈی قنص اور ہڈی قرآن اور ہڈی نذر کے گلے میں قودہ باندھتے ہیں کیونکہ یہ ہڈی حج کے ارکان کی ہیں۔ اور قودہ کوئی گردن میں باندھنے سے ان کی مشہوری ہوتی ہے۔ ہاں احصاء و جنابت کی ہڈی کے گلے میں قودہ باندھنا ہے۔ کیونکہ ان کا چھپنا ناقص ہوتا ہے کیونکہ وہ جنابت کی جزا میں دیکھی ہیں۔ اگر احصاء اور جنابت کی ہڈی کے گلے میں پڑ ڈالا تو جائز ہے اور کچھ مضائقہ نہیں۔ ہدایہ۔ د۔ عالمگیری۔

۳۔ اشعار یعنی شگاف لگانا اونٹ کے گوبان میں یا بکریں جانف مکروہ ہے۔ شرح دہاویہ۔

نشریہ لگانا اونٹ کے گوبان میں اکثر شگاف کہتے تھے اس اخبار کے واسطے کہ یہ ہری ہے۔ امام غلام نے اسکو مکروہ رکھا ہے کیونکہ یہ شغل ہے یعنی خدا تعالیٰ کی مخلوق کے کسی عضو کو تبدیل کرنا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغل سے منع کیا ہے۔ چنانچہ حدیث عمران میں ہے کہ میں نے کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ ام ابوہنیفہ نے مکروہ رکھا ہے اشعار کو اپنے زبانی کے آدمیوں کے واسطے کیونکہ اکثر لوگ اشعار

سے کھائیں۔ کیونکہ ہدی کے گوشت میں سے کھانے کی اجازت جب ہی ہے جبکہ وہ حرم میں جا کر ذبح ہو کر جبکہ وہ راستہ میں ذبح ہو گا تو اس کا گوشت کھانا درست نہیں۔ مگر فقرا کو یہ گوشت صدقہ کر دینا بہتر ہے بربست اس کے کعبالذکر کو کھلایا جائے۔ اوریوں ہی ضائع جائے۔ ہدایہ

۲۔ اگر واجب ہدی ہے تو اس کو ذبح کر کے جو چاہے کرے اس کی ملکیت ہے اس کی بجائے تو حرم میں دوسری ذبح کی جائیگی۔ ہدایہ۔

۳۔ اگر ہدی حرم میں پہنچ کر قربانی کے دن سے پہلے معطوب ہو جائے تو (۱) اگر نفس ہدی ہے اور نقصان بہت اگیا ہے تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت فقرا کو تقسیم کر دے اور خدا میں سے نہ کھائے اور اگر نقصان تھوڑا سا پہنچا ہے تو اس کو ذبح کر کے اس میں سے خود بھی کھائے اور فقرا کو بھی تقسیم کرے۔ عالمگیری

(۲) اگر قرض کی ہدی معتام پہنچ کر معطوب ہو جائے تو اس کے واسطے پیکر نہیں ہے۔ بلکہ دوسری قربانی دینی ہوگی۔ عالمگیری

۵۔ اگر ذبح کے بعد ہدی تلف ہو جائے تو کسی قسم کی بھی ہدی ہو مالک کے ذمہ اس کا بدلہ نہیں ہے۔ عالمگیری۔

۱۔ اگر ذبح کے بعد مالک اس کو تلف کر دے تو اگر ایسی ہدی تھی جس کا تصدق کرنا واجب ہے تو اس کی قیمت مالک کے ذمہ واجب ہوگی اور اگر ایسی ہدی ہے جس کا تصدق کرنا اس کے ذمہ واجب نہیں ہے تو اس کے ذمہ کچھ واجب نہ ہوگا۔ دیکھو فقروہ ۱۲۴ م۔ اسلام۔ عالمگیری

۱۶۱۔ فنج یا خمر کرنا

۱۔ اونٹ کو خمر کرنا افضل ہے۔ اور گائے بیل بھیڑ و بکری کو ذبح کرنا افضل ہے۔ ہدایہ

۲۔ اونٹ کو اس طرح خمر کرے تب کہ اونٹ کو کھڑا کر کے اس کا بایاں پاؤں باندھ دیتے ہیں۔ اور پھر اس کی گردن پر برہمی مارے ہیں۔ اور چاہے اس کو شاکر برہمی مارے۔ مگر سلاطین مسنون ہے۔ ادا اصحاب کا طریق بھی یہی رہا ہے۔ ہدایہ

۳۔ گائے اور بکری کو کھڑا کر کے ذبح کرنا چاہئے کیونکہ ٹٹائے میں ان کے گلے کا وہ مقام ہے جہاں برہمی پھیری جاتی ہے وہ صریح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ اور گائے و بکری کا ذبح بھی کرنا مسنون ہے۔ ہدایہ۔ ۴۔ ذبح کے وقت جانور کا منہ قبلی طرف کرنا چاہئے۔ عالمگیری

تسمیہ۔ کلام مجید سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اونٹ کو خمر کریں ادا اور جانوروں کو ذبح۔ چنانچہ اس طرح آیا صحتی و کفایت و انکسار و خمر کرنا کے واسطے نماز پڑھ ادا و خمر کر ادا اس آیت کی تفسیر میں اونٹ کو خمر کرنا لکھا ہے۔ اور یہ ہے ان مَلَا نَحْنُ الْبَقَرِ

یہ کہ گائے کو ذبح کر دے۔ اور یہی آیا ہے۔ وہ لکھنا کہ پینے کے واسطے بخور دے۔ اور نیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اونٹ کو ذبح کرنا چاہئے۔ گائے کو ذبح کرنا چاہئے۔ ہدایہ

۲۔ صاحب ہدی اگر خود فنج یا خمر کرے تو اونی ہے اور اگر نہیں جانتا تو کسی دوسرے سے کہے۔ ہدایہ۔

۱۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا میں تہ ہدی قربانی کی ذبح کرنے کے واسطے بھی تھیں جس میں سے بچے اور سلاطین اپنے ہاتھ سے ذبح کریں۔ اور باقی کے ذبح کے واسطے حضرت علی کو مکرم دیا تھا۔ اور ذبح خود ہی کرنا اس واسطے بھی اچھے کے ذبح ایک عبادت سے اور عبادت خود ہی کرے تو اچھا ہے۔ ہاں اگر ذبح کرنا نہ جائے تو دوسرے کے یہ کام سہہ کرے۔ ہدایہ۔

۱۶۲۔ ہدی کے جانور کب اور کہاں فنج کئے جائیں۔

۱۔ قسح اور قرآن کی ہدی کو ایام خمر کے علاوہ اور کسی دن فنج کرنا جائز نہیں۔ ہدایہ۔

۱۔ اگر عید الفی سے پہلے فنج کرے تو لا جامع جائز نہیں اور اگر عید الفی کے بعد فنج کرے تو اہم کے نزدیک وقت گزر جانے سے ایک جہا کی قربانی واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری

دلیل قرآن شریف میں آیا ہے۔ تَنَكَّلُوا مَعَهَا وَاطْعُوا إِلَيْهَا إِنَّهُنَّ قَدْ رُفِعْنَ لَكُمْ عَنْ رِجَالِكُمْ لَا تَلْعَنُوا رِجَالَكُمْ كَمَا لَعَنُوا رِجَالَكُمْ يَوْمَ الْاُخْرَىٰ ۚ وَلَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ عَنِ الْمَرْءِ الَّذِي اَتَىٰ بِكَ بِالْعَذْرَاءِ فَاعْتَبِرْ بِكَ وَالْعَذْرَاءُ سَاغِيَةٌ لَّكَ فِي سَبِيلِ الْاَمْرِ ۚ وَارْتَدَّ ثَوْبُكِ مِمَّا تَنِيعْتَ فِي حِلِّهِ ۚ فَاعْتَبِرْ بِكَ يَا اُولِي الْاَبْصَارِ ۚ (نکاح ۱۷)۔
نکاح ۱۷ کی تفسیر اس کے بعد باقی شرائط رج پوری کر دیے مطلق و غیرہ تو میں حالت میں کہ مطلق و غیرہ کا ذکر ایام خیر میں مخصوص ہے۔ اور ہدی قرآن و متع کی بھی تفسیر میں داخل ہے کیونکہ یہ دونوں ہدی تنگ ہیں۔ قرآن وہ دونوں کا ذبح کرنا روز عید کے واسطے خاص ہے۔

سبب کہ کھینچا ہوتا ہے۔ ہدایہ
دلیل ۲۔ امام شافعی کے نزدیک تمتع اور قرآن کے علاوہ اور ہدی بھی عید الضحیٰ کے علاوہ اور عین ذبح کرنی جائز نہیں کیونکہ ان کے نزدیک تمتع و قرآن کی ہدی بھی جزائے طور پر دینی ہے۔ علماء حنفیہ کی یہ دلیل ہے کہ سوائے تمتع اور قرآن کی ہدی کے اور قسم کی ہدی کاغذ بنائیت کی ہے تو ان کا ذبح کیا جائے عید کے دن ضروری نہیں کیونکہ جب یہ جنابت کی جزائی ہیں تو جزا دینے میں بھی جلدی کی جائے بہتر ہے اور ہدی تمتع و قرآن کی تو ان کا ذبح سے ہیں۔ ہدایہ۔

۲۔ نفل کی ہدی کو عید الضحیٰ سے پہلے ذبح کرنا درست ہے بموجب صحیح قول لیکن عید الضحیٰ کے روز ذبح کرنا افضل ہے۔ ہدایہ
دلیل۔ نفل ہدی جب ہی عیادت شاد مہر کی جیکرہ ہدی کھی جائے اور وہ ہدی اسوقت ہی جائیگی۔ جبکہ حرم میں پہنچ جائے۔ اور جبکہ حرم میں پہنچ گئی تو چاہے عید کے روز ذبح کیا جائے یا اور کسی روز۔ ہاں ایام خیر میں ذبح کرنا افضل ہے۔ کیونکہ ان دونوں میں ذبح کرنا تو ظاہر اور باطن ہے۔
۳۔ تذکرہ کی ہدی کو ذبح کرنے کا وقت تمام سال ہے۔ قربانی کے دنوں سے پہلے ہو یا عید ہے۔

۴۔ احصاء کی ہدی کے ذبح کئے جانے کے متعلق دیکھو فقرہ ۱۵۳۔

۵۔ حرم کے سوا کسی اور جگہ ہدی کو ذبح کرنا جائز نہیں۔ ہدایہ۔

دلیل۔ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں جزلے عید کے متعلق فرمایا ہے هٰذَا يَوْمُ الْاَضْحٰی ۚ يَوْمَ ذَبَحْنَاهَا ۚ فَرْغَتْ عَنْهَا الْاَرْضُ عَنْ وَاغْلٰۤی ۚ وَبَلَغَ الْاَضْحٰی ۚ فَرِحَ الْاَضْحٰی ۚ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ فَذَبَحْنَاهَا ۚ فَرِحْنَا بِكُم ۚ وَفَرِحَ الْاَضْحٰی ۚ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ فَذَبَحْنَاهَا ۚ فَرِحْنَا بِكُم ۚ وَفَرِحَ الْاَضْحٰی ۚ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۚ (نکاح ۱۷)۔
کل ہدایا کے واسطے یہ ایک باریک بینی سے توجہ ہدی کی جنابت کی جزا میں دیکھائے اسکو بھی حرم تک لیانا چاہئے۔ اور ہدی کہتے بھی اسکو
جو ایک خاص مگر عمومی ہے اور وہ خاص مگر عمومی ہے؟ حرم ہے کیونکہ غیر مصلیٰ التذاریع و سلم نے فرمایا ہے۔ ہینا کھلا
مَنَحْنَا وَبَنَیْجَاجَ هَلْمَہَ مَکْہَا مَنَحْنَا (شہادہ ذبح کا وہ ہے اسلامی طرح کے کل کو چرم۔ ہدایہ)

۱۔ نفل اور تمتع اور قرآن کی ہدی اگر عید میں پہنچ جائے تب اس کا گوشت مالک کھا سکتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری (دیکھو فقرہ ۱۵۴)

۱۶۳۔ حج کی قربانی تقریب کی قربانی کی نیت سے نہ کرے۔

۱۔ اگر عورت نے تمتع کیا اور جانور کو عید کی قربانی کی نیت سے ذبح کیا تو تمتع کی قربانی اور ذبحی ہوگی۔ ہدایہ
تشریح۔ یہ حکم مرد و عورت دونوں کے واسطے ہے۔ مگر عورت کی تخصیص اس واسطے کی گئی کہ ایسی غلطی عورتوں میں
سے واقع ہوتی ہے۔ ازگفتار۔ ۱۔ قرآن کی قربانی بھی اسی طرح اور ذبحی ہوگی۔

ب۔ اگر کسی قربانی کو ذبح کے علاوہ اور کچھ مال اور ذبحی ہوگی۔ ایک دم تمتع کی۔ دوسرے جنابت کی۔ کیونکہ وہ قربانی جبہ احرام کھولے دم تمتع و ذبحی جزائی قربانی دوسری واجب ہوئی۔ ازگفتار

۱۶۴۔ ہدی کے گوشت کی تقسیم اور مالک اس میں سے کھانے کی اجازت

۱۔ ہدی کا گوشت کھانا مالک کو درست ہے۔ چاہے وہ ہدی نفل ہو یا تمتع کی ہو۔ یا قرآن کی ہو۔ ہدایہ فریح و تادیہ۔ دیکھو فقرہ ۱۵۴

۲۔ کلام مجید میں آیا ہے تَنَكَّلُوا مَعَهَا وَاطْعُوا إِلَيْهَا إِنَّهُنَّ قَدْ رُفِعْنَ لَكُمْ عَنْ رِجَالِكُمْ لَا تَلْعَنُوا رِجَالَكُمْ كَمَا لَعَنُوا رِجَالَكُمْ يَوْمَ الْاُخْرَىٰ ۚ (نکاح ۱۷)۔ (پارہ ۱۷ اقرب البائس فی التفسیر سورہ النور ۱۷)

۱۶۶۔ مقامات قبولیت زمان و وقت قبولیت

(اوقات کی ترتیب صبح سے نصف لیل تک ہے)

ترتیب	نام مقام	پہنچنے کا وقت	نام مقام	پہنچنے کا وقت	ترتیب	نام مقام	پہنچنے کا وقت
۱	نور محمد شریف پرستار	۱۳	مولانا ابی ... (روز دوم شنبہ)	۱۳	۱	نور محمد شریف پرستار	۱۳
۲	درمیان رکن بانی اور حجر مسود کے	۱۵	خانقاہ نور	۱۵	۲	درمیان رکن بانی اور حجر مسود کے	۱۵
۳	حلیم کے اندر	۱۶	سکونت میں (واقع بنا)	۱۶	۳	حلیم کے اندر	۱۶
۴	بیراب کے بیچ	۱۷	بیل اوتیس پر	۱۷	۴	بیراب کے بیچ	۱۷
۵	مقام ابراہیم کے قریب	۱۸	نارنگی کے درختوں کے قریب	۱۸	۵	مقام ابراہیم کے قریب	۱۸
۶	سجاریہ پر	۱۹	منہاج کے قریب	۱۹	۶	سجاریہ پر	۱۹
۷	سجاریہ پر	۲۰	مقام مروہ پر	۲۰	۷	سجاریہ پر	۲۰
۸	بین المیوں	۲۱	پاد زرم کے پاس	۲۱	۸	بین المیوں	۲۱
۹	مروہ پر	۲۲	مقامات میں داخل حرکت پائیں باب	۲۲	۹	مروہ پر	۲۲
۱۰	مشترک امام بن	۲۳	خارجیوں کے قریب (واقع بنا)	۲۳	۱۰	مشترک امام بن	۲۳
۱۱	سجاریہ پر (مقام حضرت یحییٰ ہے)	۲۴	مسیحیوں کے قریب	۲۴	۱۱	سجاریہ پر (مقام حضرت یحییٰ ہے)	۲۴
۱۲	حجر مسود کے پاس	۲۵	مقامات پر وقت طواف	۲۵	۱۲	حجر مسود کے پاس	۲۵
۱۳	نور محمد شریف پرستار	۲۶	مقامات میں مقابل باب الکعبہ	۲۶	۱۳	نور محمد شریف پرستار	۲۶

فصل نہم بعض امور حوجج سے متعلق نہیں ہیں

لیکن حاج کو ان کی تجدید ہوتی ہے

بعض باتیں ایسی ہیں کہ مسائل سے متعلق نہیں ہیں اور ایسی جگہ کی کتابوں میں ہیں جہاں ہر حاج کو ان کے جاننے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً اکثر لوگ وہاں سے ٹھٹھاتے ہیں۔ اکثر ابراہیم زرم کے پاس ہیں۔ اس میں ہم کہیں گے کہ شرفا انکا بعض باتیں دوسرے

۱۶۷۔ بعض امور حرج کا جاننا حاج کو ضروری ہے

۱۔ کعبہ کی خوشبو بغرض تبرک یا اور کسی طرح لینا جائز نہیں۔ اگر لے تو واپس کر دے۔ مالگیری۔

۲۔ زرم کا پانی اگر کوئی شخص نہیں لیجنا چاہے تو جائز ہے۔ مالگیری۔

۳۔ کعبہ کے پردوں میں سے کچھ نہ لے۔ نندی مالگیری

کتاب الحج والشریعت



حج کے جنایات و کفارات

(ب) فصل اول - جزا اور کفائے (ب)

حج کے متعلق جس قدر مباحیات ہیں ان کا ارتکاب کسی طرح بھی کیا جائے۔ عین مکران و دن ۱۵ - جزا یا کفارہ دینا چاہیے، جزا اور کفارہ میں یہ فرق ہے کہ جزا قاضی سے متعلق ہے اور کفارہ شرعی سے کیا جائے۔ اور جب عذر شرعی سے کیا جائے تو کفارہ دیا جاتا ہے۔ صورت اول میں جزا مقررہ ہے۔ یعنی قربانی یا صدقہ۔ صورت دوم میں ان مقررہ جزا کے علاوہ روزے بھی ہیں جو انسان کی سہولت کے واسطے مقرر کئے گئے ہیں کہ در صورتیکہ کوئی فعل ممنوعہ سے بعد واقع ہو تو اس شخص کو اختیار دیا گیا ہے کہ چاہے مقررہ قربانی یا صدقہ دے یا روزے رکھ کر کفارہ ادا کر دے۔

۱۶۸ - جزا و کفائے جو عام طور پر ممنوعات حج سے متعلق ہیں

قاعدہ - ۱ - ممنوعات احرام یا ممنوعات افعال حج میں سے کوئی بھی اگر بلا عذر کیا جائے تو جزا لازم ہوگی اور اگر بعد شرعی کیا جائے تو کفارہ لازم ہوگا۔

چنانچہ شرح طحاوی میں لکھا ہے کہ اگر ممنوعات میں سے کوئی بلا عذر کرے تو مقررہ قربانی یا صدقہ لازم ہوگا۔ اور اگر کسی ہنسی کے لئے تو اسکو اختیار ہوگا کہ قربانی یا صدقہ یا روزہ جو چاہے اختیار کرے۔

۱ - جو جائین مباحیات رکھنا رکے کے باب میں لکھی ہیں وہ سب بلا عذر کی صورت میں ہیں۔

جب عذر ہو بلا عذر کی صورت میں۔ ^{کفارہ} ^{پہلے (۴) فطرہ دینا یا استئصال} ^{حج} ^{نہی} ^{ممنوعات} پر واجب ہو سکتی ہیں (۱) بال موٹھے و کتف (۲) باطن کرتے و دم باطن کپڑے

قاعدہ - ۲ - جزا میں مقررہ قربانی یا صدقہ دیا جائیگا۔ اور کفارہ میں مقررہ قربانی یا صدقہ یا روزہ جو چاہے اختیار کرے۔

تشریح - چنانچہ اقلیہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ **فَقَدْ يَكْفُرُ يَوْمَ يَكْفُرُ لِيَدْرَأَ مَا كُنْتَ تَفْعَلُ** اور اتفاقاً اسے بھی مطلب ہے کہ انہیں سے جو چاہے اختیار کرے۔ اور یہ آیت مذکور کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

تشریح ۲ - قربانی اور صدقہ اور روزہ کے متعلق ذیل کے مسائل یاد رکھنا چاہیے۔

۱ - قربانی - ۱ - حرم میں ذبح کیا جائیگا۔ اگر حرم سے باہر ذبح کرے گا تو قربانی ادا نہیں ہوگی کیونکہ قرآن مجید میں اس طرح لکھا ہے **هَذَا نَبَأُ الْكَافِرَةِ** لیکن اگر اس گوشت کو چھ سال تک کسی طرح نہ کھائے کہ ہر سال نصف مارے کہ ہر چھ ماہ کفارہ ادا ہو جائیگا شیخ محمد حب قرطبی کا حاکم ذکر ہے کہ وہ ان بکری کی قربانی درج ہوگی سوائے وہ بکری کے کہ وہ ان اوٹ کی قربانی ہوگی۔

جائے ادا کرنا ضروری کیا گیا ہے چنانچہ سبیل غلطہ نہ لکھا ہے وہ ان اوٹ لگانے کی قربانی سے مستلزم ہے۔ (دیکھو صفحہ ۱۵۶)

۲ - صدقہ (فقیر اطعام) - ۱ - طعام دینے کی صورت میں وہ طعام کسی مکان کو کھانا کھانا، چاہیے (دیکھو تفسیر) لیکن امام محمد کے نزدیک کھانا کھانا کافی نہ ہوگا بلکہ اسکو کھانا کھانا، بنادینا چاہیے دینے اسکو کھانا دینا چاہیے اس میں سے چاہے وہ جتنی مرتبہ کرے کھائے

یا اہل و عیال کو بھی کھلائے کہ کوئی نہ صدقہ ایک عبادت ہے جو ہر وقت ادھر ملے ادھر کی جاسکتی ہے۔ صدقہ کا دوسرے کو مال کو دنیا یا اسکا بیع کر دینا اگر ادا ہو بیعت نزدیک جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک مالک کو بیع کے سوا اور کچھ جائز نہیں۔ شرع طحاوی ج ۱۔ صدقہ دینے کی صورت میں امام شافعی کے نزدیک حرم کے فقراء کو دنیا ضروری ہو کہ نہ حرم کو فقراء کو صدقہ نہ دینا نہ بیچنا نہ ضروری ہے۔ تین صدقہ نہیں چھ صدقہ اور اس کی فضیلت ہو کہ صدقہ شے اور اگر دوسری جگہ کو فقراء کو دنیا بھی جائز ہے۔ عالمگیری ج ۳۔ روزہ۔ یمن دن کے روزہ جہاں چاہے رکھے اور چاہے برابر رکھے اور چاہے متفرق طور پر۔ شرح طحاوی

قاعدہ - ۳۔ قارن پر دوسری جزا ہے جس جنابت کے بدلہ مفرد بائج کو ایک قربانی جزا میں دینی ہوگی قارن کو دو دینی ہوں گی۔ مگر یہ جنابت ممنوعات احرام کی ہو نہ ممنوعات افعال حج کی یا اور طریق کی۔ دُغخار۔ دیکھو فقرہ ۷۷۔ قاعدہ

تشریح۔ مثلاً اگر کوئی واجب واجبات حج میں ترک کرے یا حرم کی گھاس کاٹے تو اس کی جزا قارن اور متبع دینی نہیں دیں گے کیونکہ یہ جنابت احرام کی وجہ سے ہیں۔ بلکہ افعال حج کی وجہ سے ہے۔ دُغخار۔

قاعدہ - ۴۔ عذر شرعی یہ ہیں۔ ۱۔ بخار گو کسی قسم کا ہو۔ ۲۔ سردی جو شدت سے ہو۔ ۳۔ گرمی جو شدت سے ہو۔ ۴۔ زخم تلوار کا ہو یا پھنسی کا۔ ۵۔ درد تمام سر کا یا آدھے سر کا۔ ۶۔ سر میں کثرت سے جویں پڑنا۔

۱۶۹۔ شکار کی جزا یا کفارہ

۱۔ شکار کی جزا یمن کے دو طریق ہیں

۱۔ جو جانور شکار کیا ہے اس کے بدلہ ہدی خرید کر اگر اس کی قیمت میں ہدی الی کے خیرات کرے (نذوئین) یا اس مشابہت کا جانور اگر اس مشابہت کا جانور نہ ہو تو ہدی فسخ کرے (نزد امام محمد و امام شافعی) ورنہ اس کی قیمت یا اس قیمت کا کھانا خیرات کرے۔ ہدایہ۔

۲۔ یا جو جانور شکار کیا ہے اس کی جزا میں روزہ رکھے۔ ہدایہ

تشریح طریق اقل۔ قیمت کی تین دواؤں شخص کریں (۱) قیمت کا اعلان مقامی حالت کے لحاظ سے ہوگا۔ چنانچہ اگر بیابان میں شکار کیا گیا ہے تو قریب کی آبادی کے لحاظ سے قیمت مقرر کرنی چاہئے۔ ہدایہ (۲) قیمت کی تخصیص موقع اور زمانہ کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اگر مرتع ہل جائے یا زراد ہل جائے تو قیمت بھی بدل جاتی ہے۔ عالمگیری۔ (۳) فقہان نے یہ بھی کہا ہے کہ قیمت کی تخصیص کرے میں ایک عامل شخص کافی ہو سکتا ہے لیکن اگر شخص ہوں تو بہتر ہے کہ ایک شخص سے تخصیص میں غلطی واقع ہو۔ اور حقوق اعیان مسکعات میں اگر شخص ہی مسکن کے جاتے ہیں۔ ہاں (۴) اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں شکار معروف نہیں ہو سکتا تو قریبی قریب کی آبادی میں قیمت تخصیص کی جائے۔ جہاں وہ یک سکتا ہے۔ ہدایہ

جانور سے مثل اگر اس مشابہت کا جانور نہ ہو تو اس شکار کے بدلہ اسکو ذبح کر کے خیرات کرے (نزد محمد و شافعی) کیونکہ

قرآنِ خریف میں آیا ہے نجران و شام اقل من النعم گویا جو چاہے جزا میں دیا جائے وہ مقتول کے خیار ہونا چاہئے۔ شکیل میں یہ نصبت میں ہے ایسی چیزیں
اگر خارجہ اور دل کو بدلتی ہیں و صورت کے بدلے میں مقرر کیا جو۔ چنانچہ عموماً امام مالک میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس طرح فیصلہ کیا ہے
ہر ن ذلعت اس کے بدلہ بکری

عنان (یعنی بکری کا بچہ) | شتر مرغ بدلہ بکری کا بچہ
مردہ گائے

اگر اس قیمت میں جو دیکھو اس مشابہت کا جائز ہوتا ہو تو امام محمد کے نزدیک اسکی قیمت خیرات کرنی واجب ہوگی۔ لیکن امام شافعی
کے نزدیک اور طریق پر مشابہت کا نام کیا ہوگا۔ مثلاً گھوڑے کے بدلے بکری دیکھو اسے لکھو تراور بکری میں مشابہت ہے ایک تو اندیس و دوسرا شاہیں اور لکھ
کہ اگر گھوڑے پرانی یا نیا کسی طرح بکری۔ قاس مشابہت ہے گھوڑے کا رنگا رنگا ہمارے تو اسکی جزا بکری ہونی چاہئے۔ شکیل میں یہ نصبت میں ہے ایسی چیزیں
شل مثلاً ہوا یا شیل ہی ہو۔ اور اگر غلط مشابہت کے معنی ہو جائیں تو ایک ماؤدہ دوسرے ماؤدہ کو شاپیں ہو سکتا۔ اگرچہ ایک ہی جنس کو۔ لہذا ہر دو بکری
شل سنوی مراد ہو جس سے مطلب یہ ہے کہ اور شل سنوی کا لانا ذمہ سائل شتر مرغ میں کیا ہی جائے جیسا کہ حقوق عباد میں۔ ہدایہ

اگر گائے یا بکری کے قاتل کی قیمت لکھنا نامے خود طحا حنفیہ۔
۱۔ وہ جو یہ کہ طحا حنفیہ کے نزدیک اس شخص پر اس شکار کی جزا دینی لازم ہے تو اس طرح سے چاہے قیمت میں نہ۔ ہدایہ
جب مساکین کو لکھنا تقسیم کئے تو اس طرح کہ یا تو کسی نصف صاع گھنوں یا ایک صاع خرما یا ایک صاع جوئے اس مقدار
سے کم نہ ہو۔ کیونکہ شرعی اندازہ ہے۔ ہدایہ

ج۔ اگر شکار کی قیمت اتنی کم ہے کہ اس قیمت میں ایک مسکین کو لکھنا ناہنیں دیا جاسکتا تو اس کے بدلے روزہ رکھنا جائز ہوگا عالمگیری
تشریح طریقت دوم۔ اگر روزہ رکھا جائے۔ قاس کا یہ طریق ہے۔ کہ شکار کی جو قیمت نہیں کی جائے اس کے جتنے صاع مجبور یا جو
ماگھوں آسکیں۔ تو فی صاع مجبور یا جو کے بدلہ بانی نصف صاع گھنوں کے بدلہ ایک روزہ رکھے۔ ہدایہ

۲۔ وہ بکے اندازہ میں اگر صاع کا کوئی حصہ باقی رہے تو اس کو یا تو خیرات کرے یا اس کے بدلہ پورا روزہ رکھے۔ ہدایہ
ج۔ جو کہ شکار کے مقابل میں روزہ کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔ لہذا قیمت تشخیص کر کے مجبور وغیرہ کا اندازہ لگایا۔ اور شیخ فانی کے
متعلق کتاب الصوم میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے وہ کیونکہ کتاب الصوم اسی صنف کی کہ نصف صاع گھنوں یا ایک صاع مجبور
یا جو کے بدلہ ایک روزہ کے دیا جاتا ہے۔ لہذا اسی طریق پر یہاں بھی شکر کیا۔ ہدایہ

ج۔ اگر شکار کی قیمت اس قدر کم ہو کہ اس قیمت میں ایک مسکین کو لکھنا ناہنیں دیا جاسکتا تو روزہ رکھنا چاہیے۔ فتاویٰ عالمگیری
اختیار۔ فقہین کے نزدیک شکار کے مال کو اختیار ہے کہ ذکرہ طریق سے جو آسان سمجھے اختیار کرے کہ شکار میں ہر چیز
واجب حق ہے تو آسان کا اختیار کرنا اسی پر مجبور ہوتا ہے جیسے کھارہ میں میں لیکن امام محمد امام شافعی کے نزدیک ان دو حکام کو
اختیار ہے جس کے درود وقت تشخیص ہوگی۔ خود یہ تشریح طریقت اول کہ قاتل کے واسطے جو ذلہ مقرر کریں وہ اسکو دینی چاہیے ہدایہ

۱۶۰۔ جوں مالے اور مٹی مانی بکری جزا۔

۱۔ جو صدقہ خیرات احرام میں دیا جاتا ہے وہ نصف صاع گھنوں سے مطالبے۔ بخلاف صدقہ جوں کے مار نیکی
کہ جب قدر بھی چاہے ہے۔ (نزد امام ابو یوسف) ہدایہ۔

۲۔ جسے جوں یا مٹی ماری اسکو چاہے کہ صدقہ ہے۔ چاہے تھوڑا ہی ہو۔ مثلاً ایک کف طعام۔ خرچہ ذلہ دیکھو فقہاء
لہ یہاں امام شافعی کے طریق ہیں جو ہم یہاں بیان کر چکے ہیں۔

صلہ صاع عسکاً ایک پیانہ ہے میں تقریباً ڈھائی سے ڈھائی چوٹا ٹک ٹک ٹک آتا ہے۔ انگریزی قول کے حساب سے۔ الحقوق والقرائن صحت اول

قاعدہ - اگر محرم کسی بے احرام کی مٹھپیں کترے تو کترنے والی کو صدقہ دینا ہوگا۔

حدیث۔ انسان کو پہلے آہی کو دیکھ کر باس کی محبت کے لئے تعظیم چاہی۔ اور جب اس شخص کو معاملہ دیکھا تو اس کی تائید کر کے باپ کو کہنے لگا کہ تو کائنات کے لئے ایک کچھ غلطی نہیں چوری چوری۔ لہذا جہالت بڑی چوڑی کی صورت میں اس کو کھد کر دینا ہوگا۔ پادشاہ۔

قاعدہ - ۵ - ایک موقع پر بال مونڈے تو ایک جزا دینی پہوگی اور کئی موقعوں پر مونڈنے کی کئی جزائیں ملکیگی۔

۱۔ سرمنڈوائے {چو تھائی اولس سے زیادہ) ایک تق پر (حرم میں یا غرض میں) - - - - - نزد امام محمد و امام عظیم - - - - - قربانی شریعت علی

۲۔ امام ابوہریرہؓ کے نزدیک فیہ حرم میں منڈ ملنے سے کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔ — فتاویٰ قاضیہان

جس دام افطر کے نزدیک چوتھا ہی سر کے منوالینے پوری جلائی قربانی اس سے دی جائے کہ اکثر لوگ سر کا چوتھا ہی حشر علما مکتدا یا کستین جیسے اکثر کفر اور بنی ماسم ہمارے تہ ہیں۔ اور ہی طرح چوتھا ہی ڈاڑھی بھی اکثر لوگوں میں منڈا کر کے تین، مثلاً اسی بنی میں ایسا کہ تین اور عرب بھی اکثر کفر ایسا کہ تین تو گرا ہمسفر منڈولنے سے بھی پورا مطلب حاصل ہو جاتا ہے۔ لہذا چوتھا ہی سر یا ڈاڑھی منڈا نا حجابیت کامل ہوئی اور اس سے کم جنابت قاصدہ تھی۔ جس کی جواہدت ہوئی چاہے دام نام مالک کے نزدیک کل سر منڈولنے سے قربان لازم ہوگی۔ چاہے بادے کے اٹلنے کے پہلے ہی جو ہو نہ ہی کوہر اسر شمار کرے ج۔ اماہ شانی کے نزدیک ڈاڑھی یا سر کا تھوڑا اسر منڈولنے سے بھی اگر چہ چوتھا ہی کم ہو نہ ہی کوہر اسر شمار کرے نزدیک عقل ایسا ہی ہے جیسے حرم کی گناہ کا ہی تھوڑی کٹنے سے بھی قربان دینی ہوتی ہے۔ چاہے

۲۔ موہنپس کرتے۔ جیسا کہ چٹان ڈاڑھی موہنے پر قرطانی رسی جو تپے تو سب سے پہلے دیکھا جائے گا کہ کرتے
موتے بال ڈاڑھی کا کونسا حصہ ہے توکل قرطانی کی قیمت کا اس قدر حصہ خیرات کرنا ہوگا۔ مثلاً اگر تیرھوے
بال چھٹائی ڈاڑھی کا چھوٹائی حصہ ہے تو ایک لکیر کی قیمت کی چھٹائی خیرات کرنی ہوگی۔ انہما ہے
۱۔ یا دیکھ کر چھوٹے جبال پر ہر لک۔ آئین ان کا موہنا بدعت ہے اور لکھا نا منت ہے۔ ۴۔ اے

۳۔ کسی عضو کو موندے۔ ... { پیر (عضو) گرن یا نیل (دونوں یا ایک) یا زیر ناف۔ سینہ یا پیشانی۔ ... } قرمانی ہادیہ

[illegible]

۵۔ چند بال اکھاڑے سر پاناک یا ڈائری فبرے کے (اسے جال تک) تو سر بال کی عوض

۱۰۔ ہر مالک کے بدلہ جو صدقہ دیا جائے وہ ایک کف کھانا ہے۔ قتادی قاضی خاں

۶۔ چننے لگانے کے مقام سے مؤخرے۔

شہ اصنع انکو کہتے ہیں جبکہ مگر مال اڑے ہوئے ہوں۔

دلیل۔ صاحبین کہتے ہیں کہ اس مقام کو پہنچنے لگانے کی غرض سے مندا ہے اور پہنچنے لگانا محرم کے واسطے منع نہیں ہے لہذا وہ
فضل بھی منع نہ ہونا چاہئے جو پہنچنے لگانے کے واسطے کیا جائے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ جب اس جگہ کے بال مندا سے قوداں کی
میل وغیرہ بدن کے کسی حصہ میں سے دھکی گئی اس کے بدلہ ہدقہ دینا چاہئے۔ امام ابو حنیفہؒ یہ کہتے ہیں ہاں کہ اس جگہ کو
قد مندا تھا تاہم کچھ پہنچنے لگے ہی نہیں جاسکتے جب تک وہ جگہ مندا کو صاف نہ کیجئے اور جو ایسا کیا گیا تو قصداً ل برے میل وغیرہ نہ پہنچاؤ
قصداً۔ تو ضرور قریبی لازم ہوگی۔ ہدایہ۔ ۱۔ رسول خاص صلی اللہ علیہ وسلم پہنچنے لگائے حالانکہ آپ احرام میں تھے۔ رواہ البخاری

۱۶۲۔ ناخن کاٹنا

۱۔ ناخن کاٹنے کے متعلق قواعد۔

ناخن کاٹنے کے متعلق اس واسطے جو انقرض ہوئی کہ ناخن کاٹنے سے ایک قرۃ کاٹھ کی بے وفائی ہو جاتی ہے۔ دوسرے محرم کو احرام منکس ہے کہ ناخن کے
پڑ جائے جو اٹھ کو کام لائیں تکلیف ہوتی ہے وہ دور ہو گئی اور حالت احرام میں زیب و زینت درست ہیں۔ اور ایسے طو پر احرام ٹٹھا نا درست ہے

قاعدہ۔ ۱۔ ایک موقع پر ناخن کاٹنے کی ایک جزا اور کئی موقع پر کاٹنے کی کئی جزائیں دی جائیں گی۔ ہدایہ
قاعدہ۔ ۲۔ اگر محرم کسی بے احرام کے ناخن کترے تو کترنے والے کو صدقہ دینا ہوگا۔ ہدایہ

۲۔ ناخن کاٹنے کی جزا۔

۱۔ چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹے۔۔۔۔۔ { ایک موقع پر۔ نزد امام ابو حنیفہؒ۔ جزا
ہدایہ قرآنی { متعدد موقعوں پر۔ نزد امام محمدؒ۔ جزا

دلیل۔ امام اعظمؒ جو کہ ایک ہی وقت میں سب ناخن کترے ہیں لہذا وہ ایک ہی گناہ شاربہ جگہ اور ایک قرآنی
دینی کافی ہوگی۔ اگر کئی موقعوں پر کترے جائیں تو کئی گناہ شاربہ ہو گئے اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ قرآنی لازم ہوگی امام محمدؒ
کے نزدیک چاہے ایک موقع پر سب ناخن کاٹے جائیں یا متعدد موقعوں پر ایک قرآنی سے زیادہ نہیں دینی ہوگی
کیونکہ متعدد حیثیات شامل کئے شاربہ کی ہیں۔ مگر یہ جب ہے جب کہ کسی موقع پر ناخن کاٹنے کی جزا ادا نہ کی گئی
ہو۔ مان اگر ادا کر دی جائے تو کترنے کی حیثیت شاربہ نہ رہے گی کیونکہ جب کفارہ دیا جائے چکا تو کترنے کی حیثیت کے
واسطے وہ کسی طرح شامی نہیں ہو سکتا۔ امام ابو یوسف اور امام اعظمؒ کے نزدیک اگر جان بدن ہاتھ پاؤں کے ناخن چار
موقعوں پر کترے جائیں تو قرآنیان دینی ہوگی کیونکہ ایک موقع پر کاٹنے سے قرآنیہ ہر سیکہ کل حیثیات کی ایک قرآنی
دیدہ گترہ صدقہ واجب ہے ایک قرآنی کافی نہیں ہوگی۔ اگر ایک قرآنی دینی و دنیایت پڑ جائے تو ایک صدقہ لغایت کر سکتا ہے

۲۔ ایک ہاتھ ایک پاؤں کے ناخن کاٹے۔۔۔۔۔ { پانچوں ناخن۔۔۔۔۔ امام ابو حنیفہؒ۔ جزا
ہدایہ قرآنی { پانچوں ناخن کاٹنے کے لئے ایک قرآنی لازم ہوتا ہے۔ نزد امام محمدؒ۔ جزا
ہدایہ صدقہ { پانچوں سے کم۔۔۔۔۔ (ہدایہ بحوالہ قدوسی)۔ جزا
ہدایہ قرآنی { پانچوں سے کم۔۔۔۔۔ (ہدایہ بحوالہ قدوسی)۔ جزا

۱۔ جو کہ ایک ہاتھ ایک پاؤں کا جو چھائی تو ضرور ہدایہ کہ قرآنی ہے کیونکہ جو چھائی ضرور ایسا جائے تو قرآنی دینی ہے
امام زہریؒ کے نزدیک جب ایک ہاتھ کے پنج ناخن کاٹے سے قرآنی لازم ہوتی ہے تو تین ناخن کے کاٹنے سے بھی مہنی جائز ہو کر
پانچ میں تین نصف زیادہ ہیں تو کل ہی متعدد ہو گئے۔ پانچ سے کم ناخن کاٹو تو صدقہ ہے نہ کہ قرآنی کی حیثیت سے
جو چھائی کرے سو تین سے کم کرے تو ناخن جزا دینی ہوگی تو کوئی چھائی کل کے نامتقار ہوا۔ اور کل کو صدقہ ہوتا ہے۔
اور ہدایہ ناخن کاٹنے پانچ کو کم ہیں۔ ہدایہ۔ ۱۔ صدقہ دینی کی صورت میں ہر ناخن کاٹنے نصف مبالغہ نہیں ہے۔ ہدایہ۔ ۱۔ حج نہ کرنا
میں جو ہر ہاتھ کی ہر ہدہ ہے کہ ایک ہاتھ کے ناخن کم سے کم تین کاٹنے قرآنی دینی ہوتی ہے۔ اور یہ چاروں

پہر قربانی کی جزا کا دار و مدار ہو۔ تو اس ضمن میں نعت ایک دن مغرب کی کہ نہ انسان اگر لگتی کہ چاہتا ہے تو کہہ دے کہ ایک روز تو پہنچے ہی رہتا ہے اس واسطے ایک روز پہنچنے پر قربانی لازم کی اور ایک دن سے کہ پہنچے لیکن امام ابو یوسف نے اگر کوکل کے معنی میں نہ کر نصف روز سے زیادہ بھی قربانی لازم کی۔ ہادیہ ۲۔ اگر کسی دن رات برابر پہنچے پہنچے بیزا اسے جسے ملتا متفق ہیں کہ ایک ہی قربانی کافی ہے قاعدہ۔ ۲۔ اگر ایک کپڑے کی بجائے دو کپڑے پہنچے (مگر نہ ایک ہی حصہ ہی تو ایک ہی قربانی لازم ہوگی۔ مالکیہ کی تشریح۔ ایسی بات ہے کہ قربانی بھی اور پھر پوسے عاصی باندھ لو تو صرف ایک ہی قربانی دینی ہوگی۔ قاضی عالمگیری کی تشریح۔ ۲۔ بان اگر موضع ضرورت کے علاوہ دوسری جگہ پر کوئی کپڑا پہن لیا تو ظاہر ہے کہ دوسری قربانی لازم ہوگی۔

قاعدہ۔ ۳۔ اگر ایک دن پہنچنے کی قربانی نہ چکا اور پھر اسی کپڑے کو برابر پہنچے رہا تو دوسری قربانی دینی ہوگی۔ قاعدہ۔ ۴۔ اگر سلا ہوا اور خوشبو میں رنگا ہوا کپڑا مرد پہنچے تو دو قربانی دینی ہوگی۔ اور عورت پہنچے تو ایک۔ کیونکہ سلا ہوا تو وہ پہن سکتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

ذیل۔ زبیر اسرار صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچا اس کپڑے کو جس میں زعفران اور دوسرے جو حالت اسوام میں۔ امام محمد اسی نے بروایت ابن عباس کا ذکر کیا ہے۔

قاعدہ۔ ۵۔ اگر ایک محرم دوسرے محرم کو کپڑے پہنائے تو پہنچانے والے پر کچھ جزا نہیں۔ لیکن پہنچنے والے پر جزا ہے۔

۲۔ کسے ہوئے کپڑے کسی عذر سے پہنچے (اس میں جزا بخلاف عذر دیا نہ گئی نہ بخلاف وقت) تو ذیل کے قواعد کے مطابق عمل صحیح ہوگا۔

قاعدہ۔ ۶۔ عذر کے متعلق مسائل میں جتنے عذروں اتنی مرتبہ جزا دی جاتی ہے چاہے لباس متعدد ہوں۔ فتاویٰ عالمگیری۔

مثلاً اگر وہ ہتیار باندھے تو وہ نہیں لگی بلکہ ایک جزا ہوگی کہ ایک عذر یعنی دشمن سے مقابلہ کی وجہ سے باندھے گئے۔ مالکیہ قاعدہ۔ ۷۔ اگر کسی عذر سے پہنچا تھا تو عذر ہاتھ ہے تو اتار دے۔ ورنہ دوسرا کفارہ لازم ہوگا۔ مالکیہ تشریح۔ عذر جاتا ہے یہ مطلب ہے کہ وہ عذر چڑھا جاتا ہے۔ اگر بیچ میں تو چڑھا جاتا ہے اور پھر ہو گیا تو وہ عذر چڑھا جاتا ہے۔ چنانچہ امام ابو یوسف کے نزدیک جیسا کہ شرح لمحاوی میں لکھا ہے ایک ہی کفارہ دینا کافی ہے۔

تشریح۔ ایک عذر کے معنوں میں یہ بھی ہے کہ اگر دشمن مقابلہ پر آئے اور اس کے واسطے ہتیار باندھے ہیں اور بار بار یا بار بار کرنا پڑے تو جیتک دشمن چلا جائے۔ تب تک ایک ہی عذر ہے۔ ہر دفعہ ہتیار باندھنے اور کھولنے کی جزا علیحدہ علیحدہ دینی چوٹی۔ مالکیہ

۳۔ کپڑے کے استعمال کے بعض طریق اور ان کی جزا۔

۱۔ کپڑا سر یا منہ پر ڈھانکا یا عورت نے صرف منہ پر ڈھانکا۔ تو قاعدہ کے تابع ہے۔

۲۔ بغیر تارے سے پہنچے اگر بیچ میں وہ کپڑا تار یا اور پھر اسی کو پہن لیا تو وہ بھی برابر پہنچے رہنے کے معنوں میں ہے۔ ہاں اگر دوسرا کپڑا پہن جائے پہنچا تو برابر پہنچے رہنے کے معنی میں نہیں ہوگا۔ قربانی دوسری دینی ہوگی۔ مالکیہ۔

۵۲		<p>۱۔ چوتھائی سربا چوتھائی سربا چوٹا کٹنا امام عظیم کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسے پورے سربا سربا پر ڈھانکنا۔ لیکن امام ابو یوسف کے نزدیک چوتھائی سے زیادہ ڈھکے سرب جزا لازم ہوتی ہے۔ کفایہ و عالمگیری</p> <p>ب۔ اگر علاوہ کپڑے کے اور کسی چیز سے سرب ڈھانکے شفا عشت یا برتنی گھیسوں کے نام پر کلمہ برتن وغیرہ سرب رکھا کچھ جزا لازم نہیں ہوتی۔ فتاویٰ عالمگیری۔ (دفعہ ۳۹ و ۳۳ مسئلہ ۱۔ ۳)</p> <p>۲۔ بی بی باندہ سربا سربا پر (پورے دن) بغیر بیماری یا عذر کے سربا سربا پر بی بی باندہ مکرہ ہے۔ شرح لمحادی</p> <p>۳۔ بی بی باندہ سربا سربا پر (علاوہ سربا سربا کے کسی اور جگہ پر چاہے وہ بی بی جگہ گہرے) ۱۔ بی بی کی عذر مکرہ باندہی جائے۔ باندہ سربا سربا مکرہ ہے۔ عالمگیری</p> <p>۴۔ چادر یا تھم کو رسی سے باندھا (دن بھر) (لوگ یا کرنا مکرہ ہے)</p> <p>۵۔ تباہ موٹھوں پر سپن لی رہا تھ استینوں میں نہ ڈالے اور طیلستان پہنی اور گھنڈیاں نہ لگائیں</p> <p>۱۔ امام ابو یوسف کے نزدیک (بر غلاف) امام فرے کے تباہ اس طرح پہنے میں کچھ جزا لازم نہیں آتی۔ عالمگیری۔ ہدایہ</p> <p>ب۔ اگر علیلان یا تباہی گھنڈیاں لگائیں قیاساً ہی ہے جیسے سلاہوا کپڑا پہننے کے طریق پر پہنا۔</p> <p>۶۔ موزے پہننا ۱۔ اگر کسی کے پاس جوتی نہ ہو تو موزہ پہنے جوتی کے پہن سکتا ہے مگر اس طرح پر کہ موزہ کے نیچے کا حصہ ٹخنوں کے نیچے تک پہن لے۔ باقی اوپر کا حصہ کاٹ ڈالے۔ (بقول امام محمد بروایت ہشام)۔ ہدایہ</p> <p>ب۔ بعض کے نزدیک موزہ بغیر کالے پہن لینے کا مضائقہ نہیں جبکہ عبا سے جوتی کے پہنا جائے۔</p> <p>ک کلاں۔ موزہ کو کاٹ کر پہننے کے متعلق دلیل حدیث ابن عمر کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اور نہ پہنے موزہ مگر جبکہ نہ پا دے جوتیاں نہ کاٹ لے موزے کو اور ٹخنوں سے نیچا کرے پھر موزے کو بغیر کالے پہنے کے متعلق دلیل حدیث ابن عباس کی ہے کہ فرمایا حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نہ پا دے تھم پہنے سراول اور جو نہ پا دے ٹخنیں پہن لے موزہ۔ اسکو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔</p> <p>۷۔ خوشبو میں رنگا ہوا کپڑا پہننا۔ دیکھو فقو ۲۷۱ مسئلہ ۲۔ دفعہ ۳۹</p> <p>۸۔ ہمیانی کمر میں باندھنی اگر اس میں روپیہ مسیب بھی ہو۔</p> <p>فتویٰ امام مالک کے نزدیک اگر کسی ہمیانی میں کسی دوسرے شخص کا خرچہ رکھا ہو تو مکرہ ہے کیونکہ اس صورت میں اسکو نہ تو ہمیانی کے دوسرے شخص کے خرچہ کو اٹھائے پھرے۔ علما حنفیہ کے نزدیک ہمیانی سے ہونے پھرے میں شامل نہیں ہے۔ لہذا اسکے باندھنے کا مضائقہ نہیں۔ ہدایہ</p>
----	--	--

۱۵ ایک کپڑا ہوتا ہے کہ تافسی اپنے کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۱۶ ٹخنوں سے مطلب پاؤں کا وہ جوڑ ہے جہاں جوتی کا تسمہ باندھتے ہیں۔ ہدایہ

۱۶۲ - خوشبو تیل کا استعمال

۱ - خوشبو کے متعلق قواعد -

قاعدہ ۵ - ۱ - خوشبو کی تعریف اور میں - خوشبو سے مراد وہ چیزیں ہیں جن میں اچھی بو آتی ہو اور سمجھدار لوگ اس کو خوشبو کہیں - نفاذی عالمگیری

خوشبو کی تین قسمیں ہیں - ۱ - نری خوشبو یعنی وہ چیز جو محض خوشبو بھی جاتی ہے اور خوشبو کے طور پر استعمال بھی کیا جاتی ہے - ۲ - وہ چیز جو بابت خود خوشبو نہیں ہے لیکن خوشبو کی حامل ہے - اور خوشبو کے طور پر بھی کام میں آتی ہیں - اور دوا کے طور پر بھی - جیسے زین کا تیل - ۳ - وہ چیز جس کی ذات میں خوشبو نہیں اور نہ خوشبو کھلاتی ہے - جیسے چربی وغیرہ - عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۲ - کس خوشبو میں جزا و کفارہ ہے - قسم اول کے استعمال میں کفارہ لازم ہوگا - اگر دوا کے طور پر بھی کام میں لایا تب بھی - قسم دوم اگر تیل کے طور پر استعمال کیجائے تو خوشبو کے حکم میں ہے - اگر دوا کے طور پر کام میں لائی جائے تو ایسا نہیں ہے - قسم سوم کے استعمال میں چاہے کھائے کھائے کفارہ نہیں ہے - عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۳ - پھول خوشبو نہیں ہے - پھول وغیرہ خوشبو کی چیزیں سونگنے سے کچھ جزا نہیں پڑتی لیکن ان کا سونگنا مکروہ ہے - نفاذی عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۴ - خوشبو کا استعمال برتن پر پینے کے کپڑوں اور بھونے پر ایک ہی قواعد کے تابع ہے - عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۵ - خوشبو لگانے پر خوشبو لگائے تو اس میں جزا کا اندازہ مقدار خوشبو پر ہوگا - اور کم خوشبو لگا کر کھینچ کر جو کو کم سمجھتے ہیں زیادہ اسکو جو کو زیادہ سمجھتے ہیں - اگر ایسی صورت ہو تو جو کہ خوشبو لگانا لازم ہو وہ کم ہو اور جبکہ وہ زیادہ سمجھے وہ زیادہ ہے - عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۶ - خوشبو لگانے پر جزا لازم ہوتی ہے اگر وہ دیدی گئی تو اس خوشبو کی چیز کو علیحدہ کر دینا چاہئے ورنہ انہر روایت کے بموجب دوسری قربانی دینی واجب ہوگی - نفاذی عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۷ - تمام قسم کی خوشبوئیں ایک ہی قواعد کے تابع ہیں - نفاذی عالمگیری

قاعدہ ۵ - ۸ - تھوڑی یا بہت خوشبو کی جزا بہت سی خوشبو استعمال کرنے کی جزا قربانی کی اور کم کی صدقہ عالمگیری

اور بیش نماز سے نہ کرنا کا اندازہ ہرے حضور لگا یا ہے جیسے ران یا بیڈلی - اور بعض نے بڑے مٹکوں کو چٹائی سے کیسے - لیکن امام ابو جعفر نے تھلیل اور کثیر کا اندازہ اہل خوشبو سے کیا ہے - مثلاً دو چلو گلاب اور ایک چلو نالیہ تیسہ کثیر ہے - اور جو کو

لوگ نہیں سمجھتے وہ قلیل ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۲۔ اوپر کے دونوں قولوں کا یہ نتیجہ ہے۔

۱۔ عقوبتی خوشبودار کیہ قاعدہ ۲۰ کا اندازہ عضو سے کیا جائے۔ اگر کوپے عضو پر لگا یا کو کثیر ہے اور قربانی لازم ہوگی اور اگر عضو کے حصہ پر لگا یا نہ صدمہ۔ فتاویٰ عالمگیری

ب۔ بہت خوشبودار کیہ قاعدہ ۲۱ کا اندازہ مقلد خوشبو سے کیا جائے یعنی نری خوشبو اگر بدن کے جو بھائی حصہ پر بھی لگائی جائے تو قربانی دینی ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری

قاعدہ ۹۔ اگر ایک محرم دوسرے محرم کے خوشبودار لگائے تو لگانے والے پر کچھ جزا نہیں ملے لگوانے والے پر جزا ہے۔

قاعدہ ۱۰۔ اگر اس پہلے خوشبودار لگایا خوشبودار اشار سے مہانیکے متعلق و کیہ فقرہ ۲۲

۲۔ خوشبو کے استعمال کے طریق اور جزا۔

۱۔ خوشبودار کیہ یا خوشبودار تیل کی یا زیتون کا تیل ملے۔ ایک عضو پر (کئی پر یا سب پر)۔ { ایک موقع پر } قربانی

فتاویٰ عالمگیری

۱۔ نزد امام اعظم والام ابودست ہر موقع پر عمدہ قرطانی دینی ہوگی۔

دلیل۔ چونکہ کپڑے عضو پر خوشبودار لگائی تو پورا ناکہ حاصل ہوا اور اس طرح پوری جنابت ہوئی اور پھر ہی جزا قرطانی ہے لہذا وہی لازم ہوئی۔ ہدایہ

لشتر بھی۔ صاحبین کے نزدیک اگر بدن میں زیتون سے تو بجائے قرطانی کے صدمہ دینا چاہیے کیونکہ بدن میں زیتون اشکائے خود دینی ہوئے اور اس کا استعمال بالرن میں جن کے بارے میں واسطے یا بالون کی دھکی کے واسطے ہوتا ہے۔ ۱۶

۲۔ خوشبودار لگائے یا خوشبودار تیل یا زیتون کا تیل ملے ایک عضو کی کسی حصہ پر ... { ایک موقع پر } صدمہ

صدمہ

لشتر بھی۔ چونکہ جنابت عقوبتی ہے لہذا صدمہ لازم ہوا نزد امام ابو حنیفہ لیکن امام محمد کے نزدیک اس سے نہیں

بھی قرطانی لازم ہے تا شائے اگر قربانی عضو پر خوشبودار لگائی تو قربانی کی جو بھائی حصہ پر لگائی جائے یا اشکائے

۱۔ متفق ہیں کہ کہا ہے کہ اگر قربانی عضو پر خوشبودار لگائے تو دم ہوگا اور یہ اندازہ سر کے بالوں کے موٹے سلاچہ کیا گیا

ہے۔ ہدایہ۔ ب۔ اگر مختلف جگہ پر خوشبودار لگائے یا تیل لگا کر سب مل کر ایک عضو پر یا زیتون کا تیل ایک عضو کے

مکمل کی شمار ہونگے اور اگر مکمل ہو گئے تو عضو سے کم حصہ بھی شمار ہونگے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۳۔ مہندی کا ڈھی تمام سر یا ڈاڑھی یا پتیلی پر ملے۔ کہو نہ پھیر دیا مسلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہندی خوشبودار ہدایہ و در مختار

۱۔ ایک قرطانی سر یا ٹانگی کی اور دوسری خوشبودار ملے گی۔ ہدایہ۔

ب۔ اگر عورت سر پر لگائے تو صرف ایک قرطانی دینی ہوگی کہ نہ سر ٹانگی کی اسکی اجازت ہے۔ ہدایہ

۴۔ مہندی پتیلی تمام سر یا ڈاڑھی کو یا پتیلی پر ملے۔ قرطانی در مختار

در مختار

۵۔ دم کے خضاب کیا۔ کچھ نہیں ہدایہ

دلیل۔ کیونکہ کوہر خوشبو نہیں ہے اس لئے کچھ بڑا نہیں دینی ہوتی۔ لیکن امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص

دوسرے واسطے خضاب تک تو چرا لالام ہے کیونکہ اس طرح وہ اپنے سر کو خلاف کے طور پر طامش کر دے اور یہ بھیج کر کہ

کر الی صورت میں چاندنی چاہیے۔ ۱۶۴

تنتیجہ جامع مفہوم میں سر کا ذکر ہے کہ سر پر خضاب کرنا جائز ہے لیکن جوشین سر اٹھا دینی دونوں

کا ذکر ہے لہذا سر پر خضاب کر کے جزا ملیدہ ہے اور خضاب کر کے عیوبہ۔ ۱۶۵

۶۔ خوشبو کپڑے پر لگائی ... { اور یادہ حد پر اور وہ ایک دن یا ایک رات بدن پر رہا ... } قربانی درختار

۷۔ خوشبو لباس کے کونہ میں یا چادر میں باندھے ایک دن یا ایک رات ... { اگر خوشبو یادہ ہے ... } قربانی عالمگیری

۸۔ خوشبو میں رنگا ہوا کپڑا پہنایا کہ میں رنگا ہوا پہنار دیکھو دفعہ ۳۰ مسئلہ دفعہ ۳۰ ... { ایک دفعہ پہنا ... } قربانی

۹۔ خوشبو زخم پر لگائے (خالص خوشبو یا کسی چیز میں ملا کر بغیر پکائے) ... { ایک مرتبہ لگائے ... } قربانی

۱۰۔ خوشبو زخم پر لگائے یا پاؤں کے شقوق میں بھرے یا کان یا ناک میں ضرورتاً ڈالے یا کھائے کچھ نہیں

۱۱۔ خوشبو کو چھوا اور وہ لگی نہیں ... { اور کپڑے خوشبو سے بہک گئے ... } کچھ نہیں

۱۲۔ خوشبو سے مہکی ہوئی جگہ گیا ... { اور اپنے کپڑوں کو اس خوشبو میں بسایا اور بہت خوشبو آئے گی ... } قربانی

۱۳۔ خوشبو سے مہکی ہوئی جگہ گیا ... { اور کچھ خوشبو نہ لپی ... } کچھ نہیں

دلیل - صورت اول میں اس سے دانستہ کوئی نفع حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی تھی لیکن صورت دوم میں

چونکہ خوشبو سے فائدہ اٹھایا لہذا قربانی لازم ہوگی۔ عالمگیری۔

۱۳۔ خوشبو کی دھونی دی ہوئی جگہ یا عطار کی دکان میں بیٹھا لیکن خوشبو کی غرض سے نہیں ... کچھ نہیں عالمگیری

۱۴۔ خوشبو کھائے (یعنی خالص خوشبو) مخد بھر کر ... { اگر بہت ہے ... } قربانی

۱۵۔ خوشبو کھائے رکھا اس طرح کہ کھانیں پکائے اور اس میں وہ خوشبو خوب مل جائے ... کچھ نہیں درختار

صاحب اجرام کو عیس (جو ایک قسم کا خوشبو دار طعاب ہے) کھانے میں کوئی جزا نہیں دینی چاہی۔ سر اسرار الوداع۔

۱۶۔ (بغیر پکائے) ... { اگر خوشبو فانی ہے ... } کچھ نہیں

۱۷۔ خوشبو پینے کی چیز میں ملائی ... { اگر خوشبو فانی ہے ... } قربانی

۱۔ اگر بہت بار پے گا تو قربانی دینی ہوگی۔ عالمگیری

۱۷۶۔ جانور کو ایذا دینا اور شکار کرنا

۱۔ شکار کے منوعات کے متعلق قواعد

قاعدہ۔ ۱۔ حرم وغیر حرم۔ محرم حدود حرم وغیر حرم میں شکار کرے تو جزا دینی ہوگی۔ اور بے احرام صرف حدود حرم میں شکار کرے تو تادان لازم ہے۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری

نفسی ج۔ ۱۔ اگر محرم میں شکار مارے تو اس پر اسی قدر جزا لازم ہوگی جس قدر کہ جب وہ شکار کو حرم سے باہر مارتا۔ حرم کی وجہ سے کچھ اور جزا لازم نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری

فتوح ج۔ ۲۔ اگر بے احرام نے جانور پتیر ملایا اور وہ تیر حدود حرم سے نہ گذرنا تو کچھ جزا دینی ہوگی اور اسی طرح اگر حرم کے باہر باز یا گنے کے درخت سے شکار کیا۔ اور گنے سے شکار کو پکڑے پکڑے حرم میں جا پکڑا تب بھی کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔ اور چاہے وہ شکار زخمی ہونے کے بعد حرم میں داخل ہو کر مر جائے تب بھی کچھ جزا نہیں دینی ہوگی۔ ہاں اگر تیر مارا اور جانور کے اس وقت لگا جبکہ وہ حرم میں داخل ہو رہا تھا تو امام ابوحنیفہؒ کے قول کے بموجب جزا دینی ہوگی۔ یا جزا واجب ہے جبکہ یا تو شکار حرم میں ہو اور جانور حرم سے باہر یا برعکس۔ فتاویٰ عالمگیری

جائز اور محرم میں کیا باہر میں (۱) اگر شکار کھڑا ہے تو پاؤں حرم میں ہوں تو شکار حرم میں خیال کیا جائیگا۔ اگر حرم سے باہر ہے تو مضائقہ نہیں۔ اور اس کے خلاف ہونے سے حرم سے باہر خیال کیا جائے گا اور اگر کچھ پاؤں حرم کے اندر ہیں اور کچھ باہر تو احتیاطاً حرم کے اندر شمار ہوگا۔ (۲) اگر شکار لیٹا ہوا ہے تو حرم میں ہو تو شکار حرم میں خیال کیا جائیگا اگر ناگین حرم سے باہر ہیں تو مضائقہ نہیں۔ اور اس کے خلاف ہونے سے حرم سے باہر خیال کیا جائیگا۔ (۳) اگر جانور کسی درخت کی شاخ پر ہے تو اگر اس کی سیدھ معمولاً حرم کے اندر پڑتی ہے تو جانور حرم کے اندر ہے اور اگر معمولاً حرم کے باہر پڑتی ہے تو جانور حرم کے باہر ہے۔ عالمگیری

قاعدہ۔ ۲۔ جانور خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے۔ دریائی جانوروں کا

حلال ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

۱۔ کلام مجید میں آیا ہے۔ اَجَلٌ لَّكُمْ صَيِّدٌ الْبَحْرِ (تمہارے واسطے سمندر کا شکار حلال کیا گیا ہے) تو اس آیت کے حکم پر بحری شکار جائز ہے۔ ہدایہ۔

ب۔ خشکی کے جانور سے مطلب وہ جانور ہے جس کی بیدارش اور بدوش خشکی میں ہو اور جس کی بیدارش اور بدوش پانی میں ہو۔ بحری جانور جو خشکی میں رہنے کے باوجود پانی میں۔ تو اس سے اس کی سلیبت نہیں ملتی۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔

ج۔ شکاری جانور وہ جانور ہے جو انسان سے بھاگتا ہو اور یہ عادت اس میں مطلق ہو۔ ہدایہ

د۔ صاحب احرام کو کمری اور گائے اور اونٹ اور مرغی اور پیلی ہوئی بطح کا ذبح کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ جانور شکاری نہیں ہیں۔ کیونکہ انسان سے نہ ڈرتے اور نہ بھاگتے ہیں۔ اور بطح سے مادہ وہ بطح ہے جو مٹوں میں موصیٰ میں ترقی ہے۔ اور وہی

انسان ہے۔ فوسف ہوتی ہے۔ ہدایہ۔ دکنٹر

ہ۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اربع جانوریں کو قتل کئے جائیں۔ میل و حرم میں تو آجیل (چوتھو زمانہ) اور کتا کاٹنے والا۔ رواہ احمدی۔ و مسلم

تشریح - کوئے سے مراد وہ کوئے جو مردار و ملال سب کھائے (زندانی یوسف) حقیق یعنی مکہ ایک شہم کا کوئے ہے جو دار
عقن نکال دے اور تلخ و شقی کھلائے ہے وہ اس میں شامل نہیں ہے اور وہ کوئے کھلائے بھی نہیں اور انسان کو یا بھی نہیں یہ
لاٹنے والا (اکثر الامام عظم) کے نزدیک (ہر شہم کے سے مراد ہے - کاٹنے والا ہو - یا نہ ہو - یا تو ہو - یا نہ ہو - ہاں -
نہیں - ان جانوروں کے ارے سے کچھ جزا نہیں دینی پڑتی - کاٹنے والا کشتا - بھیر پلا - بیل - کوئے - نجاست کھائے والے جانور
بھیر پلا یا سانپ بھو - چوہا - بٹڑ - چوٹی - گھونچہ - کھی - جھنگا - چھڑ - پتو - چوڑی - کچھو - زمین کے ٹیسے جیسے سیاہ - اور
گور کا کھڑا گوہ - گرگٹ - جھینگڑ - کفتار - و مڑی (اگر یہ دعویٰ انسان کو ایداد میں سے ابتدا نہیں کرتے) بغایت اسروجی - عالمگیری

قاعدہ - ۳ - شکار کی جزا با کفارہ - دیکھو فقرہ ۱۶۹

قاعدہ - ۴ - شکار کرنا بوجہ جزا دیکھا - اگر محرم خود شکار کرے و اس سے یا بھوکہ کرے تو اسکو جزا دینی ہوگی - ہاں -
دلیل - قرآن میں آیا ہے - وَكَانَ لَكُمْ مِنَ الْقَتْلِ وَالْأَصْدِیِّ وَالْأَنْفِ حُرْمٌ - اور نہ قتل کرے نہ شکار کرے نہ کرم حرم ہو -

قاعدہ - ۵ - اعانت کرنے والا جزا دیکھا - اگر محرم دوسرے شخص سے شکار کرے (یعنی دوسرے شخص کو اس سے
سے تاکر شکار کرے) تو اس محرم کو جزا دینی ہوگی - (زور علماء مضفیہ بخلاف علماء راشخی) - ہاں - فتاویٰ عالمگیری
دلیل - علماء راشخی کے نزدیک صورت مذکورہ میں جزا لازم نہیں ہوگی کیونکہ جزا واجب ہوتی جب قتل واقع ہو - ۱۶۹ - اور شکار کو جزا دینا صحیح
نہیں رہتا کہ اس نے شکار کو قتل کیا - بس محرم کا بتانا ایسا ہی بھوکہ جیسے غیر محرم کا بتانا - ہاں - ۱۷۰ - علماء مضفیہ
متعدد دلیل پیش کرتے ہیں - (۱) حدیث ابنی تہادہ و چیلہ لکھی گئی ہے دیکھو فقرہ ۱۷۰ (۲) علماء جو مسلمانین میں سے ایک ہیں
ان کا یہ قول ہے کہ بتانے والے پر جزا واجب ہونے میں سب کا اتفاق ہے (۳) بتانا ممنوعات احرام سے ہے کیونکہ شکار کا
جانور جب ہی تک اس میں سے جھکے وہ انسان کی نفسوں سے غائب ہے اور اس سے باطل
پر شہد ہے اور اس میں بوجہ جانی یا شکار کرنا اس سے جائز رہتا ہے - لہذا حکامی جانور کو بتانا اس کا شکار کرنا بتانا ہے (۴) محرم نے
احرام باندھا تھا تو اس کے ممنوعات میں سے ایک شکار نہیں تھا مگر جب اس نے احرام باندھا تو اس بات کا کہ کیا رکھا تھا اس میں سے ایک
و جس حالت میں کے لئے حکام کو بتانا اس کو اس سے اس کو مذکورہ جب وہ جانور اس طرح پر حکام کی ایک ہی شخص اس کا شکار کرے - کا
باعتبار اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک امانت دار اس امانت کو جو اس کے سپرد ہو تو نہیں چھوگا اگرچہ کو اشارہ کر دیتا ہے - تو اس
امانت دار کا چور کو اشارہ کرنا اور ایک ایسی شخص کا چور کو اشارہ کرنا برا ہے نہ ہوا - اسی طرح اگر محرم کسی کو شکار کو بتائے اس کے
مقابلہ میں محرم حرم بتائے تو دونوں برابر مذموم ہے - ہاں

دلیل ۲ - اکثر علماء و اشارہ کرنے کے متعلق یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ الْاَنَا عَلَى الْخَبْرِ كَمَا عَلِمَ (دلائل کرنے
والا بہترین پیش کرنے والے کے ہے) تو اس کے خلاف بری و دلائل کرنے والا شغل بری کرنے والے کے ہے -

۱ - شکار کے بتانے والے پر ان صورتوں میں جزا لازم ہوگی - (۱) جس شخص کو بتایا ہے وہ پہلے سے شکار سے واقف نہ رہا (یعنی یہ اس کو خبر بھی نہ ہو
کہ یہاں شکار ہے - اس اگر وہ پہلے ہی سے جانتا تھا کہ یہاں شکار ہے تب بتائے والے کو کچھ جزا نہیں ملے گی اس کا کوئے ہے) (۲) اس کی بات کو
سچ بتانے والا پہلے میں کرے (۳) اگر اس کو بھرت مانا اور دوسرے شخص سے اسی حکم پر بتایا اور اس کو یقین کیا تو پہلے ہی الزام ہے) (۴) بتانے
والا احرام احرام سے یا پر بھوکہ ہو اگرچہ محرم جانے والا اس کے بعد جانور اس کے بتانے کے بوجہ قتل ہو تو بتانے والے کو کچھ جزا نہیں -
ان چھ نکات پر (۵) جہاں بتانے والا بتانے والا ہی وہ شکار کرنا ہوا ہے اگر وہ دوسری جگہ پر بتانا گیا تو اس پر جزا نہیں - عالمگیری - ہاں -

۱ - کیونکہ یہ کیڑوں میں شمار ہوتا ہے اس میں قتل کی وجہ سے شکار کا حد (بھوکہ) - کیونکہ اس کا کھانا یا پھر میلہ کے ممکن گندہ اس کے پھوٹنے سے کھانا انسان
کا خاندہ بھی نہیں ہوتا - اس واسطے شکار میں شمار نہ ہوگا - ہاں

قاعدہ ۸۔ شکار کپڑے تو چھوڑ دے اگر محرم نے شکار کر اور متعین برہنہ یا بکری واجب کر اگر کسی چوڑے مالگیری

۱۔ علماء خفیہ کے نزدیک ایسا شکار چھوڑنا واجب نہیں۔ مالگیری

ب۔ چاہے احرام ہی ہوں۔ ۲۔ چاہے احرام ہی ہوں۔ ۳۔ چاہے احرام ہی ہوں۔ ۴۔ چاہے احرام ہی ہوں۔ ۵۔ چاہے احرام ہی ہوں۔

۶۔ اگر دوسرے محرم نے یہ شکار چھوڑ دیا تو چھوڑنے والے پر کچھ لازم نہیں کیونکہ شکار کرنے والا شکار کا مالک نہیں سمجھا جائے گا جیسا کہ قرآن

شریعت میں آیا ہے۔ "وحریم علیکم صید اللہ وما ذممت حرما۔" حرام کی گویں نہ ہائے اور شکار جنگل جنگل میں حرام ہو۔ مالگیری

۷۔ اگر محرم نے شکار کپڑا اور دوسرے محرم نے اس کے ہاتھ میں نقل کر دیا تو دونوں پر لازم ہوگا۔ ہاں نامہ جو خفیہ کے نزدیک کپڑے والے کو

اعتبار ہے کہ نقل سے وہ قیمت والے کے ہے اس لئے جس نے اس میں دے لیکن نامہ زر کے نزدیک کپڑے والا نقل کے وہ قیمت

جو اس لئے نقل میں دے دیا ہے وہ اس میں سے لے سکتا۔ از ہادیہ

۸۔ اگر محرم نے شکار کو کپڑا احرام بانڈا پھر اس کے ہاتھ سے کسی نے چھو لیا۔ تو چھوڑنا اس شکار کا خاص ہوگا۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک

عام میں سے نزدیک خاص نہ ہوگا۔ وکیل امام غلامیہ کہہ کر یہ قول شکار کا مالک ہوگا۔ لہذا احرام بانڈے سے اس کی ملک نہیں جاتی رہی۔

بلکہ مالک کی حفاظت ضروری ہے اور چھوڑنے والے نے اس کے جائز مال پر دست اندازی کی۔ لہذا اس پر ضمان واجب ہو۔ دلیل (صاحبین)

چونکہ چھڑانے والے نے امر بالمعروف اور نہی من المنکر کے مطابق کارروائی کی لہذا اس پر ضمان نہیں ہے۔ ہادیہ

قاعدہ ۹۔ درندہ کا شکار۔ درندہ جانور (حکا گوشت نہیں کھاتے) کے شکار میں ایک بکری جزا دیکھ جاتی ہے۔ مالگیری

۱۔ جس بانڈا گوشت نہیں کھایا یا تاشا شیر وغیرہ اگر اس کا شکار کیا جائے تو علماء خفیہ کے نزدیک اس کی بھی بڑا دینی لازم ہوگا۔ لیکن

آن بانڈوں کی جزا لازم نہیں ہوگی جس کے مارنے کی اجازت شرعاً دی ہے لیکن امام شافعی کے نزدیک شیر زبرد کے ارڈوانے

میں جزا نہیں دینی چوکی کیونکہ یہ بھی مودی جانور ہے جیسا کہ وہ پانچ مذہبی بانڈوں میں کا ذکر حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان کی جزا نہیں دینی

اور عربی کتب کے ذریعہ بھی شال ہے اور کتب گزہ کے مضمون میں بخلاف تیسرے مذہب میں بانڈوں میں شال ہے۔ امام غلامیہ یہ دلیل ہے کہ درندہ

جانور شلی شیر و شیرخوار میں اس واسطے کہ وہ وحشی ہیں کہ بھیر جلیہ کے اُن کا کپڑا نامکون نہیں۔ اور کپڑے والے کی جزا اگر محرم اس سے گوشت

مائل کرنے کی نہیں ہوتی تاہم پوست مائل کرنے کی تو ہوتی ہے یہی اس کی کھال سے فائدہ اٹھانے کی یا یا ذرا رخ کرنے کی۔ یا بھننے اور کھانے

شکار کرنے کی۔ دوسرے یہ امر بھی ہے کہ اگر پانچ جانوروں کے سوا جن کا ذکر حدیث میں آئے شیر وغیرہ میں شال کو بن توہر میں بانڈوں کی تعداد

زیادتی ہو جائے گی اور فقہ کتب بخلاف فرقے شیر وغیرہ جانوروں کو شال نہیں کر سکتا۔ اور حرف لغت پر غالب ہے۔ لہذا جزا دینی چاہئے

جزا جو ایک بکرہ یا بکری کی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ کفار و رجاہی تم کا درندہ کی قتل کرے ایک

..... دوم یہ کہ شکار کپڑے دلا اس کی کھال سے فائدہ اٹھانے اور کھال کی قیمت کے لحاظ سے ایک بکری کا قیمت

جسنا اس واسطے نہیں دیکھ جاتی کہ وہ مودی جانور ہے اور انسان پر حملہ کرتا ہے امام غلامیہ کے نزدیک جو مالک شکار کی جزا ہے

ہی اس میں بھی دینی چاہئے۔ ہادیہ۔

قاعدہ ۱۰۔ شکار قبضہ میں ہے اور احرام بانڈا۔ اگر شکار قبضہ میں ہے اور احرام بانڈا تو شکار کو چھوڑ دینا واجب

ہے اگر نہ چھوڑا اور شکار ہاتھ میں مر گیا تو قیمت کا خاص ہوگا۔ مالگیری

تشریح۔ یہ شکار چھوڑا گیا ہے اس کی ملکیت ہی رہے اگر وہ چاہے تو احرام انار شکار قبضہ کپڑے یا اگر دوسرے پکڑ لیا

ہے تو اس سے دس لے سکتا ہے۔ ہاں اگر یہ شکار دوسرے شخص نے اس کے ہاتھ سے چھوڑ دیا تھا تب چھوڑنے والے کے مالک

ہے کہ مالک کو اس کی قیمت دے نزد امام ابوحنیفہ خلاف امام ابو یوسف۔ ہادیہ۔

۱۔ اگر کسی مجموعے دس کے غیر محرم کا شکار قبضہ کر لیا پھر غصب کر لے والے نے احرام بانڈا اور شکار اس کے ہاتھ میں تھا تو

چھوڑ دینا لازم ہے۔ اور اس کی قیمت مالک کو دینی چاہئے۔ اگر مالک کے حوالہ کر دیا تو بری الذمہ ہو گیا مگر کب کیا اور اس کی جزا دینی ہوگی۔ عیوض شرعی فضل الزلزالہ الامین بن العسید۔

قاعدہ - ۱۱۔ اگر شکار قبضہ میں ہے اور حرم میں داخل ہوا۔ اگر شکار ہاتھ میں ہے اور حرم میں داخل ہوا تو واجب ہے کہ شکار کو چھوڑے لیکن اگر توجہ یا کجا وہ میں ہو تو چھوڑنا لازم نہیں۔ کفایہ

دلیل۔ (معاذ حقیر) جبکہ حرم میں داخل ہوا اگر شکار ہاتھ میں ہے تو بے شک حرم اس کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ ہاں اگر کا دے میں ہے اور توجہ یا کجا وہ میں ہے۔ جیسا کہ مروجی ہے حاکم کرام سے کہ انہوں نے احرام باندھنا حالانکہ ان کے گھروں میں شکار اور کھوتزیرہ تھے۔ کیونکہ اس صورت میں احرام والے سے نفی نہیں پایا جاتا ہے بلکہ وہ شکاری جائز حالت خود یا غیرے میں محفوظ ہے نہ کہ حرم کے ہاتھ میں ہے۔ ہاں البتہ حرم کے ملک میں ہے اور اس کا کچھ نہ ناکھ نہیں۔ ہدایہ۔

قاعدہ - ۱۲۔ مفروغہ اور قارن دو چیز ایک۔ مفروغ حج کرنے والے یا مفروغ وغیرہ کو نیالے کو شکار کی ایک دینی ہوگی اور قارن کو ایک کے بدلہ دو جزا دینی ہوگی۔ شریعت غامی۔

قاعدہ - ۱۳۔ شکار جانور کا قتل۔ اگر کسی سہ ہے ہوئے شکاری جانور کو بار والے تو قیمت سد ہے ہوئے

جانور کی مالک کو دینی ہوگی اور غیر سہ ہے ہوئے جانور کی قیمت حق اللہ اس پر واجب ہے۔ شرح غامی عیوض شرعی۔
دلیل۔ اگر سرن انسان سے مانوس ہو جائے اور اس کو کوئی قتل کرے تو جزا ضرور لازم آئے گی کیونکہ غائی طور پر وہ شکاری جانور ہے۔ ایسی بات سے اگر کوئی ادب انسان سے جو باگ کھیل میں چلا جائے اور اس سے ڈر کر بھاگے تو وہ شکاری جانور تصور نہ ہوگا۔ ہدایہ۔
۱۔ اگر یہ احرام کی ہے سہ چیز شکار کو حرم میں قتل کرے تب بھی حکم ہے۔ عالمگیری۔

قاعدہ - ۱۴۔ دو ضرب ایک کفارہ۔ اگر کسی شکاری جانور کو زخمی کیا اور اس کا کفارہ دیکھا پھر اس کو قتل کیا تو دوسری جزا علیحدہ دینی ہوگی۔ ہاں اگر پہلا کفارہ ابھی نہیں دیا تو ایک کفارہ دو دونوں کے واسطے کافی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

قاعدہ - ۱۵۔ جانور کے قتل کے بعد اس کی قیمت گھٹ بڑھ جائے۔ اگر شکار کو زخمی کرنے کے بعد اس کی قیمت بڑھ گئی۔ مثلاً جب زخمی کیا تھا تو اس کی قیمت کم تھی مگر کچھ دنوں بعد اس کی پشیم بڑھ جائے۔ اس کی قیمت میں زیادتی ہوگی اور اب جانور گیا تو مرنے کے دن جو جانور کی قیمت تھی وہ دینی ہوگی اور اس کی قیمت اور ضرب لگانے کے وقت کی قیمت کا فرق بھی دینا ہوگا۔ اور اگر اس کی قیمت گھٹ گئی تو جو قیمت زخمی ہونے کے دن تھی وہ واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۶۔ فتاویٰ عالمگیری میں یہ مسئلہ سہ ہونے باز کے متعلق لکھا ہے۔

قاعدہ - ۱۶۔ اگر لشکار کو زخمی کیا اور وہ مر گیا تو جزا لازم ہوگی ورنہ اگر کچھ ہوا گیا اور زخم کچھ اثر باقی نہیں رہا

تو جزا نہیں دینی ہوگی۔ ہاں اگر کچھ اثر باقی رہا تو بس قدر قیمت میں نقصان واقع ہوا ہے وہ دینا ہوگا۔
۱۔ اگر یہ نہیں معلوم کہ جانور کیا کچھ ہوا گیا تو دستاویز جہاد دینی ہوگی۔ عیض سرستی۔

ج۔ اگر زخمی کرنے کے بعد جانور کو مردہ پایا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ کسی اور جہت سے مرے ہوئے تو زخمی کرنے کی وجہ سے کچھ جزا واجب ہوگی
فتاویٰ مسند دینی ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری۔

قاعدہ - ۱۷۔ زخمی شدہ پیش۔ اگر لشکار کو پہلے ایسا زخمی کیا کہ وہ بچنے کے قابل نہ رہا اور پھر اس کو قتل کیا

تو دو جزا میں دو مرتبہ کی دینی ہوگی۔ عالمگیری

۱۔ اگر زخمی ہو کر کچھ جہاد دینا ہوگا تو وہ بھی ایک جزا دونوں فعلوں کے واسطے کان ہوگی۔ سراوہ ہاج

قاعدہ - ۱۸۔ وادعت میں جزا نہیں ہے۔ اگر کوئی ورنہ جانور یا لشکاری جانور محرم پر حملہ کرے اور مرد

میں محرم اسکو مار ڈالے تو کچھ جزا لازم نہیں۔ عالمگیری دہایہ۔

۱۔ اگر کوئی ورنہ جانور یا لشکاری جانور صاحب اہرام پر حملہ کرے اور وہ اسکو قتل کرنے کو کچھ جزا لازم نہیں۔ دہایہ

ج۔ امام کے متفقہ ہونے کی صورت میں بھی جزا لازم ہے۔ جیسا کہ اگر وادعت محرم پر حملہ کرے اور وہ وادعت میں اس کو مار ڈالے تو قیمت اس کی دینی پڑتی ہے۔ دلیل علماء حنفیہ۔ چونکہ حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایک ورنہ کو مار ڈالا اور اس کے بدلے میں بکری کا بچہ خیرات میں دیا۔ اور یہ فرمایا کہ میں نے اس کے مار ڈالنے میں ابتداء کی ہے پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ اگر ابتداء ورنہ ہلا کرے اور وہ اس کو قتل کر دے تو اس کے بدلے کوئی جزا لازم ہوگی۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ محرم کو ابتداء ورنہ پر حملہ کرنا منع ہے۔ لیکن رافعت شریعت میں ہوا پناہ عروزی جانور کے صدمے سے بچنے کے واسطے شرعاً اس کو ایسے جانور کا مارنا لازم ہے اگرچہ وہ ابتداء بھی دینا چاہیے کہ اس کا ایسا ہے۔ قتلی المذبح جس کی کاٹنے سے تو جب سودی جانور کا مارنا صرف اس خیال سے کہ وہ ابتداء پناہ کا ضرور ہوا۔ تو جب وہ ابتداء پناہ کے بغیر قتل کر لی مارنا ضرور ہوا۔ خلاف وادعت کے کہ اس کے بدلے قیمت دینی پڑتی ہے۔ نہ جزا۔ کما یہ

قاعدہ - ۱۹۔ کئی محرم۔ اگر دو صاحب اہرام یا زیادہ ایک لشکار کو قتل کریں تو ہر ایک کی پوری جزا ہوگی۔ فتاویٰ

قاعدہ - ۲۰۔ کئی بے اہرام۔ اگر دو بے اہرام ایک ضرب سے قتل کریں یا ایک جماعت ایک ضرب سے قتل

کرے تو جزا کے اُسی قدر حصہ ہو کر ہر ایک شخص پر ایک ایک حصہ لازم ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری

قاعدہ - ۲۱۔ محرم و کافر اگر محرم کے ساتھ کوئی لڑکا یا کافر شریک ہو کر قتل کریں تو پوری جزا محرم ہی

کو دینی ہوگی کافر یا لڑکے پر کچھ واجب نہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

قاعدہ - ۲۲۔ دو شخص کیے بعد دیگرے۔ اگر ایک شخص نے ایک ضرب لگائی اور اس کے بعد دوسرے

شخص نے دوسری تو ہر شخص پر وہ جزا واجب ہوگی۔ جو اس کی ضرب کی وجہ سے جانور کی قیمت میں کمی ہوئی اور ساتھ ہی دونوں جزوں کے بعد جو اس کی قیمت رہ گئی اس کا نصف نصف ہوا

ہر ایک کے ذمہ ہوگا۔ فتاویٰ عالمگیری۔

قاعدہ ۲۳۔ شکار حرم سے باہر نکالنا۔ اگر کوئی شخص حرم سے ہرنی کو نکال لائے اور اس کے ہاں بچے

ہوں اور پھر ہرنی اور بچے مر جائیں تو ہرنی اور بچوں کی قیمت جزا میں دینی ہوگی۔ ہدایہ۔
دلیل۔ حرم کا شکاری جانور حرم سے باہر نکالنے پر بھی اس کا شق ہے۔ شرعاً۔ لہذا اس کا واپس حرم میں پہنچا دینا ضرور ہے۔ ہدایہ

قاعدہ ۲۴۔ جانور کو ڈر کر مار ڈالنا۔ اگر یہ گناہ ہے کوئی جانور کنویں میں گر گیا تو جزا لازم ہوگی۔ عالمگیری

قاعدہ ۲۵۔ دودھ نکالنا۔ اگر حرم کے جانور کا دودھ نکالے تو اس کی قیمت کے موافق جزا دینی ہوگی۔ ہدایہ
وجہ۔ یہ ہے کہ دودھ بھی شکار کا ایک حصہ ہے نہ صرف شکاری جزا دینی ہوتی ہے اسکی بھی دینی چاہیے۔ ہدایہ

قاعدہ ۲۶۔ شکار بذر لیسواری۔ اگر کوئی شخص جانور پر سوار تھا یا اسکو گھنچتا تھا یا ہانکتا تھا اور اس جانور نے ہاتھ یا پاؤں یا سنبے شکار کیا تو سوار پر جزا لازم ہے۔ فتاویٰ عالمگیری

قاعدہ ۲۷۔ انڈا توڑنا۔ اگر کسی شکاری جانور کے انڈے کو توڑے (یا بھونے) تو اس کی قیمت بھی دینی لازم ہوگی (یہی حضرت علی و ابن عباس سے مروی ہے)۔ ہدایہ۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ ہاں انڈے میں سے کچھ روٹھا جائے انڈے میں بچہ بنا ہو تو اس میں یا بچہ یا کوئی انڈے کی قیمت جزا دینی ہوگی لیکن ایک شیل ہے جو کہ کھلا نہ ہو چھپنے کے ایک طرف ہو تو ایک شکاری جانور یا شکار توڑنے کے بعد انڈے میں سے کچھ روٹھا جائے انڈے کے ایک طرف جانور کی قیمت جزا دینی ہوگی، اگر انڈے میں کچھ نہ گیا ہو اور انڈا توڑنے سے کچھ روٹھا جائے تو اسکی قیمت اس کے برابر میں جزا دینی ہوگی، اگر کچھ نہ تھا تو یہ چاہتا ہے کہ جب تک کھلا ہوا تھا انڈے کی قیمت جزا دینی ہے۔ ہدایہ

قاعدہ ۲۸۔ شکار کی خرید و فروخت۔ خود حرم یا اگر حرم شکار خریدے یا فروخت کرے (حرم یا غیر حرم میں) تو یہ بیع باطل ہے اور اگر خریدا اور وہ شکار مر گیا تو اس کی قیمت کی جزا دینی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۱۔ اگر وہ حرم یا غیر حرم شکار کی خرید و فروخت کرے۔ خود حرم کے مذہبوں اور شکار باہر تو اہل الذمہ کے نزدیک حرام ہے۔ بخلاف امام احمد۔ عالمگیری

قاعدہ ۲۹۔ اگر حرم شکار فوج کرے (حرم یا غیر حرم میں) تو وہ شکار اس کے لئے حرام ہے اور اس پر جزا لازم ہوگی۔ اگر بے

احرام ذبح کرے (حرم میں) تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور ذابح چتا وان ہے۔ ہدایہ۔ عالمگیری
تشریح۔ اگر حرم شکار کو ذبح کرنے کے ذمہ دارے شبہی ذبح ہی کے مکمل ہیں۔ اور انہیں جزا واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری

تشریح۔ اگر حرم شکار کو ذبح کرنے کے ذمہ دارے شبہی ذبح ہی کے مکمل ہیں۔ اور انہیں جزا واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری
تشریح۔ اگر حرم شکار کو ذبح کرنے کے ذمہ دارے شبہی ذبح ہی کے مکمل ہیں۔ اور انہیں جزا واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری
تشریح۔ اگر حرم شکار کو ذبح کرنے کے ذمہ دارے شبہی ذبح ہی کے مکمل ہیں۔ اور انہیں جزا واجب ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری

دوسرے بے احرام یا حرم نے کھایا تو باقی فوج تو بے اور مستحقا کے سوا اور کچھ واجب نہیں۔ شرح طحاوی
دلیل (صحابیہ) ہے۔ خود حرم سے تو اس کے مستحقا کے ذمہ دینی ہوگی جبکہ دوسرے حرم کے کھانے کے سوا مستحقا کے ذمہ دینی جزا لازم نہیں آتی۔
امام اعظم کی دلیل ہے کہ حرم اسوجہ سے دینی ہوگی کہ جو گوشت اسے کھایا۔ وہ حرم ہے اور حرم ہر مومنات احرام کے ہے لہذا اس گوشت کا کھانا مستحکم
احرام کا ترک ہے اور انہوں نے جب مومنات احرام کا ترک کیا تو جزا لازم ہوگئی۔ چنانچہ اگر وہ حرم اس گوشت کو کھاتے تو جزا لازم ہوگئی۔ ہدایہ

سلف یعنی اگر وہ حرم یا غیر حرم شکار کو ذبح کرے تو اس کی قیمت کی جزا دینی ہے۔

دلیل یہ تھا ان اسوجہ سے لازم آتا ہے کہ شکار محرم میں کیا گیا۔ اور محرم کے مال کی قیمت دینی لازم ہے اور محرم ہر جزا اسوا سے ہوتی ہے کہ وہ بطریق کفارہ کے ہوتی ہے اور اس کے فعل کی بدلہ ہوتی ہے کیونکہ اگر شکار اسوجہ سے حرام کیا گیا ہے کہ وہ احرام میں ہے اور روزہ کفارہ کے طور پر تو رد جاسکتا ہے مگر یہاں تو مال کے بدلہ مل دینا ہے پھر روزہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ہدایہ

۱۔ اگر کسی نے حدود محرم کے باہر شکار کر لیا تو اس نے آخر کار حدود محرم میں اسکو جا پڑا تو ایسے شکار کا بھی گوشت کھانا جائز نہیں۔ ہدایہ
(ج) امام شافعی کے نزدیک اگر محرم کسی غیر محرم کے واسطے نفع کرے تب ذبح حلال ہے۔ ہدایہ
دلیل :- کیونکہ محرم کسی غیر محرم کے واسطے ایسا کرنا ہے تو اسکا فعل ایسا خیال کیا جائیگا جیسے غیر محرم نے فوج کیا ہے امام شافعی یہ ہیں ہے کہ اگرچہ ذبح تو نفع ضرور ہے مگر محرم کے واسطے احرام اس امر کا نہیں ہے تو اگر وہ ایسا کرے تو گویا شرعی منوعات کا مرتکب ہوا۔ تو ذبح مردار ہوا۔ اگر سلطان حالت احرام میں ذبح کیا تو ایسا بھی ہے جیسے ہوی نے ذبح کیا۔ ہدایہ

قاعدہ - ۳۱۔ اگر غیر محرم شکار ذبح کرے اور شکار اس نے خود ہی کیا بھی ہو (محرم کا یہ ہو تو وہ شکار محرم کے

لئے حلال ہے بشرطیکہ محرم نے اسکو نہ تو اشارہ سے بتایا ہو اور نہ اس کے مارنے کے واسطے حکم کیا ہو۔ ہدایہ
تشریح :- امام اہل کے نزدیک محرم کو اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔ جبکہ غیر محرم نے اس کو محرم کے واسطے شکار کیا ہو۔ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محرم کو گوشت شکار کھانے کا کچھ دینا بھی ہے بشرطیکہ محرم نے خود شکار نہ کیا ہو اور نہ اس کے واسطے کیا ہو۔ امام عظیم کی دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے شکار کے گوشت کے شتلق ذکر کیا کہ محرم کو اس کے کھانے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔ تو جو حدیث اہل علم و اہل کتب نے پیش کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی محرم کو شکار (پورا کا پورا) بطور ہبہ بھیجے۔ یا وہ شکار جو محرم کی اجازت سے کیا گیا ہو حدیث اہل تہادہ جس کا ذکر احرام کے بیان میں ہے اس کی صراحت کو صے گی۔ ان ہدایہ۔

قاعدہ - ۳۲۔ شکار کسی کی ملک ہو یا نہ ہو جزا ضرور دینی ہوگی۔ محیط

قاعدہ - ۳۳۔ حج پہلی مرتبہ کرے یا اس کی قضا ادا کرے جزا ضرور دینی ہوگی۔ فتاویٰ مالگیری

۳۔ کئی آدمی ملکر مختلف حالتوں میں شکار کریں

مثالیں

محرم نے ... د ... غیر محرم نے شریک ہو کر مارا	
بدری	دھڑب کی نصف قیمت
غیر محرم نے شکار نہ پکڑا ... پھر بھر غیر محرم نے اسکو قتل کر دیا	(محرم میں اور پہلے غصہ نہ ہو تو اس کا)
بدری	پوری
غیر محرم نے ... اور ... قاتل نے شریک ہو کر قتل کیا۔	دھڑب کی قیمت
غیر محرم نے ... د ... محرم (مرد) نے ... د ...	قاتل نے شریک ہو کر محرم میں قتل کیا
بدری	دھڑب کی قیمت
غیر محرم نے پہلی ضرب باری ... پھر محرم (مرد) نے ضرب ماری ... پھر قاتل نے ...	پہلی اور دوسری ضرب کا فرق دیکھ کر قیمت دیکھ کر محرم کا دھڑب
بدری	دھڑب کی قیمت
غیر محرم نے شکار کا ہر دو ڈھایا یا پانچ کا ... پھر محرم نے دونوں انھیں پھینچ دیں ... پھر قاتل نے مارا	پہلی ضرب کی قیمت دھڑب کی قیمت کا دھڑب
بدری	دھڑب کی قیمت

{ ۸۰ + ۹۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا اور جانور زندہ رہا ... پھر احرام حج کا باندھا اور زخمی کیا ... پھر مر گیا اصلی قیمت
{ ۸۰ + ۷۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا اور جانور زندہ رہا ... پھر احرام حج باندھا جبکہ پہلا احرام تاشا تھا اور زخمی ... پھر مر گیا دوسری زخمی قیمت
{ ۱۲۰ + ۷۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا اور جانور زندہ رہا ... پھر احرام حج و عمرہ باندھا جبکہ پہلا احرام تاشا تھا اور زخمی کیا ... پھر مر گیا دوسری زخمی قیمت
{ ۱۲۰ + ۹۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا اور جانور زندہ رہا ... پھر احرام حج و عمرہ باندھا جبکہ پہلا احرام تاشا تھا اور زخمی کیا ... اصلی قیمت
{ ۸۰ + ۸۰	{ محرم عمرہ زخمی نہیں کیا بلکہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا ... پھر احرام حج و عمرہ باندھا جبکہ پہلا احرام تاشا تھا ... پھر زخمی ہو گیا اور جانور زندہ رہا پہلے زخمی قیمت
{ ۴۰ + ۳۰ + ۸۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا ... پھر کسی بے احرام نے زخمی کیا ... پھر احرام حج باندھا اور زخمی ہو گیا پہلے زخمی قیمت
{ ۱۲۰ + ۷۰ + ۴۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا اور احرام تاشا ... پھر بے احرام نے زخمی کیا ... پھر احرام قرآن باندھا اور زخمی ہو گیا تیسری ضرب کی قیمت
{ ۱۲۰ + ۳۰ + ۹۰	{ محرم عمرہ نے زخمی کیا اور احرام تاشا ... پھر بے احرام نے زخمی کیا ... پھر احرام قرآن باندھا اور زخمی ہو گیا چوتھی ضرب کی قیمت
{ ۲۵ + ۵۰	{ بے احرام نے زخمی کیا کہ بچہ کے گال پر پیر کی اور ... محرم نے زخمی کیا کہ وہ مر گیا اصلی قیمت دوسری ضرب کا نفع
{ ۱۰ + ۹۰	{ بے احرام نے زخمی کیا کہ بچہ کے گال پر زخمی ہو گیا کہ وہ مر گیا ... پھر وہ مر گیا پہلی اور دوسری ضرب کا نفع

۱۷۶ - جوں مارنا اور طی مارنا -

جزا سند

۱- ایک جوں ماری اپنے سر یا بدن یا کپڑے پر سے پکڑ کر ...
۱- جتنا چاہے صدقہ، ایک ٹہنی کہیں سے کیونکہ جوں بن کی سیل سے پیدا ہوتی ہے اس واسطے صدقہ دینا ضروری ہے۔ چاہے - صاحب صغیر میں لکھا ہے کہ کسی مسکین کو کچھ کھلائے جس سے مطلب یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ غیرت ضروری ہے۔

لہٰذا یہاں جو اشعار استعمال کئے گئے ہیں وہ یہ ہیں - پوری یا اہلی قیمت سے مطلب جانور کی پوری قیمت مجموعہ پہلی ضرب کے مطلب جانور کی وہ قیمت جو پہلی ضرب لگنے کے بعد رہی یعنی اگر کسی جانور کو بھی قیمت ۹۰ روپے تھی۔ کسی نے ضرب ماری اور اب اس کو زخمی کر دیا تو ضرور ہے کہ ۸۰ روپیہ سے کم کو فروخت ہوگا وہ قیمت جو پہلی ضرب کے بعد اس کی ہوگی۔ وہ ہے ۷۰ روپیہ فرض کی ہے یعنی ہر ضرب پر دس روپیہ کہہ سکتے ہیں اسی طرح دوسری اور تیسری ضرب وغیرہ کی قیمت یا پہلے زخم، دوسری زخم وغیرہ کی قیمت سے مطلب یہی لیا گیا ہے کہ جانور کی قیمت پہلے اور دوسری ضرب کے بعد کم ہو کر رہ گئی ہے وہ قیمت پہلا اور دوسرے زخم ... قیمت سے مطلب جانور کی جو قیمت پہلے زخم لگے تھی اور جو قیمت اس کی دوسرے زخم لگنے پر ہوئی اب ان دونوں قیمتوں میں جو فرق ہو - تھ لیکن پکڑنے والا یہ جو اتفاق سے واپس لے گیا تھ ان سب سے برابر زخم نہ پہنچا یا ہے۔

دلیل - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا یختل خلعا ولا یغسل شوکھا یعنی بھول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لباس حرم کی اوکھٹے حرم کے رکھنے جائز نہیں۔
۱۴

۲۔ یہ درخت اگر کسی کی ملکیت میں ہو تب بھی لٹکے کاٹنے ہر جزا لازم آتی ہے۔ فتاویٰ عالمگیری
ب اگر کسی زمین میں جو کسی خاص شخص کی ملکیت ہو اور حرم میں ہو بھول کا وجہ پیدا ہو اور کوئی اسکو کاٹے تو کاٹنے والے کو چاہے کہ ملک
اسکی قیمت دے اور اس قدر قیمت خیرات کرے۔ فتاویٰ عالمگیری۔ ہدایہ

قاعدہ - ۳۔ اگر کسی درخت کی جڑ حرم میں ہو اور ٹہنیاں حد و دوسے باہر ہوں تو وہ حرم میں شمار ہوگا۔ اور اگر
کچھ جڑ حرم میں ہو اور کچھ باہر تب بھی حرم میں شمار کرنا چاہئے۔ عالمگیری

قاعدہ - ۴۔ درخت کاٹنے والا حرم میں ہونے والے حرام سبب برابر جزا دینے لیکن قارن پر لگتی جہل ہے ہاں

دلیل - امام شافعی کے نزدیک قارن پر کسی ایک ہی جہل لایم ہے مثلاً زمین کے نزدیک قارن دراصل ایک حرم ہوتا ہے لہذا وہ قارن
دینی ہوگی لیکن امام شافعی کے نزدیک قارن کسی ایک ہی اولیٰ ہے حرم ہوتا ہے اور سوجتے ایک قارن جزا میں ہے حتیٰ کہ یہاں سال پیرا تو
کہ اگر قارن مہقات ہے تا دیکرے تو قارن ہونے کے نزدیک ایک قارن کیوں دینی ہوتی ہے اس کو چاہے کہ مہقات پر صرف ایک ہی احرام
بائنہما صحت صحیح مہقات ایک ہی احرام ہے تو اسکی تائید ہے ایک ہی جزا لازم ہوتی ہے لیکن امام شافعی اس مسئلہ کے خلاف ہیں۔ ہدایہ

قاعدہ - ۵۔ درخت کی قیمت سے کھانا خرید کر خیرات کرے اور یہ غریب کو نصف صاع گیسوں جہاں چاہے

خیرات کرے جزا کے طور پر روزے رکھنے جائز نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری
دلیل - روزہ اس واسطے جائز نہیں کہ اگر کسی نفل کی خلاف ورزی کی جزا میں کھانا چاہے حرم تو ایک زمین ہے جسکی عظمت قائم
رکھنی ضروری ہے تو کھانا اس چیز کی قیمت جو اس میں کی گئی جائے بطور جزا دی جائے۔ ازہادیہ

قاعدہ - ۶۔ جب جزا کی قیمت خیرات کر دی تب بھی درخت کو کام میں لانا مکروہ ہے۔ ہاں یہ چاہئے کہ

اسکو فروخت کرے وہ قیمت بھی خیرات کر دے۔ فتاویٰ عالمگیری
۱۔ گھاس یا دھت حرم کا ہونے کے درخت کو ناکر بہت جائز کہا گیا ہے اسلئے کہ اگر بلا کر بہت جائز کھانا تو لوگ حرم کے درخت
کاٹنے میں جرت کیا کرتے ہاں ہذا کا حکم سے بطور حرم جائز نہیں۔ ہدایہ

قاعدہ - ۷۔ ان نباتات کا حرم میں کلنا جائز ہے اور طہر جزا نہیں پنی ہوگی۔ عالمگیری - شرح طحاوی

سو کی گھاس۔ اور کھٹ۔ کھٹ۔ سے ڈاگران کے توڑنے سے درخت کو نقصان نہونہ شک درخت اور جو خشودا کی حد
سے کل گئے ہوں۔ عالمگیری - شرح طحاوی

قاعدہ - ۸۔ حرم کی درخت کی مٹوگ نازل چاہے وہ درخت چلو کا ہو یا اور کسی قسم کا چار نہیں۔ عالمگیری

۱۵۔ ازہادیہ کہ ہم کی گھاس ہر خوشبودار کہ ہم میں پیدا ہوتی ہے اسکا کٹنا حرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واسطے جائز رکھا ہے کہ وہ استعمال کیا جاتی ہے۔ وہاں کی
قبور اور لوگوں کے گھر میں۔ حاشیہ شرح وقایہ۔

۱۶۔ کمات برساتی ہوا یعنی وہ چھوٹا سا ہوا جو رسات میں پھرتی ہوگی پیرا ہوا ہے۔

۱۸۰۔ طواف عمرہ۔

حبذا اسندا

قربانی عینی شرح کنز

قرمانی عالمگیری و ہجری

۱۔ طواف عمرہ بے وضو کرے۔

چاہئے کہ اس طرف کو دوبارہ کرے لائق قربانی نہیں دینی ہوگی۔ عالمگیر

۲۔ طواف عمرہ بے وضو کرے اور سعی بھی بے وضو کرے (اداء احرام کھولے)

جنتک کہیں ہو چاسے کائن کو دوبارہ ادا کرے۔ تو قرآن ہی کے ذمہ نہیں رہے گی کہ دوبارہ کون سے پہلے اپنے اہل عیال میں جھانکے گا مہارت کے ترک کی وجہ سے اس کو ایک قرآنی روٹی ہوگی۔ پھر واپس کے جانے کی نصیحت نہیں کیونکہ کن دوا اور کچھانے کے گریہ سے حضور خفیف خرابی ہے) اور حرام سے باہر بھی ہو گیا ہے۔ اسی لیے مہارت کو تینکا دے کہ ذمہ کو بڑا نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس سے اسی طرف کے بعد کی ہے جو ضرورت ہے۔ چنانچہ اگر طواف دوبارہ مہارت سے کرے (وہی) کہے تب بھی اس کے ذمہ کوئی خرابی نہیں پڑی۔ (صحیح روایت سے) ہو جائے۔ -- ہا یہ

قربانی مالگیری

سم۔ طواف عمرہ حالت جنابت

۱ چاہے کہ طواف کو دوبارہ کرے تو قربانی نہیں دینی ہوگی۔ مانگیری

جب اگر گھم و ایس جلا آبا اور طواف دوبارہ نہ کیا تو قربانی بہرہ ہے۔ پھر کہ حاجی کی ضرورت نہیں۔ عالمگیری

عائلی

۴۔ طواف عمرہ کے من جگر کرنا اور پھر کسی کسے اور بھڑکھڑا قدم کہ تین جگہ کر کے پھر عرفات میں قوف کرنا تو چاہے کہ ایک جگہ رو کرے تو سب عمرہ کاملان ہو جائیں گے۔ اور سی دوبارہ کرے تو عمرہ کسی کی کا دوبارہ کرنا تو صحیح اور حج کسی کی کا دوبارہ کرنا واجب ہے۔ اور یہ شخص قارن ہے۔ مانگہ گی۔

۲۰۳۵

۵۔ طواف عمرہ سے پہلے جماع کرے (حکیم احمد قرآن کا ہے) تو عمرہ اور حج فاسد ہو جائیگا۔

۱۔ چاہے کہ باقی افعال ادا کرے اور سال انہیں پاس ہو جائے اور عمر وہ صاحب ہوگا۔ اور قرآن کی قربانی اس کے ذہن میں رہے گی اور جتنی کہ دو قربانیاں اس کو دینی بنی ہوگی۔ عالمگیری۔

قربانی ہمارے

ہندہ | پرایہ

۲۔ طواف عمرہ میں حجاج کو (جابر بکری کے بعد) تو عمرہ فاسد نہیں ہوگا۔ نزو امام اعظم بخاری رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ وغیرہ

۱۔ امام شافعی کے نزدیک عمرہ فاسد ہو جائیگا کیونکہ ان کے نزدیک عمرہ حج کی طرح فرض ہے۔ لہذا نہ بھیجا اور احباب بعد ازاں علماء حنفیہ کی دلیل کو تسلیم کر کے عمرہ مستحب قرار دیا۔ تا مگر یہ جسے کہے کہ عمرہ کو درجہ کو فاقی و درجہ حائمیہ - ہدایہ

قربانی

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----

۷۔ طواف عمرہ میں جہانگیر کے (تین چکر کے بعد یا طواف سے پہلے) تو عمرہ فاسد ہو جائیگا۔ زوانا، عظیم و شہنشاہی

۱۔ اس عمرو کے اعلان ہوتے ہی اس کی تعداد میں کمی ہو گئی۔ خدا کا حکم و امان سب سے بڑا ہے۔
 جب امام شافعی نے قزوینک بڑے قزاقی رنوں و غلات سے قبل ماہ کے کھلنے پر مبنی ہو گئی۔ کیونکہ ان کے نزدیک عمر و مہر
 فرض ہے۔ علاوہ ازیں کہ وہ اس کو جو عمر و ہست کی اس کام میں تیرے سے کہے بلکہ جو درجہ کی قزاقی مبنی ہے۔

وسمی کرے (تادن) بعد طواف قدم اوسمی کر نیکی تو پہلا طواف اوسمی عمرہ کی محبوب

ہوگی اور دوسرا طواف اور سعی حج کا رہیگا۔

- - مائٹیری

... عالمگیری

۵۔ طواف عمر و طواف حج ساتھ کئے اور پھر حج کی سی کی۔ تو سعی عمرہ کی محسوب ہوگی۔

۱۸۱۔ طواف دوم

۱۔ طواف قدم بے وضو کرے۔ (کل یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

دلیل (شافعی) اس طواف دہشتہ میں ہو کہ نہ کعبہ بنیہ فیہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ الطَّوْفُ صَلَواتُ اللہ علیہم اجمعین
تَعَالٰی اَبَاحَ فِیْہِ الْمَطْلُوعَ طواف مثل نماز کے ہے صرف فرق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس میں کلام کرنا جائز کر دیا ہے تو جب یہ مثل
نماز کے ہے تو وضو اس کے واسطے ضروری ہوا۔ ۱۔ ایہ۔

۲۔ طواف قدم اگرچہ نہایت ہے لیکن جب طواف شروع کیا گیا تو واجب ہو گیا یعنی واجب اگر کوئی بھی فرض ہو کر ہو جائے اگرچہ طہارت کیا گیا تو اس کی
شرط میں نقصان واقع ہوا اور اس نقصان کی وجہ سے اس کی جزا صدقہ دی گئی۔ دم اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ دم طواف زیارت میں دیا جاتا ہے
جو طواف واجب کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کو واجب کیا ہے اس طواف میں اس کی جزا صدقہ دی گئی۔ دم اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ دم طواف زیارت میں دیا جاتا ہے

۳۔ طواف کی روایت میں یہ حدیث میں ہے کہ طواف واجب کیا ہے اس طواف میں اس کی جزا صدقہ دی گئی۔ دم اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ دم طواف زیارت میں دیا جاتا ہے
۴۔ طواف کی روایت میں یہ حدیث میں ہے کہ طواف واجب کیا ہے اس طواف میں اس کی جزا صدقہ دی گئی۔ دم اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ دم طواف زیارت میں دیا جاتا ہے
۵۔ طواف کی روایت میں یہ حدیث میں ہے کہ طواف واجب کیا ہے اس طواف میں اس کی جزا صدقہ دی گئی۔ دم اس وجہ سے نہیں دیا گیا کہ دم طواف زیارت میں دیا جاتا ہے

دلیل (شافعی) خدا تعالیٰ نے کلام میں فرمایا ہے۔ وَطَافُوا بِالْبَيْتِ الْمَقْدِسِ اور میں کوئی قدر وضو کیا نہیں ہو جانا وضو نہایت
دلیل (شافعی) خدا تعالیٰ نے کلام میں فرمایا ہے۔ وَطَافُوا بِالْبَيْتِ الْمَقْدِسِ اور میں کوئی قدر وضو کیا نہیں ہو جانا وضو نہایت
دلیل (شافعی) خدا تعالیٰ نے کلام میں فرمایا ہے۔ وَطَافُوا بِالْبَيْتِ الْمَقْدِسِ اور میں کوئی قدر وضو کیا نہیں ہو جانا وضو نہایت

۱۔ طواف دوم حالت جنابت میں کرے۔ (کل یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

۲۔ طواف دوم حالت جنابت میں کرے۔ (کل یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

۳۔ طواف دوم ترک کرے۔ (سبھی اگر ایسا اتفاق ہو جائے کہ کہیں شکر یا چار چکر باہر روفت و غافلت میں شامل ہو جائے۔ ۱۔ ایہ۔

۱۸۲۔ طواف زیارت

۱۔ طواف زیارت بے وضو کرے (کل طواف یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

۱۔ طواف زیارت بے وضو کرے (کل طواف یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

۲۔ طواف زیارت بے وضو کرے (کل طواف یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

۳۔ طواف زیارت بے وضو کرے (کل طواف یا چار چکر) ... صدقہ ... ہمارے

۱۔ طواف زیارت بے وضو کرے (تین پکڑیاں)	مدت	مالگیری
۱۔ صدقہ عظیم پکڑ کر کے بلا وضو نماز گنیمت کی قوت قرانی کی قوت کو کم نہ کرے۔ اگر بار بار چاہے تو قیمت کم کرے۔ مالگیری		
۲۔ طواف زیارت حالت جنابت میں کرے (کل طواف حالت جنابت میں کرے یا تین پکڑ تو جہارت سے کرے باقی حالت جنابت میں)	بہت	بہت
۱۔ اسوجہ سے کہ ابن عباسؓ سے ہی طرح روایت کیا گیا ہے دوم، اسوجہ سے کہ حدیث کی نسبت جنابت زیادہ غلط ہے تو وضو یا کرنا بھی بڑا اس سے زیادہ ہے۔ لہذا ہندو نماز کی طرح کرے۔		
۳۔ طواف زیارت حالت جنابت میں کیا (تین پکڑیاں)	بہت	بہت
۱۔ اگر کسی نے طواف صدر طہارت کی حالت میں کرے تو دیکھو فقرہ ۱۸۴ ج۔		
۲۔ طواف زیارت ترک کیا (تین پکڑیاں)	قرآنی	مالگیری
۱۔ اگر کوئی دوبار طہارت سے کرے تو قرآنی کے ذمہ نہیں رہی، لیکن امام غزالیؒ نے نزدیک کر دیا کہ اس طواف کو دوبارہ کیا تو قرآنی کا کومر نہیں رہی۔ ورنہ ہیکر کے بدلہ صدقہ عظیم کیسے صدقہ ہے۔ شرح غزالی باب بی و العود		
۳۔ طواف زیارت ترک کیا (دو پکڑیاں)	بہت	بہت
۱۔ جن صورت میں نصف سے زیادہ طواف اسکے ذمہ باقی ہے تو گویا اس کی باقی پکڑیاں وہاں پکڑ کر اس نے طواف زیارت کی ہیں اگرچہ غصہ گھر چلا جائے تو اس کو چاہئے کہ اسی اہرام سے واپس آئے اور طواف زیارت کرے کیونکہ وہ چارے کے حق میں ابھی اہرام سے باہر نہیں ہوا ہے۔ اور جب تک اہرام سے باہر نہیں ہو سکتا۔ جب تک طواف زیارت نہ کرے۔ بدایہ		
۴۔ طواف زیارت سے تین پکڑ ترک کئے	قرآنی	مالگیری
۱۔ چھ پکڑ چھوڑ کر تین سے تو بلا نقصان ہے۔ تو اب گھسنا چاہئے چھ طواف بے وضو کیا، سب سے ایک پکڑی ذبح کرنی لازم ہوگی۔ بدایہ		
۵۔ طواف زیارت میں تاخیر کرے (یعنی یا نماز کے بعد کرے) کو کتنی ہی مدت بعد کرے	قرآنی	مالگیری
۶۔ طواف زیارت میں ستر کھلا رہ گیا ... (انتہا سے نماز بائز نہیں ہوتی)	بہت	بہت
۷۔ طواف زیارت بخش کیڑوں سے کرے۔ (اگر بڑوں پر درہم سے کچھ زیادہ نجاست لگی ہو تو کوہریت سے طواف جائز ہے)	بہت	بہت
۸۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۹۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۱۰۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۱۱۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۱۲۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۱۳۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۱۴۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری
۱۵۔ طواف زیارت کیا اگر حطیم کو چھوڑ دیا (اگر موقع پر موجود ہو تو یا بیکر اس طواف کو دوبارہ کرے تو قرآنی کا ذمہ نہیں رہی)	قرآنی	مالگیری

کرے کہ پچھلے جیل کے باہر جاکر اسے اور پھر راستے کے بیچ میں سے گزر کر باہر نکلے اور اس طرح سائٹ میں تہہ نہ کرے اگر کوئی کہتا ہے اسے
اور ایسا نہ کرے تو ایک قربانی اسے دے رہو گی۔ کیونکہ بغیر غلامی کے یہ عقیدے برابر ہے اور اس کی کو مدد
یوروپین نہیں کر سکتا۔ - دایہ

۱۱۔ طواف زیارت کے اٹھ میکر کئے (یہ طواف شہداء پر ہے اور احرام کہل سکتا ہے) ... کہنیں ... مالگیری

۱۲۔ طواف زیارت سے پہلے جماع کرے۔ (حائضہ مکرمہ ہدیر) ... (بکرمہ ۱۹۰) قربانی حاکمیری

۳۔ طواف زیارت کے بعد جماع کرے۔۔۔ (کل طواف باچار ہو کر ہے)۔۔۔ (اگر تان ورتہ ہی می حکم ہے)۔۔۔ کچھ نہیں مانگی رہی

۱۲۔ طواف زیارت کے بعد سرمنڈ وایا۔ (قارن نے) ... (مکرمہ ۶) ... دینیان عالمگیری

وجہ یہ کہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام ابھی باقی ہے۔ اس وجہ سے قربانیاں لازم ہوئیں۔ عالمگیری

۱۸۳- طواف صبر

طواف صدر بے وضو کرے

۱۔ کہ نہ کو طوافِ صبر کا درجہ طوافِ زیارت سے کم ہے مگر چغطوافِ صبر و عزم اور اہلِ ایمان کا یہ ایک روایت بھی ہے کہ اس صبر میں کہی کی قربانی کرنی چاہیے لیکن صدقہ و دنیا صحیح ہے۔ ہا۔

جب اگر دوبارہ اسی طواف کو طہارت سے ادا کریں تو صدقہ نہ دینا ہوگا۔ عالمگیری

۲۔ طواف صدر حالت جنابت میں کرے (چار کھڑکے یا اس) تولی قرانی

چونکہ ایسی حالت میں بڑا نقصان ہے مقابلہ بے وضو کے۔ اس واسطے بکری قربانی کیا جائے۔ لیکن چونکہ طوافِ صدر کا درجہ طوافِ زہارت کی وجہ سے کم ہے لہذا بکری کی قربانی پر تقاضہ نہ لگے گی۔ ہر ایہ

۱۔ اگر اس طوائف کو ملتا ہے وہ بدلہ کرتا تو قربانی اسکے ذمہ نہ رہیگی اور اگر مکہ سے چلا گیا ہے تو قربانی بھیجنی کافی ہے۔ - فتاویٰ عالمگیری

۳۔ طواف صدر حالت جنابت میں کرے (تین پھر یکم) صدقہ شرح طحاوی

سرچر کے بدلہ نصف صاع گیہون خیرات کرے۔ مالگیری

۱۔ اگر اس طواف کو پہارت سے دوبارہ کر کے بعد ازاں اسکے ذمہ نہیں رہیگا۔ شرع طحاوی (باب الحج والعمرة)

۴- طواف صدر کو ترک کرے (س یا چ پڑے)

۱۔ درجہ ہے کہ ایش نے واجب کو ترک کیا۔ جب تک وہ مکرہ میں ہے اس کے واسطے یہ حکم ہے کہ وہ طوافِ صغیر ادا کرے۔ تاکہ ادا نہ کرے واجب اس کے وقت میں ہو جائے۔ ہر ادا

جواب :- حائض کو اجازت ہے کہ وہ طواف الصغیر تک کر سکتی ہے۔ ہدایہ

ترجمہ: اگر طواف عمدہ ترک کر کے چلا گیا ہے ایسا عیبت ہے ہاں نہیں ہوا۔ توجاہ ہے کہ وہاں اگر سر پر ہے اور اگر نہ ہے عیبت نہیں ہے۔ تو یہ
 وہاں آئے اور اگر وہاں آئے تو ایک بار ہے۔ اور اگر وہاں کے خیال سے طواف ہو کر طواف عمدہ کو نہ مانگی

۱۴ صدقہ

۱۔ ہر جگہ کے بدلے نصف ماہ کی گیارہویں قین مسکین کو خیرات کیے (ب) اگر اس طائفہ کا اعادہ کرنے تو صدقہ ان کے ذمہ نہ ہو گا۔

۱۸۴ - طواف زیارت اور طواف صدر

۱۔ طواف زیارت (بے وضو کیا) پھر طواف صدر (حالت جنابت میں کیا) بالاتفاق وغیرہ عالمگیری

۲۔ ایک قربانی اس وجہ سے کہ طواف صدر جنابت کی حالت میں کیا دوسری اس وجہ سے کہ طواف زیارت بے وضو کیا۔ عالمگیری

۳۔ طواف زیارت (بے وضو کیا) پھر طواف صدر (بے وضو کیا) قربانی قربانی عالمگیری

۴۔ طواف زیارت (بے وضو کیا) پھر طواف صدر (طہارت کے بعد ایام تشریق کے کیا) قربانی قربانی عالمگیری

۱۔ اس صورت میں طواف صدر پائے طواف زیارت کے نہیں ہو سکتا کیونکہ طواف صدر واجب اور طواف زیارت کا ثبوت کرنا جبکہ بے وضو کیا جا چکا ہے۔ واجب نہیں۔ اس مستحب ہے۔ لہذا طواف صدر طواف زیارت کے قائم مقام ہوگا۔ چاہے۔

۵۔ طواف زیارت (حالت جنابت میں کیا) پھر طواف صدر (طہارت کی کیا) قربانی قربانی عالمگیری

۱۔ یہ طواف صدر ایام تشریق کے آخر میں یا طہارت کیا تو قائم مقام طواف زیارت کے شمار ہو جائیگا۔ تو گو یا حواف صدر ترک ہوا اور طواف زیارت وقت مقررہ کے بعد ہوا۔ تو طواف صدر کے ترک کی قربانی واجب ہونی بالاتفاق۔ اور طواف زیارت میں تاخیر کو جسے امام اعظم کے نزدیک ایک قربانی واجب ہوگی۔ مگر ماہرین کے نزدیک کچھ واجب نہ ہوگا۔ چاہے۔

۶۔ طواف زیارت (کے تین بیکر مدہل کے اور سبکی) پھر طواف صدر کیا قربانی قربانی عالمگیری

فتنی صحیح تو چار بیکر طواف صدر میں کی طواف زیارت میں محبوب ہو گئے اور چار بیکر طواف زیارت میں تاخیر موی اس واسطے امام اویسیف کے قول کے بموجب ایک قربانی لازم ہوگی۔ اور فقہار کے قول کے بموجب طواف الصدر کے چار بیکر اور چار بیکر کی وجہ سے ایک قربانی واجب ہوگی۔ چاہے۔

۷۔ طواف زیارت (کے تین بیکر کے) پھر طواف صدر (کے تین بیکر کے) قربانی قربانی عالمگیری

فتنی صحیح۔ توکل و بیکر طواف للزیارت کے شمار ہو گئے اور ایک بیکر کے کم ہو جائیگی وجہ سے ایک قربانی اور دوسری طواف الصدر پھر مدہل کے وجہ سے لازم ہوگی۔ چاہے۔

۸۔ طواف زیارت (کے چار بیکر کے) پھر طواف صدر (کے چار بیکر کے) قربانی قربانی عالمگیری

تو طواف زیارت کی کمی طواف الصدر میں کی پوری کیا جائیگی۔ اور ایک صدقہ طواف للزیارت کی تاثیر کی وجہ سے ایک صدقہ طواف الصدر کی کمی کی وجہ سے۔ چاہے۔

۹۔ طواف زیارت (کے چار بیکر کے) پھر طواف صدر (دک کی) قربانی قربانی عالمگیری

تو تمام امام اہم اس کا ج مع ہے لیکن اسکے دوسرے دعویٰ یہ ہیں کہ ایک قربانی طواف زیارت کی کمی کی وجہ سے۔ اور دوسری قربانی طواف صدر پھر جوڑنے کی وجہ سے۔ اور چاہے کہ یہ قربانی سال آئندہ میں بھی کرنا مستحب نہ کیا جائے۔ تاہم

۱۸۵ - سہی صفا و مروہ

۱۔ سہی صفا و مروہ۔ اگر مروہ سے شروع کرے تو پہلا بیکر شمار ہوگا۔ اور صدقہ دینا ہوگا۔ صدقہ عالمگیری

۱۔ پہلا بیکر کے بدلہ نصف صاع گہوؤں قربان کرے۔

۲۔ سہی صفا و مروہ کی ترک کرے (چاہے بے نیاز ہو) تو حج صحیح ہوگا اور دم لازم ہوگا۔ قربانی قربانی عالمگیری

دلیل۔ سہی صفا و مروہ ترک و اجابت سے ہے بیکر کے دم لازم ہوگا۔ اگر شارع۔ چاہے۔

- ۳۔ سنی صفا و مردہ ترک کرے (موقوفین پھر سے ترک کرے۔ جاتی سنی مالکوں) حج صحیح رہیگا۔ صدقہ
- ۴۔ سنی صفا و مردہ کرے حج کے مہینہ کے بعد یا جماع کے بعد تو حج صحیح رہیگا۔ قربانی
- ۵۔ سنی صفا و مردہ کرے سواری پر یا کسی کے کندھے پر (ملا کر)۔ " "
- ۱۔ چاہے کس سنی کو وہ بد کرے گزولیا مالک سے چلا گیا تو قربانی کرنی کافی ہے۔ (نزلہ رشتہ)۔ عالمگیری
- ب اگر ایسا کسی غلے سے کہے تو جائز ہے۔ اور قربانی نہیں ہے۔ عالمگیری
- ۶۔ سنی صفا و مردہ کرے۔ جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں حج صحیح رہیگا۔ عالمگیری
- ۷۔ سنی صفا و مردہ کے بعد جماع کرے جبکہ غزو کا احرام ہوا اور سر نہ دوانے سے پہلے ایسا کرے۔ قربانی
- ۱ سر نہ دوانے کے بعد اگر جماع کرے تو کچھ جزا لازم نہیں۔ شرح لمحاوی

۱۸۶۔ وقوف عرفات

- ۱۔ موقوف میں سے (دو تہ کے وقت) باہر نکل آئے امام کی روانگی سے پہلے (بیک وقت دیکھو)۔ قربانی
- دلیل۔ (شافعی) وجہ ہے کہ وقوف عرفات جو کہ حج ہے وہ تو ضرور صورت میں ہوا۔ لیکن اسکا امتداد نہ ہوا۔ اور امتداد رکھنا نہیں ہے لہذا اسکی ترک کی وجہ سے کچھ لازم نہیں۔ چاہے
- دلیل (حنفی) عرفات کے میدان میں کھڑا رہنا اور غروب آفتاب تک ایسا کرنا واجب ہے کیونکہ یہاں غرضی اللہ نے فرمایا ہے
- فَاذْكُوا زَكَاةَ اٰیٰتِنَا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اس کے ترک سے قربانی لازم ہے اب اسکی وجہ زمین ہیں اول اگر شخص غروب آفتاب تک یہاں چلا آئے۔ اور وقوف میں شامل ہو جائے تو طہارہ اسکی اختلاف ہے بعض کے نزدیک قربانی اس کے ذمہ نہیں رہیگی لیکن بعض کے نزدیک اس کے ذمہ رہیگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ شخص غروب آفتاب کے بعد وہاں آئے تو اس صورت میں قربانی اہم واجب ہوتی اس کے ذمہ سے ساخط نہیں ہوتی کیونکہ واجب اس نے ترک کیا اور وہاں بے وقت کیا کہ امتداد کا تاثر نہیں کر سکتا۔ ظاہر روایت کے بموجب۔ چاہے
- ۱ فتاویٰ مالگیری میں اس کے متعلق اسلئے لکھا ہے کہ اگر غروب آفتاب سے پہلے پہنچ کر اندر داخل ہو جائے تو قربانی اس کے ذمہ نہیں رہیگی اور اگر غروب کے بعد وہاں آیا تو قربانی اس کے ذمہ رہیگی۔ یہ ٹھکانا چاہیے اپنے اختیار سے بڑھ کر ہے اختیار سے کہ سواری سر نہ ہو۔ اور اس وجہ سے میدان سے باہر چلا گیا۔ عالمگیری
- ۲۔ موقوف میں سے (دو تہ کے وقت) باہر نکل آئے امام کی روانگی سے پہلے۔ (بیک وقت شب کو ہو)۔ چھ نہیں
- دلیل۔ کیونکہ دو تہ میں اشتداد صرف صبح ہی واجب ہے جبکہ وقوف دن کے وقت ہو۔ چاہے
- ۳۔ وقوف سے پہلے جماع کرے تو حج فاسد ہو جائیگا۔ چاہے قربانی
- ۱۔ ایسے شخص کا حج فاسد ہوگا اور اس کو چاہے کہ انحال حج کو باطل اور حجاج کی طرح پورا کرے۔ مگر اس کو سال نہ ہو۔ جس حج کی قضاء نہ ہو چاہے وہ علقہ وغیرہ کے نزدیک ایک کبھی کی قربانی بھی ہو چکی ہو چاہے اور علقہ شافعی کے نزدیک ایک کبھی کی قربانی ہی نہ ہو۔ چاہے۔ دلیل و طحا حقیقہ ہے
- ۲۔ علقہ کی قربانی ہی نہ ہو۔ چاہے۔ دلیل و طحا حقیقہ ہے

فصل چہارم - منوعات احرام براہِ احرام اور انکی جزا (ب)

احرام براہِ احرام باندھنے کی چار صورتیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ حج کا احرام بندھا ہوا تھا اور پہلا حج تمام نہیں ہوا تھا کہ دوسرے حج کو دوسرا پہلا حج باندھ لیا یعنی ابھی کو سال آئند میں حج کر گئے واسطے احرام باندھا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایک عمرہ کر ہی رہا تھا کہ دوسرے کی واسطے احرام باندھ لیا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگلے حج میں ایک عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ اور چوتھی صورت یہ ہے کہ دورانِ عمرہ میں حج کا احرام باندھ لیا۔ فقہ ۳۸۰ میں اس کا مجمل ذکر ہے لیکن فیہ میں باقی بیان کیا ہے۔

۱۹۱۔ احرام حج + احرام حج

- ۱۔ احرام حج کا باندھا اگر حج فوت ہو گیا پھر احرام دوسرے حج کا باندھا تو اس دوسرے احرام کو بھی توڑ دینا چاہئے اور اگر حج تمام ہو گیا تو اسے توڑنا جائز نہیں۔
- ۲۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر دوسرا احرام دوسرے حج کی واسطے باندھا تو اسے دوسرے حج کا لازم ہوا۔
- ۳۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر دوسرا احرام دوسرے حج کی واسطے باندھا تو اسے دوسرے حج کا لازم ہوا۔

۱۹۲۔ احرام عمرہ + احرام عمرہ

- ۱۔ احرام عمرہ کا باندھا اگر عمرہ اولیٰ طاق ہو گیا پھر احرام دوسرے عمرہ کا باندھا تو اسے دوسرے عمرہ کا لازم ہوا۔
- ۲۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔

- ۱۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔
- ۲۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔

- ۱۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔
- ۲۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔

- ۱۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔
- ۲۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔

- ۱۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔
- ۲۔ احرام حج کا باندھا اگر حج تمام ہو گیا پھر احرام عمرہ کا باندھا تو اسے احرام حج کا لازم ہوا۔

یہ بات بھی کرنا ایسا نامشروع نہ کہ وہ بھی جو دیگر فقہاء صحیح ہند ترک لازم کر دیا ہے۔ ہا یہ۔ جب یہ عمر جو ترک کیا ہے اس کے بدلے دم دینا چاہئے اسکا
تقاضا بھی دینا چاہئے کیونکہ افعال کے جن میں حج اور عمرہ کا لا کر کرنا شرعاً جائز اور اس لئے جائز ہے سے ترک کی ہند واجب ہوا۔ اگر حج اور
عمرہ کو ادا کرے تو ایسا بھی ہو جائیں گے۔ کیونکہ اگر کہیت اس میں اس وجہ سے کیا جاتی ہے کہ حج کے افعال ادا کر کے کو خاص وقت
نہیں چاہئے اور یہ حج کی تنظیم کے خلاف ہے۔ لیکن دونوں کو حج کرنے سے دم ضرور لازم آئیگا۔ ہا یہ۔

۵۔ احرام حج کا باندھا اور حج فوت ہو گیا، پھر احرام عمرہ کو باندھا تو عمرہ کا احرام توڑ دینا چاہئے اور عمرہ کو قضاء لازم ہے۔ ... قربانی ... مالگیری

ایہ کیونکہ تادمہ کی وجہ سے حج فوت ہو جائی تو افعال عمرہ کے احرام آنا دینا ہے (دیکھہ فقرہ ۱۵۵) تو اس صورت میں کیا اسکو
عمرہ کے افعال کرنے پڑینگے اور اگر کوئی شخص عمرہ کو احرام باندھ کر تب بھی اسکو یہی لازم آئے گا کہ ایک عمرہ لے۔ ہند اس باب میں ایک عمرہ ترک کئے۔ ہا یہ۔

۱۹۴۔ احرام عمرہ + احرام حج

۱۔ احرام عمرہ کا باندھا اور طواف کا ایک چکر کیا، پھر احرام حج کا باندھا۔ اہل کتب نے ایسا کیا۔ ... قربانی ... ہا یہ

اسکو لازم ہے کہ حج کو ترک کرے ورنہ دام ابو یوسفؒ اور اس کے بعد ایک حج اور ایک عمرہ پھر کرے۔ ہا یہ۔

جب اسکو لازم ہے کہ عمرہ کو ترک کرے ورنہ دام ابو یوسفؒ ورنہ تمام ادا اس کے بدلے ایک عمرہ پھر کرے۔

دلیل۔ اس کے شتق یہ دونوں پہل پیش کرتے ہیں کہ چونکہ کی کوچ و عمرہ جمع کرنا غیر مشروع ہے۔ ہند اسکو چاہئے کہ عمرہ ترک
کرنے کیونکہ اس کا درجہ بھی کم ہے اور اس کے افعال بھی بقابلہ حج کے افعال کے کم ہیں۔ اور اس کی غنائی بھی آسان ہے۔ کیونکہ

اس کا ادائیگی کا کسی خاص وقت مقرر نہیں۔ جب چاہئے کرے۔ ہا یہ۔

۲۔ احرام عمرہ کا باندھا کچھ عمرہ کے افعال نہ کئے، پھر احرام حج کا باندھا (اہل کتب نے ایسا کیا) ... قربانی ... ہا یہ

۱۔ اس کے واسطے وہ ہی مکہ ہے جو اور مذکور ہوا۔ ہا یہ۔

جب درختار کا فی اور کعبہ میں لگے ہے کہ اس صورت میں عمرہ ترک کرے بالاتفاق

۳۔ احرام عمرہ کا باندھا (اور طواف کا ایک چکر کیا، پھر احرام حج کا باندھا) (اہل کتب نے ایسا کیا) اسکو چاہئے کہ حج ترک کرے اور عمرہ ادا کرے۔ ... قربانی ... ہا یہ

وجہ یہ کہ عمرہ کے شتق چار چیز طواف کے کر چاہئے ورنہ یا طواف کے قریب کیا اور اگر غیر منزل کے ہوتا ہے۔ ہند اب طواف جاری
ہے۔ عمرہ تو کرنا چاہئے۔ اسپر امام ابو یوسفؒ امام محمدؒ کا اتفاق ہے۔ ہا یہ۔

دلیل۔ امام ابو یوسفؒ (۱) عمرہ کا احرام طواف کا بہت ساقط ہو جاتے ہے چچا ہو گیا۔ بقابلہ حج کے احرام کے جس کا کوئی فعل
ابھی نہیں کیا گیا اور اس کو ترک کرنا آسان ہے۔ (۲) اگر عمرہ کو ترک کرے تو اس کے افعال میں سے طواف ہو گیا یا چکا ہے

باطل ہوتا ہے۔ اور اگر حج کو ترک کرے تو اس کا کوئی فعل باطل نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ چھنا چاہئے کہ حج کے افعال روکنے جاتے ہیں۔ ہا یہ۔

۴۔ عمرہ ترک کیا یا حج و دم لازم ہو گا کیونکہ وہ وقت سے پہلے احرام سے باہر ہو گیا۔ اس وجہ سے کہ وہ مجبور ہو گیا کہ ایک کو دونوں
میں سے نہ کرے۔ تو گویا وہ شل محض کرے ہو گیا (دیکھو فقرہ ۱۵۰)۔

قضاء عمرہ ترک کرنے میں تصرف اسکو عمرہ و دباہر نہ ہو گا۔ اور حج ترک کر نیسے حج اور عمرہ دونوں لازم ہوں گے۔

کیونکہ وہ ایسا ہے جیسے کسی کا حج فوت ہوا۔ (فقرہ ۱۵۵)

۴۔ احرام عمرہ و احرام حج کا باندھا (ذکرہ بالا طریق پر) اور عمرہ اور حج ادا کیا (اہل کتب نے ایسا کیا) ... قربانی ... ہا یہ

۱۔ دونوں ادا ہو جائیں گے۔ اگرچہ دونوں کا جمع کرنا کسی کے واسطے منہ ہے۔ مگر منہ سے یہ طریق نہیں کہ حج و عمرہ کے افعال
کی ادائیگی بھی صحیح نہ ہو۔ ہا یہ۔

دم اس وجہ سے لازم ہو گا جو شل منہ کیا گیا ہے اسپر اس نے ارتکاب کیا اور یہ دم کی پرتا دان کے طور پر ہے۔ ہا یہ۔

کتاب الحج والبر یادت

مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يُزِرْنِي فَقَدْ جَعَلَنِي

باب ششم

زیارت مزار مقدس

مُقَدِّمَةٌ

۱۔ حج سے فارغ ہو کر قصد زیارت مقدسہ و قبر اقدس حضرت سید البشر علیہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کیا کرے۔ اور راستہ میں متقی سجدیں ملیں چاہئے کہ سب میں غار پڑے۔ اور بیتہ کنوئیں میں ان میں سے پانی پئے۔ اور راستہ میں درود شریف کثرت سے پڑے۔ اور جب پہنچے قریب شہر کے تو شہر کی مملکت میں تمام کرے کہ یہ وہ شہر ہے جسکو حبیب کبریٰ نے دل سے پسند فرمایا ہے۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے دین اسلام پھیلے۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سید الکونین آرام فرما ہیں۔ اور آپ کے حجاب کبھی اور مہاجرین و انصار و تابعین و آل اہل بیت سب میں آرام فرما ہیں۔ اور یہ وہ جگہ ہے جہاں رحمتہ اللعالمین چلے اور چبے ہیں۔ چنانچہ اجماع اہل بیت علیہم السلام ہے کہ چلنا اوس حصہ زمین پر جس پر سرور عالم چلے ہیں موجب کفارہ گناہ ہے۔ اور باعث پیدا ہونے نوزیاد و عرفان کا ہے۔ شکوہ شریف کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ حضرت امام مالک اپنی تمام عمر مدینہ طیبہ میں سواری پر نہ چڑھے جب کسی نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ میں قلعہ زمین کے اندر حبیب اب الطمین رونق افروز ہوں اس کے اوپر میں سواری پر چلوں۔

۲۔ جس وقت مسجد نبوی میں داخل ہو تو خیال دل میں لائے کہ میں اس وقت ایسی جگہ ہوں کہ دنیا و مافیہا میں کوئی جگہ اس مرتبہ کی نہیں۔ اور اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر کرے کہ مجھ کو آج یہ دن نصیب ہوا کہ اسے قیام صاحب قاب تو سین و سید الکونین میں موجود ہوں۔ اور قائم انہیں۔ رحمۃ اللعالمین شیخ المدینین احمد عینی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوں جہاں جبرئیل علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے بھی کمال ادب و تواضع سے حاضر ہوا کرتے تھے۔ اور آج مجھ کو یہ عزت بخشی گئی ہے کہ اس دنیائے ناپائدار میں جنت کی زمین دیکھنی اور اسے بچھنے کی اجازت ملی۔ اب کمال ادب کے سجدیں جائے اور پکار و ہل و تل و لے کہ بے ادبی میں داخل ہے۔ یاد کرے کہ کلام مجید میں آپ کے ادب و نسبت یہ آیا ہے۔ لَا تَخْفَىٰ اَلْاَشْوَٰكُ فَوْقَ مَوْتِ الْبَنِيِّ سَلَامٌ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامٌ عَلَیْہِ۔

۳۔ شکوہ المصانج کے کتاب المناہک کے باب حرم المدینہ میں جابر بن عمرؓ سے یہ روایت آئی ہے کہ انہوں نے کہا کہ سنائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے۔ رَأٰی اللّٰہُ تَعَالٰی سُبْحٰی الْمَدِیْنَةَ طَابَتْ دَسْلَمٌ ہ بعض عارنوں نے لکھا ہے کہ مدینہ کی خاک اور درود دیوار سے خوشبویں آتی ہیں مگر اس شخص کو جس کا داغ کفر و فساد اور بد اعتقاد سے صاف ہو ۱ ابو عبد اللہ عطار نے کہا اچھا کہا ہے

يَطِيبُ رَسُوْلُ اللّٰہِ طَابَتْ سُبْحَتُهَا ۚ فَبِاَلْسُنِكَ وَانْكَرْتِ وَالْقَسْنَ لَوْلَا طَبْ

۴۔ مدینہ شریف کی خوبوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہاں کے لوگوں کو کوئی شخص تکلیف نہیں دیکھتا۔ اور اگر ایسا کرے تو اس کا ستیاناس ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ زید کا ہوا کہ وہ دن اہل کفر و فساد کے مرض میں بڑی تکلیف سے مراد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَا تَكِلُوْا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ لِمَنْ لَا اَمْنًا عَلَیْہِمْ وَلَا اَمْنًا عَلَیْہُمْ عَلَی الْمَلِیْحَةِ الْمَسْأَلَةِ ردہ البخاری و مسلم ۱ اگر مدینہ شریف کی راہ میں انسان کو تکلیف پہنچے تو صبر کرنا چاہئے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں اس طرح آیا ہے۔ لَا تُغَيِّرُوْا عَلٰی اَوَامِرِ الْمَدِیْنَةِ شَيْئًا مِّمَّا احْدَثَ مِنْ اَمْرِیْ اِلَّا كُنْتُ لَکُمْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِيَامَةِ اور یہ بھی آیا ہے۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے نام فرمایا مدینہ کا پھر بھی پاک اور اچھا دیکھو کہ مدینہ شریف کی راستوں سے پاک ہے یعنی خوشبو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی جوانوں و بزرگوں کی ہونے لگا اور لاوار و صندل نمازہ کو خوشبو کی حقیقت رکھتی ہے۔ ۶۔ کوئی شخص اہل مدینہ سے دیکھو کہ ہانسی نہیں کر سکتا اور اگر کرے تو وہ گہل جاتا ہے اور مرگ جاتا ہے جیسا کہ ملک بلانی میں لکھا جاتا ہے۔

۷۔ دیکھو کہ کوئی مدینہ کی خوشبو کو کسی شخص کو اس امید پر کہ میں ہوں نہ لگا اسکے واسطے خفاقت کرنا یا قیامت کے دن

مَنْ ذَاكَ الرَّقِيقُ الْمُتَعَبِلُ الْكَانَ فِي جَوْأِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ - وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَدَرَ عَلَى بِلَاغِهَا كُنْتَ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ لَقِيَ اللَّهُ مِنَ الْأَمِينِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۵۔ نادر عالمگیری میں لکھا ہے کہ جہ شریف کی زیارت علماء وغیرہ کے نزدیک سب سمجھتے ہیں کہ افضل ہے، جذب القلوب الیہ دیا را المحبوب میں محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ زیارت آنحضرت کی افضل ہے اور اُسے تاکیدیہ صحیح کہ قریب واجب ہے (دزد امام ابو نعیم) اور خاسک فارسی اور شرح المحدثین لکھا ہے کہ قبر شریف کی زیارت اس شخص کے واسطے جسکو وہاں تک پہنچنے کا مقصد ہے قریب واجب کے ہے۔ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو تو بہتر ہے کہ پہلے حج کرے اس کے بعد زیارت اور اگر کوئی شخص نفل حج کرے تو پہلے حج کرے اور بعد میں زیارت یا اس کے برعکس ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَذَكَرَ قَبْرِي لَمْ يَزَلْ مَوْفِقًا كَمَا نَزَلَ رَجِيًّا كَمَا نَزَلَ (یعنی جسے شعب الامان میں اس کا ذکر کیا ہے)۔ اہل اسلام خود بھی سمجھتے ہیں کہ جو شخص زیارت قبر شریف کرے وہ اسی شخص کے مانند ہے جس نے آپ کی زیارت حیات میں کی۔ ڈوگیا انگریز اسکے محرم رہا تو کیسا بد نصیب شخص ہے! آپ نے بھی فرمایا ہے مَنْ ذَكَرَ قَبْرِي وَجَبَتْ شَفَاعَتِي كَمَنْ شَفَعَنِي (جو شخص نے زیارت کی میری تبرک کی واجب ہوئی اس کے لئے میری شفاعت ہے)۔ تو اس وجہ کو بھی اہل اسلام کے واسطے معراج ہے۔

۴۔ جو شخص قبر شریف کی زیارت کرے اسکے گناہ لاشک عاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ نے سورہ نساء میں فرمایا ہے۔
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَغُفِرَ لَهُمْ ذُنُوبُهُمْ وَاللَّهُ تَوَّابٌ رَحِيمٌ
جذب القلوب الی ديار المحبوب اور دیکھ کر تب میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ امت کو رب العالمین نے انحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اعلان کے پاس اگر استغفار کرنے کی خواہش دلائی ہے اور یہ کہ خدا تعالیٰ - تو اب الرحیم ہے۔ گناہ میری باتوں پر
محفل ہے۔ لا انحضرت کے پاس آئے پر (۲۶) ان کے پاس اگر استغفار کر کے پر (۲۵) ان کے واسطے انحضرت کے استغفار کر کے چھٹیا کہ سورہ محمد
میں آیا ہے۔ ۱۔ استغفر لکذا ذنوبک وذنوب من قبلک صلات + روخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کے متعلق علم متحقق ہیں کہ حالت حیات و امت میں یہ کی
خدمت میں آنا بار بار ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص قبر شریف پر آکر استغفار کرے تو ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے آپ کے دربار کو آپ کی حیات میں استغفار کی۔
چنانچہ ایک اعرابی کے استغفار کر کے کافر چہار مذہب کی مناسک رعیں آیا ہے۔ فقہ اس طرح ہے کہ محمد بن حنبل نے کہا کہ قبر شریف کی زیارت
کے بعد از بیچارہ نکلتے ہیں ایک اعرابی آیا اور اس نے بھی قبر شریف کی زیارت کی اور کہنے لگا کہ اسے سب رسولوں سے بہتر خدا تعالیٰ نے آپ کے پاس
جی کتاب بھیجی اور اس میں یہ فرمایا۔ ۱۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَغُفِرَ لَهُمْ ذُنُوبُهُمْ وَاللَّهُ تَوَّابٌ رَحِيمٌ
تو میں آپ کے پاس حاضر ہوں اور آپ سے گناہ سے استغفار کرتا ہوں اور آپ سے شفاعت کرتا ہوں پھر غروب دیکھا اور یہ اشعار پڑھے

نَفْسِي الْفِدَاءَ لِقَبَائِلَتِ سَاكِنَتِهِ ۖ فِيهِ الْعَفَافُ وَبِهِ الْخَيْرُ وَالْكَرَّمُ

اس کے بعد وہ زیارت سے محروم ہو کر چلا گیا۔ نویس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اس اعلیٰ سیل اور اس کے خوشخبری دے کہ خدا تعالیٰ نے میری شفاعت کی سبب سے اس کی مغفرت کی اور اس کے سارے گناہ بخشے۔ اسی طرح حافظ ابو عبد اللہ محمد صالح الغلام میں حضرت ملا علی قاری دہلوی سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا کہ آنحضرت کے دین کے تین دروازہ ایک اعلیٰ آبادۂ قرینہ شریف کے قریب اپنے نہیں گریا اور ناک پاک قبر شریف اپنے سر پر ڈالی اور کہا یا رسول اللہ جو آپؐ اللہ تعالیٰ نے سزا دہنے آپؐ کو سزا دے اور جو آپؐ اللہ تعالیٰ نے یاد دیکر دے دہنے آپؐ کو یاد دیکر دے۔ وَلَیْکُمْ أَهْلُ الْبُیُوتِ أَطْمَئِنُّوا وَالْغُلَامَہُ لَیْسَ بِکُمْ شَیْءٌ

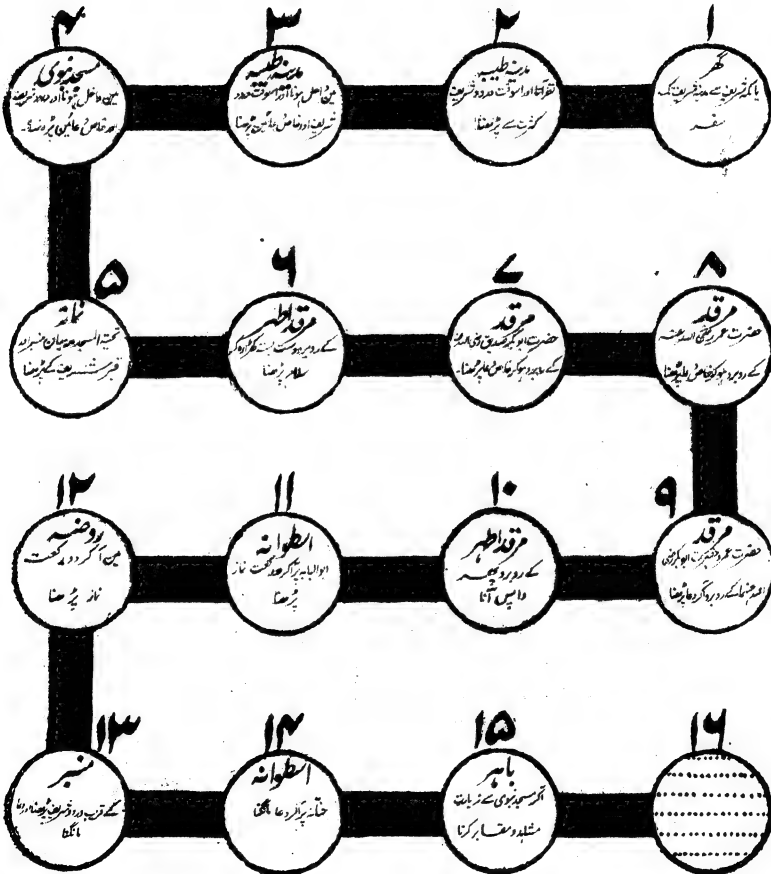
[illegible]

۱۹۵ - نقشہ طریق سفوزیارت

طریق زیارت حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام

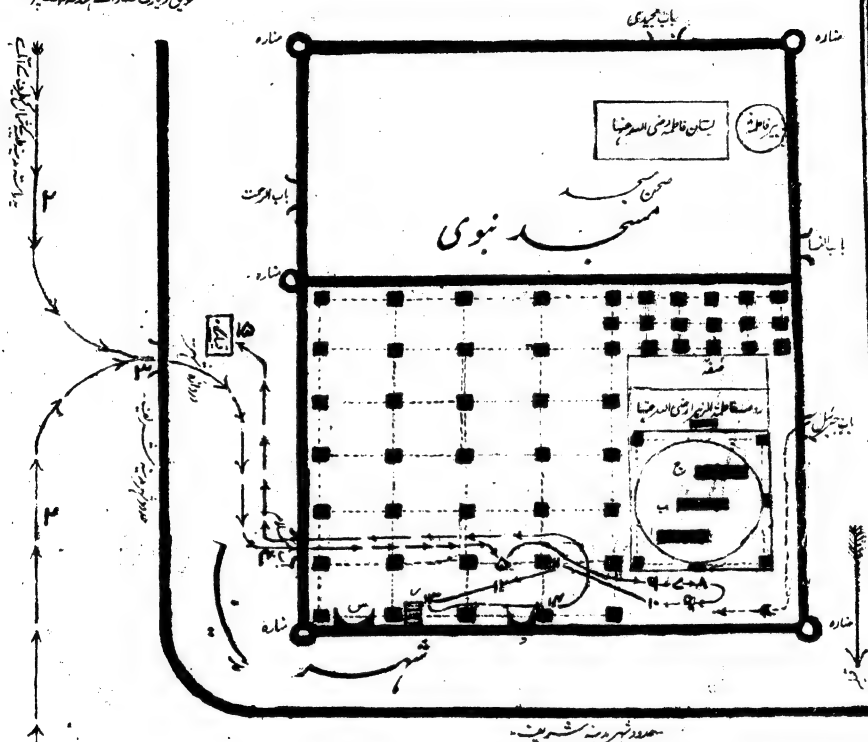
منقول از صحابہ کرام

(نقشہ)



۱۹۶ - نقش ترتیب زیارت

طریق زیارت جناب سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام - منقول از صحابہ کرام
طریق زیارت کے واسطے مندرجہ کے علم



- مقام ۱ - تشریف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
- مقام ۲ - تشریف جناب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- مقام ۳ - تشریف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
- مقام ۴ - تشریف حضرت علی رضی اللہ عنہ
- مقام ۵ - مسجد نبوی
- مقام ۶ - مسجد اقصیٰ
- مقام ۷ - مسجد سلیمان

- ۱ - دوایں از کعبہ
- ۲ - درخت زیتون کا کعبہ
- ۳ - بیت المقدس
- ۴ - بیت المقدس
- ۵ - بیت المقدس
- ۶ - بیت المقدس
- ۷ - بیت المقدس
- ۸ - بیت المقدس
- ۹ - بیت المقدس
- ۱۰ - بیت المقدس
- ۱۱ - بیت المقدس
- ۱۲ - بیت المقدس
- ۱۳ - بیت المقدس
- ۱۴ - بیت المقدس
- ۱۵ - بیت المقدس

۶

طریق زیارت علی التیبر

۶

مع جملہ احکام بالتفصیل

جو شخص حج کو جائے اسکو چاہئے کہ پہلے حج کرے اور پھر زیارت روضہ شریفہ اگر حج فرض نہ ہو تو پہلے زیارت روضہ شریفہ کرے اور پھر حج کرے تو مضائقہ نہیں۔ (دیکھو فقرہ ۲) عجب مدینہ شریف کا قصد کر کے توفیق زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کرے ان مدینہ طیبہ میں داخل ہو کر بیت زیارت مسجد نبوی بھی کرے پھر شروع رہی تو زیارت مسجد نبوی کی نیت نہ کرے وگرنہ قادی عالمگیری میں لکھا کہ جب قصد زیارت مرقہ اطہر کی کرے تو ساتھ ہی نیت زیارت مسجد نبوی کی بھی کرے کیونکہ یہ مکان بن مساجد سے ہے جسکی طرف قصد سفر کیا جاتا ہے لہذا یہ دونوں طریق زیارت جو ذیل میں لکھا گیا ہے۔ وہ صحابہ کرام سے منقول ہے۔

سوت ۱ مکہ شریف کے روانہ ہو کر مدینہ طیبہ کے قریب پہنچنا ۱ سوت

۱۹۷۔ مکہ و مدینہ کے راستہ میں مقامات مقدسہ کی زیارت کرے

۱۔ مکہ و مدینہ تک راستہ میں جو مسجدیں آئین انبیین نماز پڑھے۔ فتاویٰ عالمگیری

۲۔ کربلائی نے اپنے مناسک میں لکھا ہے کہ مکہ و مدینہ کے راستہ میں بن مساجد میں وہ علی الترتیب یہ ہیں (دیکھو نقشہ کلان یا نقشہ فقہ ۳۱۵)۔ ۱۱۔ مسجد ذی طوی۔ ۲۔ مسجد تحیم۔ ۳۔ مسجد برف۔ ۴۔ مسجد الزمزان۔ ۵۔ مسجد بکبک۔ ۶۔ مسجد غلیص۔ ۷۔ مسجد غازیخیم۔ ۸۔ مسجد حفصہ اول۔ ۹۔ مسجد حفصہ دوم۔ ۱۰۔ مسجد بدر الایمہ صفر۔ ۱۱۔ مسجد نبوی۔ ۱۲۔ مسجد بکبک۔ ۱۳۔ مسجد بکبک۔ ۱۴۔ مسجد عرق الطیبہ۔ ۱۵۔ مسجد بکبک۔ ۱۶۔ مسجد ذوالحلیفہ۔ (مسجد کوکلات کیلئے دیکھو نقشہ ۱۲)

۲۔ مکہ و مدینہ تک راستہ میں ختمہ کنوئین آئین اگر ہو سکے تو ان میں سے پانی پیے۔

۱۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ تطہیر و تکبیر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمشیا و اجزاء کی کرنا اور ان چیزوں کی جن کو دست مبارک یا قدم شریف یا بدن مطہر کا یا جن مقامات پر اپنے نزول فرمایا انکی تعظیم کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم سے ہے۔ خواہ ان کا ثبوت صحت کو پہنچا ہو۔ یا نہ پہنچا ہو۔ اسد واسطے جو سجدہ اور بار بار تکرار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں انکی زیارت کرنا مستحب ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جن مقامات پر اپنے نزول فرمایا اور جن نمونہ سے اپنے

سے سقا فرماستہ پر الفضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن۔ ۱۰۔ مکہ و مدینہ کے راستہ میں بن مساجد میں وہ علی الترتیب یہ ہیں (دیکھو نقشہ کلان یا نقشہ فقہ ۳۱۵)

پالی پایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی پیروی میں دیا ہی کیا ہے۔

۳۔ تمام راستہ درود اور سلام پڑھتا چلے۔ فتاویٰ عالمگیری

۲

مدینہ شریف نظر پڑنا

۲

۱۹۸۔ مدینہ شریف نظر پڑے تو کیا کرنا چاہئے

۱۔ اب کے خیال کی اگر ممکن ہو تو سواری سے اتر لے۔ اور ننگے پاؤں ہو لے اور روتا ہوا اور عاجزی کر چلے اور شوق میں جلدی جلدی چلے۔

۱۔ جو امرا اب کے واسطے کیا جائے وہ اچھا ہی ہے چنانچہ شیخ ابن الہمام کہتے ہیں کہ وَكَلَّ مَا كَانَ مِنْ خَلْفِهِ
الْأَدَبَ وَالْإِخْلَالَ كَانَ حَسَنًا۔

۲۔ اگر سواری پر ہے تو شوق کی وجہ سے سواری کو تیز چلا لے۔

۳۔ درود شریف کثرت سے پڑے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام زیادہ پڑھے۔ اس طرح کہے۔
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔ فتح القدير۔

۴۔ بطحار ذوالحلیفہ (بینی معرس) میں دو رکعت نماز پڑھے کہ پیروی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

۳

فصیل مدینہ شریف میں داخل ہونا

۳

۱۹۹۔ شہر میں داخل ہوتے وقت دعا پڑھے

۱۔ جب فصیل مدینہ شریف دیکھتے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمٌ بِبَيْتِكَ۔ فَاجْعَلْهُ لِيْ وَكَافَةً مِنَ النَّاسِمَا
وَأَمَّا نَا مِنَ الْعَنَانِ ابْ دَسْتُوْهُ الْحُجْرَاب۔ فتاویٰ عالمگیری۔

۲۔ فصیل شہر میں داخل ہونے سے پہلے بہتر ہے کہ غسل کرے ورنہ صرف وضو کر کے کپڑے عمدہ پہنے

اور خوشبو لگائے۔ عالمگیری۔

۱۔ اگر فصیل میں داخل ہونے کے بعد غسل کرے تب بھی مضائقہ نہیں لیکن مسجد میں داخل ہو فیضے پہلے غسل کرے۔

ج ساگر پہلے سواری سے نہیں اترتا تھا تو اب فحیل شہر میں داخل ہوتے وقت ضرور اتر لے۔ (دیکھو مقدمہ)

۱۴۔ اب ابوبکر سے اندر داخل ہو اور یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَبِّ

أَذْخَلَنِي مِنْ حُلِّ صِدْقٍ - وَأُخْرِجَنِي مِنْ حُلِّ صِدْقٍ - وَأَجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا ضَعِيفًا
 اللَّهُمَّ هَذَا أَحْمَرُ رَسُولِي فَأَجْعَلْهُ لِي وَفَاتَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَّا مِنَ الْعَنَائِبِ وَشَوْءِ الْحَسَابِ
 اللَّهُمَّ فَاتِحِ الْبَابِ فَتَحْ لِي الْبَابَ مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زِدْتِ
 أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَأَخْلَصِي مِنَ النَّارِ وَأَعِزِّي وَالرَّحْمَنُ يَا عَالِمُ مَسْئُولُ -

میں داخل ہوتا ہوں اس کا نام ہے کراوہ چاچا اس نے ہم اوزہ میں بہت عبادت پڑھ کر مجھ کو بتایا کہ اسے اللہ تعالیٰ - اسے رب داخل کر چکے ہوں کہ اس کے ساتھ اور خدایاں بھی جو کہ حق کے ساتھ - اسے ابھول کر واسطے میرے آفتی کے دروازے اور نصیب کر چکے ہوں کہ ازل سے قبول علی الصراطِ سلیک کی کفایت کی تو نے اپنے اولیاء کو اپنے عبادت گزاروں کو اور ایک چھوڑ دوڑ کی انگ سے انہیں نفرت کر سہی اور ہم کراوہ چاچا اسے بہت سوال کئے گئے ۔

۴۔ یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِيْهَا قَوْرًا وَرِزْقًا حَسَنًا۔ اور یہ دعا بھی پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ سُبُّ

السَّمَوَاتِ وَمَا أَظْلَمَ وَرِثَ الْأَرْضِينَ وَمَا أَفْلَحَ وَرِثَ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَجَ اسْتَمْلَأَتْ
خَبْرَ هُنَّ فِي الْبَلَدِ وَخَبْرَ أَهْلِهَا وَخَبْرَ مَا فِيهَا أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا. وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا.
اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمٌ مُؤَلَّكٌ فَاجْعَلْ دُخُولِي فِيهِ وَقَايَتِي مِنَ النَّارِ - وَأَمَّا نِصْفُ الْعَذَابِ -

[illegible]

موقع

اب مسیح زہوی میں داخل ہو

موقف

۲۰۰ - مسیح نبوی مین داخله

۱۔ مسجد نبوی مین داخلہ سے پہلے بہتر ہے کہ غسل کرے اور خوشبو لگائے ورنہ وضو کر لے۔

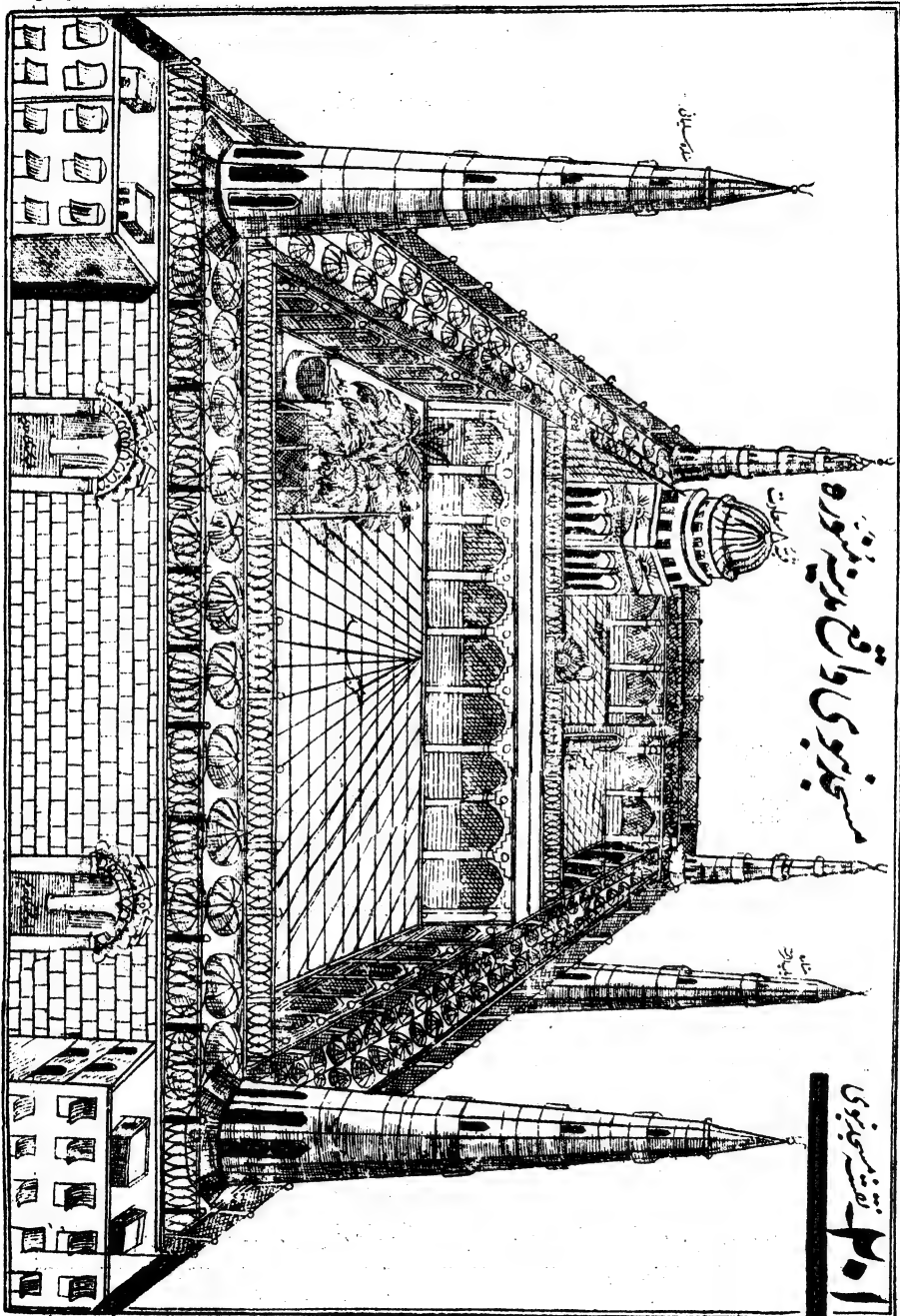
۲۔ آداب مسجد نبوی سے یہ ہے کہ کسی میں داخل ہونے سے پہلے کچھ صدقہ دے۔

۲۔ شروع اسلام میں جو شخص تصدناجات بارگاہ حبیب کرنا میں کرتا تھا اس پر واجب تھا کہ کچھ صدقہ کرتا تھا اور پھر ملازمت اقدس میں حاضر ہوتا تھا۔ چنانچہ اس آیت شریفہ کے ظاہر ہے۔ **إِذَا جِئْتُمُ الرِّسُولَ فَقَدْ مَوْا**
بَيْنَ يَدَيْ نَحْوِكُمْ صَدَقَاتٌ۔ سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل کیا اس کے بعد اس کا جواب مسووح ہو گیا اور اسباب باقی رہا۔

۳۔ باب جبریل یا باب السلام کی طرف سے داخل ہو۔ مگر تبصرے کہ باب جبریل کی طرف سے داخل ہو تبصرہ ۱۰

فشنوئے۔ آج کل نزاریں باب السلام کی طرف سے داخل ہوتے ہیں مگر کوئی شخص باب جبریل سے آوے تو اسکو لازم ہے کہ روضہ خیرین کے پیچھے سے آوے جیسا کہ فقہہ ۱۹۶۰ء کے فقہ میں نقطہ دار لکھتے ہیں۔ خاص ہوگا کہ اس اتفاق ہو کہ روضہ

مسجد نبوی واقع در مدینه منوره



نقشه‌ای شماری ۱۰۰

نقشه‌ای شماری ۱۰۰

نقشه‌ای شماری ۱۰۰

خضر علیؑ کے سامنے کیڑن کے آوے تو لاندہ ہے کہ سامنے اگر عینی موقع نہ ہو چکا ہو فی الحقیقت کہ سلام عرض کرے۔ اور پھر نماز تحت السجد موقع پڑھے اور پھر سورے طور پر زبانت کرے۔

۲۔ داخلہ کے وقت پہلے دامن پایاؤں مسجد میں رکھئے۔ (مشرح وقایہ)

ج۔ ادب یہ ہے کہ سجدہ میں داخل ہوتے وقت ایک لمبے ٹھہر جائے جس کا مطلب یہ ہے کہ اجازت مانگتا ہے کہ اجازت ہو تو اندر آؤں۔

۴۔ اے خداوند اعلیٰ ہوتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْعَلْ بِيْ

أَبُو آدَبِ رَحْمَتِكَ - اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ أَوْجِبِ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ فَأَقْرَبَ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ - وَآخِرُ مَنْ
وَعَاكَ - وَابْتَغِ مَرْضَاكَ - شرح و تالیف - (اے اللہ درود بھیج ادرجہ میں سے اللہ علیہ السلام اور اہل عمل علیہ السلام کے - اے اللہ میں سے

گناہ۔ اور کھول میرے لئے دروازے رحمت اپنی کے اسے الکر کھولتا ہے چتران کے چوتھو ہومے میں عرف تری اور قریب تران کا جزیب ہومے میں طرف تری اور ملک کی سپینے والا بہت زیادہ ان کے چہونے دیا دیا گئی ہے اور اچھا بھی تری کی کہ

۵۔ ادب یہ ہے کہ مسیحا میں داخلہ کے وقت نیت اعتکاف کی کرے۔

۶۔ جب مسجد میں داخل ہو جائے تو یہ باتیں یاد رکھے۔

۲۔ عظمت اور شان اور شرف و عزت حضرت رسول رب العالمین کا پیش چشمِ دل رکھے اور یاد رکھے کہ یہ وہی مقام ہے جہاں ہی تراکرتی تھی۔ اور یہ وہی مقام ہے جہاں حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تھے۔ اور یہ وہی مقام ہے جہاں ہر وقت رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ اور یہی غائم الرسلین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور اس کا ادب خاص ہے۔

۵ نماز تحیت لم مسجد پر سے ۵ موقع

۲۰۲۔ نماز تہتہ السجد کہاں اور کیونکر پڑھے

۱۔ درمیان منبر اور قبر شریف کے (یعنی روضہ شریف) کھڑا ہو کر یہ نماز پڑھے۔ شرح وقایہ (دیکھو نقشہ نمبر - ۱۹۷)

۱۔ بہ مقامِ موقف ہے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روضہ مبارک کا ایک حصہ ہے۔ اس کی شان میں یہ حدیث ہے
 مَا لَيْتُنِي وَمِثْلِي رَوْضَةً مِنْ رَوَاضِ الْجَنَّةِ وَ بَعْدَ سَلَمٍ يَبْنِي سِرِّرَ الْكُفَرِ اَوْ سِرِّرَ الشُّرَكَاءِ مِنْ رِجَالِ الْوَيْلِ
 بَلَّغَ هَبْ جَنَّتِ الْبَاقُونَ مِنْ سِرِّرِ الْكُفَرِ اَوْ سِرِّرِ الشُّرَكَاءِ مِنْ رِجَالِ الْوَيْلِ
 ۲۔ اگر روضہ میں لگنے والے تو نیکو مسلمانوں کے اندر کی اور کچھ شجرے۔

۲۔ دو رکعت نماز اس طرح پڑھے۔ نماز تحیت المسجد کی نیت کرے۔ اور رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ کے قلیلا اور کثرت میں میں قل ہوا لحد۔ پڑھے۔

۱۔ نماز کے بعد سجدہ و شکر کا کرے کہ اس نعمت عظمیٰ کو پہنچایا۔ شرح و قایہ۔

ب۔ جو دعا چاہے مانگے۔ ہمارے خیال میں درود شریف بکثرت پڑھے اور یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ

سلسلہ روضہ اس بلبل کو کہتے ہیں جو بنیاد قریش شریف کے درواں واقع ہے لکھ مراد نبوی کے سامنے نازت محبت المسد ہے۔ اور اس طرح کھڑا ہو کہ دایاں گاندہ مقابل منبر کے ستون کے جو۔

لو ستمے میں اور جواب سے یا دفرائے میں ہر زیارت کی وقت کھڑا رہنا چاہیے اور اگر کھڑا نہ رہ سکے تو بھیجے جائے مگر نگاہ ادنیٰ نہ کرے۔

۱۰۔ کہا ہے کہ جب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ زیارتِ روضہِ شریف مکہ کے واسطے آتے اور اس طرح سلام عرض کرتے۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ يَا مُسْتَلِیْنُ تَوْقُرْ عَرِیْنَ مِّنْ عِیْنِیْ اَوْ اَرَا لَیْ وَ عَلَیْكَ اَلْکَلَامُ يَا اِمَامَ السَّلَیْنِ ۝۔

ب، بعض کتاویں میں آیا ہے کہ جو شخص مردِ طاهر کے پاس دو قوت کے واسطے ستر یا برے سے اِن اللہ و ملائکتہ یقبضونہ
عَلَى الْبَیِّنِ حَتَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ یا مُحَمَّدُ تو ایک فرشتہ اس طرح کہتا ہے اَللّٰهُ عَلَیْكَ یا قَلَانِ اِنّ ملائکۃ کتبہ اس شخص کا نام لکھا
اس امر کے متعلق شیخ ابن الہمام نے بھی ذکر کیا ہے۔ حج و عمرہ کے روزِ عرفہ کے اسکی یاد کو پڑنے کے فیضِ صمیمت کا یہ واسطہ ہے۔

۲۰۴۔ دوسرے شخص کا سلام کس طرح عرض کرے

۱۔ اس طرح عرض کرے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ مُسْتَشْفِعٌ بِكَ اِلٰی سَرِيَّةٍ قَاشِقَعٍ لَكَ وَرَجُلٍ مَجْمُوعٍ الْاَمْرَيْنِ ۝ سلام تو چاہے اللہ کے رسول فلاں شخص فلاں کے بیٹے کی طرف سے کہ وہ آپ سے شفاعت کرے گی، رُوخوات کرے گی، رُوخوات کرے گی کہ آپ اپنے ب کے پاس اس کی شفاعت کریں، پس یہ شفاعت کریں اسکی اور یہ مسلمانوں کی۔

۲۔ فلان بن فلان کبھیگے اس شخص کا اور اسکے والد کا نام لیوے۔

اب اگر کسی آدمی نے سلام عرض کرنے کو کہا ہو اور نام یاد نہ رہے ہوں تو اس طرح کہے: اَللّٰهُمَّ عَلَيَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلٰى سَائِرِ الْمُرْسَلِيْنَ -

۲۔ یا سطر عرض کرے۔ فَلَا تَنْبَغُ فَلَا تَنْبَغُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللَّهِ۔ (غلان ابن سلمان سلام عرض کرتا ہے ابھی خدمت میں اسے سوال کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ مدینہ شریف جانیوالوں سے کہہ پکارتے تھے کہ یا اسلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کر دینا بلکہ اس عرض کے واسطے اکثر قاصد و ذرا کرتے تھے۔

اب ایک ہاتھ دہنسی طرف ہٹ کر کھڑا ہو

۲۰۵۔ زیارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

[illegible]

کتاب الحج والزیارت

اماکن محمديه و مدینه و نواح

اماکن محمیہ مکہ و مدینہ و نواح

۳۔ غلیص۔ اس جگہ کچھ بدوں کے گھر ہیں اور انہیں سب سے بھی ہے اور گھور کے درخت بھی۔ اور ایک مسجد کا نشان باقی ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھی۔

۴۔ بیر قنبر۔ یہ مقام ایک کنوین کو جسے جو قریب بیر قنبر کہلاتا ہے۔ یہ بھی ایک میدانی جگہ ہے یہاں بھی وادی صفان کی طرح کھانے کا سامان ملتا ہے اگر کنوین متعدد ہیں مگر پانی کھاری ہے اور مقدار میں بہت تھوڑا کہ فائدہ والوں کو مشکل سے کافی ہوتا ہے۔

۵۔ رابع۔ ایک گاؤں ہے کیسوت یہ ہنگامہ ہوگا۔ اس میں بازار بھی ہے جس میں ہر قسم کی چیزیں ملتی ہے۔ مگر مکانات کچے بنے ہوئے ہیں۔ اور ایک بادشاہی قلعہ بھی ہے جس کی تحصیل تو قہری ہے مگر اندرونی عمارتیں بھی ہیں۔ نہایت یہاں خوب ہوئی ہے۔ باغات ہیں جس میں گجرات ہیں۔ بہان ترمو بہت بڑا ہوتا ہے کنوین بھی ہیں۔ مگر پانی وہاں ترشادیتے ہیں۔ اور اگر قافلہ میں ننگاؤ تو زیادہ قیمت لیتے ہیں۔ رابع کے چچ میں سے سبک جاتی ہے جس کے دونوں طرف پہلے فاصلہ تک باغات ہیں۔ رابع کے آگے سے دور رات مدینہ شریف کو جاتے ہیں۔

۶۔ مستورد۔ اس کنوین کا پانی کھاری ہے۔ جگہ ایک میدان ہے جس کے شرق کی طرف تھوڑی دور پر پہاڑ نظر آتے ہیں یہاں پانی کی سخت قلت ہے یہاں کھانے پینے کا سامان بھی ملتا اور پانی بہت ہنگامہ ہے۔

۷۔ بیر شیش۔ یہ بھی ایک گیتان ہے کہ وہ طرف پہاڑ ہیں۔ پانی کے دو کنوین یہاں ہیں گردہ فائدہ کو تو کافی نہیں ہو سکتے۔
۸۔ وادی صفراء۔ یہ ایک گاؤں جو خاصہ بڑا۔ یہاں ہر عمارت ہے اور گھور کے درخت بھی ہیں۔ یہ منزل گذشتہ منزلوں سے بہ لحاظ خدائی کے بہتر جگہ ہے۔
۹۔ حدیب۔ یہاں پانی کی قلت ہے۔ ان پانی جاتا ہے جو قریب کے پہاڑ سے لایا جاتا ہے۔

۱۰۔ مجنون بر۔ یہاں پانی کا نام نہیں۔
۱۱۔ ذوالحلیفہ۔ اس کو بیر علی کہتے ہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں تو بیر علی کہلاتا ہے۔ یہاں سے مدینہ طیبہ تین کوس پہلے۔ اور یہ وہ مبارک جگہ ہے جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا یہاں ایک مسجد ہے جس میں احرام باندھا جاتا ہے۔
(رابع سے آگے چھوٹے راستے کے بڑاؤ حسب ذیل ہیں)

۱۔ بیر خیانی۔ یہ بھی وہی گیتان پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ ان میں ایک مکان بدوں کے ہیں جہاں سے کوئی کھانی پینے کی چیز نہ مل سکتی ہے۔
۲۔ بیر الاحمب۔ پانی جہاں بھی کم ہے اور نعمت ہی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔
۳۔ بیر الاحمب۔ یہ بھی وہی تیرا میدان ہے۔ یہاں پانی کے واسطے صرف ایک کنواں ہے اس میں سے بھی نعمت نچ کر پانی ملتا ہے۔
۴۔ تیر الغار۔ ایک کھائی ہے جس کی زمین سنگین ہے۔ کنواں ہے مگر پانی قیٹا ہی ملتا ہے۔
۵۔ بیر ناشی۔ یہ بھی ایک میدان ہے اور پہاڑوں سے گھرا ہوا۔ ان کچھ گھوڑوں کے درخت ہیں۔

(وہ ساجد جگہ منقطع اور مدینہ طیبہ کے راستہ میں ہیں)

۲۱۸ راستہ کی مسجدیں

۱۔ مسجد ذوالحلیفہ۔ اس کو الشجرہ بھی کہتے ہیں اہل مدینہ کا یہاں سے ہے (دیکھو نقشہ ۲۰) مدینہ سے ۴ کوس ہے۔
۲۔ مسجد زکریا۔ مدینہ سے ۶ میل ہے جو قریب اس کی یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اخیر میں آرام فرمایا تھا اور نماز پڑھی تھی۔
۳۔ مسجد عرق الطیبہ۔ جو مدینہ سے دو میل آگے ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نماز پڑھی۔ علاوہ آپ کے وہاں ۶ عینہ بدوں سے نماز پڑھی ہے۔
۴۔ مسجد شرف الرواح۔ مدینہ شریف سے ۳۰۔ یا ۴۰ میل پر واقع ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی تھی۔ قبہ بصرین نزار کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال سے اس کے قریب واقع ہے۔
۵۔ مسجد الغرار۔ کہ وہ ملے وادی میں ہمارے کنارے پر واقع ہے یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے یہاں ایک درخت تھا کہ جب عہد نبی کریم وہاں ترستے تھے تو آج بھی وہاں اقبیاس ہیں ڈالا کرتے تھے اور فربتے تھے کہ یہ لافیا نے ایسا کیا جو مسجد النکاح اور اسکا فاصلہ تین میل کا ہے۔

۶۔ مسجد الصفا - مدینہ سے تین روز کے راست پر ہے۔ مدینہ سے جانوالوں کے واسطے یہ جو تہی منزل ہے اور یہاں خاصی بھی آبادی ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ ابو ذر غفاری کی قبر اس مقام پر ہے۔ یہ غلط ہے یہاں جو قبر وہ ابو عبیدہ کی جو یہاں کا نام خود ہی نے تہذیب الامان میں لکھا ہے۔
۷۔ مسجد البدر - یہ جگہ میدان کا رازارہی ہے اور بدر کی لڑائی مشہور ہے۔ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے عرب کی مشینوں کا ایک سیلابن بنایا گیا تھا شہداء بدر کی زیارت ضرور کرنی چاہیے اور اس حسینیت پر کہ صیلا لفظ ۲۳۵) میں مذکور ہے۔

۸۔ مسجد حنفیہ - { یہ دونوں تہذیب قریب واقع ہیں۔
۹۔ مسجد حنفیہ دیگر -

۱۰۔ مسجد غازیہ - ایک بڑی قابل تعظیم جگہ ہے۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوائے نماز فہم خطبہ پڑھا اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا مَن كُنَّتَ مَوَکَاہُ کَحُجَّی مَوَکَاہُ۔

۱۱۔ مسجد الخلیص - اسی نام کے ایک پہاڑ پر واقع ہے جو کہ شریف سے تین روز کے راست پر ہے۔

۱۲۔ مسجد الجبیت - مسجد خلیص سے تین میل شمال کی طرف واقع ہے۔

۱۳۔ مسجد الطہران - یہ وادی ناصطیہ سے شرق کی طرف واقع ہے۔

۱۴۔ مسجد السرف - وادی ناصطیہ سے تین میل شمال کو ہے۔ یہ وہ مقام ہے کجہاں ام المؤمنین حضرت سمیونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اور اس مطہرہ کا رازارہی اسی جگہ پر واقع ہے۔

۱۵۔ مسجد شمیم - یہاں عروہ کا رازارہی ہوا تھا جسے السکوسید عائشہ بھی کہتے ہیں (دیکھو فقہ ۲۸۰) (۲۳۹)

۱۶۔ مسجدی طوسی - یہ چاہوی کے قریب واقع ہے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے لاتے وقت رات کو قیام فرمایا تھا اور دوسرے روز کو میں داخل ہوئے۔

۲۱۹۔ راستہ کے کنوین

(وہ کنوین جو کہ اردینہ شریف کے راستہ میں ہیں)

(۱) بیر طیس	(۲) بیر قضمہ	(۳) بیر ستورہ	(۴) بیر شیخ	(۵) بیر خار
(۶) بیر روعا	(۷) بیر حسانی	(۸) بیر الاشہب	(۹) بیر الاشہب	(۱۰) بیر زانی



فصل دوم - عرفات ولواتح



(دیکھو فقہ عرفات فقہ ۵۵)

۲۲۰۔ اندرون حدود عرفات

موقف اعظم - (یعنی موقف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) - یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی قصوار پر سوار روقوف فرمایا کرتے تھے۔ اس جگہ اب احاطہ بطور کسی کے بنایا گیا ہے۔ اور وہاں بیر عیان لگی ہوئی ہیں۔ گراؤنی خوب پر مشتمل ہے۔ اور امام وہاں ہی اونٹنی پکڑتا ہوتا ہے۔

۲۔ موقف - (یا بیران عرفات) - یہ وہ جگہ ہے جہاں کعبہ کا سب سے بڑا کون لگا دیا جاتا ہے یعنی یہ میدان ہے جس میں ہر نون تاریخ یعنی عرفہ کے روز ظہر سے عصر تک کعبہ کی چوٹی پر سے عجمہ زذاری سے دعا کرتے ہیں۔ اس دعا کا وقت عام طور پر نماز ظہر کے بعد شروع ہو کر نماز مغرب کے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی محرم اس وقت کے بعد نماز صبح سے پہلے پہلے ہی کیلا ہی وہاں پہنچا دے گا عبادت کے واسطے صحیح ہے۔

۳۔ مسجد نمبر - (یا مسجد البریم) - یہ مسجد عرفات میں موقف کے حدود سے باہر ہے۔ اس مسجد میں ۹۔ ذی الحجہ کو یعنی خاص حج کے دن ظہر اور عصر کی نماز

نہر کے وقت میں طائر جانتے سے پر مٹی جالی ہے مگر پہلے غلبہ ہوتا ہے عید کا نماز جمعہ میں دستور ہے اور نام بھی ہوتا ہے۔ یہ مسجد اگر کسی اور ۵۳ گز چوڑی ہے۔ مسجد کو اس وجہ سے کہلاتی ہے کہ نیچے پانی واقع ہے۔

۴۔ جیل محنت۔ میلان عرفات میں یہ ایک بلند پہاڑ ہے اس پر فیروز علی بنی ہونی ہے جو دور سے نظر آتی ہے۔

۵۔ نہر عرفات۔ یہ نہر نہر زویدہ کی ایک شاخ ہے میدان عرفات میں واقع ہے۔

۶۔ درخت بیر۔ یہ درخت بوقتِ اعظم سے کچھ تھوڑے سی فاصلہ پر ہے درخت تو وہاں نہیں ہے لیکن دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ دیکھو نقشہ فقرہ ۵۔

۷۔ واوی عرفہ یہ ایک شیبہ جگہ جو مسجد زویدہ کے پہلو میں واقع ہے مگر حرم کے حدود کے اگر مسجد کے صحن کی دیوار گرے تو اس واوی میں گرے۔



فصل سوم۔ مزولفہ ولواح

(دیکھو نقشہ فقرہ ۸۲)



۲۲۱۔ اندرونِ حدودِ مزولفہ

۱۔ مزولفہ۔ مشتق ہے از ولان سے جس کے معنی قریب ہونا کے ہیں۔ بیان حضرت آدم و حوا سے تھے اس واسطے اس مقام کا نام مزولفہ رکھا گیا۔ عرفات سے میں کوں پر ہے اور یہاں منبر جاری ہے۔

۲۔ جیل قسح۔ یہ مزولفہ میں ایک مقام ہے جہاں زمانہ جاہلیت میں لگ جلا کرتی تھی (دیکھو نقشہ فقرہ ۸۲) بعض کتابوں میں جیل قسح کو مسجد عمارت کے گرد اصل شعرا و محرم زولفہ کو کہتے ہیں۔ (دیکھو نقشہ ۲ و ۹۰)

۲۲۲۔ بیرونِ حدودِ مزولفہ

۳۔ واوی محمر۔ ایک شیبہ جگہ ہے جہاں بول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو دیکھا تھا کہ آہ و اڑی کر رہا تھا کیونکہ آپ کی دعا و تسبیح کی تھی باگاہ عزوجل میں مقبول ہوئی تھی اور اس کی منظوری کا حکم مزولفہ میں پہنچا تھا جب تک آپ مناسک حج کی وادی لائے تھے یہ واوی مزولفہ جاتے ہوئے راست میں پڑتی ہے جس میں سے ہر ایک کو گنڈا پڑتا ہے۔ اس کی لہذا حجاج کو اپنی رفتار سے تیز چلنے کا حکم ہے۔ (دیکھو نقشہ فقرہ ۸۲)



فصل چہارم۔ منا و لواح

(دیکھو نقشہ مناسکہ ۹۴)



۲۲۳۔ اندرونِ حدودِ منا

۱۔ منا کہ شریف سے مغرب کی طرف تین کوں کے فاصلہ پر ہے۔ وہ قریب ہے کہ جب حضرت تیریل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کو دنا چھوڑ کر جانے لگے تو اسے تمن اذیق تیری کیا آرزو ہے اگر کچھ خواہش ہو تو بتاؤ کہ پروردگار عالم کے دربار و عرض کروں۔ حضرت آدم علیہ السلام

نے کہا اے اللہ تعالیٰ میری آرزو ہے تو یہی ہے کہ مجھے جنت میں بلا لیا جائے۔ تو چونکہ یہ تمنا اس مقام پر واقع ہوئی تھی اس واسطے اس مقام کو سنانا کہنے لگے بعض کے نزدیک مناکے لغوی معنی اندازہ کرنے کے ہیں۔ تو چونکہ یہاں قربانی کرنے کا اندازہ کیا جاتا ہے تو اس مقام کو سنانا کہتے ہیں۔ یہاں مکانات اور دو کائین بنی ہوئی ہیں۔ اور سچ کے موسم میں بارگاہِ زہرا سے آراستہ کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مسجد خریف۔ اگرچہ بعض لوگوں نے غلطی سے مسجد خریف کہا ہے، مناکے کے واسطے ہے۔ اور چونکہ خریف معنی کنارہ کے ہیں۔ لہذا یہ مسجد اس نام سے موسوم ہوئی ہے اس مسجد میں بیشمار تمزیب و رونے کے آثار پائیے ہیں۔ اگلی تعداد شریانی جاتی ہے۔ اور کہتے ہیں کہ سب یہاں ہی مدفون ہیں یہ مسجد کا حوالہ دو گز گز میں اور گز گز چوڑی ہے دروازہ ہر ایک مینار ہے جس پر اذان دی جاتی ہے۔

۳۔ مسجد الکلبش۔ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی کلبش کے معنی میڈ سے کے ہیں۔ تو چونکہ آپ نے وہاں میڈ کا وزن لکھا تھا لہذا وہ جگہ مسجد الکلبش کے نام سے نام زد ہوئی۔

۴۔ مسجد منور النبی۔ یہاں اَنَا اَعْطَيْنَا عَازِلَ ہوتی تھی۔ (دیکھو اسی باب کی فصل)

۵۔ حُجرات۔ جہو کی جمع ہے۔ یہاں جگہ ہیں جس میں سے پہلا جہو ادنیٰ جو مسجد خریف کے متصل درمیان سے نزدیک اور کدے درہے۔ دوسرا جہو دہلی جو جہو ادنیٰ کے متصل ہے تیسرا جہو حُجرات جس کو جہو قصود بھی کہتے ہیں۔ اور جہو دنیا بھی کہتے ہیں وہ کدے سے قریب اور مٹا سے دور ہے۔ اور ان جہو کو واسطے لنگر کدے جاتے ہیں جس کو ری کرنا کہتے ہیں۔

۶۔ غارِ مولات۔ قریب مسجد خریف کے ہے حرایت حضرت عبداللہ بن مسعود کے سورہ مولات وہاں نازل ہوئی زیارت کرنا ضروری ہے اور چونکہ یہ جگہ بے دعا لکھا قبول ہوتی ہے۔

۱۱۔ مذبح۔ یہ مذبح مسجد الکلبش میں کہ جگہ سے ذبح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہے۔

۲۲۲۔ بیرونِ حدود

۱۔ جبلِ ثبیر۔ مناس سے مرفوعہ جاتے وقت بائیں ہاتھ کو ٹرتا ہے۔

۲۔ مسجد عقبی۔ (قریب منا) معروف یہ مسجد للعبتہ و قریب مناکے ہے کہ سے مناجاتے وقت دائیں ہاتھ کو آتی ہے۔

۳۔ مسجد بیتِ العقیلی۔ یہاں پرافشار سے عین قبول کی تھی۔

۱۔ واوی محض۔ ایک گھاٹی ہے کہ اور مناکے درمیان (دیکھو نقشہ مناجرات قرہ۔ ۹۳)۔ محض اس وجہ سے نام رکھا گیا ہے کہ وہاں کی زمین لکھری ہے

اور لکھریاں کثرت میں حصا: بافتح (لکھری کو کہتے ہیں۔ پس محض کے معنی وہ جگہ جہاں لکھریاں ہیں۔ چ کے بعد کہ واپس جاتے ہوئے

محض پٹھر یا سونہ ہے۔ (دیکھو نقشہ۔ ۱۱۹)۔ یہ جگہ دو پہاڑوں کے مابین واقع ہے ایک طرف کے پہاڑ کے قریب مکہ کا قبرستان ہے جو

محض سے متعلق نہیں ہے



فصل پنجم۔ مسجد حرام و عمارات اندونی

(دیکھو نقشہ قرہ ۴۶)

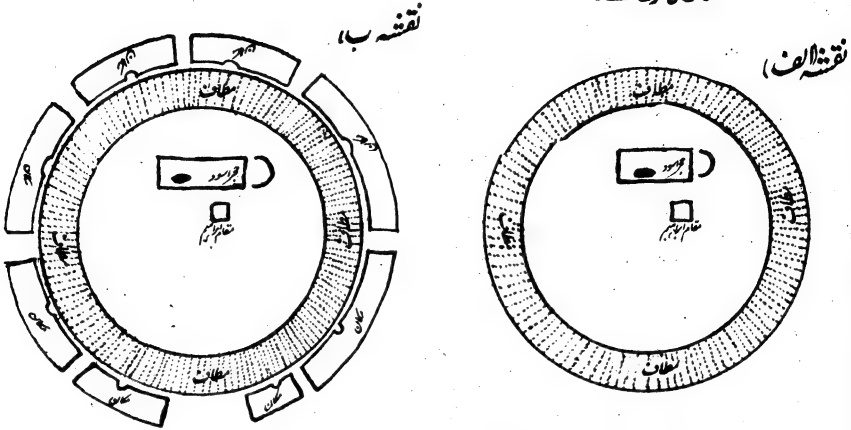


۲۲۵۔ مسجد حرام ازمنہ مختلفہ میں (منقشہ)

۱۔ مسجد حرام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں۔ مرن اس قدر تھی کہ خانہ کعبہ کا گرو تھا اور کرم تھا اور اس کے گرو مطاف اور وہ قیصر جس کو مقام ابراہیم کہتے ہیں خانہ کعبہ کے قریب لگا ہوا تھا (دیکھو نقشہ الف)

۵

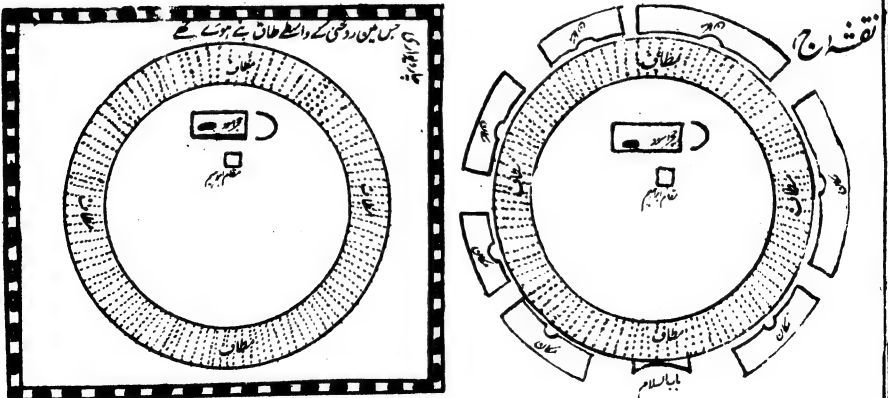
۲۔ مسجد حرام قحطی بن کلاب کے زمانہ میں۔ اتنی قحطی کہ نقشہ اب سے ظاہر ہے اور رطاب کے گرد و گون کے گھر بنے ہوئے تھے اور گھر دن کے دروازہ رطاب کی طرف تھے۔



۳۔ مسجد حرام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء اول کے زمانہ میں۔ بالکل ایسی قحطی جیسا کہ نقشہ ج۔ سے ظاہر ہے۔
 ۴۔ مسجد حرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں۔ آپ نے رطاب کے گرد مکانات خرید کر مسجد حرام کو بڑھایا اور گرد ایک چار دیواری بنوادی کے قریب کے برابر اتنی قحطی اور اس میں میثاق تھے جن میں چلے رکھے جاتے تھے۔ (جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے) اور مقام ابراہیم کو موجودہ جگہ پر قائم کیا۔ یہ واقعہ مسلمہ میں ہوا۔

۵۔ مسجد حرام حضرت عثمان رضی اللہ عنہ و عبداللہ بن مروان کے زمانہ میں۔ ان کے زمانہ میں جو تبدیلی واقع ہوئی وہ صرف یہ قحطی کے گرد کے اور مکانات توڑ کر مسجد حرام وسیع کی گئی۔

۶۔ مسجد حرام ابو جعفر منصور وغیرہ کے زمانہ میں۔ ابو جعفر منصور نے ایک مرتبہ منارہ بھری میں اور دوسری مرتبہ منارہ میں بت روپیہ خیمہ کر کے اس کی تعمیر کرائی چنانچہ بعض موقع ایک گز زمین کے پیس دینا روئے۔ نقشہ (د)

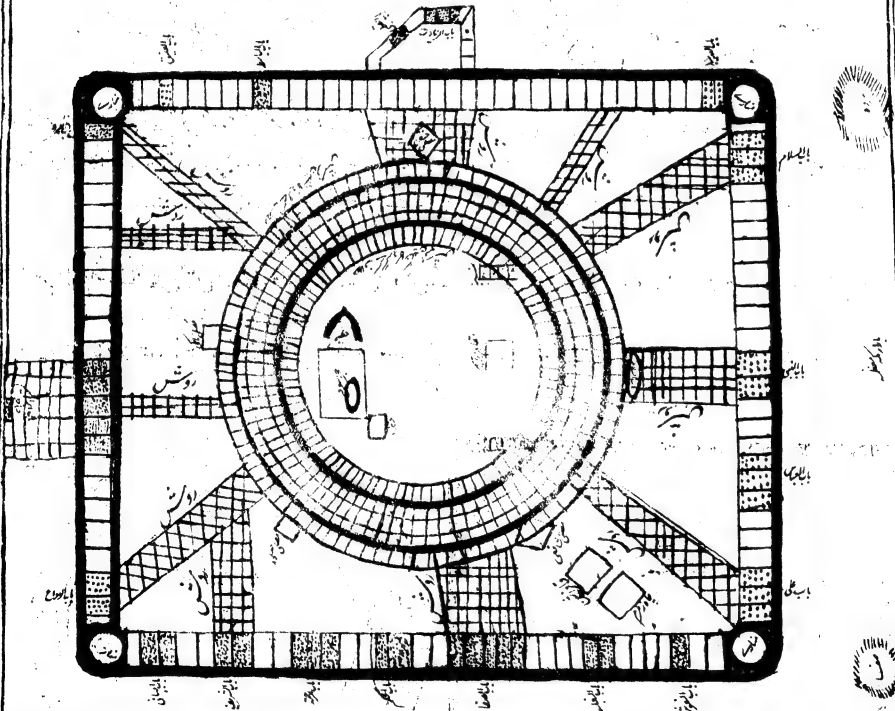


۷۔ مسجد حرام معتضد عباسی کے زمانہ سے اب تک۔ اس کے بعد معتضد عباسی نے دارالندوہ کی طرف کچھ عمارت برصائی اور اس زیادتی کا نام باب منارہ

دیکھا اور کچھ عمارت کعبہ شریف کے چھٹی طرف بھی برصائی میں کو باب ابراہیم کہتے ہیں۔ اس کے بعد سلیمان خان بادشاہ دوم کے کس مسجد کی از سر نو تعمیر کی۔ تو نصیب کہ اس کے بیٹے سلطان مراد خان کے وقت میں ۹۳۳ھ ہجری میں اتمام کو پہنچی۔ اس کے بعد عمارت میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوئی +

۲۲۶۔ مسجد حرام موجودہ زمانہ میں

۱۔ مسجد حرام۔ اس کا طول باب السلام سے باب العمرہ تک ۴۴۴ گز ہے اور عرض باب الصفا سے باب الزیارت تک ۴۴۴ گز ہے۔ چاروں طرف دالان ہیں۔ بعض طرف تین گز ہیں اور بعض طرف زیادہ گز ہیں کہ سے کم نہیں ہیں۔ ان تالیم والاؤں کے ستون تعداد میں ۵۵۵ ہیں مگر کچھ حیات العلوب میں لکھا ہے۔ ان میں سے جو تک مور کے ہیں وہ تعداد میں ۲۹۳ ہیں اور یہ درمیں اور جو سنگ شمشیر کے ہیں وہ ۲۴۴ ہیں اور یہ شہت پہلو ہیں۔ اور باقی سنگ صفوان کے ہیں جو ایک تم کاست پھر سے + مسجد کے شمالی طرف حکم تاضی اور در سے سلیمانی مسجد سے ملے ہوئے ہیں۔ اور شرق کی طرف مدرسہ سلطانی۔ اور مغرب کی طرف مدرسہ داؤد ہیں۔ ان سب میں جائیداد کثرت مسجد میں ہے +



باب الہمام کی طرف پہلی کائنات لگا ہوا ہے جس سے تمام حرم شریف میں بجلی کی روشنی ہوتی ہے حرم شریف میں مطاوت پرستیا بجلی کی کبیلاں لگی ہوتی ہیں در دشون پرستوں کے ہوسے میں جن میں بجلی کی کبیلاں لگی ہوئی ہیں۔ + دیکھو نقشہ
سنگ کے سمجھو کہ ۱۳۵۲ھ میں جن میں سے شمال کی طرف ۲۴۴۲ مسات سنگ مور کے بانی سنگ شمشیر کے، مشرق کی طرف ۳۵۳۵ مسات سنگ مور کے بانی سنگ شمشیر کے، جنوب کی طرف ۳۳۵۳ مسات سنگ مور کے اور باقی سنگ شمشیر کے، مغرب کی طرف ۴۴۴۴ مسات سنگ مور کے بانی سنگ شمشیر کے،

نگہ مری کے بین بانی گنگشی)۔ ان کے علاوہ باب الزہد پر ۱۹ اور باب الزناوت پر ۴۴ انگڑے لگے ہوئے ہیں۔

۴۔ دروازے کے سجدہ رام کے دروازہ ۱۰۰ ہیں۔ باب السلام (یا باب بنی شیبہ)۔ باب النبی (یا باب الخنزیر)۔ باب العباس۔ باب علی۔ باب النعمش۔ باب البغل۔ باب الصفا۔ (یا باب بنی خنم)۔ باب الحاکم۔ باب الحرت۔ (یا باب الجملہ)۔ باب الشریف۔ باب التہانی۔ باب الوداع۔ (یا باب الزہد)۔ باب البرکات۔ باب العمود۔ (یا باب بنی کرم)۔ باب العقیق۔ (یا باب عزن العاص یا باب ردہ)۔ باب الباطنیہ۔ (یا باب العیون)۔ باب القطیہ۔ باب الزیادت۔ باب القدیریہ۔ (یا باب المذنبہ)

۵۔ باب السلام قدیم یہ دروازہ درجہ چہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مسجد کرم کا دروازہ تھا جو مسجد کرم اس وقت سلطان کے یہودی حدود تک تھی۔

۶۔ دروازہ ۱۔ یہ دروازہ اس وقت موجود ہیں منارہ باب السلام۔ یہ پیشہ گزراؤ چاہے اسکو سلطان سلیم خان نے سنہ نو سو گیس ہجری میں مسجد کرم تعمیر کرایا تھا۔ دوم منارہ باب علی۔ یہ چون گزراؤ چاہے۔ سوم منارہ باب الوداع۔ یہ پیاس گزراؤ چاہے۔ یہ دو منارہ ہے۔ چہارم باب الجملہ کا منارہ۔ یہ منارہ گزراؤ چاہے اسکی دو درجہ ہیں پنجم منارہ باب الزیادت۔ یہ اسی گزراؤ چاہے۔ اسکی تین درجہ ہیں ششم منارہ باب الدب۔ یہ پیشہ گزراؤ چاہے۔

۷۔ گنبد۔ مسجد کرم کے چاروں طرف گنبدوں کے علاوہ درجن ہیں وہ تعداد میں ایک سو باون ہیں۔ چھترے ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے گنبدوں کی آئینی ہوئی۔ (دیکھو نقشہ مسجد کرم فقرہ ۴۶)

۸۔ صحن۔ مسجد کرم کا حول مشرق سے مغرب تک چار سو سات گز اور عرض شمال سے جنوب تک تین سو چار گز ہے۔ صحن چاروں طرف کے دالانوں سے جوڑ کر باشت پیچا ہے۔

۹۔ روشیں۔ وہ راستہ ہیں جو مسجد کرم کے دروازوں سے صحن تک پہنچتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس ہیں اور ان پر چھترے کا فرش لگا ہوا ہے۔ ہر ایک کی چوڑائی دو گز بارہ انچل ہے۔

۱۰۔ مطاف۔ ایک گول راستہ ہے جو خانہ کعبہ اور اس کے صحن کے گرد بنایا ہوا ہے۔ اس راستہ پر اس طرح چکر لگانے کو کہ خانہ کعبہ یا منارہ پر رہے طواف کہتے ہیں۔ یہ مطاف کا دائرہ سلطان سلیم خان نے ۱۰۰۰ ہجری میں تعمیر کرایا۔ اس کا فرش سنگ مرمر کا ہے۔ یہ دائرہ کچھ بیضوی شکل کا ہے۔ جس کی لمبائی جنوب سے شمال تک اٹھانوے گز ۲ باشت ۷ انچل ہے۔ اور چوڑائی کچھ کم ہے۔ یہ مطاف گز کے فرش سے نصف باشت کے قریب نیچا ہے۔ مطاف کے گرد ۳۳ ستون لگے ہوئے ہیں جن میں سے ہر ایک دو تہ قدم کے فاصلہ سے ہے۔ ہر دو ستون کے درمیان سات سات پل کی کیسیاں لگی ہوئی ہیں جن میں روزانہ رشوی ہوتی ہے اور مطاف خوب بھگ کرتا ہے۔ مطاف کے دونوں طرف گزراؤ تین تین گز کے فاصلہ تک چھتری کا فرش ہے۔

۱۱۔ حوض۔ اس کو مقام حزیل اور صوبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ خانہ کعبہ کے دروازہ کے بائیں طرف واقع ہے۔ اس کو مقام حزیل السجود سے کہتے ہیں کہ یہاں حضرت حبیب اللہ علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی غازیں نے معمر نازان کے اوقات میں اسے حوض السجود سے کھانا پیا کہ یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ شروع کرنے وقت کھانا پیا تھا۔ یہ جگہ ایک حوض کے طرز پر ہے اس میں تین پھلے سنگ مرمر کے پچے ہوئے ہیں۔ یہ ۱۸۔ ۱۷۔ ۱۶۔ ۱۵۔ ۱۴۔ ۱۳۔ ۱۲۔ ۱۱۔ ۱۰۔ ۹۔ ۸۔ ۷۔ ۶۔ ۵۔ ۴۔ ۳۔ ۲۔ ۱۔ ۰۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ انچل چڑھا ہے۔

خانہ کعبہ۔ (دیکھو نقشہ فقرہ ۴۹) اس کا حول مشرق سے مغرب تک پچیس گز ہے۔ اور عرض میں گز اور اونچائی ۲ گز ہے۔ اور دیواروں کا آثار ۲ گز ہے۔ اسکی چھت دومہری ہے یعنی بیچ میں دو چھتی ہے۔ ادھ یہ چھت تین ستونوں پر قائم ہے اور یہ ساگون کی لکڑی کے ہیں۔ اور ان پر چاندنی لکڑی ہوتی ہے۔ اور ہر ایک کے گرد بہت سے نہری اور بدلی ہوئی خوبصورت خانوں لگے ہوئے ہیں۔ دیواروں اور صحن میں

سرخ لٹین پر دسے اور چھت گیری لگی ہوئی ہے۔ شمالی جانب اوپر طوط ایک چھوٹی سی کھوئی جس میں خانہ کعبہ کو غلاف اور چھانے کے واسطے چھت پر چماتے ہیں۔ خانہ کعبہ میں صلی بنی کے تعلق دیکھو فقرہ - ۶۵ - حسب اسود دروازہ کے قریب رکھا ہوا ہے۔ کعبہ شریف پر ہر سال سیاہ رنگ کا غلاف چڑھایا جاتا ہے۔ جس پر تین طرف نہری اور وسطی کلا توں سے آیات قرآنی بنائی جاتی ہیں۔ اور چھٹوں سلطان روم کا نسب نامہ ویسیر لکھا ہوتا ہے۔

۲۔ دروازہ خانہ کعبہ۔ خانہ کعبہ کی عمارت میں چار گز میں ایک کھنڈی رہے۔ اور حجر اسود کو پونے کی واسطے اس دروازہ کے آگے زمین لگایا جاتا ہے جس کا ہم نے فقرہ ۲۹ میں ذکر کیا ہے۔ اس دروازہ کی چھت ساگون کی ہے چو کھٹ اور دروازوں کے کو ارون پر چاندی کے پتر سے لگے جاتے ہیں۔ دروازہ چھہ گز دس انگل لمبا اور چوڑا چار گز ہے۔

۳۔ محراب اور ایک تپ ہے۔ جو کعبہ صلیوں تکل کا ہے اور اس کے گرد چاندی کا خلق لگا ہوا ہے۔ تپ کے کالوں ایک باشت چار انگل ہے اور وہ کعبہ شریف کے باہر اندھ کی طرف دروازہ میں ۲ گز سولہ انگل کی اونچائی پر نصب کیا ہوا ہے۔

۴۔ رکن یانی۔ رکن شامی۔ رکن عراقی۔ رکن حبشہ۔ ان کا موقع نقش فقرہ ۴۹ سے معلوم ہوگا۔ بعض لوگ رکن شامی کو رکن عراقی اور رکن عراقی کو رکن شامی کہتے ہیں مگر زیادہ مستند وہی ہے جو ہم نے نقشہ میں دکھایا ہے۔ رکن شامی یعنی ستون میں ہڈا خانہ کعبہ کا جو کعبہ عراق کی جانب ہے وہ ضرور رکن عراقی ہونا چاہیے۔ اور اسی طرح رکن شامی اور رکن یانی در کعبہ اسود کی وجہ سے ہیں۔

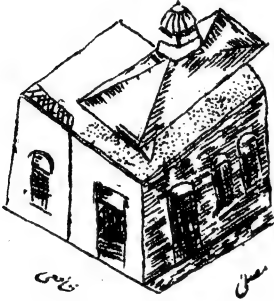
۵۔ ملتزم۔ یہ دو چھوٹی کتبیں ہیں جو خانہ کعبہ کے دروازہ اور حبشہ اسود کے درمیان میں ہے۔ (دیکھو فقرہ ۱۲۵)

۶۔ جیسیم۔ یہ نصف دائرہ کی شکل کی ایک دیوار ہے جو کعبہ شریف کے سختی طرف واقع ہے اسکو محراب یا خیرہ بھی کہتے ہیں۔ اسکی شکل اور پیمائش فقہ - (۲۹) میں دی گئی ہے یہ دیوار سنگ مرمر کی ہے۔ اسکے اندر کے فرش میں رنگ رنگ کے پتھر لگے ہوتے ہیں جن میں اور خانہ کعبہ کی دیوار میں تین گز کا فاصلہ ہے یعنی اسکے اندر جانے کا راستہ تین گز چوڑا ہے۔ انھوں والے تین میں مولوی نذیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اس دیوار کا اندولی محیطہ ۲۲ گز اور یہ دیوار چالیس گز ہے۔ چھٹیم کے اندر خانہ کعبہ کی چھت کا پڑاؤ اس کو میزب کہتے ہیں اس گز سے فرش نے جب خانہ کعبہ بنایا تو ان کو اس قدر مال ملال نہ ملا کہ خانہ کعبہ اس قدر بنائے کہ چھٹیم بھی اس میں داخل کر لیتے۔ لہذا یہ جگہ کعبہ شریف سے باہر تھی اور اسکو اسے اس جگہ کو چھٹیم یعنی ٹوٹا ہوا کہتے ہیں۔ درودیت سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مذہبی تھی کہ اگر کعبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح ہوگا تو میں چھٹیم میں دو رکعت نماز پڑھوں گی۔ تو جب فتح ہوا کہ تو یہوں خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑا اور ان کو چھٹیم میں کر دیا اور فرمایا کہ پڑھو اس جگہ کہ چھٹیم خانہ کعبہ سے اور دوسری قوم نے جب نہ ملا ان کو خرچ تو اسکو خانہ کعبہ سے باہر کر دیا تو اگر نہ قریب ہوتا تا زمانہ جاہلیت کا تو ابنت میں توڑنا خانہ کعبہ کو اور از سر نو بنانا اسکو مال اسطیع جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا تھا اور چھٹیم کو اس میں داخل کرتا اور اس میں دو دروازہ بنا تاکہ اسانے کے رخ دوسرا بھی اور گزین زندہ رہا سال آئینک تو ایسا کر دیا۔ یہی بیان ابو داؤد اور مسلم اور ترمذی میں پایا جاتا ہے۔ غرض کہ زندہ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال تینہ۔ اسواسطے خانہ کعبہ اسی طریق پر رہا اور خلفاء راشدین کو بھی فرصت نہ ملی کہ اسکی تعمیر کیلئے توجہ کرتے۔ ہاں جب حضرت عبداللہ بن زبیر کا زمانہ ہوا تو انھوں نے اس پہل کر دیا اور خانہ کعبہ کو توڑ کر چھٹیم کو اس میں ملا دیا۔ اس کے بعد جماع خیال نے خانہ کعبہ کو حضرت عمر فاروق بن زبیر کے طریق پر کھنا چھنا خدایا کیا اور توڑنا کر اسی پہلے طریق پر کر دیا یہاں کہ زمانہ جاہلیت میں تھا۔ اسبوج سے چھٹیم خانہ کعبہ کا حصہ خیال کیا جاتا ہے اور ان کرنے میں اسکو بیج میں لیتے ہیں اور اسکو کھڑکروان کرنا دیت نہیں خیال کرتے۔ دیکھو فقرہ - ۵۱ - گرا دیا ہے کہ اگر چھٹیم خانہ کعبہ کا ایک ٹکڑا ہے تاہم صراحت میں کتاب الصلوٰۃ میں ذکر کیا ہے اگر کوئی شخص صرف چھٹیم کیلئے متوجہ ہو کر نماز پڑھے تو جائز نہیں ہوگی کیونکہ خانہ کعبہ کیلئے متوجہ ہو کر نماز پڑھنا قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اور شریعہ و قایہ میں اس کے تعلق پوری بحث ہے جس کا ذکر ہم نے کتاب الصلوٰۃ میں کیا ہے۔

۷۔ میزب۔ یہ کعبہ شریف کی چھت کا پرانا ہے۔ (دیکھو فقرہ ۴۹) یہ خالص موٹے کا بنا ہوا ہے اس پر نالہ کا پانی صلیں میں گرتا ہے۔

مصلیٰ خنئی - مصلیٰ شرافعی - مصلیٰ مالکی - مصلیٰ حنبلی

- ۱۔ مصلیٰ خنئی - یہ ایک مکان ہے دوسترل جو عجم کی طرف مطاف کی حدود سے باہر روش پر واقع ہے اوپر کی منزلی کبروں کے واسطے ہے اور اس پر چڑھنے کے واسطے کثری کی ایک سیڑھی مغرب کی طرف لگی ہوئی ہے۔
- ۲۔ مصلیٰ شرافعی - یہ مصلیٰ پادشہ خیر علیہ السلام واقع ہے اور جب شریف کی دیوار سے ۴۵ گز کے فاصلہ پر ہے اس کا نقشہ مقابل دیباگ نقشہ ۳۶۷ میں مقام (ب) پر واقع ہے



- ۳۔ مصلیٰ مالکی - خانہ کعبہ کی دیوار سے ۶۵ گز کے فاصلہ پر حنبلی جانب واقع ہے اور مطاف کی حدود سے باہر سنگین فرش کے کھلے پر ہے۔
- ۴۔ مصلیٰ حنبلی - مقابل حجر اسود کے دیوار کعبہ شریف سے ۴۵ گز کے



۲۲۹۔ مقام ابراہیم و چاہ زفر و قبۃ فراتین و منبر زینہ

- ۱۔ مقام ابراہیم - (دیکھو نقشہ ۵۲) ایک تھر ہے جس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دمون کا نشان ہے۔ جس جگہ پیچہ رکھا گیا ہے اس جگہ کو مجازاً مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ یہ جگہ کعبہ شریف کی دیوار سے بقا ۴۲ گز واقع ہے اور اگر کعبہ اسود سے پائیش کی جائے تو یہ فاصلہ ۱۶ گز ہے۔ یہ عمارت شکل متطیل ہے اور حدود مطاف کے اندر واقع ہے۔ پیچہ ۱۱ انگل لمبا اور اس کا چوڑا ہے مگر کس انگل موٹا ہے۔ اس کے اوپر غلاف چڑھا رہتا ہے۔ مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ثقاہد سے روایت ہو کہ لوگوں نے زمانہ اسلام میں پہلے اس پیچہ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں کی دو ابرویوں اور انگلیوں کا نشان دیکھا تھا مگر مدت ہی لوگوں کا ہاتھ لگتے گئے وہ نشان مٹ گیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبہ کی دیوار تعمیر کرتے کرتے باز لگانے کی ضرورت ہوئی تو حضرت جب بنائے علیہ السلام ان کو یہ پیچہ مبارک دیکھ کر دیا۔ چنانچہ حنبلی دیوار میں مٹی جاتی تھی پیچہ میں ان کو اس بقید دیا چاکرنا جاتا تھا۔ ابن ابی شیبہ عبد الرحمن زبیر سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے لوگوں کو مقام ابراہیم کے پیچہ کو چھوتے دیکھا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس پیچہ کو چھوتے کا حکم نہیں دیا بلکہ تم یہ دیکھو کہ اس کے پاس نماز پر جو پسنی سہتی ہیں ہے کہ پیچہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں اور علیہ السلام کے زمانہ میں خانہ کعبہ کے متصل لگا ہوا تھا (دیکھو نقشہ صفحہ ۵۲) گو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شہرہ کے اس کو اس جگہ لگایا جہاں کہ وہ اب ہے۔ مقام ابراہیم (عبرہ) اور نود (نود) کی تہ میں جنکو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وہ خانہ نوح علیہ السلام کے خوف سے پہاڑ پر تھیں میں چھپا دیا تھا جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرشتوں نے گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اٹھا کر تیلہ (جس بصری معنی اللہ کے لئے رہا) پر رکھ دیا اور قبول صلی اللہ علیہ وسلم نے زمینیں باقی رہی کسی چیز جن میں دنیا میں مولے جو اسود و مقام ابراہیم کے۔ اور انہوں نے بہترین جگہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کعبہ اور مقام ابراہیم اور حضرت مریم ہے۔

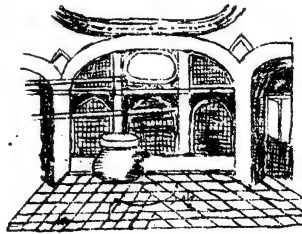
۲۔ **قبة الفرائین**۔ یہ عمارت چارہ درجہ کے پیچھے اس میں مسجد کے متعلق چار نماز میں اور ماہانہ لکھا جاتا ہے۔

۳۔ **چارہ درجہ**۔ اس کی وجہ تیسری طرف ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت ہاجرہ کو مع اپنے صاحبزادہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے ملک شام سے لا کر مکہ معظمہ میں چھوڑ کر چلے گئے اور ایک مشک پانی اور کچھ کھجوریں ان کو دے گئے تھے۔ جب یہ پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ اپنے بچے کے واسطے پانی کی تلاش میں صفادہ کی دو پہاڑیوں پر تو قریب زمینیں حالت اضطراب میں دوڑتی زمینیں اور ان دونوں پہاڑیوں پر چڑھ کر خدا تعالیٰ سے دعا کرتی تھیں۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام اس وقت پیاس کی وجہ سے قیاب تھے اور میسے چون کی عادت ہوتی ہے پاؤں زمین پر رکھ دیتے تھے جب حضرت ہاجرہ اس وقت میرے بعد وہ پرستشیں اور وہاں خدا کے تعالیٰ سے دعا مانگ رہی تھیں تو حضرت اسمعیل علیہ السلام کے پاؤں مارنے کی جگہ سے بھول کر اسی ایک پتھر سے دعا مانگا۔ اور اس میں سے خوب پانی جاری ہوا تو پانی ہاجرہ نے منیٰ ڈال کر دیکھا جا پا اور کیا نفع (درم زم کے معنی سر پانی زبان میں غیر صاف کے ہیں) لہذا اس خیمہ کا نام **زم زم** ہو گیا۔ (زم زم کے فضائل کے متعلق دیکھو صفحہ ۱۲۳-۱۲۴) چارہ درجہ بالفعل ایک کنواں ہے (دیکھو نقشہ) جو خدا کعبہ سے فاصلہ ۳۴۴ گز بائیں طرف کو ہے یہ عمارت دو منزلہ ہے اس کے نیچے کی دیواریں سنگ اسود کی ہیں۔ اس درجہ کے دو حصے ہیں لگے حصے میں کنواں ہے۔ اوپر حصے میں آبدار خانہ اور وہاں ہی سے اوپر کے درجہ میں جانے کے واسطے پتھر تھیں جو مٹی میں۔ اس حصے کے درجہ کا دروازہ ایک چھلی طرف سے ہے اور پر کے درجہ میں طرف تو سنگ اسود کی دیوار ہے۔ جو مٹی طرف معنی خانہ کعبہ کے مقابل کی طرف ایک چھلی پر آتا ہے جو اس اوپر کے درجہ میں کوڑن رہتا ہے اور چھت میں ایسا انتظام ہے کہ اوپر کے درجہ میں سے مٹی بڑبڑہ ڈول پانی سے نکلتے ہیں۔

کنواں انداد اور باہر سے سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے منہ کا دروازہ بارہ گز کا ہے۔ یعنی منہ کی چوڑائی ۱۴ گز ہے۔ اور کنوئیں کی گہرائی ۷ گز ہے۔ منہ کو کنوئیں کا دروازہ زمین سے ۲ گز اونچا ہے۔ پانی کی سطح سے دو گز نیچے ایک جالی لگا رکھی ہے کہ اگر کوئی پیہر گرے تو وہ اوپر ہی سے نکال لی جائے۔ یہ تک نہ پہنچے۔ چار کنوئیں اس کنوئیں کے چاروں طرف ہیں جس کے واسطے گلی ہوئی ہیں۔



۱۔ زمینہ جو خانہ کعبہ کے آگے لکھا جاتا ہے



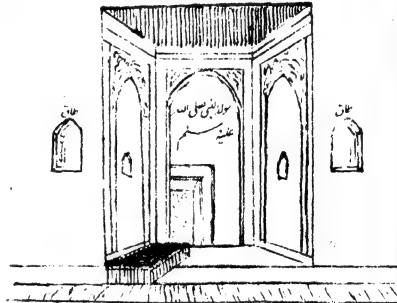
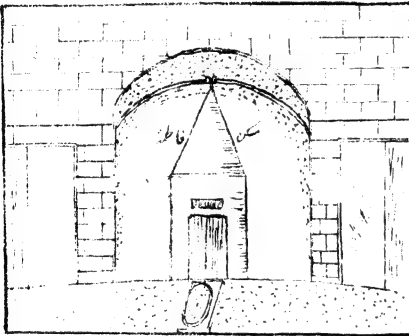
۴۔ **منبر**۔ مقام ابراہیم کے قریب عمارت کے کنارہ پر ہے۔ اس کی مشرقی طرف میں منبر ہے اور پر کی مشرقی طرف میں منبر ہے جس کے چاروں طرف کوٹن پر چار ستون سنگ مرمر کے ہیں جن پر کعبہ بنا ہوا ہے جس میں مشرقی کام کیا ہوا ہے۔ اس کعبہ پر کس ہے عیدین کو اور عید کے روز اس منبر پر خطبہ ہوتا ہے اور منبر خوب سجایا جاتا ہے۔

۵۔ **زم زم**۔ یہ نہایت لمبی جگہ رکھ دیا جاتا ہے جس کی جگہ گروہ نما عمارت کے کنارہ پر بنتا ہے۔ جب ضرورت ہوتی ہے۔ تو خدا کعبہ کے دروازہ کے منگے لگا دیا جاتا ہے۔ اس پر چاندی کے پتے لگے ہوتے ہیں اور یہ زمینہ عالیہ نواب ملک علی خان بہادر نواب دہلوی نے پیش کیا تھا۔

فصل ششم - اماکن محترمہ اندرون شہر مکہ و نواح (بائے)

۲۲۰ - اندرون شہر مکہ -

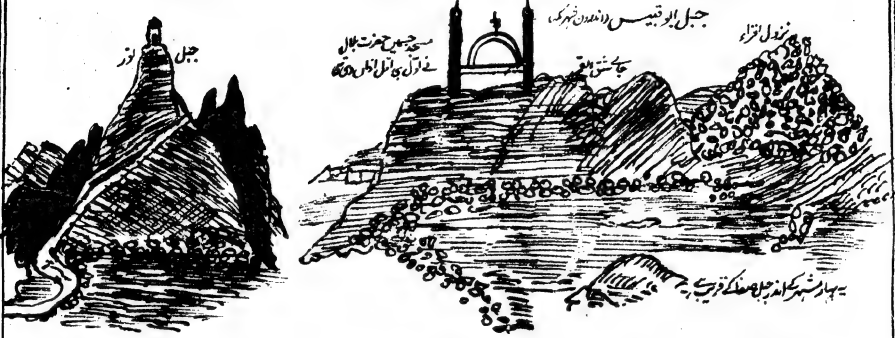
- ۱۔ دار ختیجہ الکبریٰ (یا بیت الکبریٰ) اور کچھ نقشہ - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت تک اسی مکان میں رہتے تھے اور آپ کے رضواء عبادت کی جگہ بھی اس میں ہی ہوئی ہے، اس مکان کی فضیلت یہ ہے کہ یہ مسجد حرام سے دوسرے درجہ پر ہے۔ سطح زمین سے یہ مکان نیچا ہے۔ کئی یہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہاں پر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس مکان میں یہاں مونی تھیں۔ آپ کی یہ انیس کی جگہ پر ایک لکڑی کا قبیہ بنا ہوا ہے اس پر غلاف چڑھا دیا ہے اس مکان کو مسکن فاطمہ بھی کہتے ہیں (اس جگہ وہ چلی بھی رہی ہوئی ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلی گئی تھیں)۔
- ۲۔ دار ابو بکر صدیق (یا دوکان ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) - یہ کوچہ حجر بنی زقاق صواغین میں واقع ہے۔



- ۳۔ مولد النبی - یہ مکان مکلف پہاڑ بوقیس کے واس میں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی مکان میں پیدا ہوئے تھے۔
- ۴۔ مولد حضرت علی اکرم اللہ وجہہ - یہ مقام کوچہ شعب بنی ہاشم میں واقع ہے۔
- ۵۔ دار اراکشم - (یا ذخیرہ ران یا خفی) یہ ایک مسجد ہے صفائے پاس، یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تھے۔ اسکو منجستی اسوجہ سے کہتے ہیں کہ ابتداء حال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاں چھپ کر رہے تھے اور مومنین مساقین کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھتے تھے۔ درود اخیر ران اسوجہ سے کہلاتا ہے کہ اسکو ذخیرہ ران ہارون رشید کی مان نے مول سے لیا تھا۔
- ۶۔ صفاء مروہ - یہ دو پہاڑ ایمان میں مسجد حرام کے سامنے باب النبی سے دائیں بائیں نقشہ صفاء مروہ کے واسطے دکھو فقہ ۵۹ صفاء مروہ کا کچھ حال مقدمہ میں لگا اور کچھ فقرہ ۲ میں لگا۔
- ۷۔ جبل ابوقیس - اس پہاڑ پر ختیجہ القروان واقع ہوا ہے۔ اور بیان ایک مسجد ہے جس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اول ہی اول اذان دی تھی۔ یہ مسجد حرام کے اندر سے نظر آتی ہے۔ اسکا نقشہ صفحہ آئندہ ہے۔
- ۸۔ حجر متکلم - یہ کوچہ حجر بنی واقع ہے۔ حجر متکلم اسوجہ سے کہلاتا ہے کہ اس پتھر پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ سے سلام کیا تھا۔
- ۹۔ محبہ وکلا - یہ کوچہ حجر بنی واقع ہے اس پر آپ کی کہنی مبارک کا نشان ہے۔
- ۱۰۔ قبر حضرت عثمان - یہ مزار بھی شہر مکہ میں واقع ہے۔

۲۔ سیروان شہر مکہ

۱۔ جبل ثور۔ مکہ شریف سے تین کوس کو زیادہ فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ پہاڑ بہت بلند ہے اسکی چوٹی کے پاس غار ہے جس کے اندر جانے کا راستہ بہت تنگ ہے۔ اندر بہت مشکل سے صرف ایک باشت چلا کر اگل کا سوراخ ہے جس میں سے لوگ اندر جاتے ہیں۔ اس پوڑے اندر مٹھے ہیں کہ پیسے دونوں ہاتھ پھسلا کر اندر دیتے ہیں پھر ان کے ذریعہ گھٹ کر اندر پہلے جاتے ہیں



۲۔ جبل فیروز یا فیروزہ۔ مکہ کے مشرق کی طرف تین کوس پر واقع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے پہلے اسی غار میں عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی پہاڑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپکا سینہ مبارک چاک کیا تھا۔ اور اسی پہاڑ پر سورہ اقرآن نازل ہوئی تھی

۳۔ جنت المعلیٰ۔ جس کو قبۃ معلیٰ بھی کہتے ہیں۔ اس کا حال (دیکھو نقشہ ۲۳) میں ملے گا۔

۴۔ مسجد الرایہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز بھی کی ہے۔ اور فتح مکہ کے دن وہاں زیور لگا دیے یہ مسجد کہی کہ جنت المعلیٰ کی علامت ہو۔

۵۔ مسجد جن۔ وہاں جنوں نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر قرآن شریف سنا ہے۔



۶۔ مسجد بکیم یا مسجد عائشہ۔ اسکو مسجد بھی کہتے ہیں۔ یہاں اب یہاں و عمرہ کا موسم باندھتے ہیں۔ اسکو بعض دفعہ مسجد سیم بھی کہتے ہیں۔

۷۔ مسجد الشجرہ۔ مقابل مسجد جن کے ہے اس واسطے اس نام سے مشہور ہے۔ یہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ذبح کا طلب فرمایا۔ اور وہ حاضر ہوا۔

۸۔ مسجد غنیم۔ جس کے گرد و پیش کربان گئی تعین غنیمت بھی مسجد الایمان ہے۔ یہاں کھجور کے پائے ملے عابدین میں وادی ردو میں واقع ہے۔

۹۔ مسجد الزیاد۔ جہاں بادشاہ حج کے گھوڑے بندھتے تھے۔ مگر اب جیاد کہ میں ایک مکہ کا نام ہے۔

۱۰۔ مسجد ذی طوی۔ یہ تعیم کی راہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتی و عمرہ میں یہاں اترے تھے۔

۱۱۔ حدود میقات۔ اس کا حال نقشہ ۲۰-۲۱-۲۲ میں ملے گا۔

۱۲۔ حدود حرم۔ اس کا حال نقشہ ۳۱-۳۲-۳۳ میں ملے گا۔ (دیکھو نقشہ حدود حرم نقشہ ۲۹)

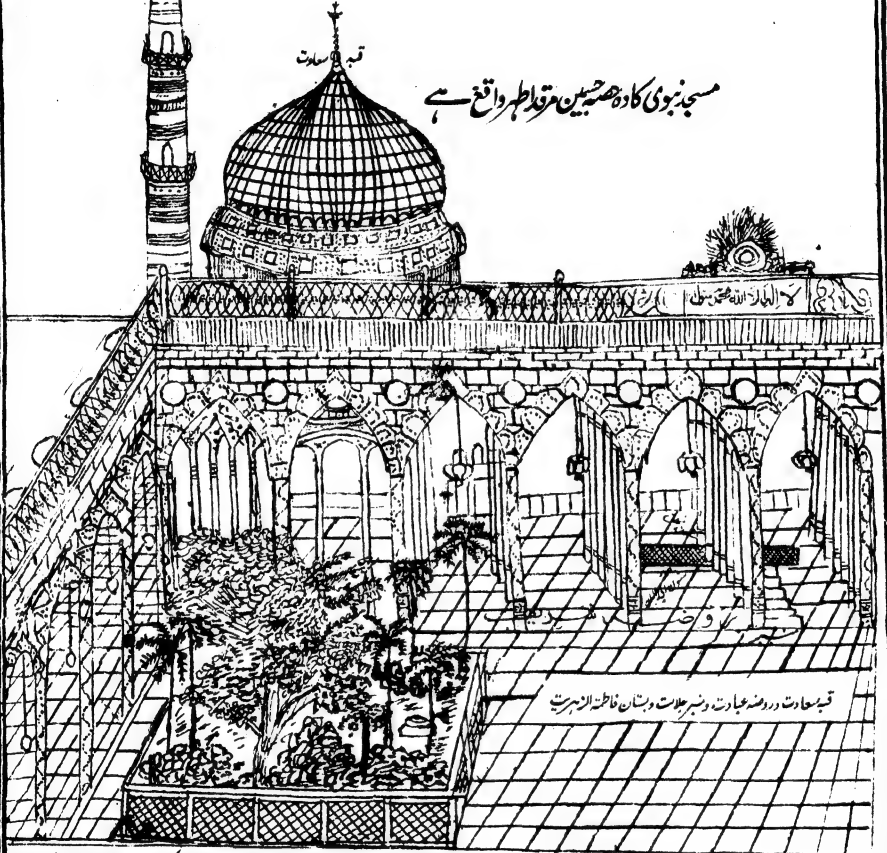
باب (۱) فصل ہفتم - مسجد نبوی و عمارت اندرونی (۱)

۲۲۲ - مسجد نبوی در وضع مقدس وغیرہ

۱- مسجد نبوی - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد جو غریب مسجد نبوی کی عمارت میں واقع ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی تغیر نہیں کیا تھا۔ ہاں جو ستون گر چکے تھے ان کو آپ نے پھر دوبارہ گھرا کر ادا کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں چونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت بڑھ چکی تھی اور مسجد نبوی ان کی نماز کے واسطے کافی نہ ہوتی تھی تو آپ نے مسجد کو فرخ کیا۔ مگر یہ توسیع ہی ہونے کے زمانہ کے طریق ریگنی یعنی دیواریں کچی ایت کی تھیں اور چھت اور ستون گھڑی لکڑی کے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی توسیع میں مصروف ہوئے تو آپ نے مشرق کی طرف سے مسجد کو فرخ اسوجہ سے کیا کہ آپ نے فرمایا کہ اس طرف محرابہ ازواج مطہرات کے ہیں اور میری مجال نہیں کہ ان کو منہدم کر اؤں۔ غرض دوسری طرف مسجد کو وسیع کرنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا گھر بیچ میں آیا تھا۔ تو انہوں نے اصرار کیا کہ میں اپنا گھر تو بیٹا دیتا ہوں اور نہ بیوی مگر دانا چاہتا ہوں۔ پس اس بات میں حضرت ابی بن کعب نصف ٹھیرائے گئے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام بیت المقدس تعمیر کرنے لگے تو بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کا مکان بیچ میں آتا تھا۔ اور داؤد علیہ السلام نے قیمت پیش کی کبھی وہ ماضی نہ ہوا غرض انہوں نے ارادہ کیا کہ اس کو کسی طرح حاصل کرنا چاہئے۔ تو وہی آئی کہ تو آدمیوں کا گھر غصب کرتا ہے مجھے تو جو گھر گھربانے کا حکم دیا ہے لہذا اس کی جزا یہ ہے کہ تم گھر بنانے سے منع کئے جانا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس عمارت کو تمام کیا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سنکر اپنے ارادے سے باز رہے۔ مگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خود ہی اپنا مکان اس کے بعد مسلمانوں کو دیدیا۔ اور وسیع کرنے لگی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک جانب ایک برآمدہ تعمیر کیا جس کو صفحہ کہتے تھے کہ وہ مسجد سے علیحدہ رہے کہ لوگ وہاں ٹھیکر آئیں میں گھٹو کر سکوں۔ یا آواز بلند نہ کرے وغیرہ یہ سب کیسے میں منع تھے اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں بہت تغیر و تبدل کیا۔ ستون چیمبر لگائے اور دیواریں سنگین بنوا کر ان پر فرش نوکے اور آپ ذات خاص سے مسجد کی تعمیر میں مصروف رہتے تھے۔ اس کے بعد سلطان ولید بن عبدالملک بن مروان نے عمارت عبدالعزیز کو جو ان کی طرف سے مدینہ شریف کا گورنر تھا حکم دیا کہ مسجد کو بہت وسیع کر کے دوبارہ تعمیر کر اؤ اور اس قدر رحمت و دوکہ ازواج مطہرات کے حجب و بھی اس میں شامل ہو جائیں چنانچہ جس روز ازواج مطہرات کے حجرے لگائے گئے تو مدینہ شریف میں کوئی گھر ایسا نہ تھا کہ جس میں آہ و زاری اور غم نہ کیا گیا ہو چنانچہ مسجد شریف کا طول و عرض ۱۶۰ گز ہو گیا۔ اور چاروں طرف سے اسٹاد مارا اور سنگ تراش لگائے گئے۔ اور چاروں طرف چھتیں بنانا تھا اس کو علاوہ موزوری کے ساتویں دم بطور انعام ملے تھے تیسری تین سال میں ختم ہوئی چوتھی میں شروع ہو کر لاکھ چوبیس ہجری میں ختم ہوئی۔ اور چار کونوں پر چار بیٹا رہا اسی موقع پر بنے تھے اس کے بعد اس عمارت میں صرف خلفاء عباسیہ میں سے ہندی نے وسنوں میں اور بچھائے تھے۔ مگر قس و کھار اسی قسم کے کر کے اس کے بعد شاید مامون رشید نے اس میں کچھ بڑھایا تھا

۲- حجرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس میں آنحضرت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کوٹھڑے ہیں مسجد نبوی میں بائیں طرف واقع ہے۔ اس کی چار دیواریں سنگین ہیں جس پر نقش و نگار ہیں۔ اس کا کھنڈی دروازہ نہیں صرف ایک کھنڈی ہے جو چھت کے قریب کی گئی ہے اس کی چھت پر ایک بن قریب تھا وہاں سے اور اسی وجہ سے لکھنڈ کہلاتا ہے۔ مسجد شریف کی چھت سے گھر و قریب کی چھت بہت بلند ہے۔ چھوڑی پائین ہے۔ چھوڑی ۱۰ اعلیٰ عرض ۱۲ اعلیٰ ہے۔ حجرہ شریف کے گرد ایک احاطہ شکل محسوس نہا ہوا ہے۔ اس احاطہ اور حجرہ شریف کے درمیان کچھ فاصلہ ہوا اس احاطہ کے اوپر کچھ حصہ زمین پوشا ہوا ہے۔ اس کے اندر کی لکڑی کی چھت کی گئی ہوئی دیوار پر چھت سے جانی ہے

۳۔ اسطوانہ۔ یوں تو مسجد کے جتنے ستون ہیں سب بزرگ ہیں کیونکہ جاعت ہو چکے کے بعد صواب کلام ایک ایک ستون کے پیچھے باقی رہا۔ ہزار گئے ہونے کے ہیں۔ نماز پڑھا کرتے تھے لیکن نہیں رہے آج تو ان نہایت شہرہ ور ہیں پہلا اسطوانہ عقیقہ۔ یہ اسطوانہ عرب نبوی کے تھمن واقع ہے اسکا حال نقشہ ۲۱۳ میں دیکھو۔ دوسرا اسطوانہ



عاضہ صدقہ رضی اللہ عنہا (یا اسطوانۃ القریۃ) یا اسطوانۃ المساجین، مہاجرین میل القدر بیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اس ستون کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس واسطے اسکو اسطوانہ مہاجرین بھی کہتے ہیں۔ طبرانی کی روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ہے اس ستون کے آگے کہ اگر کوئی گنہگار اس کا معلوم ہو۔ تو خیر فرمادے اس جگہ نماز پڑھ لے۔ اسوجہ سے اسکو اسطوانۃ قرعہ کہتے ہیں۔ و نیز اسطوانۃ الی الیابہ (یا اسطوانۃ توبہ) یہ عہدہ اقدس سے دوسرا اور قریب شریف ہے جو قلعہ ہے اسکا حال قرعہ ۲۱۰ میں دیکھو۔ چوتھا اسطوانہ سرکہ اسطوانۃ توبہ کے قریب ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف میں ایک دوپہر چٹھا کرتے تھے۔ پانچواں اسطوانہ مدرس (یا اسطوانۃ علی ابی طالب) یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گہائی کے واسطے بیٹھے ماکرتے تھے۔ چھٹا اسطوانۃ الوفود۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسکی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ساتواں اسطوانۃ البعیر (یا مقام سرخیل) یہاں حضور خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۔ شہدار احمد و بدر کے مقابلہ میں شریف سے دو میل کے فاصلہ پر جنوب کی طرف واقع ہیں۔

۱۔ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہؓ شہدار رضی اللہ عنہ کی الشریک کی پاس مار کھڑے ہوئے اور کھاک آپ کے کان اور ناک وغیرہ ملعونوں نے کات لئے ہیں (معاذ اللہ عنہا) اور حکم اہل و اقدس کے کسی ٹکڑے کے روئے میں تو اپنے وہاں چند کلمات انہوں کے فراموش اور فراموش کیا کہ جب کو ایسی مصیبت پہنچیں نہیں چھوگی۔ اور ایسی غصہ کی عین میں بھی نہیں کھڑا ہو گا۔ آپ نے اتنا کہا ہی تھا کہ وحی آئی مَلِكًا وَثَّقَ فِي أَحْلَى الْعَمَلِ ابْنُ الْبَيْتِ حَمَزَةُ ابْنِ عَمْرِو الْمُطَّلِبِ أَمَدُكَ اللَّهُ وَأَمَدُكَ اللَّهُ وَتَمُولُهُ + آپ نے شہدار احمد کو نبی علیہ السلام کو ان کو یہ خبر دی کہ ایک ایک تیر میں درود شریف۔

ب۔ شہدار احمد ایک روز جب کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے روبرو بلا کر ان سے کلام کیا خصوصاً عبداللہ و ابی ہریرہؓ بالشفاف کلام کیا اور پوچھا کہ تم کو کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کر دو۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ اے رب العالمین میں بہشت میں سب کچھ مل رہا ہے۔ مگر خواہش ہے تو یہ ہے کہ ہم پھر دنیا میں بھیجے جائیں اور پھر سے۔ پھر پھر شہداء ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا میں اب جانا نہیں ہو سکتا ہاں تمہارا حال تمہارے بھائیوں کو پہنچا دیا جائیگا تب یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تَحْزَنْ لَآئِمٌ الْآئِمُّنَ فَيَكُونُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اسْمًا ثَابِتًا۔

ج۔ شہدار احمد بقول صحیح تعداد میں شہر میں آن میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں یہ اخبار صحیح میں وارد ہو گا شہدار احمد کی تسبیر میں چار برس برس ہو گئے کہ اتفاق ہوا تو ان کو دوسرا کا دوسرا ہی قبروں میں لٹایا ہوا پایا۔ اور ان کے ہاتھ زخموں پر رکھے ہوئے تھے۔ جب کسی ہاتھ نہ تھے اٹھایا تو تازہ خون اس زخم سے اس طرح جاری ہوا جیسے زندہ آدمی کے بدن سے جاری ہوتا ہے۔

د۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے شب بربت میں شہدار احمد کے واسطے استغفار بھیجی تھی۔ شہدار احمد بربت کو مردوں کے لئے اور شہدار احمد اہل قیامت کے لئے استغفار فرماتا اور ان کو تواب پہنچانا مطابق سنت کے ہے۔

س۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شہدار احمد کی قبروں پر آئے اور فرماتے تھے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا صِدِّقَ دَعْوَةِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

س۔ شہدار احمد کی قبر میں ایک احاطہ میں واقع ہیں جو حضرت حمزہؓ شہدار کے شہداء کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ مقام مدینہ شریف کے عین کوں ہے۔

ط۔ شہدار احمد کی زیارت جماعت کو علماء شیعہ بتاتے ہیں۔ اور قوت نیک بیچنا ہے۔ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ يَا صِدِّقَ دَعْوَةِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَسْ قَوْمِ قَوْمِ مَيْلُنْ دَوَا كَمَا لَنْ شَاءَ اللَّهُ بَلَّغُوا لَاحِقُوهُمْ۔ اور آیت الکرسی اور قل ہو اللہ احد پڑھے۔

۲۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین اہل بدر کی بہت توقیر و اکرام کیا کرتے تھے۔

۱۔ اہل بدر میں توقیر و ادبی ہیں۔ جن میں سے ستر ہزار ہیں اور میں مجتبیٰ انصار ہیں۔

ب۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عمر (رضی اللہ عنہ) تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی طرف ایک خاص توقیر کی اور فرمایا۔ اَعْلَوْا مَا شَأْنُهُمْ فَذَرُوا عَنْهُمْ لَكُمْ رَاحَةٌ تَبَارَكُ مِنْ آسَةِ كَرِيمٍ مَنْ ذَكَرَهُ تَبَارَكُ

ج۔ علماء کہتے ہیں کہ اہل بدر کی فضیلت اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے دین میں کی تائید ایسے وقت کی کہ جس سے دین کی جرقہ قائم ہو گئی ہو تائید و توثیق اہل عبادات سے۔

د۔ صحیح بخاری میں آیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح آپ کے اصحاب میں اہل بدر علی مرتبہ ہیں مقابلہ اور اصحاب کے اس طرح جو فرشتے کہ جنگ بدر میں موجود تھے و ان شرف و اعلیٰ میں بجا بلکہ اور فرشتوں کے۔

س۔ بدر کے میدان کا مدار کے موقع کے واسطے دیکھو نقشہ کلان خانہ - ۱۳

۳۔ اس مجبوعہ۔ ایسا سجدہ لاوادی مسجد العاکبرہ) حیدر عباسی نے خدایا کی طرف کو ہے۔ مدینہ کی طرف آتے وقت بائیں طرف پڑھتی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ کی تشریف لانے پر پہلے جمعہ کی نماز میں ہی اوافرا تھی۔

سید الفضیلہؒ - ایا سید قاسمؒ کی طرف ایک احاطے میں واقع ہے۔ جب بنی تغیر پڑھائی ہوئی تھی تو حضرت رسولؐ مد منی السلام نے اس جگہ نماز ادا فرمائی تھی۔ اسکی تفسیر بیان کی جاتی ہے کہ تغیر ابوب اور دیگر انفسار سے تفسیر ہو کر تفسیر (رو ایک قسم کی شہاب بری) نیکار تھے۔ بوقت آیت ذمت شراب نازل ہوئی۔ تو انہوں نے اس ہی وقت شکون کے منکھو کو تمام تفسیر اس ہی جگہ بلوایا۔ سید کا نام اس واقعہ کی یادگار ہے۔

۴۔ مسجد نبی قریظہ۔ مسجد شمس سے مشرق کی طرف ہے۔ اسکی لمبائی چوالیس سو گز۔ وسم گز ہے۔
۵۔ مسجد ابراہیم۔ بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبی قریظہ سے شمال کی طرف ہے۔ یہ سیدہ ابراہیمؑ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں ہے۔ قلعہ جانب شام گیارہ گز اور مشرق سے مغرب سو گز مسجد نبیہ چھت کی ہے۔

۶۔ مسیحی ظفر۔ شیعہ سے شرق کی طرف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں بھی نازا دار فرمایا ہے۔ اس جگہ ایک پتھر ہے جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قادی سے قرآن شریف پڑھوایا تھا۔ اور وہاں ایک پتھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی کا نشان ہے۔ اور ایک پتھر براآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجر کے سم کا نشان ہے اس کی وجہ سے اسکو مسجد البقلہ بھی کہتے ہیں۔

۷۔ مسجد سارمین - (یا مسجد بغیہ مسجد خیرۃ النبی)

۸۔ مسجد الاجابیت :- یہاں حضرت کی دودعا میں قبول ہوئیں تھیں۔ ایک نوذکر یہی امت تھوڑے ضرے اور دوسری یہ کہ امت عرق ہونے کے عذاب سے محفوظ رہے۔ یہ مسجد البقیع کے شمال کی طرف ذرا المذیٰ بروا ہے۔

[illegible]

۱۰۔ مسجد الفتح - (یاسجد الاحزاب یا مسجد اذنی) یا مسجد جبل سلع کے ایک حصے پر واقع ہے۔ امام احمد منیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول منیل صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں تین روز یعنی پیر، منگل، بدھ کو دعا کی۔ اور آخر دن بارگاہ الہی سے قبولیت دعا کی شہادت پائی۔ اس دن اثر سردر کا آب کے چہرے سے عیان تھا۔

۱۱۔ مسجد سلمان فارسی - ایسا مسجد ابو بکر اسماعیل علی رضی اللہ عنہما ایسی عین محل سلسلے سے مغرب کی لڑات مقام جنگ احزاب میں واقع ہیں۔ ان مسجدوں کی عمر ان عبدالعزیز سے ہے۔ اور بعد ہندھ منوں نے علی عارالت کے سیف الدین حسین اور ابن الدین صفیغ صغری نے ان کو تعمیر کیا۔

۱۲۔ مسجد بنی خزام - مدینہ سے مسجد اشع کو جاتے ہوئے سلع کی گھاٹی میں دہمی طرف کو آتی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اور فرمائی ہے۔ اسکے قریب ایک غار ہے غرۃ خندق کے قریب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غار میں اقامت فرمائی تھی بعض اوقات آپ اس غار میں شب باش ہوا کرتے تھے بطریق اوقات وہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت معاذ بن جبلؓ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس غار میں سربسجدہ ہیں۔ حضرت معاذ قریب آئے لیکن آپ نے اتنے خصوص تک سجدہ کو جاری رکھا۔ کہ حضرت معاذ گھبر گئے کہ کیا بات ہوئی ناگہاں آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا۔ اور فرمایا کہ جبریل امین میرے پاس آئے۔ او کہنا۔ کہ حق تعالیٰ فرمایا ہے کہ تم کو معلوم کر کہ میں تمہاری امت کے ساتھ ہوں۔ معاذ گردن گا۔ میں نے جواب دیا کہ نوب جاتا ہے۔ اسکے بعد دوبارہ جبریلؑ آئے اور کہا کہ خدا نے پاک فرمایا ہے کہ اسے حبیب دل خوش

تیسری امت سے ہرگز وہ سلوک نہ کرے گا جس سے تمہکوں رنج ہو۔ پس میں نے مسجد کو شکریا۔

۱۳۔ مسجد ذوقبلیتین۔ اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے۔ اور دوسری کعبہ کی جانب ہے مسجد فتح سے آدھے کو س مغرب کی جانب واقع ہے۔ عمر بن الخطاب سے روایت ہے کہ رسول بقول صلی اللہ علیہ وسلم طہر کی نماز ادا فرما ہے تھے۔ دو وقتیں میں تعین کر دی تھیں۔ نبی کے تعلق نازل ہوئی پس باقی دو وقتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منکر کے ادا فرمائیں۔ اس ہی وجہ سے اس کا نام مسجد قبلیتین پڑ گیا ہے۔ شیخ عبداللہ بن فیروز آبادی کہتے ہیں کہ کتب میں تبدل کا واقعہ مسجد قبا میں ہوا تھا۔ اور مسیح مسلم اور مسیح بخاری میں ایسا ہی وارد ہوا ہے لیکن بہت علماء مسجد قبلیتین ہی کو توحید قبلہ کا مقام خیال کرتے ہیں۔

۱۴۔ مسجد بقیع۔ مدینہ طیبہ کی نواح میں مقرر کنواریوں کو خصوصاً جو کہ سے مدینہ کو جارہے ہوں سب میں پہلے قتی ہے مسجد بہت چھوٹی ہے۔ صرف تارک کا طول و عرض مٹھی ہے حضرت رسول بقول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسجد میں ہی نماز ادا فرمائی ہے۔ اور اہل مدینہ کے واسطے بکرت کی دعا فرمائی ہے اس کے قریب ایک کنواں ہے جو سفیاء کے نام سے مشہور ہے۔

۱۵۔ مسجد رابعہ۔ مدینہ شریف کے باہر ایک پہاڑی چڑکا نام اذباب ہے، واقع ہے جو لوگ مدینہ شریف سے شام کی طرف جاتے ہیں۔ ان کو داہنی طرف پہنچتی ہے۔ اور جبل سے مشرق کی طرف ہے اس مسجد پر سے قیصر شریف حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دکھائی دیتا ہے۔

۱۶۔ مسجد الفصح۔ امد کو جاتے ہوئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار سے مشرق کی طرف پڑتی ہے۔ مطری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر عصر بعد از غزوت جنگ امد کے وہاں ادا فرمائی تھی۔ آیت کریمہ یا ایہا الذین آمنوا الخ وہاں ہی نازل ہوئی تھی۔

۱۷۔ مسجد عینین۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے شہد مقدس سے قبل کی جانب ہے۔ اس پہاڑ کو جبل لمرات بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ لشکر اسلام کے تیر انداز امد کے دن اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے تھے۔ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے زخم بھی وہاں آیا تھا۔

۱۸۔ مسجد داودی (یا مسجد عسکر جبل عینین کے شاہی کنارے پر واقع ہے مطری سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ پہاڑ میں شہید ہوئے تھے۔

۱۹۔ مسجد ابی بن کعب۔ یہ مسجد بقیع میں ہے۔

۲۰۔ مسجد محمد۔ دروازہ شہر کے باہر مغرب کی طرف ہے۔ اس ہی مقام پر ساجد حضرت ابو بکر حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی مشہور ہیں۔ پس جاہل متھے کہ ہر ایک مسجد میں نماز پڑھے

۲۱۔ مسجد فاطمہ (یا بیت الحزن) یہ بقیع میں ہے۔ اس کو بیت الحزن اس وجہ سے کہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رو باری تھیں۔ یہ جگہ قبۃ الحیثیت سے جنوب کی طرف مشرق کو جھکا ہوا ہے۔

۲۲۔ مسجد طریق السافلہ۔ (یا مسجد ابی زھاری)۔

۲۳۔ مسجد جن۔ اس کے محل کے واسطے دیکھو فقرہ ۵۔ ۲۳۱

۲۴۔ مسجد نعیم۔ (یا عائشہ)۔ دیکھو فقرہ ۵۔ ۲۱

۲۵۔ مسجد شبہ۔ اس کے واسطے دیکھو فقرہ ۵۔ ۲۳۱

۲۶۔ مسجد الرایہ۔ اس کے واسطے دیکھو فقرہ ۵۔ ۲۳۱

۲۴۰۔ مکہ شریف و مدینہ شریف کے کنوین

۱۔ بیرار لیس۔ بروزن چلیں ایک یہودی کے نام پر ہے۔ جس کا نام اربس تھا۔ مسجد قبا کے پاس مغرب کی جانب ہے۔ پانی اچھا تیز شیریں اور لطیف ہے بہت سی روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذمہ من مبارک کا اعاب اس میں ڈالا تھا۔ اور اس ہی وجہ سے اس کا پانی اس قدر تیز شیریں ہے۔ یعنی میں یا ہے کہ احسن بن الکر رضی اللہ عنہ جب قبا میں آئے تو اس کو زمین کو تلاش کر کے اس پر بیٹھے اور یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو زمین پر شریف لائے۔ امد ایک ذول پانی کا بھر دا کر زمین کو فرش فرمایا۔ اور باقی بچا ہوا پانی اربس کو زمین میں ڈال دیا۔ اس کو نبی بھر اسی کو زمین پر

مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں رونق افروز ہوئے۔ اور فرمایا کہ تیرے پاس کوئی سڑھوئے کی چیز ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں ہے چنانچہ میں وہ چیز لیکر آپ کے ساتھ سیرت پر گیا۔ آپ نے سر مبارک دھویا۔ اور عسالہ کونوین میں ڈال دیا۔ اس کونوین کا پانی اوتھا تھا۔

۵۔ بیچارہ سید نبوی کے سامنے دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ میں ہے اکثر اوقات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ رونق افروز ہوتے تھے اور بخون کمرے میں بیٹھ کر اسکا پانی پیتے تھے۔ اسکا پانی نہایت خیرین اور طین ہے۔ اور یہ مقام نہایت دلچسپ ہے۔

۶۔ یہ عجمی مسجد مس سے آگے تھوڑی دور مسجد قبا سے مشرق کی طرف ایک باغ کے اندر ہے۔ یہ مقام نہایت پاکیزہ اور لطیف ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہاں تشریف لے گئے۔ اور اپنے وہاں وضو کیا۔ اور نماز پڑھی۔

۷۔ یہ رومہ - مدینہ طیبہ سے تین کوس پر مشرق کی جانب دایمہ حق میں مسجد قبلین سے آگے ہے۔ یہ کنواں بھی بڑا ہے۔ پانی نہایت لطیف اور شیریں جو امجدیہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں اس کونوین کا پانی نہایت خیرین تھا اور کونوین کا پانی کھاری تھا۔ اسکا مالک ایک یہودی تھا۔ وہ پانی بیچا کرتا تھا۔

اس سب سے مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شخص یہ رومہ خرید کر مسلمانوں کا قیول و تمسین جاری کر دے اس کے لئے جنت ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کونوین کو اپنے خالص مالِ مستزید اللہ وقف کر دیا جسب عدہ جانب اول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

مستحق جنت ہوئے۔ رب العالمین۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نصف کنواں بارہ ہزار درہم میں خریدا تھا۔ اور وقف کر دیا اسکا طریق یہ تھا کہ ایک روز حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی باری ہوئی تھی۔ اور ایک دن اس یہودی کی۔ تو یہودی پانی محبت پر دیتا تھا۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کو وقف دیتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسکی باری کے دن کوئی پانی نہیں بھرنا۔ بلکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی باری کے دن مسلمان دو س کے دن کی باری کا پانی بھی بھر رکھتے۔

ناچار ہوا کہ اس نے باقی نصف بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سپرد کیا۔ اور آپ نے کل مسلمانوں کے واسطے وقف کر دیا۔

تَسْمٰی

مضامین کتاب بہ ترتیب حروف تہجی

۱۳۵ - - - - - بچوں کا حج	ادویہ مخصوصہ اذکار و قوت	۲۳ - احرام کا لباس مرد کو کھانے	۱ اپنی طرف سے حج کرنا کی شرائط
۱۳۵ - - - - - بچے کا احرام	کے موقع پر - - - - - ۷۷	۳۵ " کیونکہ ایک ایک تہ کی مانند ہوگا	۱۷ سے جہد کا فاصلہ
۱۳۶ - - - - - بچے کے حج کے افعال کو ان کا گناہ	اریں (بیر) - - - - - ۲۳۰	۳۴ " بیہوش آدمی کے بدلہ باندھنا	۱۳ - - - - - احرام
۱۳۷ - - - - - بچے کا کھانا کھانا کھانا	آسیہ یا کسی جہد کا فاصلہ ۱۷	۳۸ " بر احرام باندھنا	۳۹ " میں رشتہ
۱۳۸ - - - - - بچوں کی رستہ رستہ شریف کا	اشعار میں لگانا گاہی کے گناہ میں ۱۵۹	۳۹ " باندھنے پر منع	۳۹ " میں نفقہ
۱۳۹ - - - - - بچوں کے احرام بر احرام	افراد کے معنی - - - - - ۱۰	۳۹ " میں باخبر کرتے	۳۹ " میں جدال
۱۴۰ - - - - - بدھ و بدھ کے معنی مطلب	افعال حج جو بچے کے متعلق - - - ۱۳۶	۳۹ " میں عمل کرنا	۳۹ " میں غنیمت پر حصہ
۱۴۱ - - - - - بذریعہ نائب حج کروانا	افریقہ شمالی سے جہد کا فاصلہ ۱۷	۳۹ " میں بچنے لگانا	۳۹ " کرتا پاجامہ یا عمامہ وغیرہ
۱۴۲ - - - - - حج صحیح اور فاسد ہونا	" شریعت سے جہد کا فاصلہ ۱۷	۴۰ " باندھنا اور حج نہ کرنا	۳۹ " میں سر پر باندھنا
۱۴۳ - - - - - نقش قہر میں حج کی ادائیگی کا طریقہ	آفاقی و مکی معنی - - - - - ۲۵	۴۱ " کا بیان	۳۹ " میں خوشبو اور ابل لگانا
۱۴۴ - - - - - بیہوش کیون سے احرام باندھنا	ابن عیال کا قافضہ - - - - - ۵	۴۱ " حج و احرام حج	۳۹ " میں بال نمونہ
۱۴۵ - - - - - بیابان و احرام باندھنا	اہل بیقات احرام کھانا بائیں - ۲۷	۴۲ " عمرہ و احرام عمرہ	۳۹ " کس طرح باندھتے ہیں
۱۴۶ - - - - - حج - - - - - ۱۳۲	اہل مکہ احرام کھانا بائیں - ۲۷	۴۳ " حج و احرام عمرہ	۳۹ " باندھنے کے مسائل
۱۴۷ - - - - - کا و قوت عرفات	اہل مکہ احرام کھانا بائیں - ۱۲	۴۴ " عمرہ و احرام حج	۴۰ " کس جگہ باندھنا چاہیے
۱۴۸ - - - - - کا طواف	ان (در شرط حج) - - - - - ۵	۴۵ " بر احرام کی جزا	۴۰ " کس جگہ کھولے
۱۴۹ - - - - - سیر کا وقت	امریکہ شمالی سے جہد کا فاصلہ ۱۷	۴۶ " کے ذرائع	۴۱ " کا مطلب
۱۵۰ - - - - - سیر کا وقت	" جنوبی سے جہد کا فاصلہ ۱۷	۴۷ " کے واجبات	۴۲ " بیقات براندھے یا پہلے
۱۵۱ - - - - - سیر کا وقت	امریکہ شمالی سے جہد کا فاصلہ ۱۷	۴۸ " کے سنن	۴۳ " کس جگہ باندھنا افضل
۱۵۲ - - - - - سیر کا وقت	انگلینڈ سے جہد کا فاصلہ ۱۷	۴۹ " کے مستحب	۴۴ " باندھنے کا وقت
۱۵۳ - - - - - سیر کا وقت	اندرون شہر و خارج - ۲۳۰	۵۰ " کے مکروہات و فضائل وغیرہ	۴۵ " کی جگہ
۱۵۴ - - - - - سیر کا وقت	آیات قرآنی متعلق حج - - - - - ۲	۵۱ " کھانا مخصوص کرنا	۴۶ " کا لباس
۱۵۵ - - - - - سیر کا وقت	ایک احرام پر دوسرا احرام باندھنا ۳۸	۵۲ " کے منعوعات کی جزا	۴۷ " میں کوئی نہ پہنے پہننے
۱۵۶ - - - - - سیر کا وقت	" شخص کے لئے احرام باندھنا ۳۴	۵۳ " باندھنا و قوت نہ کرنا	۴۸ " ہیں
۱۵۷ - - - - - سیر کا وقت	" احرام کے معنی - - - - - ۱۵۰	۵۴ " احصار کے معنی	۴۹ " کی تیاری
۱۵۸ - - - - - سیر کا وقت	باب السلام - - - - - ۴۷	۵۵ " پر احصار ہونا	۵۰ " کی تیاری میں ضروریات
۱۵۹ - - - - - سیر کا وقت	بال کتنا اور نمونہ - - - - - ۱۷۱	۵۶ " کی مری کھانا حج کی جگہ	۵۱ " فلاح ہونا
۱۶۰ - - - - - سیر کا وقت	بال کتنا اور نمونہ کے - - - - - ۱۷۱	۵۷ " و محصر کے معنی مطلب	۵۲ " باندھنا اور کھانا
۱۶۱ - - - - - سیر کا وقت	پیشہ پیدا ہونا بدی کے ہاں - ۱۷۸	۵۸ " کی مری کا ذکر کرنا	۵۳ " کا لباس عورتوں کو
۱۶۲ - - - - - سیر کا وقت	بچوں کی طرح احرام باندھنا کا طریقہ ۳۱	۵۹ " آداب حرم	

۱۳۲	ج دوسرے کے رات و صبح جو بائیں	۱۴	عیاں سے جدہ کا فاصلہ	۵	پیشہ و کالج
۱۳۵	کی وصیت اور اس کا ثواب	۲۲۰	جبل رحمت	۵	تشریح ج
۱۳۸	ذریعہ ناسک سے معافی کے	۲۲	قزح	۵	تشریح ج
	فوت ہو جانا اور فوت	۲۲۲	ثبیر	۱۳	تقران و تسخیر و غیرہ
۸۲	عرفات میں شامل ہو کر	۲۳	ابو بکر	۱۵	افعال ج
۱۵۵	ج کا فوت ہونا	۲۳	نور	۲۴	احرام و عقیقات و بایضائے
۱۶۳	کی قربانی	۲۳۱	نور	۳۱	احرام کے لباس کی
۱۹۱	کا احرام و ج کا احرام	۱۶۸	جزا و کفارے	۳۲	تبیاری احرام
۱۹۳	کا احرام و عمرہ کا احرام	۱۶۹	یا کفارہ نکاح کا	۳۹	منوعات احرام
۳۸	حجۃ الاسلام	۱۷۱	منوعات احرام کی	۳۵	وصیت ج
۲۲۷	حجۃ اسود	۱۷۵	جمع اور تعلقات	۲۱	ترتیب اور انگی ج
۲۳۰	شکرم	۲۲۰	جمع میں الصلوٰتیں	۳۶	تسبیح کے ناسل الفاظ و تہذیب
۲۳۰	شکا	۲۲۳	حجرات	۳۶	الفاظ و انکار کا طریقہ
۲۳۰	محبوبہ کی سوا فاضلہ	۱۳۷	جنایات و کفارات پر		نہن مقبول پر کئے اور ک
۲۳۲	علیہ وسلم	۲۳۳	جنت البقیع	۳۷	موتوں کو
۳۱	حرم کے منوعات	۲۳۵	کا قبرستان	۳۷	تکبیر کا شروع ہونے کا وقت
۳۱	کی زمین	۲۳۵	کا نقشہ	۳۷	کسی کے بدلہ کہنی
۳۲	کے آداب	۲۳۱	الحلی	۹	تسبیح سے مطلب
۳۳	کے باہر کہیں قیام	۱۷	جون اور ڈیڑی کی جزا	۱۰	وجہ و قرآن مجید میں کس کا ہے
۲۲۲	حرام و مسجد حرام		ج	۱۱	کا ادا کرنا
۲۳۱	حد و عقیقات	۲۲۹	چاہ و مرغ	۱۱	کی تسبیح
۲۳۱	حرم	۲۲۰	چاہ (دیکھو) ویر	۱۳	و قرآن کس کے واسطے ہے
۲۳۲	حصہ	۱۶۰	چوری ہو جانا ہی کا	۱۷	میں عمرہ کے افعال ادا کرنا
۲۷۷	حکیم	۱۷	چین سے جدہ کا فاصلہ	۱۵	کے مسائل
	خ		ح	۱۵	کا وقت
	خاکہ کے ادا کیا جائے	۱۶۷	حاجہ کو بعض امور جانے	۱۶۲	اور قرآن کی ہدی کیج کرنا
۲۷۷	کا حال	۱۳۹	حاض و غیرہ کے واسطے رعایت		ط
۳۹	و محراب و کافقہ	۱	ج کے معنی	۱۷	مذہب اور چون مذہب کی جزا
۱۳۳	خرق ج روسی پر جسے	۱۳	ج کے فضائل	۱۷۲	تو نے ہوئے ناخن کو علیحدہ کرنا
۱۳۹	نقشہ شکل کو واسطے رعایت	۲	کے متعلق آیات قرآنی		ج
	نوشہ بین گوشت و کھانا	۳	فرض ہے	۱۶	جائے وقوع کے مسئلہ
۱۷۳	محبوبہ کو	۱۳	نہر کی کھدائی و عقیقات	۱۶	دین و سنہ
۲۲۳	خین (سبوح)	۷	نہر کو کھدائی کی عقیقات	۱۷۲	جانوروں کا ایذا دینا (اور دین)

۲۳۸	تہذیب اصد و بد	۲۲۷	لاستہ میں کی اور نظر کھانا پانی	۲۲۵	دافعہ مکہ مضلہ میں
۲۳۷	صحت حج کی شرائط	۲۲۶	میں کی باتوں میں ناچاہیے	۲۲۴	مسیر الحرام میں
۲۳۶	صحن مسجد حرام	۱۸۸	رمی جمر	۲۳۳	دار فضیۃ الکبریٰ
۲۳۵	صفاد مرہ	۱۲۷	مذہب شریعت وغیرہ	۲۳۲	دار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
۲۳۴	صفاد مرہ میں کرنا	۲۲۹	رنگا ہوا کپڑا محمد نہ پہنے	۲۳۱	" ارقم
۲۳۳	ضلع ہونا ہی کا	۱۲۶	ننگے ہونے کی کچھ کچھ کچھ	۲۳۰	وقت بیری
۲۳۲	ضروری امور میں کیو اسطے	۱۲۵	عمہ	۲۲۹	دروازہ مسجد حرام کے
۲۳۱	ط	۱۲۴	احرام	۲۲۸	دروازہ خانہ کعبہ کے
۲۳۰	طریق حج	۱۲۳	حوائف	۲۲۷	درگاہ حضرت یونس
۲۲۹	طریق اذان کی روشنی و قرآن	۱۲۲	سعی صفاد مرہ	۲۲۶	دشمن نے رو کا محمد کو
۲۲۸	طواف کی قسمیں	۱۲۱	مروافہ و قوت و زلفہ	۲۲۵	دعا و سواری پر ہوا ہونے وقت کی
۲۲۷	طواف عمہ	۱۲۰	سعی (تضعیہ)	۲۲۴	دعا میں گھرے رکھی کے وقت کی
۲۲۶	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۹	رمی جمر	۲۲۳	زمین حرم میں پڑھنے کی
۲۲۵	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۸	سورہی حج کیو اسطے	۲۲۲	مقام میں پڑھنے کی
۲۲۴	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۷	کیوت حاجی کیا دعا پڑھے	۲۲۱	مکہ مکرمہ کی روشنی و قوت میں
۲۲۳	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۶	سوق دی اور اذان کا بیان	۲۲۰	میلین کے درمیان پڑھنے کی
۲۲۲	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۵	سورہ زمر میں سے جہد کا فاصلہ	۲۱۹	قبرستان میں پڑھنے کی
۲۲۱	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۴	سوار ہونا ہی پر	۲۱۸	ذبح حرم
۲۲۰	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۳	سے ہونے کی کچھ کچھ کچھ	۲۱۷	دلیل درمیان قربانی
۲۱۹	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۲	سیام سے جہد کا فاصلہ	۲۱۶	دوم کے معنی مطلب
۲۱۸	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۱	شرائع حج کے فرض ہونے کی	۲۱۵	ذنیہ کا نقشہ
۲۱۷	طواف کعبہ و اسطے	۱۱۰	حج	۲۱۴	ذنیہ کا نقشہ جسکے ذریعہ مختلف ملک
۲۱۶	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۹	ضروری واسطے حج کے	۲۱۳	سے جہد کے جوئی رستے معلوم ہونگے
۲۱۵	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۸	حج و عمرہ و قرآن و تسبیح	۲۱۲	دوسرے شخص کو حج کیوں کر اذکار کرنا
۲۱۴	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۷	مناسک حج	۲۱۱	دوسرے کے حج کرنا
۲۱۳	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۶	سعی صفاد مرہ	۲۱۰	کیونکہ حج کیوں کر لوگ
۲۱۲	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۵	عرفات و قوت	۲۰۹	تذریع لانا چاہیے
۲۱۱	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۴	مروافہ و قوت	۲۰۸	دودھ کھانا دی کا
۲۱۰	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۳	رمی جمر	۲۰۷	دیگر ذائقہ
۲۰۹	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۲	روائی حج	۲۰۶	راستہ بوری بیت اسد شریف کا
۲۰۸	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۱	دست حج	۲۰۵	
۲۰۷	طواف کعبہ و اسطے	۱۰۰	حج کی جزا اور کفارے	۲۰۴	

۱۳	سعی صفادرموہ	۱۳۲	قبرہ حضرت ریحانہ زہرا	۱۳	دوقون مزلف	۱۵	کے افعال حج کے مہینوں میں
۱۴	دوقون عرفات	۱۳۳	قبرہ عبداللہ بن ابی اسحاق	۱۴	رمی حار	۱۶	کے فرائض و رکن
۱۵	سرمد وانا	۱۳۴	قبرہ عبدالرحمن بن ابی بکر	۱۵	فرض حج اور کیا ہے	۱۷	کے واجبات
۱۵۱	مصر کا احرام کھولنا	۱۳۵	قبرہ عبدالرحمن بن ابی بکر	۱۶	کتنی چیزیں کرنا چاہئے	۱۸	بیکہ سنن و مباحات
	حج کا بدلہ کیوں کر دے	۱۳۶	قبرہ قاسم بن حوالہ	۱۷	کی ادائیگی	۱۹	عرہ کے مکہ ہات و منوعات
۲۲۲	مصر وادی	۱۳۷	قرآن شریف کی آیات متعلق حج	۱۸	کی صورت ادائیگی	۲۰	اکا احرام ہجرہ کا احرام
۱۶۱	محمد بن کثیرین کترنا			۱۹	فضیلت عروج و نزول	۲۱	اکا احرام ہج کا احرام
۱۶۲	کولباس باکتریکا استعمال			۲۰	فرائض یا رکن عرہ	۲۲	عمل دران طواف میں
۱۶۳	کارزگی و فوضو واکٹر کا استعمال			۲۱	فرائض احرام	۲۳	عورت بالغ پر حج
۱۶۴	سجبات حج و عیسہ			۲۲	فرائض طواف	۲۴	پیشتر لطف حج
۱۶۵	سجبات			۲۳	فرض حج و دوسرے کے کرنا	۲۵	کے واسطے احرام
۱۶۶	دوقون عرفات			۲۴	فوت ہو جانے کا	۲۶	کے واسطے احکام حج
۱۶۷	مزلف (دوقون)					۲۷	کے افعال حج
۱۶۸	رمی حار					۲۸	کے واسطے عبادت حج
۲۴	سائل بیقات کی احرام باندھنے					۲۹	کے حج کا فاسد ہونا
۲۵	تبع قرآن کے واسطے حرام باندھنا					۳۰	عرفات و دوقون عرفات
۲۶	سجبت حرام واقعہ					۳۱	دوقون عرفات و فرائض
۲۷	مین وافلہ					۳۲	عرفات کی نہر
۲۸	سجبات و منوعات و مکروہات احرام					۳۳	کے دوقون کا اختتام
۲۹	طواف					۳۴	کے میدان و ایام و ایام
۲۳	سجبت					۳۵	میں ان کا غور و تامل
۲۳۱	انکبش					۳۶	کا دوقون حج کو کرنا
۲۳۲	منوالینی سعی و سعی					۳۷	کے دوقون کا عرصہ
۲۳۳	حرام					۳۸	کے دوقون میں و نفع و نہر
۲۳۴	حرام کے گندہ						
۲۳۵	عقیق						
۲۳۶	ریت العقیق						
۲۳۷	رایہ						
۲۳۸	جن						
۲۳۹	تقییم						
۲۴۰	شجر						
۲۴۱	غشم						
۲۴۲	الزیاد						

ذی طوی	۲۳۱	مکرمات مئی اقیام میں	۱۳۱
قبلا	۲۳۹	مختلف طریقہ احرام کے	۳۸
بندہ	۲۳۹	معمومات احرام اور کی جزا	۱۷۱
الفتیح	۲۳۹	حج کی جزا و کفارے	۱۶۸
بنی قریظہ	۲۳۹	احرام	۱۷۱
ابراہیم	۲۳۹	احرام	۳۹
بنی ظفر	۲۳۹	حرم	۲۱
سارمین	۲۳۹	درصیت حج	۱۳۵
الاجانہ	۲۳۹	درصیت حج	۱۳۷
مسجد طوق السافلہ	۲۳۹	عورت مناسک کی نگوئی	۱۴۱
الفتح	۲۳۹	مفسر	۲۲۹
سلطان فارسی	۲۳۹	مدینہ منورہ میں وقوع	۱۶
بنی خزیم	۲۳۹	ذبح	۲۲۳
فولجین	۲۳۹	رسالت کی غار	۲۲۳
نقیبا	۲۳۹	مذبحہ کے دونوں طرف داخل وغیرہ	۱۳
ربیع	۲۳۹	دوایں کا حال	۲۲۱
الفتح	۲۳۹	مزار حضرت عثمان	۲۳۳
عینین	۲۳۹	مشہد حضرت عقیل	۲۳۲
وادری	۲۳۹	مصلیٰ حنفی	۲۳۸
ابی بن کعب	۲۳۹	شافعی	۲۳۸
عید	۲۳۹	مالکی	۲۳۸
فاطمہ	۲۳۹	حنبل	۲۳۸
طریق السافلہ	۲۳۹	مطاف	۲۲۶
تعمیم	۲۳۹	ٹھنڈو کا حج اظرف نائب	۱۳۶
جن	۲۳۹	کا توف عرفات	۱۳۳
الشجرہ	۲۳۹	معدیات حج وغیرہ	۱۳
مکرمات و منوعات	۱۳	مقام اور اگلی حج	۱۶
سرمد و انیسکے	۱۳	مختلف تہذیب و عمار	۱۶۶
رمی جمار	۱۳	مقام ابراہیم	۲۲۹
حج وغیرہ	۱۳	مقبرہ ابو سعید	۲۲۳
مسیٰ صفاد مرہ	۱۳	مقبرہ زرار	۲۲۳
وقوف عرفات	۱۳	حضرت حوا	۲۲۳
مزدلفہ و وقوف	۱۳	حضرت بارون	۲۲۳
نکلات احرام	۲۹ و ۲۸		
مقام مدنی اور دوا	۳۳		
مذبحہ پر گاہ پر کے دعا	۳۳		
کا جائے وقوع	۱۶		
کشمیر میں داخلہ	۳۵		
کے قیام میں کیا کرے	۶۵		
مستمر	۲۲۷		
مناسک احکام وقوع و زمانہ وغیرہ	۲۲		
حج تہس کی ایک شرط داخل وغیرہ	۱۳		
مئی کے وقت کے شرائط داخل وغیرہ	۱۳		
مناسک کی ادائیگی کا وقت	۱۵		
مئی دنوں کا حال	۲۲۳		
منامہ مسجد حرام	۲۲۶		
میقات اہل صل کا اور میقات کا	۳۸		
اہل ک (حج کا احرام)	۳۰		
دوا کا احرام	۲۰		
بے راستہ انہواؤں کا	۲۰		
ان لوگوں کا جو میقات نہیں	۲۰		
اہل مذہب اہل عراق وغیرہ کا	۳۰		
مولد النبی	۲۳۰		
مولد حضرت علی	۲۳		
میقات کا مطلب	۲۵		
کس طرح سفر کرے گئے	۲۶		
سے پہلے احرام باندھا	۲۶		
سے بیجا احرام باندھ کر سفر کیا	۲۷		
سے احرام باندھ کر سفر کیا	۲۷		
پراہم بلوغت کے ملائ	۲۷		
سے احرام باندھ کر سفر کیا	۲۷		
حرم کی حدود کا نقشہ	۲۹		
پراہم باندھا	۲۳		
میقات سے مطلب	۲۵		
میزاب	۲۲۷		
نکات یا غلام کے بایں میں	۱۰		
نارنگی و زعفران کی نسبت سے	۷		
نارنگی و زعفران کی نسبت سے	۱۳۸		
ناخن کاٹنا	۱۷۲		
نذرانہ سالج میں	۱۳۸		
نذر قرآنی ماننا	۲۹		
نذر کی مدی کی نسبت کی جائے	۱۶۲		
نویان کر کرنا	۲۱		
نقل کی مدی کی نسبت کی جائے	۱۶۲		
نفساء وغیرہ کو اسطے رعایت	۱۳۹		
نقشہ مناسک حج و عمرہ وغیرہ	۱۲		
نقشہ ترتیب اور اگلی حج	۲۱		
حدود و مقامات و حرم	۲۹		
طواف خانہ کعبہ	۳۹		
دنیا	۱۸		
مسجد حرام	۲۶		
خانہ کعبہ بھر اسود	۳۶		
مسجد نبوی	۳۲		
نارنگی و زعفران	۶۱		
نارنگی کے بعد	۶۱		
نہر عرفات	۳۰		
واجبات حج	۱۳		
مکہ	۱۲		
مسیٰ صفاد مرہ	۱۳		
وقوف عرفات	۱۳		
مزدلفہ و وقوف	۱۳		
رمی جمار	۱۳		
سرمد و انیسکے	۱۳		
احرام	۱۳		
طواف	۱۳		
واجب یا کرکن مسیٰ صفاد مرہ	۲		

تہذیب

(اس کے نقشہ کو واسطے صفحہ گذشتہ دیکھو)

۱۔ جبکہ سب تقدار ایک درجہ میں ہوں (مثلاً پہلے یا "سریہ" یا "میرزا")

مثال۔ صورت سوہمی ہے۔ اگر $9 + 10 + 11 + 12 + 13 + 14$ سوچو دیہیوں کو صرف 9، 10، 11 کو حصہ دیا اور باقی سب محروم رہیں گے۔

مثلاً ۳+۴+۵+۶ موجودین تو صرت ۲ و ۳ کو در نہ ملے اور وہ اہموم ہو گئے۔

قسم کے مطابق

۴۔ تقسیم کے دو طریقہ ہیں۔

۱۔ جبکہ اصول متفق ہوں تو بطریق ابدان تقسیم کیا ہے (نزد ابو یوسف و امام محمد)

۲- جبکہ اصول متفق نہ ہوں تو } یا بطریق ابدان کیم کیجئے (نزد ابو یوسف)

فتویٰ اسپرے

زنزدانایام محمد

کے یا بطریق اصول

[illegible]

مسند اہل بیت (ق) کو عربیہ پر مرتب ہے۔ اولہم بالمعروفات اور نہ بالمعروفات المینیت۔ میرٹ سے منہ رخ ہو کر چہرہ ازاد ہو جیت ہے۔ میرٹ کی پہلی اور بڑی شے کی کوئی شے ہے۔ سرس اور اسلام آباد۔

(دیکھیں میرٹ کو جو شہر کی منہ اس کو فوجی نزل میں منہ میں)

سید اہل اسلام کے سلفوں سے اور دوسرا دھاروں سے شرف۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱۴۵۲۔ ۱۴۵۳۔ ۱۴۵۴۔ ۱۴۵۵۔ ۱۴۵۶۔ ۱۴۵۷۔ ۱۴۵۸۔ ۱۴۵۹۔ ۱۴۶۰۔ ۱۴۶۱۔ ۱۴۶۲۔ ۱۴۶۳۔ ۱۴۶۴۔ ۱۴۶۵۔ ۱۴۶۶۔ ۱۴۶۷۔ ۱۴۶۸۔ ۱۴۶۹۔ ۱۴۷۰۔ ۱۴۷۱۔ ۱۴۷۲۔ ۱۴۷۳۔ ۱۴۷۴۔ ۱۴۷۵۔ ۱۴۷۶۔ ۱۴۷۷۔ ۱۴۷۸۔ ۱۴۷۹۔ ۱۴۸۰۔ ۱۴۸۱۔ ۱۴۸۲۔ ۱۴۸۳۔ ۱۴۸۴۔ ۱۴۸۵۔ ۱۴۸۶۔ ۱۴۸۷۔ ۱۴۸۸۔ ۱۴۸۹۔ ۱۴۹۰۔ ۱۴۹۱۔ ۱۴۹۲۔ ۱۴۹۳۔ ۱۴۹۴۔ ۱۴۹۵۔ ۱۴۹۶۔ ۱۴۹۷۔ ۱۴۹۸۔ ۱۴۹۹۔ ۱۵۰۰۔ ۱۵۰۱۔ ۱۵۰۲۔ ۱۵۰۳۔ ۱۵۰۴۔ ۱۵۰۵۔ ۱۵۰۶۔ ۱۵۰۷۔ ۱۵۰۸۔ ۱۵۰۹۔ ۱۵۱۰۔ ۱۵۱۱۔ ۱۵۱۲۔ ۱۵۱۳۔ ۱۵۱۴۔ ۱۵

[illegible][illegible]

تقسیم میں تقسیم برحق اصول و تقسیم برحق ایساں کو عظیمہ و دفع کے بیچ ہندو متوں کے خوب تباہ کیا ہے۔ مگر یہاں ہندو متوں میں جو عزت و احترام ہے، اس کی کوئی دلیل دینے سے ممکن نہ ہو سکتی ہے۔

قنادی عثمانیہ کتاب الصوم جہاں میں ہے جیسی کہ کتاب الحج والزیارت ہے۔ برص

۲۹۲۵۳۶۱
م - ف
۲۰۰۰ء کی درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آٹھ یو۔ پی۔ ڈی۔ اے لیا جائے گا۔
سرا راجہ

۱۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۲۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۳۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۴۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۵۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۶۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۷۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۸۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۹۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔
 ۱۰۔ اگر کسی شخص نے کسی اور کو دیکھا کہ وہ کسی اور کو دیکھتا ہے تو اس کو دیکھنا ہے۔

